READER
BURAQ

ظالم ہمسفر

تحریر : کشمالہ قاسم

بارش پورے زوروشور سے جاری تھی دسمبر بھی شروع ہوچکا تھا جس وجہ سے ٹھنڈ مزید بڑھ چکی تھی رات کے تقریبا ایک بجے کا ٹائم ہورہا تھا جس وجہ سے پورا گاؤں گہری نیند سو رہا تھا وہی حویلی میں بھی سارے مقین خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے------

لیکن اگر ہم حویلی کی چھت پر جائیں تو وہاں دو وجود ایسے تھے جو ابھی تک جاگ رہے تھے جس میں سے ایک کے چہرے پر مسکان تھی سکون تھا جبکہ دوسرا وجود بارش میں بھیگنے کے باعث مسلسل کانپ رہا تھا جس کی سامنے والے کو کوئی پروہ نہیں تھی----

مم----مجھے---سردی---لل---لگ رہی ہے پلیز---مجھے جانے دیں-----آخر کار ہمت جواب دینے پر کپکپاتے نیلے ہونٹوں کے ساتھ اس نے کہہ ہی دیا-----

چپ کرکے وہیں کھڑی رہو---ورنہ----میرا تو پتا ہے نہ تمہیں----- سگریٹ کو ہونٹوں سے جدا کرکے دھواں ہوا کے سپرد کرے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے جبکہ نظریں مسلسل اس پر جمی ہوئی تھیں------

وہ اس کی دھمکی اور نظروں سے گھبرا کر فورا نظریں نیچے کرلیتی ہے اور ٹھنڈ سے بچنے کے لئے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر اپنے بازو سہلاتی ہے مگر بے سود اور وہ مسلسل اسے دیکھتا اس کی ہر ایک حرکت نوٹ کرتا ہے-----

وہ خود تو بڑے مزے سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھیں ایسی جگہ بیٹھا سگریٹ پھونک رہا تھا جہاں بارش کے پانی کا ایک قطرا بھی آنا محال تھا مگر اس بیچاری کو بارش میں کھلے آسمان تلے کھڑا کر لئے نہ جانے اسے کیا خوشی مل رہی تھی۔۔۔۔۔

سچ میں بہت سردی لگ رہی ہے یہ نہ ہو کہ سردی سہتے سہتے میں یہاں ٹھنڈ میں ہی مر جاؤں۔۔۔۔۔ وہ سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر روتے ہوے آخری کوشش کرتی ہے کہ کیا پتا اسے ترس ہی آجائے اس پر مگر سامنے بھی سنگدل تھا جسے بس اسے تکلیف میں دیکھ کر ہی سکون ملتا تھا تو بھلا اس پر ترس کیوں کھاتا پھر۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر ہاتھ میں لی ہوئی سگریٹ کو زمین پر پھینک کر اسے اپنے پاؤں سے مسلتا ہوا کھڑا ہوتا ہے اور شانوں پہ لی ہوئی گرم شال کو اتار کر کرسی پر رکھتا ہوا قدم اس کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ کیوں آرہے ہیں بارش میں بھیگ جائیں گے۔۔۔۔اچھا میں یہاں سہی ہوں پلیز آپ مت ائے۔۔۔۔وہ اسے اپنی طرف آتا دیکھ گھبراتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کرتی ہے مگر اس کے نہ روکنے پر جب کچھ سمجھ نہیں اتا تو وہی زمین پر بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے پنجو کے بل بیٹھ کر مسکراتے ہوے اس کا روتا ہوا چہرہ دیکھتا ہے اور پھر اپنی مسکراہٹ چھپا کر چہرے پر فرضی پرشانی لاکر اس سے مخاطب ہوتا ہے-------

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہیں مرنے دونگا-- ہمممم----ابھی میں زندہ ہوں تمہیں اذیت دینے کے لئے تمہیں ہر روز تھوڑا تھوڑا مرتا ہوا دیکھنے کے لئے تو پلیز یار ایسا مت کہا کرو کہ تم مر جاؤ گی سچ میں یار میری جان نکل جاتی ہے تمہارے منہ سے یہ الفاظ سن کر -------وہ اس کے چہرے پر چپکے گیلے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوے کہتا ہے جس پر وہ مزید رونے لگ جاتی ہے-----

ارے ارے رو کیوں رہی ہو یار مانا کے مجھے تمہاری آنکھ میں آنسو اچھے لگتے ہیں مگر وہ کیا ہے نہ اس بارش کی وجہ سے سمجھ نہیں آرہا کے تم رو بھی رہی ہو یہ نہیں تو پلیز یار چپ ہوجاؤ رونے کا کوئی فائدہ نہیں------وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوے بڑے پیار سے کہتا ہے جس پر وہ گھبرا کر پیچھے دیوار سے جالگتی ہے-------

اور وہ مسکراتا ہوا آسمان کی طرف دیکھتا ہے جس سے اس کے چہرے پر بھی بارش کی بوندھے پڑتی ہیں وہ بھی بارش میں پورا بھیگ چکا ہوتا ہے مگر سامنے والی سے کم-----

اے بارش اتنا نہ برس یار----

میرے محبوب کے آنسو نظر نہیں آرہے----

وہ شعر بول کر جیسے ہی منہ نیچے کرتا ہے تو اس کو ویسے ہی روتا دیکھ کر غصے سے دھاڑتا ہے-----

رو کیوں رہی ہو بولا ہے نہ چپ ہوجاؤ سمجھ نہیں آتا تمہیں----- وہ اس کے غصے سے کہنے پر گھبراتے ہوئے جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی ہچکی لیتی ہے-----

گوڈ اب بتاؤ رو کیوں رہی تھی-----اب کے نرم لہجے میں کہتا ہے----

مم----مجھے سردی لگ رہی ہے----بہت زیادہ---- وہ ہچکیاں لیتے ہوے کہتی ہے جس پر وہ مسکراتا ہوا کھڑا ہوتا ہے شاید اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اسے ایسے روتا ہوا دیکھ ضرور اپنے سینے سے لگا لیتا مگر سامنے بھی ستمگر تھا-----

چلو آنسو نہ سہی مگر تمہیں یو کپکپاتا ہوا دیکھ کر مجھے جو سکون مل رہا ہے نہ اس کا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی----

اچھا چلو میں چلتا ہوں رات بھی بہت ہوگئی ہے اور موسم بھی بہت خراب ہے تمہیں تکلیف میں دیکھ کر سکون پھر کبھی لے لونگا ابھی دیکھو کتنا بھیگ گیا ہوں یہ نہ ہو کے بیمار پر جاؤ میں-----وہ اپنے کپڑوں کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے جو بلکل بھیگ چکے ہوتے ہیں اور وہ سر اٹھا کر اسے دیکھ کر ماتھے پر بل ڈالے سوچتی ہے کہ اسے بس اپنے بیمار ہونے کی فکر ہے

جو بارش میں بس پانچ منٹ رہا اور وہ جو دو گھنٹے سے بارش میں بھیگ رہی ہے ٹھنڈ سے کانپ رہی ہے اس کی کوئی فکر نہیں کہ وہ بھی بیمار پڑسکتی ہے-------

وہ بس سوچ ہی سکتی تھی بولنے کی ہمت جو نہیں تھی-----

اور ہاں تم بھی آدھے گھنٹے بعد چلی جانا اب میں اتنا بھی ظالم نہیں ہوں کے تمہیں پوری رات کے لئے بارش میں بھیگنے کے لئے چھوڑدوں میں بھی انسان ہوں مجھے بھی احساس ہے تمہارا میری پیاری بیوی-----وہ جاتے ہوے کچھ یاد انے پر مڑ کے چہرے پر معصومیت سجائے کہتا ہے اور پھر ہنستا ہوا وہاں سے چلا جاتا ہے----

اور وہ بس روتے ہوے اس کی پشت کو تکتی رہ جاتی ہے کہ کیوں اس نے اس ظلم سے محبّت کی کیوں اس نے اس ظالم کو اپنے دل کا بادشاہ بنایا اور اب یہی ظالم اس کا مجازی خدا بھی تھا وہ اب چاہ کر بھی کچھ نہیں کرسکتی تھی شاید ساری زندگی اس نے اس ظالم کے ظلم ہی سہنے تھے ---------

○ ○

سوہا ---سوہا----کہا ہو بیٹا----

جی امی میں ادھر ہوں۔۔۔۔سوہا جو اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑی بالوں کی چوٹی بنا رہی ہوتی ہے آسیہ کی آواز پر دروازے کی طرف منہ کرے انھیں دیکھ کر کہتی ہے جو سامنے ہی اسے نظر آتی ہیں۔۔۔۔۔

تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی اسی وجہ سے تمہیں ہر بار جاب نہیں ملتی اتنی لیٹ جاؤ گی تو کون اپنے افس میں جگہ دیگا تمہیں ۔۔۔۔۔آسیہ سوہا کے کمرے میں اکر کہتی ہیں۔۔۔۔۔

امی روز رات میں کہہ کر سوتی ہوں کے مجھے 6 بجے ہی اٹھا دیا کریں مگر آپ ہی مجھے دیر سے اٹھاتی ہیں تو اس میں میرا کیا قصور۔۔۔۔۔۔وہ اپنی آنکھوں میں سرمہ لگا کر ائینے میں اپنا جائزہ لیتی ہے گورا اور شفاف چہرا اس پر بڑی اور خوبصورت براون آنکھیں چھوٹی سی ناک گلابی چھوٹے ہونٹ اور جو اسے مزید خوبصورت بناتے تھے وہ تھے اس کے لمبے ریشمی کالے بال قد کاٹ میں وہ نارمل تھی نہ زیادہ لمبی نہ زیادہ چھوٹی اور نہ زیادہ پتلی نہ زیادہ موٹی وہ معصوم سی بہت پیاری لڑکی تھی۔۔۔۔۔۔

توبہ سوہا کتنا جھوٹ بول رہی ہو میں ائی تو تھی تمہیں اٹھانے تم نے ہی مجھے کہا تھا کے امی بس منٹ رک جائیں اور تمہارے 5 منٹ دیکھو ایک گھنٹہ ہوگیا ہے۔۔۔۔آسیہ اپنی بیٹی کی بات 5 پر کانوں کو ہاتھ لگا کے کہتی ہیں۔۔۔۔۔

اچھا ایسا ہے پتا نہیں شاید میں نیند میں تھی تبھی پتا نہیں چلا چلیں اب جب بھی مجھے اٹھانا ہوتو مجھے جھنجھور کے اٹھائیے گا ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ اپنی مسکراہٹ دبا کر سر پہ چادر لیتے ہوے کہتی ہے جس پر آسیہ اسے گھوری سے نوازتی ہے۔۔۔۔

دیکھو یہ نہ ہوا کے اپنا کمرہ ہی صاف کرلوں بس ماں کے اوپر چھوڑا ہوا ہے کے ماں ہے نہ وہ صاف کر لینگی۔۔۔آسیہ سوہا کا کمبل تے لگاتے ہوے بڑبڑاتی ہے۔۔۔۔

اچھا امی میں چلتی ہوں دعا کریے گا کے آج جاب مل جائے۔۔۔۔وہ اپنی اور بے عزتی سے بچنے کے لئے باہر کا رخ کرتی ہے۔۔۔۔

سوہا اپنے ابو سے ملتی ہوئی جانا۔۔۔۔

ابو اٹھے ہوے ہیں۔۔۔ اسے حیرت ہوتی ہے کیوں کہ زیادہ تر وہ اس ٹائم سو رہے ہوتے تھے۔۔۔۔

ہاں تمہارے لئے ہی اٹھے تھے کہ رہے تھے کہ سوہا سے کہنا مجھ سے مل کر جائے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلا کر غفار کے کمرے کا رخ کرتی ہیں۔۔۔۔۔

○ ○

السلام و علیکم ابو ۔۔۔۔سوہا غفار کے کمرے کا دروازہ کھول کر سلام کرتی ہے جو بیڈ پر آنکھیں بند کرے لیٹے ہوتے ہے مگر سوہا کی آواز پر آنکھیں کھول کر دروازے کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہیں۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔آجاؤ بیٹا میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔وہ ہاتھ کی مدد سے اٹھ کر بیڈ سے ٹیگ لگا کر بیٹھتے ہیں۔۔۔۔۔

ابو آپ نے آج میڈیسن کیوں نہیں لی۔۔۔۔وہ ان کے سامنے بیٹھ کر تھوڑا خفا سی کہتی ہے۔۔۔۔

میری بیٹی کو کیسے پتا چلا کے میں نے آج میڈیسن نہیں لی۔۔۔۔

کیوں کے آج آپ سو نہیں رہے جب آپ میڈیسن لیتے ہیں تو آپ کو نیند آتی ہے جس وجہ سے آپ سو رہے ہوتے ہیں اور آج آپ جاگ رہے ہیں تو اس کا یہی مطلب ہوا نہ کے آپ نے میڈیسن نہیں لی۔۔۔۔۔

ہاں کیوں کہ آج میں نے اپنی بیٹی سے ملنا تھا میری بیٹی روز مجھ سے ملے بغیر ہی چلی جاتی ہے اور پھر جب میں اٹھتا ہوں تو مجھے تمہاری فکر لگی رہتی ہے۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑے پیار سے کہتے ہیں جس پہ سوہا اپنے باپ کے اتنے پیار پر دل سے مسکراتی ہے۔۔۔۔۔

لیکن ابو آپ کو پتا ہے کے یہ میڈیسن آپ کے لئے کتنی ضروری ہیں۔۔۔۔اسے فکر ہوتی ہے۔۔۔۔

اچھا ابھی لے لونگا تم بتاؤ کہا جاب ملی تمہیں۔۔۔۔وہ بات بدلتے ہوے کہتے ہیں۔۔۔

ابھی کہا ابو چار دن سے جارہی ہوں مگر کہیں جاب نہیں مل رہی آج ایک کمپنی سے کال ائی ہے کہ اکر انٹرویو دے دیں دعا کرے آج جاب مل جائے وہاں۔۔۔۔

بیٹا اب میں سہی ہوں میں اب دکان پہ بیٹھ سکتا ہوں تم کیوں۔۔۔

نہیں ابو آپ بلکل ٹھیک نہیں ہیں ڈاکٹر نے پتا ہے نہ آرام کا کہا ہے آپ کو تو بس آپ آرام کرے اور میری فکر نہ کرے میں ٹھیک ہوں انشاللہ آج جاب مل جائے گی تو میری بھی ٹینشن ختم ہوجاے گی آپ بس ٹینشن نہ لیں پلیز ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہوجاے گی۔۔۔۔وہ ان کی بات کو بیچ میں ہی کاٹ دیتی ہے جس پر غفار بس خاموشی سے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ تم روہان سے بات کرتی ہو۔۔۔وہ کچھ یاد انے پر پوچھتے ہیں جس پر وہ نظریں جھکا لیتی ہے۔۔۔۔

اس کا مطلب کرتی ہوں۔۔۔میں پوچھ سکتا ہوں کیوں۔۔۔۔

ابو وہ بھائی ہے میرے اور میں ان سے بہت پیار کرتی ہوں آپ سب ان کو چھوڑ سکتے ہیں مگر میں نہیں انھیں اپنی غلطی کا احساس ہے ابو پلیز آپ بھی انھیں معاف کردیں۔۔۔۔۔وہ ان کا ہاتھ پکڑے آنکھوں میں امید لئے کہتی ہے۔۔۔۔

جاؤ بیٹا اللہ تمہیں کامیاب کرے۔۔۔۔وہ اس کی بات کو اگنور کرے مسکراتے ہوے اس کے سر پہ ہاتھ رکھیں کہتے ہیں جس کا مطلب تھا کہ وہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاھتے اور سوہا ان کا مطلب سمجھ کر پھیکی سی مسکراتے ہوے کھڑی ہوتی ہے اسے پتا تھا کہ ہر بار روہان کے ذکر پر ایسے ہی بات بدلی جاتی تھی اسی لئے وہ اب زیادہ نہیں کہتی تھی۔۔۔۔۔۔

غفار اور آسیہ کے تین بچے تھے سب سے بڑا روہان اس سے چھوٹی سوہا اور سب سے چھوٹا سیف۔۔۔

غفار کی اپنی مین مارکیٹ میں لیڈیز کپڑوں کی دکان تھی جس سے ان کا گھر کا گزارا بہت اچھے سے چلتا تھا مگر چھ ماہ پہلے غفار کو ہارٹ اٹیک آیا تھا جس وجہ سے وہ اب گھر میں ہی رہنے لگا تھا اور گھر کا نظام ایکدم ہی درہم برھم ہوکر رہ گیا تھا کیونکہ وہی کمانے والا تھا روہان تو شادی کرکے دبئی میں ہی سیٹل ہوگیا تھا جس سے غفار نے اپنا مارنا جینا سب ختم کردیا تھا لیکن سوہا اپنے بھائی سے اب بھی کال پر بات کرتی تھی اسے لگتا تھا کے اس کے بھائی نے کچھ غلط نہیں کیا

دونوں بہن بھائی میں 10 سال کا فرق ہونے کے باوجود ان دونوں کے پیار کو دیکھ کے ایسا لگتا تھا جیسے یہ دونوں جڑوا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

اب گھر تو چلانا تھا نہ تو اسی لئے سوہا نے جاب کرنے کا فیصلہ کیا اور نکل پڑی جاب ڈھونڈھنے کے لئے غفار نے اسے منا بھی کیا مگر یہ میرا شوق ہے یہ کہہ کر اس نے انھیں راضی کرلیا۔۔۔۔۔۔

○ ○

یہ منظر ہے ایک خوبصورت کمرے کا جہاں ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا کھڑکی سے نیٹ کے سفید پردو کو چیرتی دھوپ کی کرن اس کمرے کے اندھیرے کو آہستہ آہستہ دور کر رہی تھی یقینا سورج آسمان پر چڑ چکا تھا اسی روشنی میں بیڈ پر ایک وجود نظر آرہا تھا جو آرام سے اوندھے منہ لیٹا تکیے میں منہ دیا خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا ایک ہاتھ اس کا بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا جبکہ دوسرا تکیہ کے اوپر تھا۔۔۔۔

ٹرنگگگ۔۔۔ٹرنگگگگ۔۔۔۔

اندھیرے میں ڈوبے کمرے کی خاموشی کو موبائل کی رنگ توڑتی ہیں مگر جو وجود بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا تھا اس نے تو جیسے کانوں میں روئیاں ڈالی ہوئی ہیں۔۔۔

ٹرنگگگ۔۔ٹرنگگگگ۔۔۔

ہمم۔۔۔۔اب کی بار موبائل کی آواز پر اس وجود میں ہلکی سی حرکت ہوئی تو وہ بغیر منہ تکیے سے ہٹاے ہاتھ کو ڈھونڈنے کے انداز میں بیڈ کے سائٹ ٹیبل پہ مارتا ہے اور جیسے ہی موبائل ہاتھ لگا اسے اوف کردیا شاید اسے اپنی نیند زیادہ ہی پیاری تھی۔۔۔۔

صاحب جی صاحب جی۔۔۔۔۔روم کا دروازہ کھولے ایک ملازم اندر اکر اسے آواز دیتا ہے جو آرام سے سو رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا ہے الہی بخش۔۔۔۔نیند میں ڈوبی بھاری آواز سے اسی پوزیشن میں کہتا ہے جبکہ بیڈ سے نیچے لٹکے ہاتھ کو اب اوپر کرلیتا ہے۔۔۔۔

صاحب جی اوٹھیں بڑے صاحب کب سے آپ کو فون کر رہے ہیں۔۔۔صاحب جی۔۔۔وہ اسے نہ اٹھتا دیکھ جلدی سے کھڑکی کے پاس جاکر وہاں سے پردے سائٹ پر کرتا ہے جس سے روشنی ایک بلب کی طرح پورے کمرے میں پھیل جاتی ہے۔۔۔۔

روشنی اس کے چہرے پر پڑتے ہی وہ اپنا تکیہ اور اپنے منہ پہ لے لیتا ہے۔۔۔۔

ٹرنگگگگ۔۔۔ٹرنگگگگ۔۔۔۔۔

السلام علیکم صاحب جی۔۔۔۔۔ملازم اپنے موبائل پہ کال آتا دیکھ فورا اسے اٹینڈ کرکے اپنے کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔

نہیں صاحب جی کب سے اٹھا رہا ہوں مگر نہیں اٹھ رہے۔۔۔اگے والے کے سوال پر وہ بیچارہ مظلوم سا منہ بنا کر اسے دیکھ کر کہتا ہے جوتس سے مس نہیں ہوتا۔۔۔۔

جی صاحب جی میں کہتا ہوں۔۔۔۔

چھوٹے صاحب اٹھیں ماں جی آپ سے بات کرنے کا کہہ رہی ہیں اور غصے میں بھی ہیں۔۔۔۔بس ملازم کا کہنا تھا اور وہ جھٹ سے آنکھیں کھولے کرنٹ کھا کر اٹھتا ہے۔۔۔۔ نیند سے آدھی کھولی تو آدھی بند کالی آنکھیں تیکھی ناک اور چھوٹے سے ہونٹ بکھرے ہوے ماتھے پہ اتے بال جسے وہ اپنے ہاتھ سے سائٹ پر کرکے جلدی سے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

ہیلو السلام علیکم دادی۔۔۔۔۔نیند میں ڈوبی بھاری آواز میں کہتا ہے۔۔۔۔۔ دخان اتنی دیر تک کون سوتا ہے بیٹا ٹائم دیکھا ہے کیا ہو رہا ہے۔۔۔موبائل میں سے ایک عمر رسیدہ خاتون کی آواز گونجتی ہے۔۔۔

نہیں دادی بس اٹھنے ہی والا تھا۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے دادی میں ٹائم پر پہنچ جاؤ گا۔۔۔۔

ارے آپ فکر ہی نہ کرے جہاز کی سپیڈ سے اؤ گا۔۔۔

ٹھیک ہے اللہ حافظ۔۔۔۔بات ختم ہونے کے بعد مسکراتے ہوے موبائل کان سے ہٹا کر الہی بخش کو دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

الہی بخش تم نے جھوٹ کیوں کہا کے دادی غصے میں ہیں۔۔۔۔وہ ماتھے پر بل ڈال کر پوچھتا ہے۔۔۔۔

وہ چھوٹے صاحب جی بڑے صاحب نے کہا تھا کہ میں آپ کو ایسا کہو تو آپ فورا اٹھ جائے گے۔۔۔۔وہ اپنے دانتوں کی نمائش کراتا ہوا کہتا ہے جس پر وہ نفی میں سر ہلاتا ہے جیسے کہ رہا ہو تم ہمیشہ اپنے بڑے صاحب کے ہی چمچہ رہنا۔۔۔۔۔

ناشتہ لگاؤ جب تک میں فریش ہوکر آتا ہوں۔۔۔۔بیڈ سے اٹھ کر پاؤں میں ہوائی چپل کو ڈالے کھڑا ہوکر کہتا ہے۔۔۔۔۔

صاحب جی آج آفس تو نہیں جانا نہ۔۔۔۔۔

نہیں جانا ہے بس پانچ منٹ کا کام ہے پھر وہی سے ہی حویلی کے لئے نکل جاؤ گا۔۔۔۔۔۔

جی صاحب جی آپ آجاے جب تک میں گاڑی بھی نکلوادیتا ہوں۔۔۔۔۔وہ کہتا ہی کمرے سے باہر جاتا ہے اور دخان اثبات میں سر ہلا کر فریش ہونے کے لئے واشروم میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

سوہا جیسے ہی رکشے سے اترتی ہے تو نظر سامنے بڑی سی بلڈنگ پہ جاتی ہے جو اپنی مثال آپ تھی وہ سامنے کمپنی کو دیکھتے ہوے ہی رکشے والے کو کرایا دے کر جیسے ہی کمپنی کے اندر داخل ہونے لگتی ہے تو پیچھے سے ایک مردانہ آواز پر روک جاتی ہے جس نے یقینا اسے ہی مخاطب کیا تھا وہ جیسے ہی مڑتی ہے تو کوئی 27,28 سالہ نوجوان سفید شلوار کمیز میں اسی کی طرف آرہا ہوتا ہے------

یہ اپ کا پرس-----وہ اس کی طرف پرس بڑھاتے ہوے کہتا ہی ہے کہ سوہا اس کے ہاتھ میں اپنا پرس دیکھ کر ہی غصے سے اگ بگولہ ہوجاتی ہے------

چور کہیں کے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا پرس چورانے کی شرم نہیں آتی چوری کرتے ہوے----وہ اس کے ہاتھ سے اپنا پرس چھین کر غصے سے کہتی ہے جس سے سامنے والے کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں-----

اسکیوز می میڈم میں کہا سے آپ کو چور لگتا ہوں میں تو کمپنی سے نکل رہا تھا کے دیکھا اپ اپنا پرس پھنک کر جارہی ہیں میں نے تو آپ کا پرس اپ کو دیا ہے-----ایک تو بیچارے نے اس کی مدد کی اور اوپر سے وہ اسے ہی سنا رہی تھی-----

اچھا جب احساس ہوا کے چوری کرنا گناہ ہے تو ایسے بہانے بنا رہے ہو میں سب سمجھتی ہوں تم چورو کو-----وہ اپنی کمر پہ ہاتھ رکھے غصے سے کہتی ہے-----

سوری انٹی جو آپ کا پرس واپس کیا اس سے اچھا تھا کے لے کر بھاگ جاتا تب آپ خوش ہوجاتی۔۔۔۔وہ اس کو انٹی کی طرح لڑتا دیکھ دانت پیس کر کہتا مڑتا ہی ہے کہ سوہا اس کے سامنے آجاتی ہے۔۔۔۔۔

تم نے انٹی کس کو کہا دادا جی تمہیں میں انٹی لگتی ہوں ابھی میں جون میں 22 سال کی ہونگی۔۔۔۔سوہا کو اپنا انٹی کہنا اتنا برا لگا کہ اس نے اپنی عمر بھی بتا دی کیا کہنے سوہا کے۔۔۔۔

ارے واہ یہ اچھا ہے جس بھی لڑکی کی عمر پوچھنی ہو اسے انٹی کہ دو اچھا آئیڈیا دیا ہے آپ نے میں ضرور ٹرائے کرو گا۔۔۔۔وہ ہنستے ہوے کہتا ہے جس پر سوہا کو اور غصہ اتا ہے۔۔۔۔۔

بات مت بدلو معافی مانگو مجھ سے اور ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ 32 کے 32 دانت تمہارے ہاتھ میں رکھ دونگی۔۔۔۔

تم کیا مینٹل ہو سپیٹل سے بھاگ کر ائی ہو جو میرا دماغ خراب کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی تم مجھے جانتے نہیں ہو یہ جو کمپنی دیکھ رہی ہے نہ میں یہاں کی منیجر ہوں سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔۔۔سوہا جسے خود ابھی جاب نہیں ملی تھی وہ یہاں کی منیجر بن کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

اوو۔۔۔سوری میم مجھے پتا نہیں تھا آپ یہاں کی منیجر ہیں پلیز آپ باس کو نہیں بتائیے گا ورنہ میری نوکری چلی جائے گی۔۔۔۔وہ ڈر کے جلدی سے اس سے معافی مانگتا ہے تو سوہا بھی تھوڑا اکڑ کے اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ اگے سے احتیاط کرنا۔۔۔۔وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے جانا کا کہتی ہے جس پر وہ جاتے ہوے ایکدم روکتا ہے۔۔۔۔

میم بس ایک سوال کرسکتا ہوں۔۔۔۔۔

ہمممم جلدی کرے مجھے جانا بھی ہے۔۔۔۔وہ مصروف سے انداز میں کہتی ہے۔۔۔۔

میم آپ تو یہاں کی منیجر ہیں تو آپ رکشہ میں۔۔۔۔میرا مطلب آپ کو تو اپنی گاڑی میں آنا چاھیے تھا نہ۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آتی اتنی بڑی کمپنی کی منیجر رکشہ میں آتی ہے۔۔۔۔

اور سوہا اس کے سوال پر شرمندا سی ادھر ادھر دیکھتی ہے۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہاں وہ میری گاڑی کا ٹائر پنچر ہوگیا تھا تو مجھے اس میں آنا پڑا اور آپ کیا مجھ سے سوال کر رہے ہیں جائے اپنے کام سے کام رکھیں۔۔۔۔وہ جلدی سے کہہ کر کمپنی کے اندر جاتی ہے کہ کہی کوئی اور سوال ہی نہ پوچھ لے اور وہ بھی کندھے اوچکاتا ہوا اپنی منزل کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا غفار۔۔۔۔ایک لڑکی سوہا کے پاس اکر پوچھتی ہے جس پر سوہا اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

جی میں ہی سوہا غفار ہوں۔۔۔۔

آپ کو سر آفس میں بولا رہے ہیں۔۔۔وہ لڑکی کہتی اگے نکل جاتی ہے اور سوہا اللہ کا نام لے کر آفس کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔۔۔۔

سر میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔۔سوہا دروازے نوک کرے اجازت مانگتی ہے جس پر آفس میں بیٹھے شخص جن کی عمر تقریبا 50 کے برابر تھی فائل سے نظر اٹھا کر اجازت دیتا ہے۔۔۔۔۔

جی آجاے مس سوہا غفار۔۔۔۔

بیٹھے۔۔۔سوہا کے اندر قدم رکھنے پر وہ سامنے چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو سوہا بھی چیئر کھینچ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

جی مس سوہا آپ نے یہاں آنے سے پہلے کہیں جاب کی ہے؟؟؟۔۔۔۔وہ فائل بند کرے پوری اس کی طرف متواجہ ہوجاتے ہیں۔۔۔۔

نہیں سر یہ میری پہلی جاب ہوگی۔۔۔۔

ہممممم۔۔۔۔ہم کیسے یقین کرے کہ آپ یہ جاب اچھے سے کرے گی آپ نے تو پہلے کبھی کہیں جاب نہیں کی یقینا آپ کو اتنا آئیڈیا بھی نہیں ہوگا جاب کے بارے میں۔۔۔۔۔

نہیں سر ایسا نہیں ہے انشاللہ آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہیں اور میں آپ کے بھروسے پر پورا اترنے کی کوشش کرو گی۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے پورے اعتماد سے کہتی ہے جس سے سامنے بیٹھا شخص بھی متاثر ہوتا ہے۔۔۔۔۔

گوڈ اچھا لگا آپ کے اعتماد کو دیکھ کر۔۔۔۔۔وہ کہتے ہی ایک لیٹر پر سائن کرتے ہیں جسے سوہا بڑے غور سے دیکھتی ہے۔۔۔۔

یہ لیجئے کل سے آپ آفس جوائن کر لیجیے گا۔۔۔۔وہ لیٹر سوہا کی طرف بڑھاتے ہوے کہتے ہیں جسے وہ مسکراتے ہوے لیتی ہے۔۔۔۔

شکریہ سر آپ کا بہت بہت۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا بس آپ نے دل لگا کے کام کرنا ہے تاکہ ہمارے بوس بھی خوش ہوں۔۔۔۔وہ خوشدلی سے کہتے ہے اور سوہا حیرانی سے انھیں دیکھتی ہے۔۔۔۔

کیا مطلب آپ بوس نہیں ہیں۔۔۔۔وہ تو انھیں ہی بوس سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

نہیں میں بوس نہیں ہوں میں منیجر ہوں۔۔۔۔وہ اس کی بات پر مسکراتے ہوے نفی میں سر ہلاتے ہیں اور سوہا جو اپنے آپ کو کچھ دیر پہلے منیجر بنا بیٹھی تھی اب خود سے ہی شرمندہ ہوتی ہے مگر پھر خود کو سمبھال کر پوچھتی ہے۔۔۔۔

لیکن سر اگر بوس نے مجھے نکال دیا تو۔۔۔۔۔اسے اپنی بھی فکر ہوتی ہے کہ کہیں اسے جاب سے نہ نکال دیں۔۔۔۔۔

ارے نہیں آپ بے فکر ہوجاے ہمارے بوس بہت اچھے ہیں وہ ایسے کسی کو بلاوجہ فائر نہیں کرتے۔۔۔۔

اچھا چلے ٹھیک ہے سر پھر میں کل ہی آفس جوائن کرلونگی۔۔۔۔۔۔اسے تھوڑی تسلی ہوتی ہے تو مسکراتے ہوے کھڑے ہوکر کہتی ہے۔۔۔۔

جی بلکل۔۔۔۔۔وہ بھی کہتے فائل میں جھک جاتے ہیں اور سوہا اپنا بیگ کندھے پر ڈالے آفس سے باہر آتی ہے۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

کشش تم نے رابی کو دیکھا ہے میں کب سے اسے ڈھونڈھ رہا ہوں پتا نہیں کہا ہے۔۔۔۔۔

ہاں وہ کوفی لینے گئی ہے ابھی آتی ہوگی تم بیٹھو۔۔۔۔۔۔کشش اسے اپنے برابر میں بیٹھنے کا کہتی ہے۔۔۔۔۔

یار ایک تو اس لڑکی نے تنگ کردیا ہے۔۔۔وہ بیٹھنے کے ساتھ ہی برا سا منہ بنا کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا کیا کیا ہے میری پیاری سی دوست نے۔۔۔۔وہ ہنستے ہوے اسے دیکھ کر کہتی ہے جس پر وہ اسے آنکھیں دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بس وہی تمہاری دوست نہیں ہے میں بھی تمہارا دوست ہوں تم ہمیشہ اس کی سائٹ لیتی ہو جبکہ تمہیں میرا ساتھ دینا چاھیے۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔تم دونوں کی دوست ہوں میں مگر تم دونوں جب ساتھ ہوتے ہو تو مجھے پوچھتے بھی نہیں ہو اور جب لڑائی کر لیتے ہو تو یہاں میرے پاس آجاتے ہو۔۔۔۔۔۔

اب ایسا بھی نہیں ہے کشش میں تمہیں دل سے دوست مانتا ہوں ہاں رابی کا کچھ کہہ نہیں سکتے۔۔۔۔۔وہ بینچ پر بیٹھے بیچھے ٹیگ لگا کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

ار جی۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔وہ سامنے سٹوڈنٹ کو دیکھیں کہتا ہے۔۔۔

میں نے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔۔۔وہ اس کی طرف منہ بات کرنے کے لئے الفاظ ترتیب دیتی ہے ۔۔۔۔

ہاں کہو کیا کہنا ہے اس کے بعد میرے پاس بھی تمہیں بتانے کے لیے ایک خبر ہے۔۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا پہلے تم بتاؤ کیا بات ہے پھر میں بتاؤ گی۔۔۔۔۔

اچھا تو سنو میں نے رابی کو پرپوس کردیا ہے اور بہت جلد اس کے گھر رشتہ لے کر بھی جانے والا ہوں۔۔۔۔۔وہ اس کے قریب ہوکر سرگوشی میں کہتا ہے اور کشش کے چہرے سے مسکراہٹ ایکدم ہی سمٹ جاتی ہے۔۔۔۔۔

او۔۔۔۔اچھا مبارک ہو۔۔۔۔وہ جلدی سے اپنے چہرے پر مسکراہٹ لاکر کہتی ہے۔۔۔۔۔

خیر مبارک اب تم بتاؤ تم نے کیا بتانا تھا۔۔۔۔۔

میں نے۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔ویسے رابی نے تو نہیں بتایا مجھے ۔۔۔۔۔وہ بات بدلتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

اچھا پتا نہیں شاید اسے یاد نہیں ہوگا ویسے دیکھو میں تمہیں اپنا دوست مانتا ہوں تبھی تمہیں میں نے بتایا ہے رابی سے بھی پہلے۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔وہ سامنے دیکھتے ہوے کہتی ہے اسے پتا نہیں کیوں گھبراہٹ ہوتی ہے جبکہ وہ کھولے ماحول میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے رابی کلاس لینے کے لئے چلی گئی ہوگی چلو ہم بھی چلتے ہیں۔۔۔۔وہ اپنا بیگ اٹھا کر کہتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ کھڑی ہوجاتی ہے اور پھر دونوں اپنے قدم کلاس روم کی طرف بڑھاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

آج دورانی مینشن میں عید سا سما تھا ہر کسی کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی اور خوش بھی کیوں نہ ہوتے آج حویلی میں پورے ایک سال بعد دخان دورانی آرہا تھا وہ بھی کامیاب ہوکر۔۔۔۔

دو سال پہلے دورانی فیملی نے لاہور میں ایک کمپنی کھولی تھی جو سہی سے توجہ نہ دینے کی وجہ سے گھاٹے میں جارہی تھی مگر ایک سال پہلے دخان باہر سے اپنی تعلیم مکمل کرکے آیا تو اس نے کمپنی کو اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کیا جو سب نے مان بھی لیا اور اب وہ کمپنی ٹوپ پر جارہی تھی جو دخان دورانی کی بدولت ہی ہوسکا تھا۔۔۔۔۔۔

کب تک پہنچے گا دخان اب تک تو پہنچ جانا چاہیے تھا اسے۔۔۔۔۔۔دادی حویلی کے بیرونی دروازے پہ کھڑی نہ جانے کب سے حویلی کے مین گیٹ کو تک رہی تھیں صرف دادی ہی نہیں سب حویلی والوں کا حال دادی جیسا ہی تھا۔۔۔۔۔۔

اماں جی میں نے پوچھا ہے اس سے بس پہنچنے ہی والا ہے۔۔۔۔انور اپنی ماں کو بیچین دیکھ کر کہتے ہے جو پوتے کو دیکھنے کے لئے کچھ زیادہ ہی جذباتی تھیں۔۔۔۔۔

لو جی اگیا دخان۔۔۔۔رخسانہ حویلی کے مین گیٹ میں داخل ہوتی بی ایم ڈبلیو کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔۔۔۔

کالے رنگ کی بی ایم ڈبلیو ان سب کے سامنے اکر روکتی ہے اور روکتے ہی دروازہ کھولے دخان سفید شلوار کمیز میں آنکھوں پہ کالا چشمہ لگاے پوری وجاہت کے ساتھ اترتا ہے اور اترتے ہی سیدھے قدم پہلے دادی کی طرف بڑھاتا ہے جو اپنی باہیں کھولے اس کے انتظار میں کھڑی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

کیسا ہے میرا شیر بچا۔۔۔۔

بلکل ٹھیک دادی آپ کے سامنے ہوں۔۔۔۔وہ ان سے الگ ہوکر مسکراکے کہتا ہے۔۔۔۔۔

اگر دادی پوتے کا ملنا ہوگیا ہو تو ہم سے بھی مل لو یہاں لمبی لائن لگی ہے آپ سے ملنے کے لئے۔۔۔۔احد اپنے پیچھے اشارہ کرتا ہے جہاں اس سے ملنے کے لئے سارے ایک قطار کی صورت میں کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔

یار ایسا لگ رہا ہے میں لاہور سے نہیں چاند سے آیا ہوں اس طرح کا ویلکم تو تب بھی نہیں ہوا تھا جب میں باہر سے پڑھ کر آیا تھا۔۔۔۔

ہاں کیوں کے اس وقت آپ اپنے لئے کامیاب ہوکر آے تھے اور اج آپ دورانی فیملی کے لئے کامیاب ہوکر آے ہیں اسی لئے۔۔۔۔۔احد کے بجاے ساد اس سے گلے ملتے ہوے کہتا ہے جس پر وہ ہنستے ہوے اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔

چلو بعد میں ملنا سب آجا بیٹا اندر چلتے ہیں دیکھ گرمی کتنی ہورہی ہے یہ نہ ہوکہ کالا ہوجاے میرا بچا۔۔۔۔دادی اس کا ہاتھ پکڑے اندر کی طرف قدم بڑھاتی ہے تو باقی سب بھی مسکراتے ہوے ان کے بیچے چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اسفند صاحب اور رشیدہ بی بی کے تین بچے تھے سب سے بڑا انور ان سے چھوٹا اعجاز اور سب سے چھوٹی آمنہ۔۔۔۔۔ اسفند صاحب کا 10 سال پہلے ہی انتقال ہوگیا تھا جس وجہ سے رشیدہ بی بی نے ہی سب سمبھالا تھا۔۔۔۔

انور اور رخسانہ کا ایک بیٹا تھا دخان اس کے بعد اعجاز اور فائزہ کے تین بچے تھے دو بیٹے اور ایک بیٹی بڑا بیٹا احد جو دخان کی عمر کا ہی تھا اور دونوں میں دوستی بھی بہت تھی اس سے چھوٹا ساد اور اس سے چوٹی عینی پھر آتی ہیں آمنہ جو بیوہ تھیں اور اپنے بچوں کے ساتھ یہی حویلی میں ہی رہتی تھیں ان کے تین بچے تھے دو بیٹی اور ایک بیٹا بڑی بیٹی زویا اس سے چھوٹا عدنان اور اس سے چھوٹی زہرہ یوں یہ سارے اس حویلی کی جان تھے بلکہ ان سے ہی حویلی تھی۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

امی ابو یہ دیکھیں مجھے جاب مل گئی۔۔۔سوہا خوشی سے آسیہ اور غفار کے سامنے لیٹر لہراتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

مبارک ہو میری بچی اللہ تمہیں کامیاب کرے۔۔۔۔۔آسیہ اسے خود سے لگا کر دعا دیتی ہیں۔۔۔۔۔

اور پتا ہے ابو وہاں کا ماحول بھی بہت اچھا ہے سب بہت تمیز سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔سوہا غفار کے برابر میں بیٹھ کر بتاتی ہے مگر غفار کو چپ بیٹھا دیکھ ایک نظر آسیہ کو دیکھ کر غفار سے مخاطب ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ابو آپ کو خوشی نہیں ہوئی میری جاب کی۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے مجھے بھلا کیوں خوشی نہیں ہوگی۔۔۔۔۔وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھے کہتے ہیں۔۔۔۔

تو پھر آپ چپ کیوں ہیں۔۔۔۔

بس یہ سوچ رہا ہوں کے کاش میں ٹھیک ہوتا تو میری بیٹی کو یو در در کی ٹھوکڑے نہیں کھانی پڑتی۔۔۔۔۔

ابو آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں مجھے کوئی مشکل نہیں ہوتی بلکہ میں نے کہا تھا نہ کہ یہ میرا شوق ہے تو بس مجھے تو خوشی ہورہی ہے کے اتنی اچھی کمپنی میں مجھے جاب مل گئی۔۔۔۔۔وہ انھیں تسلی دیتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

کاش روہان یہاں ہوتا تو سوہا کو یو جاب کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی وہ خود ہی اپنی دکان سمبھال لیتا۔۔۔۔۔آسیہ غفار صاحب کی طرف دیکھ کر بولتی ہیں۔۔۔۔

میں نے کتنی بار کہا ہے کہ میرے سامنے اس کا ذکر مت کرا کرو تو کیوں تم لوگ اس کا ذکر شروع کرد یتے ہو اگر مجھے مارنا ہے تو ویسے ہی مار دو یو اس کا ذکر کیوں کرتے ہو میرے سامنے۔۔۔۔غفار صاحب غصے میں کھڑے ہوکر آسیہ کو سناتے ہے۔۔۔۔۔

ابو امی بس۔۔۔۔ سوہا بولتی ہی ہے کہ غفار اس کی بات سنے ہی وہاں سے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

امی نہ کرا کرے نہ ابو کے سامنے بھائی کا ذکر پتا بھی ہے آپ کو کہ وہ غصے میں آجاتے ہیں۔۔۔۔

میں نے کیا کہا ہے سوہا میں نے تو بس ایک بات کہی ہے۔۔۔۔آسیہ بیچاری سا منہ بنا کر کہتی ہیں۔۔۔

اچھا چلے اداس مت ہوں آج بھائی سے بات کرے گے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔وہ انھیں خوش کرنے کے لئے کہتی ہے جس پر مسکراتے ہوے اثبات میں سر ہلاتی ہیں۔۔۔۔

چلو جاؤ فریش ہوجاؤ جب تک میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔وہ کہتی اپنا بیگ اور چادر اٹھا کر کمرے کی طرف جاتی ہے اور آسیہ کچن کی طرف۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

سہی سے کھانا کھا میرا بچا دیکھ کتنا کمزور ہوگیا ہے۔۔۔۔۔سب ڈایئنگ ٹیبل پہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب دادی دخان کی پلیٹ میں چاول ڈالتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔۔

خدا کو مانے دادی کہا سے یہ آپ کو کمزور لگ رہا ہے بلکہ پہلے سے صحتمند ہوکر آیا ہے ۔۔۔۔۔احد دادی کی بات سن کر فورا کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

تو چپ کر کے کھانا کھا یہ صحت مند نہیں وہ کیا کہتے ہیں دخان۔۔۔۔۔

کیا دادی۔۔۔۔۔دخان نہ سمجھی سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

ارے وہی جو آج کل کے لڑکے وہاں جاکر اپنے ہاتھوں کو ایسے ایسے کرتے ہیں۔۔۔۔دادی اپنے دونوں ہاتھ کی مٹھی بنا کر اگے پیچھے کر کہ بتاتی ہیں جس پر سب اپنی مسکراہٹ دبا کر نیچے منہ کرے کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔۔

دادی اسے جیم کہتے ہیں اور جو آپ ایسے اسے کر رہی ہیں نہ اس سے ہم باڈی بناتے ہیں۔۔۔۔وہ اپنی ہنسی دبا کر کہتا ہے۔۔۔۔

ہاں وہی کہہ رہی تھی صحت مند نہیں ہوا جیم میں جاکے ایسا ہوگیا ہے جبکہ اندر سے اب بھی کمزور ہے۔۔۔۔دادی ناک سے مکھی اڑا کر کہتی ہیں۔۔۔۔

نانو ہم تینوں بھی جیم جاتے ہیں مگر آپ نے تو کبھی نہیں دیکھا۔۔۔عدنان تھوڑا روٹھے پن سے کہتا ہے۔۔۔۔

ویسے تمہاری باڈی ہے کہا۔۔۔۔زویا اس کا جائزہ لیتے ہوے کہتی ہے جو کمزور سا ہوتا ہے۔۔۔۔ہے مگر نظر نہیں آتی وہ الگ بات ہے۔۔۔۔عدنان کی جگہ ساد کہتا ہے۔۔۔۔

اور تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔۔دخان اس کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھ کر کہتا ہے جو عدنان سے بس تھوڑا بہتر ہوتا ہے۔۔۔۔

ارے ہم اگر۔۔۔۔

باڈی بنائے تو بھی نہیں لگتا کے باڈی بنائی ہے۔۔۔۔۔ساد کی بات کو زہرہ مکمل کرتی ہے۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔یہ بات کی نہ میری بہن نے۔۔۔۔۔احد اس کے ہاتھ پہ تالی مار کے کہتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا اب چپ ہوجاؤ دخان تم بتاؤ واپسی کب کی ہے۔۔۔۔۔انور سب کو چپ کرا کے دخان سے پوچھتے ہے جو کھانا کھاتے ہوے ان کی باتیں انجوئے کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

بس بابا پرسو چلا جاؤ گا۔۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھو کو ٹیشو سے صاف کرے کہتا ہے۔۔۔۔۔

کیا پرسو مگر تم آج تو آے ہو۔۔۔۔۔رخسانہ کھانا چھوڑ کر اسے کہتی ہیں۔۔۔۔۔

ہاں تم پورے ایک سال بعد آے ہو اور اتنی جلدی۔۔۔۔آمنہ بھی کھانے سے ہاتھ روک کے کہتی ہیں۔۔۔۔۔

نہیں ابھی روکو کچھ دن۔۔۔۔۔ دخان بولنے ہی لگتا ہے کہ فائزہ بھی بات میں اپنا حصہ ڈالتی ہے تو اعجاز بھی کہتے ہیں۔۔۔۔۔

دن کیوں پورا مہینہ روکو کیوں اماں۔۔۔۔۔وہ کہتے ہی اماں سے پوچھتے ہیں۔۔۔۔۔

یہ نہیں جائے گا تم لوگ فکر مت کرو۔۔۔۔۔دادی کا بھی کمال کا اعتماد تھا۔۔۔۔۔

ارے مجھے تو کوئی بولنے دو۔۔۔۔دخان سب کو نوناسٹاپ بولتا دیکھ کھڑے ہوکر کہتا ہے جس پر سب حیرت سے کھانا چھوڑے اسے دیکھتے ہیں کے اسے اچانک کیا ہوا۔۔۔۔۔

ہاں بول لینا مگر بیٹھ جا یہاں جلسہ تھوڑی کرنا ہے جو تو کھڑا ہوگیا ہے۔۔۔۔احد اسے دوبارہ کرسی پہ بیٹھا کر بولتا ہے۔۔۔۔۔

کوئی سن ہی نہیں رہا مجھے جب بولنے لگو تو کوئی نہ کوئی شروع ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔وہ کہتا سب کی طرف دیکھتا ہے جو چپ سے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔۔

ہاں تو میں یہ کہ رہا تھا کے میری میٹنگ ہے پرسو اور مجھے لازمی جانا ہے اگر نہیں گیا تو نقصان ہوگا کمپنی کو جو میں ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔

سہی کہ رہا ہے دخان ابھی ہی تو کمپنی ٹوپ پر جانے لگی ہے اگر ابھی ہی ہم لاپرواہی دیکھائے گے تو پھر تو ہوگیا نہ کام۔۔۔۔انور بھی اپنے بیٹے کی سائٹ لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔

سہی ہے بھئی شادی بھی وہی کرنا اور اپنی بیوی کو بھی وہی رکھنا ہمارا تو کوئی حق ہی نہیں ہے نہ۔۔۔۔دادی خفا سی کہتی ہیں جس پر دخان اپنی چیئر سے اٹھ کر دادی کو پیچھے سے ہگ کرے بڑے پیار سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

کس نے کہا دادی میں اپنی بیوی کو لاہور لے کر جاؤ گا وہ یہی رہے گی آپ کے پاس یہی حویلی اس کا گھر ہوگا۔۔۔۔۔۔

دادی مان جائے جب بیوی ادھر ہوگی تو یہ بھی ادھر ہی ہوگا۔۔۔۔احد دادی کو آنکھ مار کے کہتا ہے جس پر دادی کے ساتھ سب ہی ہنسنے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

جی دادی احد سہی کہ رہا ہے جب بیوی ادھر ہوگی تو میں لاہور میں کیا اچار ڈالوں گا۔۔۔۔دخان احد کی بات پر کہتا ہے۔۔۔۔۔

شرم کرو دخان بہنیں بیٹھیں ہیں ادھر اور تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔رخسانہ اسے آنکھیں دیکھاتے ہوے کہتی ہیں جس پر وہ شرمندہ سا مسکراتا ہوا دوبارہ چیئر پہ اکر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

سیف بس آخری بار جاکے دیکھ لو ابو سو گئے ہے یہ نہیں۔۔۔۔سوہا ہاتھ میں موبائل لئے سیف کی منت کرتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں اپی میں دیکھ کر آیا ہوں ابو سو رہے ہیں۔۔۔۔

نہیں ایک دفعہ اور دیکھ کر اؤ۔۔۔۔

امی اپی پاگل ہوگی ہیں کیا چار دفعہ جا چکا ہوں دیکھنے اور آپ بھی کچھ نہیں کہتی انہیں۔۔۔۔سیف کو غصہ ہی آجاتا ہے بیچارہ چار بار جاکر دیکھ کر اچکا ہے اور اب سوہا اسے پھر بھیجنے کے چکر میں ہے۔۔۔۔۔

اچھا اچھا اب زیادہ غصہ مت ہو سوہا تم کال ملاؤ جب تک میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔۔آسیہ کہتی ہی کمرے سے باہر جاتی ہے ڈر انہیں بھی ہوتا ہے غفار کا اور سیف سوہا کے پاس بیڈ پہ اکر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

اب تم بس پانچ منٹ بات کرو گے۔۔۔۔سوہا فون کان سے لگاے اسے کہتی ہے۔۔۔۔

کیوں بھئی میں چار بار گیا تھا دیکھنے۔۔۔۔۔۔

ہاں دیکھو میں پھر بھی تمہیں پانچ منٹ دے رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

آپی اگر آپ نے میری بات نہیں کروائی نہ تو میں ابو کو جاکر بتا دونگا پھر کرتی رہنا بات۔۔۔۔۔وہ انگلی دیکھاتے ہوے اسے دھمکی دیتا ہے جس پر سوہا کان سے فون ہٹا کر اسے دیتی ہے۔۔۔۔۔

لو کر لو بات بھائی کا نمبر ہی بند جارہا ہے۔۔۔۔۔۔

چلو جلدی ملاؤ نمبر تمہارے ابو سو رہے ہیں۔۔۔۔۔آسیہ کمرے میں اکر دروازہ بند کرے کہتی ہے۔۔۔۔

امی بھائی کا نمبر بند جارہا ہے۔۔۔۔۔سوہا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

تو کشف کو کرو نہ کال۔۔۔۔۔آسیہ سامنے صوفے پہ بیٹھ کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

بھابھی کو مگر مجھے عجیب لگ رہا ہے ان کو کال کرنا۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا آپی روکو میں کرتا ہوں۔۔۔۔ سیف اپنے ہاتھ میں پکڑا موبائل کو سامنے کرے اس پر نمبر ملاکر کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

بیل جا رہی ہے۔۔۔۔۔ سوہا آہستہ سے پوچھتی ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔

السلام علیکم بھابھی۔۔۔۔ سامنے والی کی کال اٹھاتے ہی سیف تابیداری سے سلام کرتا ہے۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ کیسے ہو سیف اور انکل انٹی سوہا کیسے ہیں۔۔۔۔۔ فون میں سے ایک لڑکی کی آواز گونجتی ہے۔۔۔۔۔۔

جی بھابھی میں ٹھیک ہوں اور باقی سب بھی ٹھیک ہیں وہ بھابھی بھائی کال نہیں اٹھا رہے تھے تو اسی لئے میں نے آپ کو کال کی۔۔۔۔۔

ہاں روہان ذرا بچوں کو لے کر باہر گئے ہیں ابھی اتے ہیں تو میں کہتی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ اوہو اپی آپ کا بیلنس ہی ختم۔۔۔۔ سیف موبائل کان سے ہٹاتا ہے تو کال ہی کٹ چکی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

کیا کل ہی تو کروایا تھا یار۔۔۔۔۔

جب پتا تھا کہ دبئی بات کرنی ہے تو زیادہ کا کرواتی۔۔۔۔ سیف اسے موبائل پکڑاتے ہوئے منہ بنا کر کہتا ہے۔۔۔۔

ہاں میں نے سوچا تھا بھائی کو کال کر کے کاٹ دونگی پھر بھائی خود کرے گے مگر یہاں بھابھی سے بات کرنے میں سارا بیلنس ہی ختم ہوگیا۔۔۔۔ہماری کنجوس سوہا کا دماغ۔۔۔۔

چلو کوئی نہیں ابھی تھوڑی دیر تک خود ہی کال آجاے گی۔۔۔۔۔۔۔آسیہ کہتی کھڑی ہوتی ہیں اور سیف بھی باہر کی راہ لیتا ہے۔۔۔۔۔

سارا بیلنس ختم ہوگیا۔۔۔سوہا بیچاری اپنے موبائل کو ہاتھ میں لئے دکھ سے کہتی ہے بیلنس ختم ہونا کوئی کم دکھ ہے یہ کوئی سوہا سے پوچھے جس کی روہان سے بات بھی نہیں ہوئی اور بیلنس بھی مک گیا۔۔۔۔۔

یہ دخان کہا رہ گیا۔۔۔

وہ ماموں لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے شاید کوئی ضروری بات کر رہے ہیں وہ لوگ۔۔۔احد کے سوال پر زوہا جواب دیتی ہے وہ لوگ رات کے کھانے سے فارغ ہوکر چھت پر ہی اگیے تھے دخان کو بھی کہا تھا جس پر اس نے (تم لوگ چلو میں اتا ہوں)کہہ کر وہی بڑوں کے پاس بیٹھ گیا تھا جبکہ بڑے سارے اندر ہی موجود تھے۔۔۔۔۔

ویسے تم سب نے دخان کو نوٹ کیا۔۔۔۔زوہا تھوڑا قریب ہوکر سب کی طرف دیکھیں سرگوشی کرتی ہے۔۔۔۔

ہاں میں نے کیا ہے انھیں نوٹ۔۔۔۔عدنان بھی اسی کے انداز میں کہتا ہے جس پر سارے قریب سر جوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں کہ کہیں دخان نہ سن لے۔۔۔۔۔

کیا نوٹ کیا ہے تم نے؟؟؟؟

وہ پہلے سے اور زیادہ گورا ہوکر آیا ہے۔۔۔۔۔

اور تم نے اس کے بال دیکھیں ہیں کتنے سیلکی اور شائنگ ہو گئے ہیں جیسے شاہد آفریدی کے ہوتے ہیں مشہوری میں بلکل ویسے۔۔۔۔۔ساد بھی اسی انداز میں کہتا ہے۔۔۔۔۔

شاید وہ بھی

Head&Shoulders

لگاتے ہو۔۔۔۔۔سب بولے اور زہرہ اپنی عقل استعمال نہ کرے ایسا کبھی ہوسکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

تم نے یہ چینجنگ محسوس کی ہے زوہا۔۔۔۔۔زوہا ان سب کو حیرت سے دیکھ رہی ہوتی ہے کہ یہ بول کیا رہے ہیں تبھی احد پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں میں اس چینجگ کی بات نہیں کر رہی پتا نہیں یہ کیا اولفول بک رہے ہیں۔۔۔۔وہ عدنان کی کمر پہ چیٹھ لگا کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

تو مار کیوں رہی ہو میں نے یہی نوٹ کیا تھا ان میں تم نے کیا نوٹ کیا تھا۔۔۔۔۔

میں یہ کہہ رہی تھی کہ دیکھوں دخان کتنا خوش نظر آرہا ہے۔۔۔۔وہ اپنی بات کی وضاحت دیتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

چل ساد اٹھ جاکے دخان کو ایک تھپڑ مار کے آ۔۔۔احد اس کی بات سن کر ساد کو اٹھاتا ہے جس پر زوہا اسے گھوری سے نوازتی ہے۔۔۔۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہی ہوں وہ تمہیں خوش پسند نہیں ہے نہ تبھی بول رہا ہوں۔۔۔۔

تم لوگ تھوڑی دیر چپ ہوکر میری بات نہیں سن سکتے کہ میں کہنا کیا چاہ رہی ہوں۔۔۔۔وہ ان کی باتوں سے تنگ اکر غصے سے کہتی ہے۔۔۔۔

اچھا بولو کیا بات ہے تم نے کیا چینجنگ دیکھی ہے دخان میں۔۔۔۔۔احد چینجنگ پر زور دے کر کہتا ہے۔۔۔۔

خوش مطلب یہ کہ دخان اب پہلے جیسا دخان ہوگیا ہے ہنستا ہے مذاق کرتا ہے سب کے ساتھ مل کر بیٹھتا ہے مطلب وہ رابعہ کو بھول رہا ہے۔۔۔۔۔

ہاں سہی کہہ رہی ہو شکر ہے اللہ کا کہ وہ اسے بھول گیا اور اب یہ بات دوبارہ مت کرنا اگر بڑوں میں سے کسی نے سن لی تو ہم سب کی خیر نہیں۔۔۔۔احد اسے سمجھاتا ہے۔۔۔

میں پاگل تھوڑی ہوں جو بڑوں کے سامنے ذکر کروگی۔۔۔۔وہ پیچھے کرسی سے ٹیگ لگا کر بیٹھتی ہے۔۔۔۔

کس ذکر کی بات ہورہی ہے مجھے بھی تو بتاؤ۔۔۔۔دخان پیچھے سے مسکراتا ہوا اتا ہے جس پر سب شکر ادا کرتے ہیں کہ سہی وقت پہ بات ختم ہوگئی۔۔۔۔۔

کسی کا نہیں آؤ تم اتنی دیر کردی انے میں۔۔۔۔احد اسے اپنے برابر میں خالی کرسی کی طرف اشارہ کرے کہتا ہے۔۔۔۔

ہاں بس بسنس کے مطالق ہی بات ہورہی تھی۔۔۔وہ بیٹھتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان ان سب کی بونگی باتوں سے فارغ ہوکر اپنے کمرے کا رخ کرتا ہے اسی دوران چھت سے اپنے کمرے تک جو بیچ میں فاصلہ ہوتا ہے اس میں پوری حویلی کو غور سے دیکھتا ہے۔۔۔۔

سب ویسا ہی تھا جیسا وہ سال پہلے چھوڑ کر گیا تھا کام میں اتنا بزی رہا کے یہاں کا رخ ہی نہیں کر سکا مگر اب وہ سوچ رہا تھا کے ہر مہینے یہاں اتا رہے گا تاکہ دادی کو بھی کوئی شکایت نہ ہو وہ یہی سب سوچتا مسکراتا ہوا اپنے کمرے تک پہنچ جاتا ہے اور انہیں خیالوں میں مسکراتا ہوا اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے کمرے ایک چیڑ کی آواز سے کھولتا ہے اور سامنے کمرہ پورا اندھیرے میں ڈوبا ہوتا ہے وہ اندر اکر دروازے کی سائٹ دیوار پر ہاتھ مار کے لائٹ کا سوئچ ان کرتا ہے جس سے پورا کمرہ ایکدم ہی روشن ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔

مگر اس کی مسکراہٹ جلد ہی ختم ہوجاتی ہے جب نظر سامنے دیوار پر جاتی ہے اور جو چہرہ ابھی مسکرارہا تھا وہ ایکدم ہی غصے سے سرخ ہوجاتا ہے-------

بانو بی-----وہ غصے سے گھر کی پرانی ملازمہ بانو بی کو آواز لگاتا ہے جو کسی بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوتی ہیں------

جی چھوٹے صاحب-----وہ 40 سالہ خاتون پھولی ہوئی سانسو کے ساتھ اتے ہوے ادب سے کہتی ہیں------

اس دیوار سے تصویرے کس نے ہٹائی ہیں-----وہ اپنے کمرے کی دیوار کی طرف اشارہ کرے دانت پیس کر کہتا ہے-----

مم----میں نے ہٹائی ہیں جی-----وہ اس کے غصے سے ڈر کر نظرے نیچے کرے کہتی ہیں-----

کس سے پوچھ کر------

صاحب جی وہ بڑے صاحب-----ابھی ملازمہ کی بات مکمّل بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ اس کی بات سنے بغیر ہی کمرے سے باہر جاتا ہے-----

یااللہ خیر کرنا کوئی قیامت نہ آجاے پھر سے-----بانو بی دل میں دعا کرے کمرے سے باہر آجاتی ہیں------

بابا میرے کمرے سے رابعہ کی تصویر کس نے ہٹائی ہیں۔۔۔۔وہ انور کے کمرے کو بغیر نوک کیے اندر اکر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

انور جو اس کے بغیر نوک کیے انے پر غصہ ہونے والے تھے اس کی بات سنے ایکدم ہی غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان کیا ہوگیا ہے وہ تصویرے۔۔۔۔۔۔۔

اب میرے کمرے میں سے جس نے بھی رابعہ کی تصویر ہٹائی تو میں اس حویلی میں کبھی نہیں اؤ گا۔۔۔۔۔

وہ ان کی بات کو بیچ میں ہی کاٹے کہتا جیسے آیا تھا ویسے ہی باہر اولٹے پاوں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

بانو بی۔۔۔۔بانو بی۔۔۔۔میرے کمرے میں جیسے پہلے تصویرے لگی تھی ویسے ہی دوبارہ لگوادیں اور اگر کوئی دوبارہ ہٹانے کا کہیں تو مجھے کال کرے گی آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔وہ ان کے کمرے سے باہر اکر بانو بی کو کہتا ہے جس پر وہ جی صاحب کہہ کر اثبات میں سر ہلاتیں ہیں۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

رابی رابی سنو یار کہا جارہی ہو۔۔۔۔ار جی کندھے پر بیگ تانگے رابی کے پیچھے جاتے ہوے کہتا ہے جو اسے اگنور کرے کلاس روم کی طرف پڑھتی ہے۔۔۔۔۔

رابی کیا ہوگیا ہے تمہیں۔۔۔۔۔وہ دو قدم میں ہی اپنے اور اس کے بیچ کا فاصلہ ختم کرکے اس کا ہاتھ پکڑے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا ہے اور چھوڑو میرا ہاتھ مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔۔وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوے کہتی ہے جو ار جی چھوڑنے کے بجاے اس کا ہاتھ پکڑے فوڈ ایریا کی طرف لے کر جاتا ہے۔۔۔۔۔

اب بتاؤ اس ناراضگی کی وجہ۔۔۔۔۔وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا کہ اپنے گھر والوں کو میرے گھر بھجنا مگر تم نے اپنے ابو سے میرے بابا کو فون کروادیا تمہیں پتا بابا کتنے غصے میں تھے کہ نہ جانے کون لوگ ہیں جو فون پر میری بیٹی کا رشتہ مانگ رہے ہیں اگر انھیں پتا چل جاتا کہ اس رشتے کے پیچھے ان کی اپنی بیٹی ہے تو جان سے مار دیتے مجھے۔۔۔۔۔وہ غصے سے اسے ڈانٹے ہے۔۔۔۔۔

وہ بات نہیں ہے رابی میں نے ابو سے بات کی تھی مگر ابو نے کہا کہ پہلے ہم ان سے کہہ دیتے ہیں کے ہم آپ کے گھر رشتہ لے کر آنا چاہتے ہیں ابو نے بس یہ کہا تھا انہوں نے فون پر رشتہ تھوڑی مانگا تھا اور غصہ تو مجھے ہونا چاہیئے کیونکہ تمہارے بابا نے میرے ابو کو نجانے کیا کیا سنائی تھی کتنا کچھ غلط کہا میرے ابو کو۔۔۔۔۔وہ بھی تھوڑا غصے سے کہتا ہے تو رابی کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوری ار جی مجھے نہیں پتا تھا کہ بابا نے انکل کو اتنا کچھ بولا ہوگا۔۔۔۔

تم کیوں سوری کر رہی ہو تمہاری غلطی تھوڑی ہے۔۔۔۔

ار جی میں بس تم سے ہی شادی کرو گی میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر۔۔۔۔وہ آنکھوں میں آنسو لئے کہتی ہے۔۔۔۔

میں بھی بس تم سے ہی شادی کرو گا تم پلیز رونا بند کرو۔۔۔۔وہ اس کے آنسو صاف کرے کہتا ہے۔۔۔

ار جی ہم بھاگ کے شادی کرلیتے ہیں بابا کبھی راضی نہیں ہونگے۔۔۔وہ کچھ سوچ کر کہتی ہے۔۔۔۔

رابی تمہیں پتا ہے تم کیا بول رہی ہو۔۔۔۔ار جی حیرت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

ہاں مجھے پتا ہے میں کیا کہہ رہی ہوں بس تم آج رات مجھے ہوسٹل سے پک کر لینا پھر ہم یہاں سے کہیں دور چلے جائے گے۔۔۔۔اس نے جیسے پہلے سے پلین بنایا ہوا تھا۔۔۔۔

ہاں مگر ہم یہ اکیلے نہیں کرسکتے تم کسی دوست کو اپنے ساتھ ملا لو۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے کشش کو ملا لیتے ہیں وہ ہم دونوں کی اچھی دوست بھی ہے اور اسے پتا بھی ہے ہمارے بارے میں۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ابھی چلو کلاس لیتے ہیں پھر پلین بناتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔۔۔۔وہ کہتے ہے رابی کے ہمرا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

سوہا یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ایک گاڑی سوہا کے اگے اکر روکتی ہے اور گاڑی کا شیشہ نیچے کرے ایک لڑکا سوہا سے پوچھتا ہے وہ بس اسٹاپ پر کھڑی رکشے کا انتظار کر رہی ہوتی ہے کہ اپنا نام سن کر چوک کر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

سائم بھائی آپ۔۔۔۔

ہاں میں تم کہا جاری ہو۔۔۔۔وہ اب کے گاڑی سے اتر کر اس کے پاس اتا ہے۔۔۔۔

میں جاب پر جاری ہوں تبھی رکشے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اچھا چلو میں چھوڑ دیتا ہوں تمہیں۔۔۔۔وہ گاڑی کا دروازہ کھولے کہتا ہے۔۔۔۔

نہیں بھائی آپ کو پرشانی ہوگی میں چلی جاؤ گی خود۔۔۔۔وہ جلدی سے اسے منا کرتی ہے۔۔۔۔

مجھے تمہیں یو سڑک پر کھڑا دیکھ کر پرشانی ہورہی ہے اس لئے آجاؤ میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔وہ مسکراتا ہوا کہتا ہے جس پر سوہا کو بھی مجبورا بیٹھنا پڑتا ہے کیونکہ سارے انھیں ہی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔

تمہیں جاب کب ملی تم نے بتایا بھی نہیں۔۔۔۔وہ ڈرائیو کرتے ہوے پوچھتا ہے۔۔۔۔

بس پرسو ہی ملی ہے آج دوسرا دن ہے میرا-----

اچھا تم روز مجھے کہہ دیا کرو میں چھوڑ دیا کرو گا تمہیں------وہ مسکراتے ہوے کہتا ہے-----

شکریہ مگر میں چلی جایا کرو گی آپ بتائے تایا ابو اور تائی امی کیسی ہیں----وہ بات ہی بدل دیتی ہے-----

اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہیں تم آتی ہی نہیں ہو گھر جبکہ دو گھر چھوڑ کر ہی ہے-----وہ مصنوئی ناراضگی سے کہتا ہے------

جی بس ٹائم ہی نہیں ملتا اب یہ جاب بھی لگ گئی ہے تو اب زیادہ ہی بزی ہوگئی ہوں انشاللہ کوشش کرو گی انے کی------وہ اس کی ناراضگی پر مسکراتے ہوے کہتی ہے-----

دیکھتے ہیں----اچھا اب چاچو کی طبیعت کیسی ہے------وہ یاد انے پر پوچھتا ہے-----

جی ابھی تو بہتر ہے----- سائم سوہا کے تایا کا بیٹا ہے جو اس سے تین سال بڑا ہے اور شکل کے ساتھ اس کا اخلاق بھی بہت اچھا ہے------

○ ○

سر یہ نیو ورکر کی فائل ہے---قیوم (منیجر) دخان کو ایک فائل دیکھاتے ہوے کہتے ہیں-----

ہمم---- سہی----وہ سارے ورکر کے نام دیکھتا ہے مگر ایک نام پر اس کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں-----

یہ سوہا غفار کون ہیں۔۔۔۔۔وہ قیوم سے پوچھتے ہیں۔۔۔۔۔

سر یہ بھی نیو ورکر ہیں سوہا غفار۔۔۔۔۔وہ جلدی سے بتاتے ہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ انہیں میرے پاس بھیجیے ۔۔۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔قیوم کہتے ہی باہر چلے جاتے ہے اور دخان اس ایک نام پر غور کرتا ہے۔۔۔۔۔

غفار۔۔۔۔۔مگر غفار نام کے تو بہت سے لوگ ہوتے ہیں میں بھی نہ جانے کیا کیا سوچتا رہتا ہوں۔۔۔۔وہ اپنی سوچ کو جھٹکتا ہے۔۔۔۔۔

سر میں اندر اسکتی ہوں سوہا دروازہ نوک کرے اجازت مانگتی ہے جس پر وہ)یس (بول کر اجازت دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر قدم رکھتی ہے تو اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے بھلے دخان نے سر فائل میں دیا ہوا تھا مگر اتنا تو نظر آرہا تھا کے سوہا اسے پہچان سکے۔۔۔۔۔

جی تو مس سوہا آپ۔۔۔۔۔دخان فائل بند کرے جیسے ہی نظر اٹھاتا ہے تو سوہا کو دیکھ کر وہ بھی حیران رہ جاتا ہے جو اسے حیرانی سے دیکھ رہی ہوتی ہے اسے یو خود کو تکتا دیکھ دخان کو شرارت سوجتی ہے۔۔۔۔۔

آپ مجھے ایسے کیا دیکھ رہی ہیں منیجر صاحبہ۔۔۔۔۔اووو۔۔۔۔سوری میم ایم سو سوری۔۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھتا اپنی کرسی کو ہاتھ سے صاف کرتا اس کے پاس اتا ہے۔۔۔۔۔

سوری میم میں آپ کی جگہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔وہ معصومیت سے کہتا ہے اور سوہا بیچاری شرمندہ سی نظرے جھکاے اپنی انگلیاں مڑوڑتی ہے۔۔۔۔

سوری سر مجھے پتا نہیں تھا کہ آپ یہاں کے بوس ہیں۔۔۔۔وہ شرمندہ سی ایک نظر اسے دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

کیا کہا آپ نے سر ایک منٹ شاید میرے کانوں نے کچھ غلط سنا ہے۔۔۔۔وہ تھوڑا اس کی طرف جھک کر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔۔

لیکن اس دن تو میں چور تھا تو پھر آج سر کیسے۔۔۔۔۔وہ سوچنے والے انداز میں کہتا ہے۔۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔۔سوہا کے پاس اس کے علاوہ کوئی لفظ ہی نہیں بچا تھا جو وہ کہتی۔۔۔۔۔

ارے منیجر صاحبہ آپ مجھے کیوں شرمندہ کر رہی ہیں بار بار سوری بول کر۔۔۔۔۔وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

سر مجھے لگا شاید آپ نے میرا پرس چرایا ہوگا تبھی مجھے غصہ آگیا تھا۔۔۔۔وہ بغیر اس سے نظرے ملائے کہتی ہے۔۔۔۔۔

اور اس طرح آپ منیجر بن گئی رائٹ۔۔۔۔۔

سوری سر اب ایسا کبھی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

ویسے اگر میں چاہوں تو آپ کو اس جاب سے فائر کر سکتا ہوں۔۔۔۔وہ دوبارہ اپنی چیئر پر بیٹھ کر پیچھے ٹیگ لگا کر کہتا ہے اور سوہا فورا سے سر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

مگر میں ایسا بلکل نہیں کرو گا کیونکہ میں دخان دورانی ہوں جو بلاوجہ کسی کو پریشان نہیں کرتا۔۔۔۔

سوری سر اب سے آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوگی۔۔۔سوہا بس رو دینے کو تھی۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے تم نے اتنی بار سوری کہا ہے کہ مجھے سوری میں جتنے لفظ اتے ہے ان سب سے نفرت ہوگئی ہے اب اگر کوئی میرے سامنے سوری بولے گا تو مجھے تم یاد آجاؤ گی منیجر صاحبہ۔۔۔۔وہ اس پر طنز کرتا ہے۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔۔

پھر سوری۔۔۔۔

سوری سر میرا مطلب ہے میں جاؤ سر۔۔۔۔وہ جلدی سے بات بدلتی ہے۔۔۔۔

جی جی منیجر صاحبہ میری کیا مجال جو آپ کو اجازت دوں۔۔۔۔۔دخان اپنی مسکراہٹ دبا کر بولتا ہے اس کو بھی اسے تنگ کرنے میں مزہ ارہا تھا۔۔۔۔۔

سوہا اجازت ملتے ہے تھینک کہیں باہر جاتی ہے اور دخان مسکراتے ہوے نفی میں سر ہلاتا فائل میں جھکتا ہے۔۔۔۔

سوہا ایسے کام نہ کیا کر وہ تو شکر ہے بوس اچھے تھے جنہوں نے جاب سے نہیں نکالا اگر کوئی اور ہوتا تو لات مار کے کمپنی کے باہر کرتا چلو تھوڑی سی بے عزتی ہوگئی تو کیا ہوا کسی نے سنا تو نہیں نہ امی بھی روز کرتی ہے آج ویسے بھی امی نے صبح کچھ نہیں کہا تھا تو ان کی جگہ سر نے پوری کردی۔۔۔۔سوہا خود سے بڑبڑاتے ہوے جاتی ہے کہ کسی سے ٹکراتے ہوے بچتی ہے وہ غصے سے اسے دیکھ کر کچھ بولنے ہی والی ہوتی ہے کے اپنی کچھ دیر پہلے والی بے عزتی یاد انے پر مسکراتے ہوے معافی مانگتی ہے۔۔۔۔

سوری سر میں نے دیکھا نہیں۔۔۔۔وہ کہتی جلدی سے اگے نکل جاتی ہے کہ کہیں اس کے منہ سے کچھ اور نہ نکل جائے اور سامنے والے کے چہرے پر اسے دیکھ کے کمینگی سی مسکراہٹ رقص کرتی ہے۔۔۔

بیوٹیفل۔۔۔۔وہ اس کی پشت کو تکتا کہہ کر دخان کے آفس کی طرف بڑتا ہے آفس میں داخل ہونے سے پہلے بھی وہ ایک نظر سوہا کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

السلام علیکم۔۔۔کیا حال ہے دخان صاحب۔۔۔۔۔

ایک اس کی کمی تھی۔۔۔۔۔وعلیکم السلام۔۔۔تم کسی کو ٹھیک دیکھ سکھتے ہو۔۔۔۔وہ اس کی آواز پر بیزاری سے کہہ کر زبردستی کی مسکراہٹ کے ساتھ طنز کرتا ہے۔۔۔۔۔

تم طنز بہت کرتے ہو یار۔۔۔۔۔وہ کرسی کھینچ کر بیٹھتا ہوا کہتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں عادت ہے میری تم بتاؤ کیوں آنا ہوا تمہارا۔۔۔۔۔وہ کام کی بات پوچھتا ہے۔۔۔۔

گوڈ سہی سوال کیا میں تم سے دوبارہ ہاتھ ملانے آیا ہوں۔۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھے مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔ مطلب یہ دخان صاحب کے ہم کیوں نہ پاٹنر بن جائے پہلے کی طرح ساتھ کام کرے گے اور ویسے بھی ساتھ کام کرنے میں تو برکت ہے نہ۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔مگر میں اکیلا ہی سہی ہوں مجھے نہیں ضرورت کسی کی میرے ساتھ میرا اللہ ہی کافی ہے۔۔۔۔وہ اس کی بات پر نفی کرتا ہے۔۔۔۔۔

اللہ تو سب کے ساتھ ہوتا ہے دخان دورانی۔۔۔۔

ہاں اللہ سب کے ساتھ ہوتا ہے مگر اللہ کے ساتھ کوئی کوئی۔۔۔۔

کیا مطلب تمہارا۔۔۔۔

اللہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے مگر ہم اللہ کو چھوڑ کر لوگوں کو پاٹنر بناتے ہیں یہ سوچتے ہوے بھی کے ہمارا بہترین پاٹنر تو اللہ ہی ہے اب تم خود کو ہی دیکھ لو تم اللہ کو چھوڑ کر مجھے پاٹنر بنانے آگئے ہو۔۔۔۔دخان پیچھے کرسی سے ٹیگ لگاے مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں سہی کہا تم نے۔۔۔۔فیض کو اس پر غصہ تو بہت اتا ہے مگر پھر خود کو سمبھال کر مسکراتا ہے۔۔۔۔

تو پھر دونوں کمپنی کو ملا لیتے ہیں۔۔۔۔۔

نہیں اب میں کسی اور کے ساتھ کام کرتا ہوں تم خود ہی چھوڑ کر گئے تھے میں نے تو نہیں کہا تھا تمہیں۔۔۔۔وہ کندھے اوچکا کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

تم مجھ سے دشمنی کر رہے ہو۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

ارے دشمن تو ہم پہلے سے تھے جو بیچ میں دوستی ہوئی تھی نہ وہ تم نے مطلب کے لئے ہی کی تھی۔۔۔

جب تمہیں پتا تھا کے میں تمہارا دشمن ہوں تو پھر تم نے مجھے اپنے قریب کیوں رکھا۔۔۔وہ ہنستے ہوے اس کا مذاق بناتا ہے۔۔۔۔

کیوں کہ دخان دورانی دوست سے زیادہ دشمن کو قریب رکھتا ہے تاکہ اس کی ہر چال کو اس پر ہی الٹا کر سکے۔۔۔۔وہ کرسی کی ٹیگ چھوڑ کے اس کی طرف جھک کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

وہ دخان دورانی تھا اسے پتا تھا کے دشمن کب کیا چال چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔

بہت ذہین ہو تم۔۔۔۔وہ ہنستے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

میں ذہین ہونے ساتھ میں خوبصورت بھی بہت ہوں۔۔۔۔

خوبصورتی سے مجھے یاد آیا ابھی جو لڑکی تمہارے افس سے گئی ہے وہ کون تھی۔۔۔۔اسے خوبصورتی سے سوہا یاد آتی ہے۔۔۔۔۔

وہ یہاں جاب کرتی ہے تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔وہ ایک ائبرو اٹھا کر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

ویسے ہی پوچھ رہا تھا لیکن لڑکی تھی بہت پیاری بلکل پری جیسی۔۔۔۔وہ سوہا کا تصور کرے کہتا ہے۔۔۔۔

شرم کرو تھوڑی تمہاری ایک عدت بیوی ہے اور بہت جلد تم باپ بھی بنے والے ہو۔۔۔۔دخان اسے شرم دلاتا ہے مگر اس میں شرم ہوتو آے نہ۔۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتا کے میں باپ بنے والا ہوں۔۔۔۔اسے حیرت ہوتی ہے۔۔۔۔

پوری دنیا کو بتا رہے ہو تو مجھے بھی پتا چلے گا نہ فیسبک پہ تمہاری پوسٹ دیکھی تھی۔۔۔۔

اووو۔۔۔۔اچھا۔۔۔۔چلو میں چلتا ہوں پھر۔۔۔۔

کبھی نہ ملاقات ہو۔۔۔۔دخان اس سے ہاتھ ملاتے ہوے بات مکمل کرتا ہے جس پر وہ ہنستا ہوا باہر کا رخ کرتا ہے اور دخان اپنا موبائل یوز کرنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

آپی امی کہہ رہیں ہیں یہ دودھ پی لیں۔۔۔۔سیف دودھ کا گلاس سوہا کے سامنے کرتا ہے جو کسی فائل میں کام کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

ہاں ادھر رکھ دو۔۔۔۔وہ مصروف سے انداز میں سائیڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔

آپی آپ روز اتنا کام کرتی ہو تھک نہیں جاتی۔۔۔۔سوہا کو ایک مہینہ ہوگیا تھا دورانی انڈسٹریس میں جاب کرتے ہوے اور اب یہ اس کا روز کا معمول تھا کہ جاب سے اکر کھانا کھانے کے بعد فائل کھول کے بیٹھ جانا۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں مجھے اچھا لگتا ہے کام کرنا۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

آپی بس آپ دو سال تک کام کرلیں پھر میرا بھی انٹر ہوجاے گا تو میں خود کوئی اچھی سی جاب ڈھونڈھ لونگا پھر آپ کو کوئی ضرورت نہیں جاب کرنے کی۔۔۔۔اسے فکر ہوتی ہے سوہا کی تبھی فکرمندی سے کہتا ہے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اب تم جاکے سوجاؤ صبح کالج بھی جانا ہے۔۔۔۔

آپی آپ بھائی کو کیوں نہیں کہتی کہ وہ ہمیں خرچہ بھج دیا کرے ان کا فرض ہے کہ وہ ہمارے اخراجات پورے کرے مجھے تو لگتا ہے ابو کو دل کی بیماری بھی بھائی کی وجہ سے ہوئی ہے۔۔۔۔وہ غصے سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

بری بات سیف ایسا نہیں کہتے اور تم خود سوچو بھائی وہاں جاب کرتے ہے وہاں ان کا اپنا کاروبار تھوڑی ہے جو ہمارے اخراجات اٹھائے تمہیں پتا ہے وہاں کتنی مہنگائی ہے۔۔۔۔سوہا کو اپنے بھائی کی برائی بلکل اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔

تو پھر آپ بھائی کو بتادیں کے آپ یہاں جاب کر رہی ہیں۔۔۔۔

اس سے کیا ہوگا بھائی ٹینشن لینگے کہ میری بہن جاب کر رہی ہے وہ خود کو برا کہیں گے کہ دیکھو میرے ہوتے ہوے میری بہن جاب کر رہی ہے۔۔۔۔سوہا فائل بند کرے کہتی ہے۔۔۔۔۔

آپی آپ سے تو بھائی کے مطالق بات کرنا ہی گناہ ہے۔۔۔۔سیف منہ بنا کر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

جی کیونکہ میں بھائی سے بہت پیار کرتی ہوں اور ان کہ لئے کوئی برا لفظ نہیں سن سکتی

۔۔۔۔وہ مان سے کہتی ہے۔۔۔۔

ویسے دیکھا جائے تو آپ کو مجھ سے زیادہ پیار ہونا چاہیے تھا کیوں کہ میں آپ سے تین سال چھوٹا ہوں جبکہ بھائی آپ سے دس سال بڑے ہیں۔۔۔۔۔وہ دس سال پر زور دیتا ہوا کہتا

ہے۔۔۔۔

ایسا نہیں ہے مجھے تم سے بھی پیار ہے۔۔۔۔وہ اس کا منہ دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

ہنہہ۔۔۔۔پتا ہے کتنا پیار ہے۔۔۔۔وہ کہتا کمرے سے باہر چلا جاتا ہے اور سوہا مسکراتے ہوے سائیڈ ٹیبل سے دودھ کا گلاس اٹھاتی ہے۔۔۔۔۔

تم لوگوں کا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا میں بلکل اس کام میں تمہاری مدد نہیں کرو گی۔۔۔۔۔کشش ان دونوں کی بات سن کر فورا سے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

کشش بس تم ہی ہماری مدد کرسکتی ہو دیکھو تم نے زیادہ کچھ نہیں کرنا بس رابی کو ہوسٹل سے اپنے فلیٹ میں لے آنا میں تمہارے فلیٹ سے رابی کو لے لونگا دیکھنا کسی کو پتا نہیں چلے گا۔۔۔۔ارجی کشش کو دوبارہ اپنے ساتھ بیٹھا کر بولتا ہے۔۔۔۔۔

ارجی تم کیسی بچوں والی باتیں کر رہے ہو میں کیسے اپنے۔۔۔۔۔

تمہارے کون سے ماں باپ یہ بہن بھائی ہیں جنکا تمہیں ڈر ہے اکیلے فلیٹ میں رہتی ہو تمہارے لئے تو بہت آسان ہے ۔۔۔۔۔رابی کو اس پر غصہ اتا ہے جس کی ارجی منت کر رہا ہوتا ہے اور اس کے نخرے ہی نہیں جاتے۔۔۔۔۔

ہاں بھلے میں اکیلی رہتی ہوں مگر میرے اگے پیچھے والے تو ہے نہ وہ تو نظر رکھتے ہیں اگر ان میں سے کسی نے دیکھ لیا تو میں کیا جواب دونگی لوگوں کو۔۔۔۔۔اسے رابی کی بات بری لگتی ہے مگر پھر بھی نرمی سے کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

تمہارا کون سا خاندان ہے جو تم ڈر رہی ہو کہ میں کیا جواب دونگی ایک یتیم خانے میں پلی لڑکی جو اسکولرشیپ کی وجہ سے اتنی اچھی یونی میں پڑھ رہی ہے اسے اپنی عزت کی فکر ہے واہ بھئی۔۔۔۔رابی اس پر طنز کرتی ہنستی ہے۔۔۔۔۔

رابی تمہیں پتا ہے تم کیا بول رہی ہو۔۔۔۔ار جی کو رابی کی بات پر غصہ اتا ہے۔۔۔۔

چھوڑو ار جی اس نے کچھ غلط بھی تو نہیں کہا شکریہ رابی مجھے یاد دلانے کے لئے کہ میں یتیم خانے میں پلی لڑکی ہوں۔۔۔۔وہ نم آنکھوں سے کہتی اپنا بیگ اٹھائے وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔۔۔

رابی وہ ہماری دوست ہے تم کیوں ہر وقت اسے اس کا ماضی یاد کراتی ہو اور وہ ہر تمہاری بات چپ ہوکر سنتی لیتی ہے۔۔۔ار جی بھی رابی کو کہتا اس کے پیچھے جاتا ہے اسے پتا تھا وہ کہا جارہی ہے اور رابی کو اب بھی لگتا ہے کہ اس نے کچھ برا نہیں کہا۔۔۔۔۔

کشش۔۔۔۔یہاں کیا کر رہی ہو اکیلے۔۔۔۔ وہ یونی کی بیک سائیڈ اتا ہے جہاں کشش بیٹھی رو رہی ہوتی ہے وہ اکثر رابی کی باتیں سنے کے بعد یہاں ہی اکر روتی تھی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں تم جاؤ۔۔۔۔وہ ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کرے کہتی ہے۔۔۔۔

نہیں میں نہیں جارہا جب تک تم یہاں ہو میں بھی یہی رہو گا۔۔۔۔وہ بھی کندھے سے بیگ اتار کر اس کے برابر میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

ار جی چلے جاؤ ورنہ رابی پھر مجھے بولے گی-----

تم کیوں اس کی بات کو سر پر سوار کرتی ہو اس کی عادت ہے ایسے کہنا اب مجھے دیکھ لو میں بھی تو اسے برداشت کرتا ہونا تم بھی کرو-----وہ اسے اپنی مثال دیتا ہے-----

ہاں تبھی اس سے شادی کر رہے ہونا-----

ہاں محبّت اپنی جگہ میں تو دوستی کے لحاظ سے کہہ رہا تھا-----وہ مسکراتا ہوا کہتا ہے جس پر کشش کے بھی چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے-----

تم مسکراتے رہا کرو بہت اچھی لگتی ہو----وہ اس کی مسکراہٹ پر کہتا ہے-----

اچھا بس مکھن نہ لگاؤ-----میں تیار ہوں تم دونوں کی مدد کرنے کے لئے-----وہ مسکراتے ہوے اپنے آنسو صاف کرتی ہے اور ار جی تو اس کی بات سن کر ہی خوش ہوجاتا ہے-----

سچ کشش ----یار تم بہت اچھی ہو سچ میں چلو چل کر رابی کو بھی سناتے ہیں یہ خوش خبری-----ار جی کھڑا ہوتا ہوا کہتا ہے تو کشش بھی اپنے بیگ تانگے ساری بات بھول کر رابی کے پاس جاتی ہے------

○ ○

سر اس فائل پر سائن کردیں-----سوہا دخان کے آفس میں اکے اسے فائل دیتی ہے-----

مس سوہا آپ کام بہت سست طریقے سے کرتی ہیں تھوڑا جلدی کرا کرے۔۔۔۔دخان اس سے فائل لیتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

سوری سر اب سے جلدی کام کرا کرو گی۔۔۔۔

پلیز مس سوہا آپ یہ سوری لفظ اب نہیں کہیں گی آپ۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔میرا مطلب جی بہتر سر۔۔۔۔وہ اس کے گھورنے پر جلدی سے کہتی ہے۔۔۔۔۔

مس سوہا ادھر آپ کی۔۔۔۔دخان فائل میں اسے کچھ دیکھا رہا ہوتا ہے کہ سوہا کا موبائل رینگ کرنے لگتا ہے جسے وہ کاٹ کر دخان کی طرف متواجہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

جی سر آپ کہیں۔۔۔۔

آپ کی تھوڑی غلطی۔۔۔۔دخان بات شروع ہی کرتا ہے کہ سوہا کا موبائل دوبارہ رینگ کرنے لگتا ہے جسے وہ گھبرا کر فورا کاٹ دیتی ہے اور دخان کو دیکھتی ہے جو کبھی سوہا تو کبھی اس کے ہاتھ میں موبائل کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

سوری سر اب نہیں آے گا۔۔۔۔وہ ماتھے سے پسینہ صاف کرے کہتی ہے اور دخان فائل بند کرے دونوں ہاتھ سامنے ٹیبل پہ رکھیں بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

پہلے آپ فون سن لیں۔۔۔۔وہ ہاتھ سے فون کی طرف اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔

نہیں سر آپ۔۔۔۔بس سوہا کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ اس کا موبائل دوبارہ رینگ کرنے لگتا ہے جس پر وہ شرمندہ سی دخان کو دیکھتی ہے جو ماتھے پہ بل ڈالیں اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اٹھا لیں شاید کوئی ضروری کال ہو۔۔۔اسے غصہ تو بہت اتا ہے مگر پھر بھی نرمی سے کہتا ہے۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔

مگر اب جب بھی میرے آفس میں آنا ہوتو موبائل اوف کرکے ائیے گا۔۔۔سوہا کے فون کان سے لگانے پر وہ کہتا ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

کیا ہے کیوں بار بار کال کر رہے ہو پتا ہے نہ میں اس وقت بزی ہوتی ہوں۔۔۔۔سوہا سیف کا نمبر دیکھ کر پیچھے منہ کرے اسے سناتی ہے۔۔۔۔۔

آپی ابو۔۔۔۔سیف کی آواز سنتے ہی سوہا کے ماتھے پر پڑھے بل ایکدم ہی سیدھے ہوجاتے ہیں۔۔۔۔۔

کی۔۔۔کیا ہوا ہے ابو کو۔۔۔۔وہ موبائل سے سیف کی روتی ہوئی آواز سن کر کسی اندیشے سے ڈر سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

آپی آپ جلدی سے ہوسپٹل آجاؤ ابو کی اچانک طبیعت خراب ہوگئی ہے۔۔۔۔

اچھا میں آتی ہوں تم فکر مت کرو رو مت میں بس ارہی ہوں۔۔۔۔۔وہ کہہ کر فون کاٹتی ہے۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے مس سوہا۔۔۔دخان جو کافی دیر سے اسی کو دیکھ رہا ہوتا ہے اس کے فون رکھنے پر کہتا ہے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔سر۔۔ابو۔۔۔ابو کی طبیعت خراب ہوگئی ہے مجھے جانا ہوگا۔۔۔۔وہ بہت مشکل سے کہتی ہے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے آپ پرشان مت ہوں اللہ سب بہتر کرے گا آپ جائے۔۔۔۔وہ اس کی آنکھ میں آنسو دیکھ کر نرمی سے کہتا ہے اور سوہا اجازت ملتے ہی باہر کا رخ کرتی ہے۔۔۔۔۔

○ ○

کیا ہوا ہے ابو کو۔۔۔۔سوہا ہوسپٹل میں جیسے ہی داخل ہوتی ہے تو سامنے ہی بینچ پر آسیہ اور سیف بیٹھے نظر اتے ہیں۔۔۔۔۔

پتا نہیں سوہا جب میں کمرے میں گئی تو بیہوش پڑے تھے۔۔۔۔۔آسیہ روتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔

امی آپ پریشان نہ ہوں اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔۔

آپی ڈاکٹر صاحب آرہے ہے ان سے پوچھے۔۔۔۔سیف ڈاکٹر صاحب کو اتا دیکھ سوہا سے کہتا ہے جسے سن کر سوہا ڈاکٹر کی طرف بڑھتی ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب کیسے ہیں ابو۔۔۔۔۔وہ اس کے پاس اکر پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

آپ میرے ساتھ آے۔۔۔۔ڈاکٹر اسے کہتے اپنے روم کی طرف جاتے ہے اور سوہا ایک نظر سیف اور آسیہ کو دیکھ کر ان کے پیچھے جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا اب آپ میری بات دیہان سے سنیے گا۔۔۔۔ڈاکٹر چیئر پر بیٹھ کر کہتے ہیں۔۔۔۔۔

کوئی پرشانی والی بات تو نہیں ہے نہ۔۔۔۔وہ فکرمندی سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

ہے بھی اور نہیں بھی۔۔۔۔

مطلب میں سمجھی نہیں۔۔۔۔

بیٹا آپ کے ابو کے دل کے تین وال بند ہیں جبکہ دل میں چار وال ہوتے ہیں آپ کے ابو بس اب ایک وال پر جی رہے ہیں جو ان کے لئے نقصان دے ہے اور سب سے بڑی پرشانی تو یہ ہے کے وہ چوھوتا وال بھی اب بند ہورہا ہے اگر وہ بند ہوگیا تو آپ سمجھ سکتی ہیں۔۔۔۔۔وہ ساری بات اسے سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

ابو نے تو کبھی سگرٹیٹ بھی نہیں پی پھر کیوں۔۔۔۔

دل کی بیماری سگریٹ یہ کسی نشے والی چیز سے نہیں ہوتی میں آپ کو سمجھتا ہوں دیکھیں دل میں چار وال ہوتے ہیں جو ہمارے جسم میں خون کو اگے پہچانے کے کام اتے ہیں اور بات رہی والوں کی تو جو ہم چکنائی والی چیزے کھاتے ہیں وہ چکنائی ہمارے دل میں جمع ہوتی ہے اور اس طرح وہ دل کے وال میں جم جاتی ہے اور جب خون اپنا کام صحیح سے نہیں کرپاتا تو یہ ہارٹ اٹیک کا سبب بنتا ہے-----

اسی لئے ہمیں آپ کے ابو کا جلد ہی بائے پاس کرنا ہوگا-----ڈاکٹر کہہ کر اسے دیکھتے ہیں-----

ٹھیک ہے آپ اوپریشن شروع کرے-----وہ جلدی سے کہتی ہے-----

وہ تو میں شروع کردوں مگر اس سے پہلے آپ کو فیس جمع کروانی ہوگی-----

میں کل تک جمع کروادونگی جب تک آپ اوپریشن تو شروع کرے----

کل نہیں ابھی کروانی ہوگی اگر میرے بس میں ہوتا تو میں مفت میں ان کا علاج کردیتا مگر یہاں بات ہوسپٹل کی ہے میں کچھ نہیں کرسکتا-----وہ نفی میں سر ہلا کر کہتے ہیں------

اچھا آپ مجھے بتا دیں کتنے لگے گے میں جمع کروادونگی-----وہ ان سے پوچھتی ہے------

لاکھ----- 20

کیا 20 لاکھ مگر یہ تو بہت زیادہ ہیں میں سمجھی تھی کے 50 ہزار میں ہوجاے گا۔۔۔۔وہ حیرت سے بولتی ہے۔۔۔۔

یہ گورنمنٹ کا ہوسپٹل تھوڑی ہے جو ہزاروں میں کام ہوجاے گا۔۔۔۔ڈاکٹر اس کی بات پر طنزیہ مسکراتے ہیں اور سوہا بیچاری ٹینشن میں آجاتی ہے کہ اتنے پیسے لائے گی کہا سے۔۔۔۔۔۔ بائے پاس کے لئے تو 13 لاکھ لگے گے باقی کے 7 لاکھ اوپر کا خرچہ ہے جس روم میں آپ کے ابو اڈمیٹ ہیں اس روم کا رینٹ ہی ایک دن کا ایک لاکھ ہے میں تو پھر بھی آپ سے کم لے رہا ہوں۔۔۔۔وہ اسے پرشان دیکھ کر کہتے ہے جس پہ وہ بس سر ہلا کر باہر آجاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

آپی کیا کہا ڈاکٹر نے کیا ہوا ہے ابو کو۔۔۔۔۔سوہا جیسے ہی باہر آتی ہے تو سیف فورا اس کے پاس اتا ہے اور سوہا آسیہ اور سیف کو فکرمندی سے دیکھ کر سب بتاتی ہے۔۔۔۔۔۔

کیا 20 لاکھ۔۔۔۔۔20 لاکھ کہا سے لائے گے ہم۔۔۔۔۔۔آسیہ کو بھی فکر ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

امی آپ فکر نہ کرے میں بھائی سے بات کرتی ہوں سب ہوجاے گا۔۔۔۔۔سوہا انھیں تسلی دیتی اپنے موبائل پر روہان کا نمبر ملاتی ہے ایک وہی تھا اب اور سیف اپنی روتی ہوئی ماں کو لے کر پاس بینچ پر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا فون کان سے لگاے اپنے ناخن کھاتے ہوے روہان کے فون اٹھانے کا انتظار کرتی ہے .جو ایک دو بیل پر اٹھا لیتا ہے-------

ہیلو کیسی ہو سوہا-----وہ خوشدلی سے کہتا ہے اور سوہا اپنے بھائی کی آواز سن کر ہی اپنا ضبط کھو دیتی ہے-------

کیا ہوا سوہا رو کیوں رہی ہو----ابو ٹھیک ہے نہ----اسے سوہا کے رونے پر پہلا خیال غفار کا اتا ہے-------

بھائی ابو کی بہت طبیعت خراب ہے پلیز آپ آجاے ہم یہاں بہت اکیلے ہیں میں اکیلے یہاں کچھ نہیں سمبھال سکتی-----وہ روتے ہوے کہتی ہے جس پر روہان ٹینشن میں آجاتا ہے-------

اچھا میں اتا ہوں مگر تم بتاؤ تو ہوا کیا ہے ابو کو-----اسکے پوچھنے پر سوہا اسے سب بتاتی ہے-----

کیا 20 لاکھ مگر میرے پاس تو صرف 3لاکھ ہیں-----وہ اس کی بات سن کے فکر مندی سے کہتا ہے-----

بھائی آپ بس آجاے پیسو کا انتظام بھی ہوجاے گا----

اچھا میں اتا ہوں تم فکر مت کرو۔۔۔اور ابو کا دیہان رکھو۔۔۔وہ کہتا کال کاٹ دیتا ہے اور سوہا فون کان سے ہٹا کر آنسو صاف کئے آسیہ اور سیف کے پاس جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

یار پتا کرو کہا رہ گیا ہے ار جی ابھی تک آیا کیوں نہیں۔۔۔۔رابی جو کشش کے فلیٹ میں کب سے ار جی کا انتظار کر رہی تھی تنگ اکر پوچھ ہی لیتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا تم ادھر بیٹھو میں اسے کال کر کے آتی ہوں یہاں سگنل پروبلم ہے۔۔۔۔وہ کہتی بالکونی کی طرف جاتی ہے اور بالکونی میں اکر آرام سے دروازہ بند کرتی ہے۔۔۔۔

رابی مجھے معاف کرنا میں تمہیں یو بدنام ہوتا نہیں دیکھ سکتی اگر تمہارے گھر والوں کو پتا چل گیا تو وہ تمہارے ساتھ ار جی کو بھی مار دینگے مجھے معاف کردینا۔۔۔۔وہ موبائل میں نمبر ملاتی خود ہی سے کہتی ہے جبکہ رو بھی رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ہیلو السلام علیکم ۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام کون۔۔۔۔۔کشش کے سلام کرنے پر اگے سے مردانہ آواز میں جواب اتا ہے۔۔۔۔۔

جی میں آپ کی خیر خواہ ہوں۔۔۔وہ اپنے ماتھے سے پسینے صاف کرتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

کیا مطلب کون ہو تم کیوں فون کیا ہے۔۔۔۔۔اگے سے غصلی آواز میں جواب اتا ہے۔۔۔۔۔

میں نے آپ کو یہ بتانے کے لئے فون کیا تھا کہ آپ کی بیٹی 11 بجے لاہور کے بس اڈے سے ایک لڑکے کے ساتھ مری روانہ ہورہی ہے وہ دونوں کوٹ میرج کرنے والے ہیں اگر ہو سکے تو اپنی بیٹی کو روک لیں۔۔۔۔۔وہ جلدی سے کہہ کر فون کاٹ کر موبائل کو اپنے سینے سے لگا کر ایک گہری سانس لیتی ہے پھر موبائل کو سامنے کرے دوبارہ کوئی نمبر ملاتی ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں کشش میں بس نکلنے والا ہوں۔۔۔۔۔

نہیں تم تھوڑی دیر تک آنا ابھی تک رابی نہیں ائی ہے اور اچھا نہیں لگے گا کے تم اس وقت میرے گھر اؤ۔۔۔۔وہ گھبراتے ہوے جھوٹ کہتی ہے جبکہ ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد پیچھے بھی مڑ کر دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پھر میں آدھے گھنٹے تک نکلتا ہوں۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ کہہ کر فون بند کردیتی ہے اور جب فون ان کرتی ہے تو سامنے ہی ار جی کی مسکراتی ہوئی تصویر

wallpeper

کی زینت بنی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

ار جی میں تم سے بہت محبّت کرتی ہوں لیکن میں رابی سے بھی کرتی ہوں میں کبھی نہیں چاہوں گی کے اپنی محبّت کی خاطر تمہاری محبّت تم سے چھین لوں مگر جو راستہ تم نے چنا ہے وہ غلط ہے تمہارے اس ایک قدم سے دو خاندان بدنام ہوجائے گے-----وہ تصویر کو دیکھ کر کہتی ہے پھر اپنے آنسو صاف کیے کمرے کی طرف جاتی ہے-------

کیا کہا ار جی نے------کشش کے کمرے میں اتے ہی رابی جو بیچینی سے ٹہل رہی ہوتی ہے اسے اتا دیکھ فورا اس کے پاس آتی ہے--------

وہ----وہ کہہ رہا ہے رابی کو کہو بس اسٹاپ پر آجاے میں وہی کھڑا اس کا انتظار کر رہا ہوں-----وہ اٹکتے ہوے کہتی ہے------

کیا میں اکیلی جاؤ----اسے حیرت ہوتی ہے-----

ہاں ہم رایٹ منگوالیتے ہیں تم اس میں چلی جانا----

تم بھی چلو نہ میرے ساتھ-----

نہیں رابی میں نہیں جا سکتی تمہیں پتا تو ہے یہاں سب لوگ میری دیکھ بھال کرتے ہیں اگر میں اس ٹائم باہر گی تو چوکیدار سب کو بتا دیگا-----وہ یہ بات سچ کہتی ہے------

اچھا ٹھیک ہے پھر میں چلتی ہوں باہر سے ہی رایٹ منگوالونگی-----وہ کہتی اپنی چادر اوڑھ کے بیگ اٹھاے باہر کی طرف جاتی ہے------

اپنا خیال رکھنا رابی۔۔۔۔۔کشش اسے دروازے تک چھوڑنے آتی ہے۔۔۔۔

ہاں اور تم بھی تیار رہنا بہت جلد تم میری اور ار جی کی دعوت کرو گی۔۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی کہتی چلی جاتی ہے اور وہ دروازے بند کرئے اندر اکر صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔۔

میں نے جو کیا ہے کیا وہ صحیح ہے۔۔۔۔وہ خود سے ہی سوال کرتی ہے۔۔۔۔۔ہاں میں نے صحیح کیا ہے اب دونوں خاندانوں کی عزت بچ جائے گی۔۔۔۔خود ہی جواب دے کر مطمئن ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

پتا نہیں کہا رہ گیا ہے یہ۔۔۔۔۔رابی کافی دیر سے بس اسٹاپ پر کھڑی ار جی کا انتظار کر رہی ہوتی ہے کے جب ہی اسے اپنے پیچھے ایک مرد کی آواز آتی ہے۔۔۔۔۔

ہمارا انتظار تو نہیں کر رہی تھی بیٹی۔۔۔۔رابی جیسے ہی مڑتی ہے تو سامنے اپنے بھائی باپ کو دیکھ کر اس کے پاؤں سے زمین ہی نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔

با۔۔۔بابا۔۔۔آپ۔۔۔۔

ہاں میں نے کہا تھا نہ کے میں خود لینے اؤ گا تو تم اتنی جلدی ادھر کیوں آگئی۔۔۔۔وہ ایسے بولتے ہیں جیسے واقعی میں وہ اسے لینے آے ہو۔۔۔۔

چلو گھر میں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے اس کا ہاتھ اتنی زور سے پکڑتے ہیں کے اسے اپنا باتوں اپنے جسم سے الگ ہوتا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔

بیٹھو گاڑی میں۔۔۔۔وہ اب بھی مسکرا کر کہتے ہے جبکہ وہ اپنے بھائی کو دیکھتی ہے جو اسے غصے سے گھور رہا ہوتا ہے وہ جلدی سے اسے دیکھ کر گاڑی میں بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔

بیٹا اپنا فون دینا۔۔۔۔وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی کہتے ہیں جس پر وہ اپنا موبائل ڈرتے ہوے ان کے حوالے کرتی ہے۔۔۔۔

یہ موبائل بہت خراب چیز ہے۔۔۔۔وہ موبائل کو الٹا سیدھا کر کے کہتے چلتی ہوئی گاڑی سے باہر پھینک دیتے ہیں جس پر رابی بس تھوگ نگل کر ہی رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا بیٹا میں نے یہ بتانا تھا کے اس جمعے کو میں نے تمہارا نکاح اپنے دوست کے بیٹے کے ساتھ رکھ دیا ہے تو جو چیزے چاہیے ہوں اپنے بھائی یہ اپنی ماں کے ساتھ جاکر لے آنا۔۔۔۔ابھی ایک موبائل کا گم کم تھا جو یہ نکاح۔۔۔۔۔

میں یہ نکاح کبھی نہیں کروگی میں صرف ارجی سے۔۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو اگر ایک لفظ اور کہا تو میں اس ار جی کو جان سے مار دونگا۔۔۔گاڑی چلاتا اس کا بھائی ایکدم ہی بھڑک اٹھتا ہے جس پر اس کو چپ سی لگ جاتی ہے عمر میں تو اس سے تین سال چھوٹا تھا مگر تھا تو بھائی نہ ہر بھائی کی طرح اس میں بھی غیرت تھی تو بھلا کیسے اپنی بہن کے اس کام پر خوش ہوتا۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

کیا مطلب نہیں آئی میں نے شام میں اسے کال کی تھی تو اس نے کہا تھا کہ وہ ٹائم پر پہنچ جائے گی۔۔۔۔ار جی کشش کی بات سن کر ماتھے پہ بل ڈالے پوچھتا ہے۔۔۔۔

پتا نہیں مجھے اس نے کال کر کے کہا تھا کہ وہ اپنے گھر جارہی ہے وہ نہیں آے گی۔۔۔۔وہ گھبراتے ہوے جھوٹ کہتی ہے۔۔۔۔

تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو۔۔۔۔۔

نہیں میں کیا چھپاؤ گی تم سے۔۔۔۔ تم آب گھر چلے جاؤ میرے گھر میں زیادہ دیر بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

میں اب کبھی گھر نہیں جاسکتا ابو مجھے کبھی گھر میں گھسنے نہیں دینگے۔۔۔۔وہ ایک گہری سانس لے کر کہتا ہے۔۔۔۔

کیوں تم نے کیا کہا ہے انھیں کہیں یہ تو نہیں کہہ دیا کے تم شادی کر رہے ہو۔۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھیں پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں نے کہا تھا کے میں ایک لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں ابھی میں اس سے نکاح کر کے ادھر ہی لاؤ گا مگر ابو نے منا کردیا تو میں نے بھی غصے میں کہہ دیا کہ میں شادی کرو گا تو بس رابی سے بس یہ سننا تھا اور ابو نے کہا کہ اب تم اس گھر میں کبھی قدم مت رکھنا مرگئے ہو تم میرے لئے۔۔۔۔وہ اسے ساری بات بتا کر سر جھٹکتا ہے۔۔۔۔

اب کیا کرو گے تم۔۔۔۔

میں نے پہلے ہی اپنے ایک دوست سے بات کرلی تھی وہ باہر ملک میں ہوتا ہے اس نے کہا تم آجاؤ میں تمہاری یہاں اچھی جاب لگا دونگا میں نے سوچا تھا کہ رابی کو ساتھ لے کر جاؤ گا مگر یہاں تو رابی نے ہی دھوکہ دے دیا۔۔۔۔وہ غصے میں اپنی مٹھی بند کرے کہتا ہے۔۔۔۔

چھوڑو ار جی وہ تمہارے لائق نہیں تھی تم باہر جاکر وہی اپنی فیملی بنا لینا۔۔۔۔

تم بنو گی میری فیملی۔۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے اور کشش اس کے اس طرف کے سوال پر ایکدم ہڑبڑا جاتی ہے۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔یہ کیا بول رہے ہو تم میں۔۔۔۔

کشش مجھ سے جھوٹ مت بولنا تمہاری ڈائری تمہارا موبائل میں کچھ دن پہلے دیکھ چکا ہوں تم مجھ سے محبّت کرتی ہو نہ-----وہ اس کی بات کو کاٹ کر پوچھتا ہے-----

اگر کرتی تھی تو کبھی کہا کیوں نہیں-----مجھے لگتا ہے مجھے اسی بات کی سزا ملی ہے رابی مجھے تبھی چھوڑ کر چلی گئی میں یہ جان گیا تھا کے تم مجھ سے محبّت کرتی ہو پھر بھی میں انجان بنا رہا----وہ اس کے جواب نہ دینے پر کہتا ہے-----

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے ارجی تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے-----وہ شرمندہ سی کہتی ہے----

چلو میرے ساتھ-----وہ اسے یو دیکھ کر اس کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف لے کر جاتا ہے-----

کہا لے کر جارہا ہو مجھے چھوڑو میرا ہاتھ-----وہ اس سے اپنا ہاتھ چھوڑوتی ہے مگر وہ بھی اس کی ایک نہیں سنتا اور اس کا ہاتھ پکڑے فلیٹ سے باہر لے جاتا ہے نہ جانے وہ کیا کرنے والا تھا جس سے ابھی کشش انجان تھی---------

○ ○

صاحب جی اور کوئی کام-----ملازم اس کے سامنے کوفی کا کپ رکھنے کے بعد پوچھتا ہے------

دخان جو لان میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا اس کی آواز سے خیالوں سے باہر اتا ہے-----

نہیں بہت شکریہ----وہ کرسی کی ٹیگ چھوڑ کے کپ اٹھاتے ہوے مسکرا کر کہتا ہے جس پر ملازم بھی سر ہلاتا جاتا ہی ہے کہ دخان کی آواز پر رکتا ہے-----

کل صبح افس سے پہلے مجھے ہوسپٹل جانا ہے تو تم چلنا میرے ساتھ-----

خریت صاحب جی-----ملازم ہوسپٹل کا سن کر پوچھتا ہے-----

ہاں میرے افس کی ایک ورکر ہیں ان کے والد کی طبیعت خراب ہے تو ان کی عیادت کے لئے جانا ہے-----وہ ایک سیپ لیتا ہوا کہتا ہے-----

جی ٹھیک ہے-----ملازم کہتا چلا جاتا ہے اور وہ کپ رکھ کر اپنا موبائل اٹھاتا ہے------

موبائل میں جو سب سے زیادہ دیکھنے والی چیز تھی وہ تھی رابعہ اور اب بھی وہ اس کی تصویر کو دیکھیں مسکرارہا تھا------

تمہیں پتا ہے رابعہ زوہا کہہ رہی تھی میں اب پہلے جیسا دخان نہیں رہا جیسے پہلے میں چپ رہتا تھا ہر کسی پر بلاوجہ غصّہ کرتا تھا میں اب بدل گیا ہوں----جب تم میرے ساتھ تھی بلکل ویسا-----وہ اس کی تصویر کو دیکھیں کہتا ہے اور تصویر میں ایک 21 سالہ لڑکی مسکرا رہی ہوتی ہے-----

زوہا لوگ جو سمجھ رہے تھے کے دخان نے کچھ نہیں سنا وہ سب سن چکا تھا ان کی بات بس ظاہر نہیں کرا تھا۔۔۔۔

مگر شاید اب دخان وہی بے رحم بے حس ہر وقت غصے میں رہنے والا دخان بننے والا تھا مگر کس کے لئے یہ تو اب کل کا سورج ہی بتا سکتا ہے۔۔۔۔۔

تم کہا جارہے ہو۔۔۔۔۔کشف روہان کو سفری بیگ میں کپڑے رکھتے ہوے دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

میں پاکستان جارہا ہوں۔۔۔۔وہ مصروف سے انداز میں کہتا ہے۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔ تم پاکستان جارہے ہو کوئی ضرورت نہیں وہاں جانے کی چھوڑو کپڑے۔۔۔۔۔وہ اس کے بیگ سے کپڑے نکالتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

کشف یہ کیا بدتمیز ہے واپس کرو میرے کپڑے۔۔۔۔روہان کو اس کی حرکت بلکل پسند نہیں آتی تبھی وہ اس کے ہاتھ سے اپنے کپڑے چھین کر دوبارہ بیگ میں رکھتا ہے اور کشف اسے یو غصے میں دیکھ کر تھوڑی نرمی سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

روہان تم کیوں جارہے ہو پاکستان یہاں کس چیز کی کمی ہے ہمیں-----

مجھے یہاں اپنوں کی کمی ہے جو پانچ سال میں نے ادھر گزارے ہے نہ وہ بس میں ہی جانتا ہوں کیسے گزارے ہے اپنوں کے بغیر اور اب ابو کی طبیعت خراب ہے تو مجھے جانا ہوگا------وہ بیگ کی زیب بند کرتے ہوے غصے سے ہی کہتا ہے-----

کیا ہوا ہے انکل کو-----

ان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے دوسری بار---اب کے وہ بھی نرم لہجے میں کہتا ہے جس پر کشف اسے بس خاموشی سے دیکھتی ہے-----

تم بھی اپنی اور بچوں کی پیکنگ کرلوں جلدی سے-----

کیا مطلب ہم بھی اپنی پیکنگ کرلیں تم کتنے دن کے لئے جارہے ہو-----وہ جو خاموش کھڑی ہوتی ہے ایکدم چوک کر پوچھتی ہے-----

ہم دنوں کے لئے نہیں ہمیشہ کے لئے جارہے ہیں-----روہان بولتا ہے اور کشف کو لگتا ہے جیسے اس کمرے کی چھت اس پر اگری ہو-----

کیا ہمیشہ کے لئے مگر کیوں---میں اور بچے ادھر ہی رہے گے تم اپنے ابو کے ٹھیک ہونے تک ادھر ہی روکنا بلکہ جب تک------

کشف کیا ہوگیا ہے تمہیں کیوں تم پاکستان کہ نام سے گھبراتی ہو جبکہ تم وہی پیدا ہوئی وہی اپنی تعلیم مکمل کی تمہیں ادھر آے ہوے بس پانچ سال ہوے ہے کیا تمہیں اتنا پسند آگیا ہے دبئی کے تم اپنے ملک کو ہی بھول گئی۔۔۔۔روہان اس کی بات کاٹ کر غصے سے کہتا ہے یہ سچ تھا جب بھی روہان کشف سے پاکستان کا ذکر چھیڑتا تو کشف فورا ہی بات بدل دیتی تھی۔۔۔۔۔۔

ہاں مجھے بہت پسند اگیا ہے اگر تمہیں پاکستان جانا ہے تو جاؤ مگر میں اور بچے نہیں جائے گے۔۔۔۔وہ بھی ضدی لہجے میں کہتی ہے جس پر روہان کو اور غصہ اتا ہے۔۔۔۔۔

کشف۔۔۔میں اب دوبارہ یہاں نہیں اؤ گا تو پلیز مجھ پر احسان کرو اور چلو میرے ساتھ میں تنگ اگیا ہوں اپنو سے دور رہ رہ کر۔۔۔۔۔وہ غصے سے اس کے اگے ہاتھ جوڑ کے کہتا ہے ایک تو اسے اپنے ابو کی فکر تھی اور اوپر سے کشف نے رولا ڈال دیا تھا۔۔۔۔

جب میں اور بچے نہیں جائے گے تو تم خود ہی ادھر آجاؤ گے۔۔۔۔۔

تم کیوں بچوں والی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔اچھا صحیح ہے اگر تم نہیں جانا چاہتی تو میں صفا اور احمر کو لے کر جارہا ہوں اپنے ساتھ۔۔۔۔۔وہ کہتا کمرے سے باہر جاتا ہے اور اس کے پیچھے کشف۔۔۔۔۔

روہان تم میری اجازت کے بغیر بچوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گے ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔

کیا کرو گی تم۔۔۔ بولو کیا کرو گی میں بچوں کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ گا۔۔۔۔روہان بھی چیکھتے ہوے کہتا ہے جس کی آواز پر بچے بھی باہر آجاتے ہیں۔۔۔۔۔

ہم آپس میں کیوں لڑرہے ہیں بچوں سے ہی پوچھ لیتے ہے نہ کہ وہ اپنے بابا کے ساتھ رہے گے یہ اپنی ماما کہ ساتھ۔۔۔۔کشف بچوں کو اتا دیکھ کہتی ہے جس پر روہان بھی اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔صفا احمر ادھر اؤ بیٹا۔۔۔روہان بچوں کے سامنے گھوٹنے ٹیگ کر بیٹھتا ہے۔۔۔۔

بابا آپ کہیں جارہے ہیں۔۔۔۔چار سالہ سفا اپنے باپ کے پاس سفری بیگ دیکھ کر پوچھتی ہے۔۔۔۔

جی بیٹا آپ کے بابا پاکستان جارہے ہیں دادا چاچو پھپھو کے پاس آپ دونوں چلو گے نہ میرے ساتھ۔۔۔وہ مسکراتے ہوے پوچھتا ہے صفا بھی مسکراتے ہوے جواب دینی ہی لگتی ہے کہ روہان کہ پیچھے کھڑی کشف اسے آنکھیں دیکھاتے ہوے منا کرتی ہے تو صفا مسکراہٹ سمیٹ کر نفی میں سر ہلاتی ہے جس سے روہان کی مسکراہٹ بھی پل بھر میں غائب ہوجاتی ہے۔۔۔۔

کیوں بیٹا آپ کیوں نہیں جاؤ گے میرے ساتھ۔۔۔۔

میں نے ماما کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔۔وہ کہتی فورا جاکر کشف سے چپک جاتی ہے اور اس کی دیکھا دیکھی احمر بھی کشف کہ پاس چلا جاتا ہے جس سے کشف کے چہرے پر تو مسکراہٹ آجاتی ہے مگر روہان کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بیٹا آپ لوگ رہو اپنی ماما کے ساتھ میں جارہا ہوں۔۔۔۔وہ دونوں بچوں کو پیار کرتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

لیکن روز مجھے کال کرنی ہے آپ نے اوکے۔۔۔۔۔روہان جاتے ہوے رک کر صفا سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

روہان اب بھی وقت ہے رک جاؤ۔۔۔۔۔کشف اسے بچوں کو پیار کرتا دیکھ کہتی ہے جسے روہان اگنور کرے باہر کی طرف جاتا ہے اور کشف بس اس کی پشت کو ہی تکتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ میں اور بچے نہیں جائے گے تو روہان واپس آجاے گا مگر شاید وہ غلط ثابت ہونے والی تھی۔۔۔۔۔۔

○ ○

کھانا کھالو پلیز ہمیں تنگ مت کرو غلطی بھی تمہاری ہے اور نخرے بھی تم ہی کر رہی ہو۔۔۔۔۔وہ رابی کے سامنے کھانا رکھتے ہوے کہتا ہے جو کھانے سے منہ موڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

تم چھوٹے بھائی ہو نہ تو چھوٹے بھائی ہی رہو ایک باپ کافی ہے تمہیں باپ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔وہ اس کی بات پر غصے سے کہتی ہے۔۔۔۔۔

اگر باپ ہوتا نہ تو تمہارے ساتھ اس لڑکے کو بھی مار دیتا چھوٹا بھائی ہوں تو بس بول رہا ہوں کیوں کہ میرے اندر بھی غیرت ہے۔۔۔۔۔وہ بھی سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔۔۔۔

میں غلط نہیں ہوں اس نے مجھے کہا تھا کہ میں تم سے شادی کرو گا مگر وہ نہیں آیا اس نے مجھ سے اپنے ابو کی بے عزتی کا بدلہ لیا ہے جو بابا نے اس کے ابو کی کی تھی۔۔۔۔۔وہ اپنے بھائی کو غصے میں دیکھ کر روتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا ہوا وہ نہیں آیا ورنہ ہماری عزت کے ساتھ وہ بھی نہیں بچنا تھا۔۔۔۔۔

تم نے کبھی محبّت نہیں کی نہ تبھی تمہیں میرا احساس نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ سمجھ رہی تھی کہ اس کا بھائی اسے روتا دیکھ نرم ہوگا مگر اسے ویسا ہی سخت دیکھ کر وہ غصے اور روتے ہوے کہتی ہے جس پر وہ ہنس دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہنس کیوں رہے ہو۔۔۔۔۔

مجھے اگر محبّت ہوئی نہ تو میں فورا اسے نکاح کا پیغام دونگا اسے یو پارکو ریسٹرونٹ وغیرہ میں لے کر نہیں پھروں گا۔۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے اس پر طنز کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا چپ ہوجاؤ رو نہیں ابھی بابا نے تمہارا رشتہ تے کردیا ہے پرسو نکاح ہے تمہارا۔۔۔۔وہ اسے دوبارہ روتا دیکھ اسے چپ کراتا ہے۔۔۔۔۔

میں نہیں کروگی شادی تم بس ایک بار ارجی کے گھر چلے جاؤ شاید کوئی مسلہ ہوگیا ہو شاید اس کا اکسیڈینڈ ہوگیا ہو تبھی وہ انہیں سکا۔۔۔۔۔

تم پاگل تو نہیں ہوگی میں۔۔۔۔۔

بس ایک بار میری خاطر اگر وہ سچ میں بے وفا ہوا نہ تو میں جہاں تم لوگ کہو گے شادی کرلونگی پلیز ایک دفعہ اس کے گھر چلے جاؤ۔۔۔وہ اس کی بات کاٹ کر منت کرتی ہے تو اسے بھی اپنی بہن پر ترس اتا ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا صحیح ہے میں چلاچوکہ ساتھ جاؤ گا مگر اس کے بعد جو بابا کا فیصلہ ہوگا تمہیں ماننا ہوگا۔۔۔۔وہ اسے ورن کرتے ہوے کہتا ہے جس پر وہ جلدی سے اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

ابو یہ تھوڑا سا کھا لیں۔۔۔۔سوہا غفار کو پرہزی کھانا کھلاتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

بس بیٹا اب اور نہیں اور تم بھی گھر چلی جاؤ جاکر آرام کرو کل سے ادھر ہی ہو۔۔۔۔غفار اپنی بیٹی کو دیکھ کر کہتے ہیں۔۔۔۔

جی ابو چلی جاؤ گی۔۔۔۔وہ سوپ کا باؤل رکھتے ہوے کہتی ہے۔۔۔مگر اس سے پہلے آپ کہ لئے ایک سرپرائز ہے لیکن آپ کو وعدہ کرنا ہوگا کہ آپ غصہ نہیں ہونگے بلکہ خوش ہونگے اور اگر برا بھی لگا تو آپ کچھ نہیں بولیں گے وعدہ کرے۔۔۔وہ اپنی ہتیلی غفار کے سامنے کرے کہتی ہے جس پر غفار مسکراتے ہوے اپنا ہاتھ اس کی ہتیلی پر رکھتے ہیں۔۔۔۔۔

وعدہ مگر ایسا بھی کیا سرپرائز ہے جو تم مجھ سے اتنے وعدے لے رہی ہو۔۔۔۔

ابو سرپرائز بتاے تھوڑی جاتے ہیں۔۔۔۔

اچھا ابو آپ آرام کرے میں جب تک آتی ہوں۔۔۔وہ اپنے موبائل میں ایک میسج اتا دیکھ مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔

آپ آرام کرے۔۔۔وہ ان کا تکیہ ٹھیک کرے باہر آجاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی باہر آتی ہے تو سامنے ہی بینچ پر روہان گردن جھکائے بیٹھا ہوتا ہے اور اس کے پاس بیگ یہ بتا رہا تھا کے وہ ائرپوٹ سے سیدھا ہسپتال ہی آیا تھا وہ چلتی ہوئی اپنے بھائی کے سامنے اکر کھڑی ہوتی اور نہ جانے کب کہ آنسو جو روکے ہوے تھے اب وہ اپنے بھائی کو سامنے دیکھ کر کسی سمندر کی طرح شروع ہوجاتے ہیں۔۔۔۔۔

اور روہان جیسے ہی سر اٹھاتا ہے تو اپنی بہن کو روتا دیکھ فورا کھڑے ہوکر اسے سینے سے لگا لیتا ہے------

سوہا رو کیوں رہی ہو میں آگیا ہوں نہ----وہ اسے چپ کراتا ہے

بھائی----مجھے لگا آپ نہیں آے گے-----

کیوں نہیں اتا جب میری سوہا نے مجھے بولایا-----وہ اسے خود سے الگ کرکے اس کے آنسو صاف کرتا ہے-----

اچھا ابو کیسے ہیں-----

ٹھیک نہیں ہے آپ چلے میرے ساتھ ابو سے مل لیں----وہ اس کا ہاتھ پکڑے غفار کے روم کی طرف جاتی ہی ہے کہ روہان اپنا ہاتھ اس کہ ہاتھ سے چھوڑوا لیتا ہے------

کیا ہوا بھائی-----

میرے اندر ہمّت نہیں ہے ابو کا سامنا کرنے کی وہ مجھے دیکھ کر غصے میں آجاے گے------اسے غفار کا ڈر ہوتا ہے-----

کچھ نہیں کہیں گے ابو بلکہ خوش ہونگے آپ کو دیکھ کر چلے میرے ساتھ-----وہ اسے زبردستی لے کر جاتی ہے جس پر روہان کو بھی مجبورا جانا پڑتا ہے جبکہ دل اس کا گھبرا رہا ہوتا ہے کہ نجانے ابو کا کیا ریئکشن ہوگا-----

سوہا کمرے کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوتی ہے مگر روہان اپنے باپ کو دیکھ کر دروازے پر ہی روک جاتا ہے کیونکہ یہ وہ والے غفار تو نہیں تھے جنھیں وہ چھوڑ کر گیا تھا یہ تو کوئی صدیوں کے بیمار لگ رہے تھے------

ابو دیکھیں آپ کا سرپرائز---سوہا اپنے باپ کے پاس اکر روہان کی طرف اشارہ کرتی ہے-----

یہ یہاں کیوں آیا ہے سوہا اس سے کہو کے ابھی کے ابھی یہاں سے چلا جائے میں اس کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا---غفار روہان کو دیکھ کر ہی اپنے سے باہر آجاتے ہیں------

ابو کیا ہوگیا ہے آپ کو آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ غصہ نہیں کرے گے---سوہا اپنے باپ کا غصہ دیکھ کر انھیں سمجھاتی ہے اور روہان دروازہ بند کرے غفار کہ سامنے اکر کھڑا ہوتا ہے------

یہ تھا تمہارا سرپرائز---ہاں سہی میرے لئے یہ سرپرائز ہی تو ہے دیکھو اسے دیکھ کر مجھے غصہ آرہا ہے اچھا ہے نہ کل کا مرتا آج مر جاؤ گا-----

ابو خدا کا واسطہ ہے ایسے نہ کہیں-----روہان اپنے باپ کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر روتے ہوے ان کہ پاؤں پکڑ لیتا ہے-----

مجھے معاف کردیں ابو میں سب کچھ چھوڑ کر اگیا ہوں اپنے بیوی بچے سب بس آپ کہ لئے یہاں آیا ہوں------

کس نے کہا تھا کہ میرے لئے اؤ نہیں اتے اور اب یہ رونا بند کرو جیسے آے تھے ویسے ہی واپس چلے جاؤ۔۔۔۔وہ اپنے پاؤں سمٹ کر کہتے ہیں۔۔۔۔

ابو اب میں کبھی واپس نہیں جاؤ میں یہی رہو گا آپ کے پاس امی سوہا سیف کے پاس میری غلطی تھی ابو معاف کردیں مجھے بس آخری بار معاف کردیں۔۔۔۔روہان کسی بچے کی طرف روتا ہوا معافی مانگتا ہے تو غفار کا بھی دل نرم ہوتا ہے بیٹا تھا ان کا کہا اسے ایسے دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔

ابو معاف کردیں نہ بھائی کو۔۔۔سوہا بھی اپنے بھائی کو دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ابھی جاؤ مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔غفار بس اتنا ہی کہتے ہیں تو روہان اپنے باپ کو حسرت سے دیکھتا باہر آجاتا ہے اور سوہا بھی اسی کے پیچھے جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

سر واڈ نمبر 11 میں ہے مس سوہا کے والد صاحب۔۔۔۔ملازم دخان کو اکر کہتا ہے جو ابھی ہی ہوسپٹل آیا ہوتا ہے۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ تو 11 نمبر کہا ہونا چاہیئے پھر۔۔۔۔وہ ایسی ہر واڈ پر نظر مارتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

صاحب جی مس سوہا۔۔۔ملازم سوہا کی طرف اشارہ کرتا ہے جو غفار کے کمرے سے نکل رہی ہوتی ہے دخان سوہا کو دیکھ کر اس کہ پاس جانے ہی لگتا ہے کہ اس کہ پیچھے روہان کو دیکھ کر ٹھٹک کر روکتا ہے۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اسے دیکھتا ہے اور نہ جانے کیسے اس کے کان میں سسکیوں کی آواز گونجتی ہے وہی سسکی جس نے اسے چینج کر کے رکھ دیا تھا اسے ہمیشہ غصے میں رہنے والا بنا دیا تھا۔۔۔۔۔

ار جی۔۔۔۔۔وہ اپنی مٹھی بند کرے غصہ ضبط کرتا ہے۔۔۔۔

صاحب جی کیا ہوا آپ رک ۔۔۔۔۔ملازم اسے کہتا ہی ہے کہ اس کی سرخ آنکھ دیکھ کر ڈر جاتا ہے۔۔۔۔

چلو واپس۔۔۔۔وہ سخت لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈنگ بھرتا باہر کی طرف جاتا ہے اور ملازم وہی پرانا والا دخان دیکھ کر بس خدا سے خیر مانگتا ہے کہ نہ جانے اب کیا ہوگا۔۔۔۔

ملازم اس وجہ سے ڈر رہا تھا کیونکہ دخان کچھ سالوں سے بہت اچھا ہوگیا تھا ہر کسی پر مہربان مگر اب اس کو دوبارہ اسی حالت میں دیکھ کر نہ جانے کیوں اسے کسی خطرے کا اندیشہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

ملازم جیسے ہی باہر اتا ہے تو دخان گاڑی کے باہر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

کہا تھے اتنی دیر کیوں لگا دی اپنا علاج کروانے لگ گئے تھے کیا۔۔۔۔وہ اسے اتا دیکھ غصے سے دھڑتا ہے جس پر وہاں موجود لوگ بھی اسے مڑ کر دیکھتے ہیں اور ملازم بیچارہ معافی مانگ کر جلدی سے اگے ہوکر گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے تو دخان بھی اسے غصے کی نظر سے دیکھ کر گاڑی میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔

○ ○

تم نے مجھ سے نکاح رابی کو دیکھانے کے لئے کرا ہے نہ۔۔۔۔وہ دونوں ابھی ہی گھر پہنچے ہوتے ہیں جب کشش ارجی سے بولتی ہے جو اتے ہی صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔

پہلی بات مجھے ارجی نہیں روہان کہو کیوں کہ اب میں تمہارا شوہر ہوں اور دوسری بات میں نے تم سے نکاح رابی یہ کسی کو دیکھانے کے لئے نہیں کیا بلکہ تمہارے دل میں اپنے لئے محبّت دیکھ کر کیا ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے اور تم ایسے سوال کر رہی ہو۔۔۔۔۔وہ ایک ائبرو اٹھا کر بولتا ہے۔۔۔۔

نہیں کیونکہ میں نے ہمیشہ تمہیں رابی کے ساتھ سوچا ہے۔۔۔۔وہ تھوڑا اس کی طرف قدم بڑھا کر کہتی ہے۔۔۔۔

تو اب میرے ساتھ خود کو دیکھ لو بلکہ دیکھنے کی ضرورت کیا ہے میں تمہارا ہی ہوں۔۔۔۔وہ تھوڑا شرارت سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

روہان میں مذاق نہیں کر رہی مجھے تو رابی۔۔۔۔۔

کشف اب دوبارہ رابعہ کا نام مت لینا اگر تم چاہتی ہو میری لائف سکون سے گزرے تو پلیز اس کا نام لینے سے گریز کرو کل ہماری فلائٹ ہے دبئی کی اپنی پیکنگ کرلو۔۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑے اپنے پاس بیٹھا کر پیار سے کہتا ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

گوڈ تم جب تک آرام کرو میں اتا ہوں تھوڑی دیر تک۔۔۔۔وہ مسکراتا ہوا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

تم کہا جارہے ہو۔۔۔۔

میں سوہا کے اسکول جارہا ہوں اس سے ملنے۔۔۔۔

مگر صبح کے 6 بج رہے ہیں اس وقت۔۔۔۔۔

ہاں میں پہلے جارہا ہوں تاکہ اس سے مل سکو ابھی وہ اپنی دوست کے ساتھ آتی ہے اور لینے اسے ابو اتے ہے تبھی۔۔۔۔وہ اپنا موبائل اٹھاتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔

○ ○

دخان اپنے کمرے میں اتے ہی دروازہ پوری جان لگا کر بند کرتا ہے اور اپنا کوٹ ٹائی واچ اتار کر بیڈ پر پھنک کر وہی بیڈ پر دونوں ہاتھوں سے سر تھامے بیٹھ جاتا ہے------

میں مر جاؤ گی اس کہ بغیر-----

دخان تم مجھے روہان لادو پلیز دخان------

اپنی بیٹی کی تربیت اچھی کرنی چاہیے تھی ہر بار لڑکا قصوروار نہیں ہوتا-----نجانے کیا کیا اور الفاظ اس کے کان میں گونج رہے تھے کبھی رابعہ کا رونا اس سامنے اتا کبھی زہر لے جملے------

آااہ-----وہ چیخ کر کھڑا ہوتا ہے اور جو چیز ہاتھ لگتی ہے اسے اٹھا کر زمین پہ تو کبھی دیوار پہ مارتا ہے-----

میں تمہیں نہیں چھوڑو گا روہان تمہیں بھی ایسے ہی موت دونگا جیسے میری بہن کو ملی نہیں چھوڑو گا تمہیں-----وہ چیختے ہوے پورے کمرے کا حال ہی برا کردیتا ہے-----

نہیں نہیں میں تمہیں کیوں کچھ کہو میں بھی تمہاری بہن کو مار دونگا تاکہ تمہیں بھی پتا چلے کہ بہن کا دکھ کیا ہوتا ہے-----وہ خود ہی سے کہہ کر اپنی الماری کی طرف بڑتا ہے اور جب واپس اتا ہے تو اس کے ہاتھ میں ایک عدد گن ہوتی ہے وہ گن کو بیڈ پر پھینک کر ملازم کو آواز دیتا ہے-----

الہی بخش----الہی بخش----

جی صاحب جی۔۔۔۔الٰہی بخش کسی بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوتا ہے۔۔۔۔

یہ صاف کرو ابھی میرے سامنے۔۔۔۔وہ بیڈ پر رکھی نہیں بلکہ پہنکی گن کی طرف اشارہ کرتا ہے اور الٰہی بخش کے تو گن دیکھ کر ہی پسینے چھونٹ جاتے ہے۔۔۔۔

ص۔۔۔صاحب جی۔۔۔۔یہ۔۔۔کس لئے۔۔۔۔وہ تھوگ نگل کر پوچھتا ہے۔۔۔۔

میں نے کہا صاف کرو۔۔۔۔وہ اس کے سوال پر غصے سے دھاڑتا ہے جس سے الٰہی بخش پورا کانپ جاتا ہے اور جلدی سے اگے بڑھ کر کپڑا لئے گن صاف کرتا ہے۔۔۔۔

○ ○

جی آپ کون۔۔۔۔13 سالہ سیف جب دروازہ کھولتا ہے تو اپنے سامنے دو لڑکوں اور ایک آدمی کو دیکھ کر پوچھتا ہے۔۔۔۔

غفار صاحب ہونگے۔۔۔۔اعجاز مسکراتے ہوے پوچھتے ہیں۔۔۔۔

جی ہیں آپ کون۔۔۔۔

بیٹا ہم ان سے ملنے آے ہیں آپ انھیں بولا دوگے۔۔۔۔

جی آپ اندر آجاے۔۔۔۔وہ دروازے کے سامنے سے ہٹ کر اندر انے کا راستہ دیتا ہے اور وہ راستہ ملتے ہی اندر اتے ہے۔۔۔۔۔

تم لوگ چلو میں شوز اتار کر اتا ہوں۔۔۔۔دخان احد کو کہتا ہے جس پر وہ دونوں اثبات میں سر ہلاکر اندر کی طرف بڑتے ہیں۔۔۔۔۔

آپ میری پایل جوڑ سکتے ہو۔۔۔۔15 سالہ سوہا دخان کے سامنے اپنی پایل کرے کہتی ہے دخان جو اپنے شوز کے لیس کھول رہا ہوتا ہے اس کی آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

وہ معصوم سی لڑکی ریڈ فراک پہنے اپنی پایل ہاتھوں میں لئے اسے دیکھ کر کہتی ہے دخان کو وہ لڑکی بہت پیاری لگتی ہے وہ مسکراتا ہوا اس کے ہاتھ سے پایل لیتا ہے۔۔۔۔۔

جی میں جوڑ سکتا ہوں مگر اس کے بعد آپ مجھے انعام میں کیا دوگی۔۔۔۔

جو آپ کہو گے وہ۔۔۔۔وہ جلدی سے اپنے کہتی ہے۔۔۔۔

یہ لو جوڑ گئی بس۔۔۔۔وہ پایل اس کہ حوالے کرے کہتا ہے۔۔۔۔

تھینک یو آپ بہت اچھے ہو۔۔۔۔وہ اپنی پایل اپنے پاؤ میں پہنتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

میرا انعام۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ اگے کرے کہتا ہے۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔ہاں یہ سہی ہے۔۔۔۔۔وہ ٹھوڑی پہ انگلی رکھے سوچتی ہے پھر اپنے ہاتھ انگلی سے ایک رنگ اتار کر اسے دیتی ہے۔۔۔۔

اور دخان اس کی اس کیوٹ سے انعام پر مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔

اپنی بیٹی کی تربیت اچھی کرتے ہر بار لڑکا قصوروار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔دخان ابھی مسکرا ہی رہا ہوتا ہے کہ غفار باہر اتے ہوے کہتے ہیں اور دخان کی مسکراہٹ ایک دم ہی غائب ہوجاتی ہے احد اور اعجاز کو دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ رابعہ کو ہی ایسا بول رہے ہیں۔۔۔۔۔

انکل بیٹی آپ کی بھی ہے تو کسی کی بیٹی کے بارے میں بات کرتے ہوے آپ کو سو بار سوچنا چاہیے۔۔۔۔دخان تمیز سے مگر سخت لہجے میں سوہا کی طرف اشارہ کرے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

اللہ کا شکر ہے میں اس کی تربیت ایسی کرو گا کہ یہ تمہاری بہن کی طرح رات کے اندھرے میں بھاگ نہیں رہی ہوگی کسی لڑکے کے ساتھ۔۔۔۔۔دخان کا اب یہاں کھڑا ہونا محال ہوگیا تھا تبھی وہ شوز پہنے بغیر لیس باندھے باہر جاتا ہے اور اس کے پیچھے ہی احد اور اعجاز بھی۔۔۔۔۔۔

رابعہ اب جہاں بابا نے کہا ہے وہاں چپ ہوکر شادی کرلو جتنی عزت ملی ہے نہ ہمیں بہت ہے ہمارے لئے اگر تم نے کوئی شور ڈالا تو تمہارے لئے اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔احد اور اعجاز جب باہر اتے ہے تو دخان فون کان سے لگاے غصے سے کہہ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

میں مر جاؤ گی دخان۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی اور ہم شام تک پہنچ جائے گے جب تک اپنا منہ سہی کرلو ورنہ پھر مجھے ہی کچھ کرنا ہوگا۔۔۔۔۔وہ کہتا جلدی سے فون کاٹ دیتا ہے۔۔۔۔۔

روہان نے شادی کرلی ہے رابعہ بتا رہی تھی فیسبک پر دیکھا تھا اس نے۔۔۔۔دخان احد کو بتاتا ہے جس پر وہ بس خاموشی سے گاڑی میں اکر بیٹھ جاتا ہے دخان گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے ایک نظر پیچھے دیکھتا ہے جہاں دروازے پر سوہا کھڑی اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے وہ اسے دیکھ کر کوئی رسپونس نہیں دیتا اور گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا۔۔۔۔روہان سوہا کہ اسکول کے باہر کھڑا ہوتا ہے تو اسے اتا دیکھ فورا اسے آواز لگاتا ہے۔۔۔۔۔

روہان بھائی آپ۔۔۔۔وہ خوش ہوجاتی ہے اسے دیکھ کر۔۔۔۔

کل کیوں نہیں ائی تھی میں کل تمہارا انتظار کر رہا تھا یہاں۔۔۔

بھائی کل دیر سے آنکھ کھولی تھی تبھی چھٹی کرنی پڑی۔۔۔۔وہ معصومیت سے کہتی ہے۔۔۔

اچھا چھوڑو یہ دیکھو میں تمہارے لئے کتنی ساری چیزے لایا ہوں اس میں سے تھوڑی سیف کو بھی دینا اوکے۔۔۔وہ ایک شوپر اسے دیتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

بس ایک دونگی۔۔۔۔وہ پہلے ہی بتا دیتی ہے جس پر وہ مسکراکر اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔اچھا یہ دیکھو یہ نمبر ہے میرے موبائل کا جب کبھی میری یاد آے تو موبائل میں اس نمبر پہ مجھے فون کرلینا ٹھیک ہے۔۔۔وہ ایک چھوٹا سا کاغذ اسے دیتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

بھائی آپ اب کبھی گھر نہیں اؤ گے۔۔۔

نہیں اؤ گا جب ابو کا غصہ اتر جائے گا نہ تب اؤ گا۔۔۔اچھا اب تم جاؤ دیکھو اسکول کا گیٹ بند ہورہا ہے۔۔۔۔وہ اس کے بیگ میں چیزے رکھتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

اپنا خیال رکھا میری گڑیا۔۔۔وہ اسے گلے لگا کر کہتا ہے جبکہ آنکھ بھی نم ہوجاتی ہے اور سوہا بھی رونے والی شکل بنا کر بھائی کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

رونا نہیں ہے میں روز کال کرو گا امی کے نمبر پہ۔۔۔۔وہ اسے کہتا ہے تو وہ بھی اثبات میں سر ہلاکر اسکول کی طرف بڑتی ہے اور وہ جب تک اسے دیکھتا رہتا ہے جب تک وہ اسکول کے اندر داخل نہیں ہوجاتی۔۔۔۔

○ ○

دخان لوگ جیسے ہی حویلی پہنچتے ہے تو حویلی میں عجیب ہی منظر ہوتا ہے۔۔۔

کیا ہوا ہے حویلی میں اتنا رش کیوں لگا ہوا ہے۔۔۔۔دخان گاڑی سے اتر کر اپنے ایک ملازم سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ صاحب جی رابعہ بی بی نے چھت سے گر کر خودخوشی کرلی انھیں ہوسپٹل لے کر گئے ہے۔۔۔دخان یہ سنتے ہی دوبارہ گاڑی میں سوار ہوتا ہے اسے نہیں پتا ہوتا کے اسے احد آواز دے رہا ہے یہ کوئی اور اسے بس جلدی سے رابعہ کے پاس پہنچنا تھا۔۔۔۔

وہ تیز گاڑی چلا کر جب ہوسپٹل پہنچتا ہے تو رابعہ اپنی آخری سانسے لے رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

رابعہ کچھ نہیں ہوگا تمہیں تم ٹھیک ہوجاؤ گی۔۔۔وہ ڈاکٹر کو ہٹا کر خود اس کے پاس اتا ہے جو خون میں لٹھ پت ہوتی ہے۔۔۔۔

دخان ۔۔۔۔روہان۔۔۔۔

میں لے کر اؤ گا روہان کو تم سہی ہوجاؤ میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔۔وہ اس کی بات سنے فورا اس کا ہاتھ پکڑے کہتا ہے جس پر وہ نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

دخان۔۔۔۔روہ۔۔۔۔وہ پورا بول بھی نہیں پاتی کہ اس کی جان نکل جاتی ہے۔۔۔۔

رابعہ۔۔۔رابعہ کیا بول رہی تھی بولو مجھے رابعہ اٹھو نہ رابعہ۔۔۔۔وہ اس کا گال تھپتھپا کر روتے ہوے کہتا ہے مگر رابعہ اب کبھی اٹھ نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

سوری ان کی حالت دیکھ کر ہی میں نے کہا تھا بس یہ کچھ منٹ تک زندہ رہ سکتی ہیں۔۔۔ڈاکٹر اس کی آنکھیں بند کرے کہتے ہے اور دخان وہی روتا ہوا بیٹھتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان چلے۔۔۔۔احد دخان کے پاس اکر کہتا ہے جو رابعہ کی قبر کہ پاس نہ جانے کب سے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

میں روہان کو برباد کردونگا۔۔۔۔۔۔وہ دانت پیس کر کہتا ہے۔۔۔۔

دخان یہ اللہ کی مرضی ہے۔۔۔۔۔احد اسے سمجھتا ہے جس پر وہ طنزیہ ہنس دیتا ہے۔۔۔۔۔

روہان کی موت بھی اللہ کی مرضی ہوگی مجھے لگتا ہے اس کی موت میرے ہاتھو لکھی ہوگی۔۔۔۔۔

دخان جو ہوگیا سو ہوگیا اب۔۔۔۔۔

احد کی بات مکمل بھی نہیں ہوتی کہ دخان وہاں سے چلا جاتا ہے اور احد بس خاموشی سے اس کے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا روہان۔۔۔پیسو کا انتظام ہوا۔۔۔۔۔آسیہ جو ابھی ہی ہوسپٹل ائی ہوتی ہے اتے ہی روہان سے پوچھتی ہے جو سوہا کے ساتھ بینچ پر بیٹھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں امی کوئی بھی اتنی بڑی رقم دینے کے لئے تیار نہیں ہے سب نے ہی منا کردیا ہے۔۔۔۔وہ ایک گہری سانس لے کر مایوسی سے کہتا ہے اس کے جتنے بھی جاننے والے تھے وہ سب سے پتا کر چکا تھا مگر کوئی بھی پیسے دینے کے لئے راضی نہیں ہوا۔۔۔۔۔

اب کیا ہوگا کیسے کروائے گے تمہارے ابو کا علاج ۔۔۔۔آسیہ اس کے برابر میں بیٹھ کر رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

امی آپ کیوں رو رہی ہیں اس طرح تو آپ کی طبیعت خراب ہوگی انشااللہ ہوجاے گا پیسو کا انتظام۔۔۔۔سوہا اپنی ماں کے پاس اکر انھیں دلاسا دیتی ہے تو روہان بھی انھیں چپ کراتا ہے۔۔۔۔۔

پلیز امی آپ روے مت میں دکان بیچ دونگا اگر پیسو کا۔۔۔۔۔

نہیں روہان تمہارے ابو نے پہلے ہی منا کردیا ہے کہ دکان مت بیچنا ایک وہی زریعہ ہے ہمارا۔۔۔آسیہ اس کی بات کاٹ کر بولتی ہیں پھر کچھ یاد انے پر سوہا کی طرف مڑتی ہیں۔۔۔۔

سوہا تم اپنے باس سے بات کیوں نہیں کرتی وہ بھی تو لوگوں کی مدد کرتے ہیں ان سے بول کے دیکھو شاید ہماری بھی مدد کردیں۔۔۔۔

ہاں سوہا تم بات کرو میں ان کے پیسے لوٹا دونگا آہستہ آہستہ۔۔۔۔۔روہان کو بھی آسیہ کی بات درست لگتی ہے۔۔۔۔۔۔

مگر امی مجھے نہیں اچھا لگے گا ان سے پیسے مانگنا۔۔۔۔۔سوہا کی پہلے ہی اس سے کافی بار بے عزت ہوچکی ہے اگر پیسے مانگے اور نہیں دیے پھر اور شرمندگی ہوگی۔۔۔۔۔۔

سوہا تمہارا باپ بیمار ہے تم بات تو کرکے دیکھو ان سے مجھے یقین ہے وہ منا نہیں کرے گے۔۔۔۔۔آسیہ کو اس کی بات پر غصہ اتا ہے تو مجبورا سوہا کو بھی حامی بھرنی پڑتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں باس سے نہیں منیجر صاحب سے بات کروگی وہ باس کے ساتھ ہی ہوتے ہیں وہ بتا دینگے مجھے کہ کیا وہ اتنے پیسے دے سکتے ہیں یہ نہیں۔۔۔۔اسے یہی صحیح لگتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے تم بات کرلو جب تک میں کچھ کھانے کے لئے لے کر اتا ہوں۔۔۔۔۔روہان اسے کہتا باہر کی طرف جاتا ہے اور سوہا اثبات میں سر ہلا کر موبائل پر نمبر ملاتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

الہی بخش۔۔۔۔۔

ہاں بولو کیا بات ہے------الٰہی بخش جو لان میں پودوں کو پانی دے رہا ہوتا ہے چوکیدار کے بولانے پر کہتا ہے-----

یار یہ صاحب کو کیا ہوا اتنے غصے میں کیوں ہے کوئی بات ہوئی ہے کیا-----

مجھے خود نہیں پتا کہ کیا ہوا ہے نہ جانے ہسپتال میں ایسا کیا دیکھ لیا تھا جو پہلے جیسے ہوگئے-----وہ پانی کا نل بند کرتے ہوے کہتا ہے-----

کیا مطلب پہلے جیسے ہوگئے ہے میں نے تو ہمیشہ انھیں نرم مزاج ہی دیکھا ہے-----وہ نہ سمجھی سے پوچھتا ہے تو الٰہی بخش بھی ایک گہری سانس لے کر اس سے مخاطب ہوتا ہے-----

تمہیں بس ایک سال ہوا ہے ادھر نوکری کرتے ہوے میں تو یہاں نہ جانے کتنے سالوں سے نوکری کر رہا ہوں----خیر اب تم بھی مل لو گے پرانے دخان سے-----وہ ہنستے ہوے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے کہتا ہے-----

مطلب کیسے تھے صاحب------

بچپن سے لے کر 20 سال تک تو ایسے ہی تھے جیسے تم نے دیکھا ہے مگر اس کے بعد پانچ سال وہ ایسے رہے لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ وہی دخان دورانی ہے اور اب ایک سال بعد وہی دخان دورانی پھر آگیا ہے-----

مطلب-------

پہلے والا دخان دورانی نرم مزاج خوش اخلاق ہر کسی کی عزت کرنے والا تھا جب کوئی فقیر سامنے اتا تو جیب میں جتنے پیسے ہوتے سارے نکال کر دے دیتا تھا مگر پھر ایسا حادثہ ہوا کہ جس نے اسے بدل کر رکھ دیا اور پھر ایسا دخان سامنے آیا جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا ہر وقت غصے میں رہنے والا چیڑچیڑا سا بدتمیز جب کوئی غلطی کرتا تو یہ نہیں دیکھتا تھا کہ سامنے والا بڑا ہے یہ چھوٹا اسے بس سزا دینی ہوتی تھی اپنے باپ تک کو نہیں چھوڑتا تھا اور اب وہی دخان دوبارہ واپس آگیا ہے نہ جانے اب آگے کیا ہوگا۔۔۔۔وہ دخان کہ بارے میں سب بتا کر اس کا منہ دیکھتا ہے جس سے ڈر صاف ظاہر ہورہا تھا۔۔۔۔

اور ایسا دخان دورانی کو بدلے نے بنایا تھا اسے بس بدلہ لینا تھا اپنی بہن کہ قاتل سے پھر شاید اس نے چھوڑ دیا تھا تبھی تو وہ سہی ہوگیا تھا اور اب مجھے لگتا ہے وہ بدلے کا جنون اب دوبارہ جاگ اٹھا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ کیا مجھے بھی سزا دینگے۔۔۔۔۔اسے بس اپنی فکر ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں اگر وہ باہر سے گاڑی میں آے اور تم نے دروازہ نہیں کھولا تو شاید گاڑی تمہارے اوپر بھی چڑھا سکتے ہیں۔۔۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہہ کر اس کا چہرا دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔۔وہ اپنے ڈر کو چھپا کر بے پرواہ سا کہتا ہے۔۔۔۔۔

چلو دیکھ لینا ابھی میں چلو صاحب سے کھانے کا پوچھتا ہوں اگر بغیر کھانا کھائے سوگئے تو میری خیر نہیں۔۔۔۔۔۔وہ وہاں سے جاتے ہوے کہتا ہے اور چوکیدار جلدی سے دروازے کے پاس اکر اپنی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے کہ اگر کہیں دخان کو جانا ہو تو دروازہ وقت پر کھول سکے۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان اپنے کمرے میں اندھیرا کرے سوفے پہ لیٹنے کے انداز میں بیٹھا نہ جانے کتنی دیر سے کتنی ہی سگرٹیٹ پھونک چکا تھا اب بھی ہاتھ میں ایک سگرٹیٹ موجود تھی اور اس کا کمرہ لاتعداد سگرٹیٹ کے دھواں سے بھرچکا تھا مگر وہ سامنے ٹیبل پہ ٹانگیں رکھے ایسے بیٹھا تھا جیسے کمرے میں سگرٹیٹ کا دھواں نہیں دھند ہو کمرے میں زہریلی سگرٹیٹ کی پیھلی بدبو ماحول کو اور برا کر رہی تھی اور وہ ایسے ریلیکس بیٹھا تھا جیسے گلاب کی خوشبو میں بیٹھا ہو۔۔۔۔۔۔

سسس۔۔۔۔۔وہ پتا نہیں اپنے دماغ میں کیا سوچ رہا تھا کہ اسے پتا ہی نہیں چلا سگرٹیٹ ختم ہوچکی ہے وہ تو سگرٹیٹ کی آخری چنگاری اس کی انگلیوں کی پورو میں لگی تو جلن کی شدت سے اسے ایش ٹرے میں پھینک کر دوسری سگرٹیٹ کو ہونٹوں میں دبائے لائٹر کی مدد سے اسے جلاتا ہے۔۔۔۔۔

صاحب جی۔۔۔۔۔کھانا لاؤ۔۔۔الہی بخش کمرے میں جیسے ہی اتا ہے تو سگریٹ کا دھواں اس کی آنکھ اور گلے میں جاتا ہے تو وہ کھنستا ہوا ہی اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

میرے کمرے میں بغیر پوچھے کیسے آے۔۔۔۔۔وہ ویسے ہی آنکھیں بند کرے اس کے سوال کو اگنور کرے سوال کرتا ہے اور وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ اب یہ وہ دخان نہیں رہا جس کے کمرے میں جب چاہے منہ اٹھا کر آجاتا تھا۔۔۔۔

وہ صاحب جی۔۔۔۔۔

کس کی اجازت سے آے ہو۔۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اوٹھتا چیخ کر بولتا ہے۔۔۔۔

معافی چھوٹے صاحب اب دوبارہ غلطی نہیں ہوگی۔۔۔۔

دفع ہوجاؤ اور جب تک میں نہ کہو اپنی شکل مت دیکھانا۔۔۔۔ دخان ویسے ہی چیخ کر کہتا ہے اور اثبات میں سر ہلاتا جلدی سے باہر جاتا ہے ایک دخان غصے میں تھا اور دوسرا اس کا اس کمرے میں کھڑے رہنا محال ہوگیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے جانے بعد دخان بیٹھتا ہی ہے کہ اس کا موبائل رنگ کرتا ہے جسے اٹھا کر وہ کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

جی بولیں قیوم صاحب۔۔۔۔

سر آج آپ آے نہیں افس میں نے بات کرنی تھی آپ سے۔۔۔۔فون میں سے قیوم صاحب نرم لہجے میں کہتے ہیں۔۔۔۔

قیوم صاحب میں اونر ہوں کمپنی کا تو جب چاہے میں اؤ جب چاہے نہیں اؤ یہ میرا مسلہ ہے آپ کوئی نہیں ہوتے مجھ سے پوچھنے والے جو بات کرنی ہے وہ کرے مجھ سے۔۔۔۔وہ آہستہ مگر سخت لہجے میں کہتا ہے جس پر قیوم صاحب حیرانی کے ساتھ شرمندہ بھی ہوتے ہے۔۔۔۔

جی سر اگے سے دیہان رکھو گا۔۔۔۔

گوڈ اب بتائے کیا بات ہے۔۔۔۔

سر مس سوہا کی کال ائی تھی ان کے والد کے اوپریشن کے لئے 20 لاکھ چاہیے تو وہ کہہ رہی تھی کے آپ سے پوچھ لوں اگر آپ کہیں تو میں۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے دینے کی منا کردو۔۔۔۔وہ کہتے ہی فون بند کردیتا ہے۔۔۔۔۔

پیسے چاہے باپ بیمار ہے میری بہن کو کیا کچھ بولا تھا اب جب خود پر پڑھی تو میں یاد اگیا۔۔۔وہ ماتھے پہ بل ڈالے خود سے ہی کہتا ہے۔۔۔۔

اپنی بیٹی کی تربیت اچھی کرتے ہر بار لڑکا قصوروار نہیں ہوتا ہے اونہہ بڑے آے اب۔۔۔۔وہ ان کی نکل اتارتا ہے پھر ایک دم ہی کسی خیال سے چپ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

بیٹی۔۔۔۔تربیت۔۔۔۔سوہا بھی تو بیٹی ہے کیوں نہ۔۔۔۔وہ کچھ سوچ کر مسکراتا ہے۔۔۔

یہ خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا۔۔۔واہ دخان دورانی تم تو بہت تیز ہو تمہیں تو شیطان ہونا چاہیے تھا۔۔۔وہ خود کو ہی سہراتا ہے۔۔۔اور جلدی سے موبائل اٹھا کر نمبر ملاتا ہے۔۔۔۔۔

ہیلو قیوم صاحب سوہا کو کہیں کے کل میرے افس میں اکر خود مجھ سے بات کرے۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے سر۔۔۔۔قیوم صاحب کے جواب ملتے ہی وہ فون کاٹ دیتا ہے۔۔۔۔۔

سوری سوہا ڈارلنگ تمہیں قربانی کا بکرا بننا پڑے گا روہان کا بدلہ اس کی جان سے پیاری بہن سے۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔وہ ایک گہرا کش لگاتا ہنستا ہوا پیچھے صوفے سے ٹیگ لگا کر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

گیم سٹارٹ روہان غفار۔۔۔۔وہ ہوا میں کروس کا نشان بناتا ہے اب نجانے کیا کیا سوچا تھا اس نے۔۔۔۔

○ ○

سوہا بات کی تم نے اپنے باس سے۔۔۔۔آسیہ روٹی بناتے ہوے پوچھتی ہیں جو برتن دھو رہی ہوتی ہے وہ دونوں کچھ دیر پہلے ہی ہوسپٹل سے آے ہوتے ہیں۔۔۔۔

جی کی تھی بات سر نے کہا کہ سوہا سے کہو مجھ سے خود اکر بات کرے۔۔۔۔وہ پلیٹ کو دھوتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے وہ دے دینگے ویسے تم بھی تھوڑی مظلوم سی شکل بنا لینا اگر ان کا ارادہ نہیں ہوا نہ دینے کا تو تمہاری شکل دیکھ کر ہی دے دینگے۔۔۔۔آسیہ روٹی ہاٹ پاٹ میں رکھتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔

امی میں کچھ نہیں کروگی بس تمیز سے جاکر کہہ دونگی کہ مجھے پیسو کی ضرورت ہے۔۔۔۔وہ جلدی سے کہتی ہے۔۔۔۔

سوہا تمہارے ابو کو دو دن کا وقت دیا ہے اگر ان دو دنوں میں بائے پاس نہیں ہوا نہ تو ان کا بائے پاس کرنا مشکل ہوجاے گا۔۔۔۔وہ اسے پیار سے سمجھاتی ہوئی کہتی ہیں۔۔۔۔

امی بیٹھے ادھر۔۔۔۔وہ انھیں کرسی پر بیٹھاتی ہے۔۔۔امی اگر میں انسان کی جگہ اللہ سے مدد مانگو جس نے پرشانی دی ہے اسی کے پاس جاؤ کہ اللہ پاک میرے ابو کے اوپریشن کہ لئے پیسو کا انتظام کردیں تو کیا وہ نہیں کرے گا وہ جب دیکھے گا کہ میرا بندہ میرے پاس آیا ہے ایک آس لے کر تو کیوں وہ مجھے مایوس کرے گا اور بات رہی باس کی تو میں ان کے پاس جاؤ گی پیسے بھی مانگو گی مگر منت اور مظلوم شکل بس اللہ کے سامنے بناؤ گی کیا پتا اللہ نے باس کو ہی ہمارا وسیلہ بنایا ہو۔۔۔۔۔وہ آسیہ کو سمجھاتی ہے تو آسیہ بھی سمجھ کر اثبات میں سر ہلاتی ہے وہ صحیح تو کہہ رہی تھی اللہ سے ہی مانگنا چاہیے بھلے وہ گھر کا نمک ہی کیوں نہ ہو پھر اس کے اوپر ہے کہ وہ کس کو اور کیسے وسیلہ بناتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا چلو کھانا کھالو تم پھر سوجانا صبح افس بھی جانا ہے۔۔۔۔وہ وہاں سے اٹھتے ہوے کہتی ہے تو وہ بھی کھڑی ہوکر ان کی مدد کرتی ہے۔۔۔۔۔

○ ○

بابا آپ کب اؤ گے واپس میں بہت مس کر رہی ہوں آپ کو۔۔۔۔۔صفا ویڈیو کال پر روہان سے کہتی ہے۔۔۔۔۔

میں بھی بہت مس کر رہا ہوں آپ دونوں کو بیٹا مگر آپ میں واپس نہیں اؤ گا لیکن آپ لوگوں کو اپنے پاس ضرور بولا لونگا۔۔۔۔۔۔

بابا آپ ماما سے ناراض ہیں۔۔۔۔صفا کشف کی طرف دیکھ کر روہان سے پوچھتی ہے جس پہ کشف کے ہاتھ رک جاتے ہے جن سے وہ احمر کو کھانا کھلا رہی ہوتی ہے اور روہان پہلے چپ پھر مخاطب ہوتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا میں ناراض نہیں ہوں بس آپ کی ماما نے مجھے بہت ہارٹ کیا ہے۔۔۔۔۔بس یہ کہنا تھا کہ کشف فورا صفا کے ہاتھ سے موبائل لے لیتی ہے۔۔۔۔۔۔

روہان میں بچوں کو لے کر پاکستان ارہی ہوں تم پلیز مجھے معاف کردو۔۔۔۔۔وہ اتنی معصومیت سے کہتی ہے کہ روہان کے چہرے پر ایکدم ہی مسکراہٹ آجاتی ہے۔۔۔۔۔۔

میں آپ کا ویلکم کرو گا ائرپورٹ پہ-----

مگر مجھے تھوڑا وقت لگے گا بچوں کے اسکول کے سارے ڈوکومنٹس لینے ہیں تاکہ بچوں کو وہاں اڈمیشن لینے میں کوئی پرشانی نہ ہو-----وہ بھی صحیح تھی تو روہان بھی اثبات میں سر ہلاتا ہے-----

انکل کی طبیعت کیسی ہے اب-----

ابھی ٹھیک نہیں ہے دعا کرو بس-----روہان اپنے باپ کو دیکھ کر کہتا ہے جو لیٹے ہوتے ہیں-----

اللہ صحت دیں انھیں----ارے صفا بات تو کرنے دو----کشف ابھی بول ہی رہی ہوتی ہے کے صفا فورا اس کے ہاتھ سے موبائل لے لیتی ہے-----

بابا میری دادو سے بات کرائے نہ----روہان اس کی بات پر ایک نظر غفار کو دیکھتا ہے جو آنکھیں بند کرے لیٹے ہوتے ہیں وہ ہاں میں سر ہلاتا غفار کے پاس جاتا ہے-----

ابو----وہ ہاتھ سے انھیں اٹھاتا ہے-----

ہاں کیا ہوا کیوں آے ہو------وہ آنکھیں کھولے بیزاری سے کہتے ہیں----

ابو آپ کی پوتی آپ سے بات کرنا چاہتی ہے----وہ موبائل کی سکرین ان کے سامنے کرے کہتے ہے جس میں صفا غفار صاحب کو دیکھ کر خوشی سے ہاتھ ہلاتی ہے-----

السلام علیکم دادو کیسے ہے آپ میں صفا روہان غفار۔۔۔۔یہ پورا نام اسے کشف نے ہی لینا سکھایا تھا جب بھی وہ کسی کو اپنا نام بتاتی یہی بتاتی تھی غفار صفا کو دیکھیں اٹھ کر بیٹھتے ہے اور مسکراتے ہوے اس کے ہاتھ سے موبائل لیتے ہیں۔۔۔۔

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو میری گڑیا۔۔۔۔غفار صاحب کو ایسے بولتا دیکھ روہان دل سے خوش ہوتا ہے اسے تھوڑا سکون ہوتا ہے۔۔۔۔

دادو آپ کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ دادو کے پاس اؤ گی تو دادو اور ٹھیک ہوجاے گے۔۔۔۔

جی دادو ہم آے گے دادو یہ احمر سے بات کریں یہ مجھ سے موبائل چھین رہا ہے۔۔۔وہ احمر کو غصے سے گھورتی ہوئی اسے موبائل دیتی ہے۔۔۔۔

دادو آپ تے شے ہو آپ تھیت ہو)دادو آپ کیسے ہو آپ ٹھیک ہو (۔۔۔وہ بھی اپنی بہن کی طرح پوچھتا ہے تو غفار صاحب خوشی سے روہان کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔

یہ تو بلکل تمہاری طرح ہے تمہاری طرف ہی باتیں کر رہا ہے۔۔۔انھیں ابھی کچھ یاد نہیں ہوتا کہ وہ روہان سے ناراض ہیں ان کی تو آدھی بیماری بچوں سے بات کرکے ہی ختم ہوجاتی ہے۔۔۔۔اور روہان اپنے باپ کو خوش دیکھ کر مسکرا دیتا ہے اب نہ جانے کب تک دادا اور پوتے کی باتیں چلنی تھیں۔۔۔۔۔

سر میں اندر ا سکتی ہوں۔۔۔۔سوہا دخان کے افس کا دروازہ کھولے سر نکال کر پوچھتی ہے اور دخان جو اسی کے انتظار میں ہوتا ہے اس کی آواز سن کے فورا اجازت دیتا ہے۔۔۔۔

آجاے مس سوہا۔۔۔۔

بیٹھیں اور بتاے کیا بات کرنی تھی آپ نے مجھ سے۔۔۔۔وہ اس کے اندر انے پر کرسی کی طرف اشارہ کرے کہتا ہے۔۔۔۔۔

سر مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔۔۔۔

میری مدد میں کیسے آپ کی مدد کر سکھتا ہوں۔۔۔۔وہ پیچھے کرسی سے ٹیگ لگاے پوچھتا ہے۔۔۔۔

سر وہ دراصل بات یہ ہے کہ میرے ابو کی طبیعت بہت خراب ہے انھیں ہارٹ پروبلم ہے تو ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ان کا بائے پاس کرنا ہوگا جس کے لئے 20لاکھ کی ضرورت ہے مگر سر ہمارے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ ہم ان کا علاج کروا سکے اسی لئے میں آپ کے پاس آئی ہوں کے آپ میری مدد کردیں میں آپ کے پیسے بہت جلد واپس کر دونگی۔۔۔۔وہ امید بھری نظروں سے دیکھ کر بولتی ہے جو بڑے غور سے اس کی بات سن رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

اپنی بیٹی کی تربیت اچھی کرتے ہر بار لڑکا قصوروار نہیں ہوتا۔۔۔اس کی بات سننے کے بعد ہر بار کی طرف اس کے کانوں میں وہی زہریلہ جملہ گونجتا ہے جسے وہ مٹھی بند کرے اپنا غصہ ضبط کرتا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں مگر۔۔۔۔۔وہ کرسی سے اٹھ کر اس کے سامنے اکر کہتا الفاظ ادھورے ہی چھوڑ دیتا ہے۔۔۔۔۔

مگر کیا سر۔۔۔وہ جو اس کی بات پر خوش ہوگئی تھی لفظ "مگر "کو سن کر نہ سمجھی سے کھڑی ہوکر پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

مگر یہ کہ میں تمہاری مدد کر دونگا بدلے میں تمہیں بھی میرے لئے کچھ کرنا ہوگا۔۔۔۔۔وہ اس کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتے ہوے خباثت سے کہتا ہے اور سوہا اس کی بات اور نظر کا مفہوم سمجھ کر غصے میں آجاتی ہے۔۔۔۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ایسی گھٹیا بات کرنے کی آپ کو شرم انی چاہیے کسی مجبور لڑکی کا فائدہ اٹھاتے ہوے۔۔۔۔وہ غصے میں آپے سے باہر ہوجاتی ہے بس کمی تھی تو ایک تھپڑ مارنے کی۔۔۔۔

اس میں شرم سی کون سی بات میں آپ کی مدد کر رہا ہوں تو اس کے لئے آپ کو بھی میری۔۔۔۔

آپ جس کی بھی مدد کرتے ہے ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہے۔۔۔وہ اس کی بات کاٹے سخت لہجے میں کہتی ہے۔۔۔۔

ارے نہیں نہیں بس آپ سے ہی آپ ہے بھی تو اتنی خوبصورت تو بندا کیا کرے۔۔۔۔ایک منٹ آپ کہیں میری بات کا غلط مطلب تو نہیں لے رہی۔۔۔۔وہ اسے دیکھ کر پوچھتا ہے۔۔۔۔

آپ کی بات سے ہی اندازہ ہورہا ہے آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔۔۔۔وہ اب بھی غصے میں ہی کہتی ہے۔۔۔۔

ارے میں وہ نہیں کہہ رہا جو آپ سمجھ رہی ہے میں تو آپ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔وہ ٹیبل سے اپنی کمر لگا کر سینے پر ہاتھ باندھے کہتا ہے۔۔۔۔

اچھا جب ایسے بات نہیں بنی تو آپ اس پاک رشتے کا سہارا لے رہے ہے ارے آپ کو تو شرم۔۔۔۔

بند کرو اپنی بکواس تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں ایسی گھٹیا حرکت کرو گا تم نے کیا اپنے بھا۔۔۔۔وہ اس کی بات کاٹے غصے میں اس کے قریب ہوکر کہتا بات ادھوری ہی چھوڑ دیتا ہے اور سوہا اس کے غصے سے کہنے پر دو قدم پیچھے ہوتی ہے وہ نازک سی لڑکی کی اس بلڈوزر کے سامنے بولتی ہی بند ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

بولو نکاح کرو گی مجھ سے یہ نکاح بس کاغذی ہوگا میں تم سے کوئی مطالبہ نہیں کرو گا۔۔۔۔وہ اسے یو ڈرتا دیکھ تھوڑا نرم لہجے میں کہتا ہے تو سوہا بھی تھوڑا سمبھال کر دوبارہ اپنے ماتھے پر بل لے آتی ہے تاکہ وہ اسے کمزور نہ سمجھے۔۔۔۔۔

مگر آپ مجھ سے نکاح کیوں کرنا چاہتے ہے۔۔۔۔

جیسے تمہاری مجبوری ہے ویسے میری بھی مجبوری ہے۔۔۔۔۔وہ پھر سے اپنی کمر پیچھے ٹیبل سے لگاے کندھے اوچکالے کہتا ہے۔۔۔۔۔

آپ تو کسی کو بھی خرید کر اس سے نکاح کر سکھتے ہیں پھر میں ہی کیوں۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آتی بھلا اس کی کیا مجبوری ہو سکتی ہے۔۔۔۔

تمہیں بھی تو خرید رہا ہوں۔۔۔۔وہ اس پر طنز کر کے مسکراتا ہے تو سوہا شرمندہ سی ہوجاتی ہے۔۔۔۔

میں تمہیں 6 مہینے بعد چھوڑ دونگا یہ رشتہ کاغذی ہوگا اور عارضی بھی کسی کو پتا نہیں چلے گا کہ تم نے مجھ سے نکاح کیا ہے یہ بات میرے اور تمہارے بیچ رہے گی۔۔۔۔۔وہ اسے شرمندہ دیکھ کر اور مزید بتاتا ہے۔۔۔۔

اگر میں نکاح نہ کرو تو آپ مجھے پیسے نہیں دینگے۔۔۔۔۔وہ اس سے پوچھتی ہے جس پر وہ نفی میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے نہیں چاہیے آپ اپنے پاس ہی رکھیں اپنے پیسے۔۔۔۔وہ غصے سے کہتی باہر کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔۔۔

اگر تم مجھ سے نکاح کرتی ہو تو میں تمہیں پیسے دے دونگا اس سے تمہارے ابو کا علاج بھی ہوجاے گا اور تم تو بیٹی ہو اپنے باپ کے لئے اتنا تو کر ہی سکتی ہو۔۔۔۔وہ اسے جاتا دیکھ مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

خوش قسمت ہو جو مجبوری میں بھی اتنا امیر اور خوبصورت شوہر مل رہا ہے۔۔۔۔۔اس کے روکنے پر وہ مزید کہتا ہے۔۔۔۔۔

لعنت بھیجتی ہوں میں ایسی دولت اور حسین شوہر پر۔۔۔۔۔۔۔وہ غصے سے کہتی باہر چلی جاتی ہے اور دخان مسکراتا ہوا ایک گہری سانس لے کر اپنی چیئر پہ اکر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

جو تو رس جانی اے۔۔۔

دل یہ ٹٹ جانی اے۔۔۔۔

ارے نہیں یہ گانا سوٹ نہیں کر رہا وہ کون سا گانا تھا یار۔۔۔۔۔وہ گانا گا کے بیچ میں ہی چھوڑ کر دوسرا گانا سوچتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں یہ والا۔۔۔۔

ٹھکرا کے میرا پیار میرا انتقام دیکھیں گی۔۔۔۔وہ ہستا ہوا کرسی کو جھولے دیتے ہوے گنگناتا ہے۔۔۔۔

اب تمہیں اپنی بدتمیزی کا بھی حساب دینا ہوگا سوہا غفار۔۔۔۔۔وہ چہرے پر سختی لاکر کہتا ہے اور پھر مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

کون ہے۔۔۔۔۔آرہی ہوں صبر کرو۔۔۔۔۔۔آسیہ جو صحن میں بیٹھی سبزی کاٹ رہی ہوتی ہیں دروازہ بجنے پر سبزی چھوڑے اٹھتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

سوہا اتنی جلدی آگئی تم۔۔۔۔۔وہ جیسی ہی دروازہ کھولتی ہیں تو سامنے سوہا کو دیکھ کر حیرانی سے پوچھتی ہیں اور سوہا انھیں جواب دیے بغیر ایک نظر دیکھ کر ان کی سائیڈ سے نکلتی اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔سوہا بتاؤ تو۔۔۔۔۔وہ بھی دروازہ بند کرے اس کے پیچھے آتی ہیں مگر اس تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ کمرے میں داخل ہوکر دروازہ زور سے بند کردیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں اتے ہی اپنی چادر اور بیگ کو اتار کر زور سے بیڈ پر پٹکتی ہے اور پھر وہی بیڈ پر بیٹھے دونوں ہاتھ منہ پر رکھیں رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

اسے آج پتا نہیں کیوں عجیب لگ رہا تھا اسے دخان سے زیادہ اپنے اوپر غصہ آرہا تھا کہ وہ کیوں گئی وہاں نہ وہ جاتی اور نہ ہی وہ کوئی ایسی بات کرتا۔۔۔۔۔

سوہا بیٹا کوئی بات ہوئی ہے بتاؤ تو۔۔۔۔ سوہا میرا دل بیٹھا جارہا ہے کچھ تو بولو۔۔۔۔۔ سوہا کو مسلسل آسیہ کی آواز آتی ہے مگر اس کی ہمت نہیں ہوتی کہ ان کا سامنا کرے اسے خود سے شرم آتی ہے کہ دخان دورانی اس کے بارے میں ایسی گھٹیا سوچ رکھتا ہے۔۔۔۔

وہ آسیہ کو جواب دینے کے بجائے اپنے آنسو صاف کرے واش روم میں جاتی ہے اور وہاں جاکر بیسن کے سامنے کھڑی ہوکر اپنے آپ کو شیشے میں غور سے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

گوری صاف شفاف رنگت جس پر ایک دھبہ بھی نہیں مڑی ہوئی پلکے گلابی پنکھڑی جیسے خوبصورت ہونٹ براون بڑی آنکھیں کالے لمبے بل وہ تھی بھی تو اتنی خوبصورت کہ جو ایک بار دیکھے دیکھتا رہ جائے۔۔۔

آپ جس کی بھی مدد کرتے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہے۔۔۔

ارے نہیں نہیں بس آپ سے ہی آپ ہے بھی تو اتنی خوبصورت تو بندا کیا کرے۔۔۔۔۔

اس کے کان میں دخان کہ الفاظ گونجتے ہیں جس پر وہ غصے سے نل کھولے اپنے منہ پر پانی کی چھیٹے مارتی ہے------

میں اپنا چہرہ تمہاری گندی نظروں سے پاک کرو گی دخان دورانی-----وہ اپنا چہرہ صابن سے ملتے ہوے کہتی ہے اور نجانے کتنی بار منہ دھولیتی ہے اسے دیکھ کے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے چہرے سے کوئی گندی چیز صاف کر رہی ہو اور وہ گندی چیز دخان کی نظریں تھی اسے اب بھی اپنے چہرے پر اس کی نظرے محسوس ہو رہی تھی جس پہ وہ مسلسل پانی بہا رہی تھی--------

امی کیا ہوا ہے آپ یہاں کیوں کھڑیں ہیں-----روہان جو ابھی ہی باہر سے آتا ہے تو آسیہ کو سوہا کے کمرے کے باہر ٹہلتا ہوا دیکھ کر ان کے پاس اکر پوچھتا ہے------

روہان اچھا ہوا تم اگئے پتا نہیں سوہا کو کیا ہوا ہے دروازہ ہی نہیں کھول رہی افس سے اتے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی اس کی آنکھیں بتارہی تھی کے وہ روئی ہے-----آسیہ روہان کو پرشانی سے کہتی ہیں-----

اچھا رکیں میں بات کرتا ہوں اس سے آپ پریشان نہ ہوں-----وہ آسیہ کو دلاسہ دے کر سوہا کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے------

سوہا۔۔۔ سوہا دروازہ کھولو کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ سوہا۔۔۔۔۔ روہان کی آواز سن کے سوہا اپنا چہرہ اٹھا کے شیشے میں دیکھتی ہے اس کی آنکھیں رونے کے باعث لال اور سوجھ گئی تھی جب کے چہرے منہ دھونے کے باعث گیلا ہورہا تھا وہ جلدی سے اپنا منہ دوپٹے سے صاف کرتی باہر آتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا بیٹا دروازہ کھو۔۔۔۔۔ وہ بولتا ہی ہے کہ سوہا دروازہ کھول دیتی ہے تو آسیہ بھی اس کے سامنے آتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا کیا ہوا ہے تم روئی ہو؟؟؟۔۔۔۔روہان اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر بڑے پیار سے کہتا ہے تو سوہا دوبارہ سے رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔پیسو کا انتظام نہیں ہوا۔۔۔۔۔وہ نظریں نیچی کرلئے کہتی ہے۔۔۔۔۔

تو اس میں رونے والی کون سی بات ہے ہوجاے گا پیسو کا انتظام بھی تم رو تو مت دیکھو ایسے کرو گی تو امی کی بھی طبیعت خراب ہوگی تم چاہتی ہو کے امی بھی بیمار ہوجائے۔۔۔۔۔۔وہ اسے پیار سے سمجھتا ہے جس پر سوہا معصومیت سے نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔۔

تو بس پھر رونا بند کرو اور تیار ہوجاؤ ابو بلا رہے ہیں تمہیں۔۔۔۔۔وہ اس کے آنسو صاف کرتا ہے تو سوہا بھی اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

گڈ جب تک تم تیار ہو تب تک میں بھی کپڑے تبدیل کرلیتا ہوں۔۔۔۔روہان اسے کہتا اپنے کمرے کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔

سوہا سچ بتا بس یہی بات ہے نہ کوئی اور بات تو نہیں ہے۔۔۔۔آسیہ کو یقین نہیں اتا تو وہ سوہا سے پوچھ ہی لیتی ہیں۔۔۔۔۔

نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ابو کے لئے پرشان تھی تبھی رونا آرہا تھا۔۔۔۔وہ ان سے جھوٹ بول دیتی ہے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ تیار ہوجاؤ۔۔۔۔۔وہ اسے کہتی صحن میں جاتی ہیں اور سوہا واپس کمرے میں اکر بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹتی ہے۔۔۔۔

اگر میں بھائی کو بتا دیتی کے مجھے باس نے کیا کہا ہے تو بھائی اس کا حشر نشر ایک کرد یتے۔۔۔۔وہ خود ہی بڑبڑاتی ہے کہ تب ہی اس کا موبائل رینگ ہوتا ہے تو وہ اٹھ کر موبائل اٹھاتی ہے۔۔۔۔۔

یہ کس کا نمبر ہے۔۔۔۔وہ سامنے انجان نمبر کو دیکھیں سوچتی ہے پھر کسی خیال سے اٹھا ہی لیتی ہے۔۔۔۔۔

بڑی دیر کر دی کال اٹھانے میں منیجر صاحبہ۔۔۔۔۔فون میں سے دخان کی بھاری آواز سن کر سوہا کو غصہ ہی آجاتا ہے۔۔۔۔

ذلیل انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی۔۔۔۔

ارے ارے کیا ہوگیا ہے منیجر صاحبہ میں آپ کا باس ہوں آپ مجھ سے ایسے بدتمیزی سے بات نہیں کرسکتی ورنہ میں آپ کو اس جاب سے نکال بھی سکتا ہوں مگر آپ فکر نہ کرے میں آپ کو کبھی جاب سے نہیں نکالوں گا۔۔۔۔۔اسے سوہا کی بات پر غصہ تو بہت اتا ہے مگر پھر غصہ ضبط کرے مسکراتے ہوے کہتا ہے آخر کو مجبوری تھی اس کی ۔۔۔۔

آپ کیا مجھے جاب سے نکالے گے میں ہی آپ کی جاب چھوڑتی ہوں مجھے ویسے بھی کوئی شوق نہیں ہے ایسے ہوس پرست انسان کی کمپنی میں جاب کرنے کا جو مجبور لڑکیوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔۔۔۔۔اسے خود پتا نہیں ہوتا وہ غصے میں کیا کیا بول گئی ہے وہ تو دخان کی غصے بھری آواز سن کر ایکدم چپ ہوجاتی ہے۔۔۔۔

اپنی زبان سمبھال کر بات کرے مس سوہا یہ نہ ہو کل آپ کو اسی ہوس پرست انسان کے پاس آنا ہو مدد مانگنے۔۔۔۔۔۔

میں نہیں اؤ گی کبھی بھی نہیں۔۔۔۔ تو بہتر ہوگا آپ اپنے دماغ سے یہ بات نکال دیں اور اپنے لئے کوئی اور ڈھونڈلیں۔۔۔۔وہ بھی سخت لہجے میں کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

اگر آپ میرے پاس مدد مانگنے آے گی تو اس بار ڈیل میں مزید اضافہ ہوگا۔۔۔۔وہ اس کی بات کو اگنور کرے مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

میں نہیں اؤ گی اور میں آپ کی جاب بھی چھوڑ رہی ہوں۔۔۔۔وہ کہتے ہی کال کاٹ دیتی ہے۔۔۔۔۔

میرا فون کاٹ دیا دخان دورانی کا فون کاٹ دیا چلو کوئی نہیں اپنے لئے ہی سزا کے پہاڑ بنا رہی ہے میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔ وہ موبائل کو اپنے ہاتھ میں گھوماتے ہوے پیچھے کرسی سے ٹیگ لگاتا کندھے اوچکا کر بولتا ہے۔۔۔۔۔

چلو اب مجھے ہی کچھ کرنا ہوگا۔۔۔۔۔وہ کچھ سوچ کرکر پیچھے ہینگ کرا اپنا کوٹ اٹھا کر باہر کی طرف جاتا ہے پتا نہیں وہ کیا کرنے والا تھا اب؟؟۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooo

سوہا تمہیں پتا ہے روہان کے بچے بلکل روہان پر ہیں اور احمر وہ تو اتنی پیاری پیاری باتیں کرتا ہے دل چاہتا ہے بس اس کی باتیں سنتا رہوں۔۔۔۔۔۔غفار ہنستے ہوے سوہا کو بتاتے ہیں تو سوہا کے ساتھ وہاں موجود سب کے چہرے مسکرا جاتے ہیں غفار نے بھی روہان کو معاف کردیا تھا بیٹا تھا کب تک ناراض رہتے۔۔۔۔۔

جی ابو مگر صفا میرے پر ہے امی نے کہا تھا کے میں بھی صفا کی طرف تھی۔۔۔۔۔وہ جلدی سے کہتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں بھئی صفا سوہا پر گئی ہے سوہا بھی بچپن میں ایسی ہی تھی۔۔۔۔ آسیہ روہان کے موبائل میں صفا کی تصویر دیکھتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔

روہان تم اب جلدی سے اپنے بیوی بچوں کو بلا لو بس اب صبر نہیں ہوتا۔۔۔۔

جی ابو وہ لوگ جلد ہی آے گے میں نے کہا تھا کشف کو کہ جتنا جلدی ہوسکے انے کی کوشش کرئے۔۔۔وہ اپنے باپ کی بیچینی دیکھ کر مسکراتے ہوے کہتا ہے اور سوچتا ہے کہ چلو شکر ابو نے معاف تو کردیا۔۔۔۔

ابو مجھے لگتا ہے احمر آپ کے پاس ہی رہا کرے گا دیکھا نہیں کیسے ابو سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔ سیف اپنے باپ کی ٹانگے دباتے ہوے کہتا ہے روہان اور سیف غفار کی ٹانگیں دبا رہے تھے سوہا اپنے باپ کو سیب کے سلائس کاٹ کر دے رہی تھی جبکہ آسیہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھی روہان کے بچوں کی تصویریں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں تو دادا ہوں دادا پوتو میں تو ویسے ہی بہت پیار ہوتا ہے۔۔۔۔۔وہ تھوڑا فخر سے کہتے ہیں تو سب مسکرا دیتے ہیں اور سوہا شکر ادا کرتی کے اس کی فیملی دوبارہ پہلے جیسی ہوگئی ہے سب خوش ہیں مگر وہ ایک آنے والے طوفان سے انجان تھی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

آج کیسے یاد کرلیا مجھے دخان دورانی نے۔۔۔۔۔

بس کبھی کبھی ڈاکٹر سے بھی کام پر جاتے ہیں۔۔۔۔وہ کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوے مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

کبھی بغیر کام کے بھی یاد کرلیا کرو ہر وقت کام کام کام ۔۔۔۔۔ کبھی دادی کی طبیعت کے لئے آتے ہو کبھی انکل کی ویسے دادی اب کیسی ہیں۔۔۔۔۔۔وہ اس پر طنز کرتا ہے ڈاکٹر صمد دخان کا کلاس فیلو تھا میٹرک تک تو دونوں ساتھ تھے پھر اگے صمد نے ڈاکٹر بننا تھا تو اس نے کوئی اور کالج میں اڈمیشن لے لیا تھا مگر دونوں میں دوستی ابھی تک قائم تھی بہت کم۔۔۔۔۔

ہاں اللہ کا شکر ہے دادی بلکل ٹھیک ہیں تم وہ سنو جس کام سے میں آیا ہوں۔۔۔۔۔۔

ہاں بولو کیا کام ہے۔۔۔۔۔وہ آنکھیں گھوما کر کام پر زور دے کر بولتا ہے۔۔۔۔۔۔

تمہارے ہوسپیٹل میں کوئی ہارٹ پیشنٹ ہیں۔۔۔۔۔۔وہ تھوڑا اس کی طرف جھک کر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

ہمارے ہوسپیٹل میں تو بہت سے ہارٹ پیشنٹ ہیں تم کس کے بارے میں بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔

غفار۔۔۔۔۔غفار نام ہے پیشنٹ کا۔۔۔۔وہ جلدی سے بولتا ہے۔۔۔۔

اچھا غفار صاحب کی بات کر رہے ہو ہاں وہ ڈاکٹر عارف کے پیشنٹ تھے مگر ابھی کچھ دنوں سے وہ اوٹ اوف سٹی گئے ہیں تو میں ان کا علاج کر رہا ہوں ان کا بائے پاس ہونا ہے مگر ان کی

فیملی کے پاس پیسے ارینج نہیں ہو پارہے اور تمہیں پتا ہے یہ گورنمنٹ کا ہوسپیٹل تو ہے نہیں جو ہزارو میں کام ہوجاے ادھر یہ اصول ہے کے پہلے پیسے جمع کرواؤ پھر اگے علاج ہوگا۔۔۔۔۔وہ یاد انے پر بولتا ہے۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔۔۔وہ اتنا کہہ کر سوچتا ہے کہ اس سے بات کیسے کرے۔۔۔۔

ویسے وہ کون ہے تمہارے۔۔۔۔وہ اس سے پوچھتا ہے جس پر وہ مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔

وہ میرے ہونے والے سسر ہیں۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔تمہارے سسر ہیں تو پہلے کیوں نہیں بتایا میں۔۔۔۔

نہیں نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کچھ کرنے کی تم بس میرا ایک کام کردو۔۔۔۔۔وہ نفی کر کے اپنے مطلب کی بات کرتا ہے تو صمد بھی سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

ہاں کہو کیا بات ہے میرے بس میں ہوا تو ضرور کرو گا۔۔۔۔

وہ دراصل غفار صاحب کا جو بیٹا ہے نہ وہ نہیں چاہتا کے وہ ٹھیک ہو اگر ان کی ڈیتھ ہوگئی تو ساری جائیداد اس کے نام ہوگی تبھی وہ ان کے علاج کے پیسے نہیں دے رہا جبکہ اس کے پاس ہیں پیسے ۔۔۔۔۔دخان اتنی صفائی سے جھوٹ بولتا ہے کہ کوئی کہہ ہی نہیں سکتا کے یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔

افف۔۔۔کیسا بیٹا ہے جائیداد کے لئے باپ کو مار رہا ہے حد ہے ویسے۔۔۔۔۔صمد کو روہان پر غصہ اتا ہے اس نے کہا ہی ایسے تھا کہ بندے کو غصہ ہی آجاے۔۔۔۔۔۔

اب تم نے میرا یہ کام کرنا ہے کے تم نے انھیں جاکر کہنا ہے کہ کل تک پیسو کا انتظام کرو ورنہ آپ کے ابو کو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

پر ایسا کرنے سے کیا ہوگا۔۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کہنا کیا چاہ رہا ہے۔۔۔۔

ایسا کرنے سے ان کی بیٹی یعنی میری ہونے والی بیوی میرے پاس آے گی پیسے لینے تو۔۔۔۔

اچھا اچھا دخان میں سمجھ گیا ہوں تم کیا کہنا چاہ رہے ہو۔۔۔۔وہ دخان کی بات کاٹ کر مسکراتے ہوے کہتا ہے جس پر دخان بھی مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا پھر بتاؤ کیا سمجھ گئے ہو۔۔۔۔۔۔وہ ائبرو اٹھا کر پوچھتا ہے جس پر صمد بھی مسکرا کر بتاتا ہے۔۔۔۔۔

تم اس لڑکی کو پسند کرتے ہو اور تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے پیسے مانگنے آے اور تم اس کی مدد کرکے اس کے دل میں اپنے لئے جگہ بنا لو رائٹ۔۔۔۔۔اس نے کسی حد تک اندازہ سہی لگایا تھا تو دخان نے بھی اس کو اسی کے اندازے میں رہنے دیا۔۔۔۔۔

واہ کیا اندازہ لگایا ہے اب تم میرا کام کر دینا۔۔۔۔۔

ہاں کردونگا بلکہ ابھی ہی جاکر ان کی جو مشین لگی ہے تو دل کی دھڑکن تیز کردیتا ہوں۔۔۔وہ بھی اسی کا دوست تھا۔۔۔

ہاں جو کرنا ہے کرو بس وہ میرے پاس انی چاہیے۔۔۔وہ کھڑا ہوکر اپنا کوٹ درست کرتا پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے۔۔۔۔

اگر تم کہو تو میں اسے کہہ بھی دیتا ہوں۔۔۔۔

نہیں تم کچھ نہیں کہنا وہ خود ہی آجاے گی۔۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتا کہتا ہے۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔۔اچھا ان کا بیٹا بھی صحیح ہے نہ۔۔۔۔وہ بول کر اسے دیکھتا ہے جس پر وہ ہنستا ہوا اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔

مجھے پہلے ہی لگا تھا کیوں کہ وہ ایسا لگا ہی نہیں مجھے وہ تو بہت خدمت کر رہا تھا اپنے باپ کی۔۔۔۔

اچھا چھوڑو اب میں چلتا ہوں تم یاد سے میرا کام کر دینا۔۔۔۔وہ کہہ کر اپنا موبائل ٹیبل سے اٹھاتا باہر کی طرف جاتا ہے اور صمد اس کے جاتے ہی مسکراتا ہوا اس کی شان میں ایک فقرہ بولتا ہے۔۔۔۔۔

دخان دورانی جیسا شیطان کبھی پیدا ہی نہیں ہوا یہ بندا وہ کچھ کرتا ہے جس کی خبر اگلے بندے کے فرشتوں کو بھی نہیں ہوتی نہ جانے یہ بندا کیا چیز ہے۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

سوہا تم چلو میں اتا ہوں۔۔۔۔۔۔روہان سوہا کو باہر جانے کا کہہ کر غفار کے کمرے میں جاتا ہے اور سوہا اثبات میں سر ہلاتی ہو سپیٹل کی سیڑیوں کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ سیڑیاں کی طرف آتی ہی ہے کہ اسے سیڑیوں پہ دخان کھڑا نظر آتا ہے جو اس کی طرف پیٹھ کرے کھڑا فون کان سے لگاے کسی سے بات کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

وہ پہلے حیرانی پھر اس کی پشت کو نفرت سے دیکھ کر سیڑیاں اترتی ہے۔۔۔۔

ہاں بس ڈیل فائنل۔۔۔۔۔وہ بات کرتے ہوے جیسے ہی مڑتا ہے تو سامنے سوہا کو سیڑیوں سے اترتا دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے وہ جلدی سے کال کاٹ کر اس کے سامنے ہاتھ کرے اس کا راستہ روکے کھڑا ہوجاتا ہے جس پر سوہا پہلے اس کے ہاتھ اور پھر اسے قہر بھری نظروں سے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

زہ نصیب۔۔۔۔آپ کا غصہ افف۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے آنکھیں بند کرلئے کہتا ہے۔۔۔۔

راستہ چھوڑے میرا۔۔۔۔۔اسے اس کی حرکت پر بہت غصہ اتا ہے تو وہ سخت لہجے میں کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

اور اگر نہ چھوڑو تو وہ اس کے قریب ہوکر اس کی آنکھوں میں دیکھیں پوچھتا ہے جس پر سوہا دو سیڑیاں اوپر ہوتی ہے۔۔۔۔۔

پپ۔۔۔پیچھے ہٹیں ورنہ میں شور مچا دونگی۔۔۔وہ اس کی نظروں سے گھبراتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

مچا دو مجھے کیا۔۔۔۔وہ پینٹ کی جیبو میں ہاتھ ڈالے ایک سیڑی اوپر چڑ کر کندھے اوچکاتا ہے جس پر سوہا گھبرا کر ایک سیڑی اور اوپر ہوتی ہے۔۔۔۔

دیکھیں میرا راستہ چھوڑ دیں۔۔۔ور۔۔۔ ورنہ اچ۔۔۔اچھا نہیں ہوگا۔۔۔وہ انگلی اٹھا کر اسے وعن کرتی ہے۔۔۔

ورنہ کیا کرو گی تم۔۔۔وہ مسکراتا ہوا ایک سیڑی اور اوپر چڑتا ہے جس پر سوہا کا صبر جواب دے دیتا ہے اور۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

سوہا خود پر کنٹرول نہیں کر پاتی اور زور سے اس کے دائے گال پر تھپڑ مار دیتی ہے تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ دخان کا منہ ہی دوسری طرف جھک جاتا ہے وہ اپنے گال پہ ہاتھ رکھیں حیرانی اور بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے سوہا کو دیکھتا ہے اسے کہا توقع تھی سوہا سے اس تھپڑ کی۔۔۔۔

اور سوہا بیچاری حیرانی سے منہ کھولے اپنا ہاتھ دیکھتی ہے کہ اس میں اتنی ہمت کہا سے آگئی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔میں نے کہا تھا کہ مجھے تنگ مت کرے ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔سوری۔۔۔۔وہ گھبراتی جلدی سے کہتی اس کو ایسے ہی حیران چھوڑ کر اس کی سائیڈ سے نکلتی ہی ہے کہ وہ غصے میں اس کا بازو دبوچ کر اپنی طرف کھینچتا ہے وہ تو شکر تھا کہ وہ دونوں جہاں کھڑے تھے وہاں کوئی تھا نہیں ورنہ تو دخان کی عزت کا جنازہ ہی نکل جاتا۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تھپڑ مارنے کی تم جانتی بھی ہو تم نے کس کو تھپڑ مارا ہے۔۔۔۔۔وہ انکھوں میں غصہ لیے اتنی زور سے اس کا بازو دبوچتا کر اپنی طرف کھنچتا ہے کہ سوہا کو اس کی انگلیاں اپنے بازو کے اندر ڈھستی محسوس ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ ابھی تو بس تھپڑ مارا ہے اگر دوبارہ ایسی حرکت کی تو جوتی بھی اتار لونگی۔۔۔۔۔وہ اس سے زبردستی اپنا ہاتھ چھوڑوا کر غصے سے کہتی وہاں سے چلی جاتی ہے اور دخان غصے سے اس کی پشت کو تکتا ہے۔۔۔۔۔۔

اس تھپڑ کا بدلہ بھی تمہیں چکانا ہوگا سوہا غفار تمہاری زندگی میں نے جہنم نہیں بنادی تو میرا نام بھی دخان دورانی نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ غصے میں کہتا خود بھی اپنی منزل کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا جب باہر آتی ہے تو روہان کار کے باہر کھڑا اسی کا انتظار کر رہا ہوتا ہے کار غفار کی ہی تھی جو اس کے بیمار ہونے کی وجہ سے گھر میں ہی کھڑی رہتی تھی اب جبکہ روہان آگیا تھا تو وہ مہران روہان کے استمال میں آگئی تھی-----

سوہا کہا رہ گئی تھی تم مجھ سے پہلے باہر انے کے لئے نکلی تھیں اور دیکھو اب پہنچ رہی ہو------روہان جو خود لفٹ میں آیا ہوتا ہے سوہا کو اتا دیکھ اسے داٹتا ہے-----

بھائی وہ ایک انٹی تھی انھیں مدد چاہیے تھی تبھی میں ان کی مدد کر رہی تھی----وہ گھبراتے ہوے کہتی ہے-----

اچھا ٹھیک ہے مگر تم کپکپا کیوں رہی ہو تمہیں بخار تو نہیں ہے -----وہ اس کے ہاتھ دیکھتا ہے جو کپکپا رہے ہوتے ہیں وہ دخان کے سامنے تو غصہ کر رہی تھی مگر وہ ڈر کتنا رہی تھی یہ بس اسے ہی پتا تھی آج پہلی بار اس نے کسی لڑکے پر ہاتھ اٹھایا تھا وہ بھی دخان پر----

نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں چلے چلتے ہیں-----وہ جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولے بیٹھتی ہے تو روہان بھی گھوم کر ڈرایونگ سیٹ سمبھالتا ہے-----

گاڑی سٹارٹ ہونے پر جب سوہا باہر دیکھتی ہے تو دخان اسے دیکھیں ڈھیٹ بنے مسکرا رہا ہوتا ہے وہ اسے دیکھے غصے سے دوسری طرف منہ کرتی ہے جس پر دخان اسے دیکھانے کے لئے اپنے دل پر ہاتھ رکھتا ہے جسے اس کی یہ ادا دل پر لگی ہو-------

توبہ ہے یہ بندا تھپڑ کھا کر بھی نہیں سدھرا۔۔۔وہ اس کی حرکت دیکھ چکی ہوتی ہے تبھی دل میں ہی سوچتی ہے۔۔۔۔۔۔

اور دخان اس کی گاڑی نکل جانے کے بعد فورا اپنی مسکراہٹ سمٹ کر وہی غصے والے موند میں آجاتا ہے جیسے وہ ابھی مسکرایا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

کام ہوگیا؟؟۔۔۔۔صمد ایک نرس سے پوچھتا ہے۔۔۔

جی سر مگر ایسے ان کی ڈیتھ بھی ہوسکتی ہے جو کرنا ہے جلدی کرے۔۔۔۔نرس گھبراتے ہوے کہتی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ اور پہلے ان کے بیٹے کو اور پھر مجھے اکر بتانا ٹھیک ہے۔۔۔وہ اسے سمجھاتے ہوے کہتا ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی باہر چلی جاتی ہے اور وہ سامنے ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتا نمبر ڈائل کرتا ہے جو ایک دو بیل کے بعد اٹھالیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں بولو ہوگیا کام؟؟؟۔۔۔۔فون میں سے دخان کی بیچنی سی آواز گونجتی ہے۔۔۔۔

نہیں ابھی میں نے نرس کو بھیجا ہے وہ ان کے بیٹے کو بتاے گی کہ آپ کے ابو کی اچانک طبیعت خراب ہوگئی ہے رات تک دیکھنا وہ لڑکی تمہیں کال ضرور کرے گی۔۔۔۔۔

اور اگر میرا کام نہیں ہوا تو تم جانتے ہو میں کیا کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔

ہاں میں جانتا ہوں تمہارا کام ہوجاے گا تم فکر مت کرو۔۔۔۔۔۔۔وہ اسے تسلی دیتا ہے۔۔۔۔۔
ہمممم۔۔۔۔۔دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اگے سے دخان بس اتنا ہی کہتا ہے۔۔۔۔۔۔
ہاں دیکھ لینا۔۔۔۔۔۔۔ اچھا چلو بائے مجھے تمہارا کام بھی کرنا ہے پھر بات ہوتی ہے۔۔۔۔وہ اس کی باتوں سے ڈرتے ہوے جلدی سے کہہ کر فون رکھ دیتا ہے۔۔۔۔۔
افف۔۔۔۔۔اللہ کرے وہ لڑکی چلی جائے اس کے پاس پیسے مانگنے ورنہ یہ مجھے مار دیگا۔۔۔۔۔وہ موبائل سامنے کرتا سر جھٹکتا ہے۔۔۔۔۔۔
○ ○

آپ کے ابو کی طبیعت ایکدم بگڑ گئی ہے پلیز آپ جلدی پیسو کا بندوبست کرے ان کا بائے پاس جلد کرنا ہوگا۔۔۔۔۔ نرس غفار کے کمرے سے باہر اکر روہان کو بتاتی ہے۔۔۔۔۔
کیا ہوا ہے ابو کو ابھی تک تو ٹھیک تھے میں خود دیکھ کر آیا تھا۔۔۔۔۔وہ پرشانی سے کھڑا ہوکر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔
یہ ہارٹ پیشنٹ ہیں طبیعت خراب ہوجاتی ہے آپ بس جلدی سے پیسو کا انتظام کریں میں جب تک ڈاکٹر کو بولاتی ہوں۔۔۔۔۔وہ نظر چرا کر کہتی صمد کے کمرے کی طرف جاتی ہے اور روہان کو کچھ سمجھ نہیں اتا کہ وہ کیا کرے اتنے میں ہی اس کا موبائل رینگ کرتا ہے۔۔۔۔۔
ہیلو۔۔۔۔۔

بھائی کیا ہوا آپ کی آواز کو ابو تو ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔سوہا روہان کی لڑکھڑاتی آواز سن کر پرشان ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

سو۔۔۔سوہا ابو کی طبیعت اچانک ہی خراب ہوگئی ہے یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں جلد سے جلد بائے پاس کرنا ہوگا مگر اس سے پہلے ہمیں پیسے جمع کروانے ہونگے۔۔۔۔۔روہان بھیگی آواز میں کہتا ہے۔۔۔۔۔

بھائی آپ ان کو بولے نہ کہ ہم دے دینگے پیسے مگر علاج تو کردیں۔۔۔۔۔

سوہا وہ نہیں مان رہے یہ لوگ انسان ہی نہیں ہیں انہیں لوگوں سے زیادہ پیسے عزیز ہیں اب میں کیا کرو تم فون رکھو میں بات کرتا ہوں کسی سے۔۔۔۔۔وہ انھیں برا بھلا کہہ کر فون رکھتا ہے اور سوہا فون کان سے ہٹا کر رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

کیا کرو میں کہا سے پیسے لاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔دخان سے پیسے مانگ لوں۔۔۔۔۔نہیں نہیں میں یہ نہیں کر سکتی وہ کتنی گھٹیا سوچ کا مالک ہے۔۔۔۔۔وہ سوچ کر خود ہی نفی کرتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا اپنے باپ کو بچانا ہے تو قربانی دینی ہوگی۔۔۔۔۔سوہا کو اپنے دل سے ہی آواز آتی ہے۔۔۔۔

نہیں اگر باپ کو پتا چلا کہ میں نے چھپ کر نکاح کیا ہے تو وہ ویسے ہی مر جائے گے۔۔۔۔

لیکن وہ تمہیں 6 مہینے بعد چھوڑ بھی تو دیگا تو ابھی تمہارا باپ اذیت میں ہے اس کا سوچو کل کس نے دیکھا ہے آج جو ہے اس کا سوچو۔۔۔۔۔اسے پھر دل سے آواز آتی ہے دماغ اور دل

کی اس جنگ میں وہ اپنا سر تھام کر بیٹھ جاتی ہے اسے سمجھ نہیں اتا کہ وہ کیا کرے پھر وہ آخر فیصلہ لے ہی لیتی ہے اور موبائل اٹھاکر نمبر ڈائل کرتی ہے------

کیا وہ میری مدد کرے گا آج میں نے تو اسے تھپڑ بھی مارا تھا-----وہ فون کان سے لگائی اپنے ناخون کھاتی ہوئی سوچتی ہے بیل مسلسل جا رہی ہوتی ہے مگر کوئی اٹھا نہیں رہا ہوتا-----

کیا ہے فون کیوں نہیں اٹھارہے-----وہ بیزاری سے فون کان سے ہٹاے بڑبڑاتی ہے اور پھر دوبارہ کال ملاتی ہے-----

○ ○

دخان آرام سے اپنے کمرے میں اوندھے منہ لیٹا سو رہا ہوتا ہے کہ اس کا موبائل رینگ کرتا ہے جسے تو پہلے وہ اٹھاتا نہیں ہے پھر جب تنگ ہوجاتا ہے تو سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر موبائل اٹھاتا بند آنکھوں سے ہی یس کرے کان سے لگاتا ہے-----

ہیلو-----نیند میں ڈوبی بند انکھو سے کہتا ہے جس پر سوہا اس کی آواز سن کر اپنے ہونٹ کاٹتی ہے اسے سمجھ نہیں اتا کہ کیسے بات شروع کرے-----

کون ہو------ اگر اپنی سانسو کی ہی آواز سنانی ہے تو صبح کرنا کال بائے-----وہ کسی کو نہ بولتا دیکھ بیزاری سے کہتا فون کاٹنے ہی لگتا ہے کہ-----

نہیں پلیز کال مت کاٹیے گا مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔سوہا جلدی سے اسے کہتی ہے تو دخان کی آنکھیں اس کی آواز سن کر ہی ایکدم کھول جاتی ہیں وہ جلدی سے موبائل اپنی انکھوں کے سامنے کرتا ہے جس سے کمرے میں اندھیرا ہونے کے باعث موبائل کی روشنی اس کے چہرے پر پڑتی ہے سامنے نمبر دیکھ اس کے ہونٹوں پر فتح سی مسکراہٹ آجاتی ہے جس پر وہ دوبارہ فون کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔

آج کیسے یاد کرلیا آپ نے منیجر صاحبہ مجھ جسے ہوس پرست اور گھٹیا انسان کو۔۔۔وہ مسکراتا ہوا اپنا ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھتے ہوے کہتا ہے جبکہ دوسرے ہاتھ سے موبائل کان سے لگایا ہوتا ہے۔۔۔۔

سوہا اس کی بات کو اگنور کرے اپنے مطلب کی بات کرتی ہے۔۔۔۔

سر مجھے۔۔۔۔

کیا کہا سر۔۔۔نہیں نہیں آپ مجھے گھٹیا ہوس پرست یہ چور کہہ سکتی ہیں میں مائنڈ نہیں کرو گا۔۔۔۔وہ اس کی بات کاٹے کہتا ہے جس پر سوہا موبائل کان سے ہٹا کر اپنے سامنے کرے اسے گھورتی ہے جیسے موبائل نہیں دخان ہو سامنے۔۔۔۔۔

مجھے پیسے چاہیے پلیز آپ میری مدد کردیں۔۔۔۔وہ دوبارہ فون کان سے لگاے اپنا غصہ ضبط کرے کہتی ہے مجبوری نہ ہوتی تو وہ کبھی اس کی بکواس نہیں سنتی۔۔۔۔

یہ کیا بات کردی آپ نے میری تو ساری دولت آپ کی ہے لیکن اس کے لئے۔۔۔۔

میں تیار ہوں آپ سے نکاح کرنے کے لئے بس آپ میرے ابو کا علاج کروا دیں۔۔۔۔وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے کہہ دیتی ہے جس پر وہ مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔

مگر میں نے کہا تھا کے ڈیل میں بھی اضافہ ہوگا۔۔۔۔۔وہ اسے یاد دلاتا ہے جس سے سوہا کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں۔۔۔۔۔

یہ کب کہا آپ نے مجھے نہیں یاد۔۔۔۔۔اسے سچ میں یاد نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا آپ کو یاد نہیں ہوگا خیر ڈیل جب نکاح ہوگا اس سے کچھ منٹ پہلے بتاؤ گا ابھی تمہارے ابو کا بائے پاس ہونا زیادہ ضروری ہے اسی لئے میں ابھی پیسے بھیجوا رہا ہوں ہوسپیٹل ایک آدمی کے ہاتھ تم وہاں سے اس سے لے لینا میں تمہیں اس کی پک بھی سینڈ کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔وہ اپنے اوپر سے کمفرٹر اٹھاتا ہوا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ مجھے سینڈ کردیں۔۔۔۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔۔۔سوہا جو موبائل کان سے ہٹا رہی ہوتی ہے اس کی آواز پر دوبارہ کان سے لگاتی ہے۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

تم نے تھپڑ بہت زور سے مارا تھا ابھی تک جلن ہو رہی ہے۔۔۔۔وہ اپنا گال ملتے ہوے کہتا ہے جس پر سوہا۔۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔کہہ کر کال کاٹ دیتی ہے تو دخان بھی مسکراتا ہوا موبائل کان سے ہٹاتا ہے۔۔۔۔۔

چلو جی کھیل شروع۔۔۔۔۔الہی بخش۔۔۔۔الہی بخش۔۔۔۔وہ خود سے کہتا الہی بخش کو آواز لگاتا ہے جو ٹھیک 30 سیکنڈ میں اس کے سامنے ہوتا ہے۔۔۔۔

جی صاحب جی ۔۔۔۔خیریت اس وقت بولایا۔۔۔وہ کمرے میں آنکھیں مسلتا ہوا اتے ہی گھڑی کی طرف دیکھتا ہے جو رات کے تین بجا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

ہاں میں ایک چیک دیتا ہوں جس ہوسپیٹل میں دادی کو لے کر جاتے ہیں نہ وہاں باہر ہی ایک لڑکی کھڑی ہوگی اسے دے آنا۔۔۔۔وہ سائیڈ ٹیبل کی دراز کھول کر ایک چیک بک نکالتے ہوے کہتا ہے جس پر الہی بخش اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

یہ چیک رکھو اور ذرا ایک اپنی تصویر کھیچواو۔۔۔وہ اسے چیک دے کر اپنا موبائل اٹھاتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

صاحب جی میں بالوں میں کنگی کرلوں۔۔۔وہ کیمرا ان ہوتے دیکھ فورا کہتا ہے جس پر دخان ماتھے پر بل ڈالے اثبات میں سر ہلاتا ہے تو وہ جلدی سے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی کنگی

نکالتا اپنے بالوں میں کنگی کر کے جیب سے ایک چھوٹا سا شیشہ نکال کر اپنے آپ کو دیکھتا ہے پھر جب یقین ہوجاتا ہے کہ اچھا لگ رہا ہے تو دونوں چیزیں دوبارہ جیب میں ڈال کر مسکراتے ہوے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوجاتا ہے-----

جس کو تم پیسے دینے جا رہے ہو اسے دیکھانا ہے کہ یہ بندا آرہا ہے تاکہ وہ تمہیں پہچان سکھے تم تو ایسے کر رہے ہو جیسے تمہاری فوٹو میرج برو بھیج رہا ہوں----وہ اس کی تصویر لیتا ہوا کہتا ہے-----

کیا ہوا جاؤ اب----دخان جو تصویر سینڈ بھی کر چکا ہوتا ہے جب نظر اس پر جاتی ہے جو ویسے ہی کھڑا اس کے موبائل میں جھانک رہا ہوتا ہے تو غصے سے کہتا ہے-----

جی جی صاحب -----وہ جلدی سے کہتا اس کے کمرے سے باہر چلا جاتا ہے اور دخان کچھ سوچ کر مسکراتا ہوا لیٹ کر اپنی نیند کو آواز لگاتا ہے اسے بس اب کل کا انتظار تھا یہی سوچتے ہوے بہت جلد نیند اس پر مہربان ہوجاتی ہے------

○ ○

سوہا جو ابھی ہی ہوسپیٹل پہنچی ہوتی ہے باہر کھڑی دخان کے اس ملازم کو ڈھونٹتی ہے جس کی پک دخان نے کچھ دیر پہلے بھیجی ہوتی ہے-----

کہا ہے۔۔۔ہاں وہ رہا۔۔۔وہ ابھی چارو طرف نظریں گھوما رہی ہوتی ہے کہ اسے الہی بخش سامنے کھڑا نظر اتا ہے جسے دیکھ کے لگتا ہے کہ وہ بھی سوہا کو ڈھونڈھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

اسکیوز می آپ کو سر دخان نے بھیجھا ہے۔۔۔۔وہ اس کے پاس جاکر پوچھتی ہے جس پر وہ بھی اس کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔۔

جی آپ مس سوہا ہیں۔۔۔۔وہ بھی تزدیک کرتا ہے جس پر سوہا اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

جی میں سوہا ہوں۔۔۔۔

یہ لیجئے آپ کی امانت۔۔۔وہ ایک چیک اسے دیتا ہے جس پر سوہا اس کا شکریہ ادا کرے ہو سپیٹل کے اندرونی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

سوہا جیسی اندر داخل ہوتی ہے تو سامنے ہی روہان فون کان سے لگاے پرشانی میں ٹہل رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

بھائی۔۔۔وہ اس کے پاس جاکر اسے مخاطب کرتی ہے جس پر روہان اسے مڑ کر دیکھتا ہے اور دیکھتے ہی اس کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں۔۔۔۔

تم اتنی رات کو اکیلی آئی ہو کیوں۔۔۔

بھائی مجھے ابو کی فکر ہورہی تھی تو میں آگئی اور میں نے امی اور سیف کو کچھ نہیں بتایا بس اکیلے ہی آگئی وہ لوگ سو رہے تھے تو۔۔۔۔

سوہا تمہیں پتا ہے صبح کے چار بج رہے ہیں اس وقت کون لڑکی گھر سے نکلتی ہے
اگر۔۔۔۔روہان اس کی بات کاٹ کر کہتا ہے کہ سوہا بھی اس کی بات کاٹ کر پیسے اگے کر
دیتی ہے۔۔۔۔۔
بھائی یہ پیسو کا انتظام ہوگیا ہے آپ پہلے یہ جمع کرا دیں پھر بھلے مجھے داٹ لیجئے گا۔۔۔۔۔وہ
نظریں نیچی کرے کہتی ہے اور روہان اس کے ہاتھ سے پیسے لے کر حیرانی سے اسے دیکھتا
ہے۔۔۔۔۔
یہ پیسے۔۔۔۔۔
بھائی میرے باس نے دیے ہیں میں نے دوبارہ انھیں کال کی تھی تو وہ مان گئے
تھے۔۔۔۔۔سوہا آدھا سچ اور آدھا جھوٹ بتاتی ہے۔۔۔۔۔
پیسو کا انتظام ہوا آپ کے ابو کی طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے۔۔۔۔۔وہی نرس دوبارہ اکر روہان
سے کہتی ہے۔۔۔۔۔
جی جی ہوگیا ہے میں جمع کروا رہا ہوں آپ لوگ سٹارٹ کرے بالئے پاس۔۔۔۔۔۔روہان جلدی
سے کہتا کاؤنٹر کی طرف جاتا ہے اور سوہا وہیں بینچ پر بیٹھ کر دعا کرتی ہے۔۔۔۔۔۔
○ ○

ہاں بولو جعلی ڈاکٹر۔۔۔۔دخان ائینے کے سامنے کھڑا اپنی ٹائی بناتے ہوے کہتا ہے جبکہ فون اس نے اپنے سامنے ہی اسپیکر پر کرا ہوتا ہے۔۔۔۔

یہ جالی ڈاکٹر کس کو بول رہا ہے تو۔۔۔۔صمد جو اس کے منہ سے اپنے لئے تعریف سننے کا منتظر تھا اب اپنے لئے ایسے الفاظ سن کر غصے سے بولتا ہے۔۔۔۔

ابھی میں بات کس سے کر رہا ہوں تم سے اور ڈاکٹر بھی تم ہی ہو تو ظاہر سی بات ہے تمہیں ہی کہو گا نہ۔۔۔۔وہ اب اپنے بال بناتا ہے۔۔۔

خیر چھوڑو ان باتوں کو میں نے تمہیں یہ بتانا تھا کہ غفار صاحب کا بائے پاس کامیاب ہوگیا ہے۔۔۔۔وہ خود ہی بات بدل دیتا ہے پتا تھا وہ جتنا بولے گا دخان اس سے زیادہ بولے گا اور جب دخان بے عزت کرنے پر آے تو سامنے والا خود ہی اپنی عزت کی خاطر چپ ہوجاتا تھا کیونکہ اس سے کوئی جیت نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

چلو مبارک ہو وہ بچ گئے ورنہ میں سمجھ رہا تھا کے وہ اوپر ہی نہ چلے جائے۔۔۔۔وہ بے پروا سا کہتا موبائل اٹھا کر اپنے کان سے لگاتا ہے اس سے پہلے وہ اسپیکر اوف کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں اور مجھے یقین ہے کے تمہارا بھی کام ہوگیا ہوگا۔۔۔۔

نہ نہ ابھی آدھا ہوا ہے ابھی آدھا باقی ہے سمجھو جو مین کام ہے وہ ابھی رہتا ہے-----وہ سیڑیوں سے اترتا ہوا کہتا ہے اور ساتھ ہی ایک ملازم اس کے انے پر جوس کا گلاس اگے کرتا ہے جسے وہ تھام کر کھڑے کھڑے ہی پی کر خالی گلاس اسے واپس کرتا ہے------

صاحب جی ناشتہ-----

نہیں آج ناشتہ باہر کرنا ہے-----ملازم کے پوچھنے پر وہ کہتا باہر کی طرف جاتا ہے------

خیر تو ہے آج ناشتہ باہر کرو گے کوئی خاص ہے کیا-----صمد اس کی بات سن کر بولتا ہے------

نہیں خاص نہیں ہے بس مجبوری میں اسے خاص بنا رہا ہوں اور اس کے سامنے ظاہر کرو گا کے تم میرے لئے بہت خاص ہو-----وہ مسکراتا ہوا کہتا گاڑی کے پاس اکر روکتا ہے جس پر سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ملازم اسے دیکھ کر فورا اگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے تو وہ گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے------

مجھے تمہاری باتیں سمجھ نہیں آتی بلکل بھی-----وہ اس کی پہلی جیسی باتوں سے چڑ کر بولتا ہے جس پر دخان ہنس دیتا ہے------

ہاہاہاہا-----تم نے اپنا سارا دماغ ڈاکٹر بننے میں ہی لگا دیا اور دخان کی باتیں خالی دماغ میں نہیں آتی جعلی ڈاکٹر -----

دفع ہوجاؤ اور اب مجھے دوبارہ کال مت کرنا بدتمیز انسان۔۔۔۔۔۔

اوکے تم کون سا میری گرل فرینڈ ہو جو میں تمہیں مناؤ گا بائے۔۔۔۔۔۔وہ کہتا مسکراتے ہوے کال کاٹ دیتا ہے اور صمد ہیلو ہیلو کرتا ہی رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

کیسے ہیں اب ابو؟؟؟۔۔۔۔۔۔سوہا روہان کے انے پر پوچھتی ہے جو ابھی ہی غفار کے روم سے آیا ہوتا ہے غفار کے بائے پاس کے بعد اسے روم میں شفٹ کردیا تھا اور ابھی بس ایک کو ملنے کی اجازت تھی تبھی روہان ہی مل کر آیا تھا۔۔۔۔۔۔

اللہ کا شکر ابو ٹھیک ہیں ابھی انھیں نیند کا انجیکشن دیا ہے تبھی سو رہے ہیں۔۔۔۔۔روہان مسکراتا ہوا بتاتا ہے تو سوہا کے ساتھ آسیہ اور سیف کو بھی تسلی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔۔۔سوہا فورا کہتی ہے بے شک وہی زندگی دینے والا تھا دخان تو بس ایک زریعہ تھا۔۔۔۔

اللہ بھلا کرے سوہا تمہارے باس کا کہ جس نے صحیح وقت پر ہماری مدد کردی۔۔۔۔آسیہ سوہا کو کہتی ہیں جس پر سوہا انھیں دیکھتی ہے۔۔۔۔

امی آپ کو کیا پتا خود کو بیچ کر یہ پیسے ملے ہیں ورنہ دخان دورانی رحم دل ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔وہ اپنی ماں کو دیکھ کر زخمی مسکراہٹ کے ساتھ سوچتی ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں سوہا تمہیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اتنی رات میں انہوں نے ہمیں پیسے دیے۔۔۔۔۔روہان بھی اسے کہتا ہے تو وہ اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔۔

امی مجھے افس جانا ہوگا کام تھا ایک اگر آپ کہو۔۔۔۔۔

ہاں ہاں جاؤ تم اور سیف کو بھی لے کر جانا اسے بھی کالج بھیج دینا تمہارے ابو کے پاس میں اور روہان ہیں تم ادھر کی فکر مت کرنا۔۔۔۔آسیہ اسے کہتی ہے جس پر وہ سیف کے ساتھ باہر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

آپی میں آج بس آج کی چھٹی کرلوں پھر کبھی نہیں کرو گا پکّا۔۔۔۔۔سیف باہر اکر سوہا سے مظلوم سی شکل بنا کر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

چپ ہوکر چلو ویسی تمہاری بہت چھٹیاں ہوگئی ہیں یہ نہ ہو تمہیں کالج سے ہی نکال دیں۔۔۔۔۔۔وہ اسے غصے کی نظر سے دیکھ کر بولتی ہے جس پر سیف برا سا منہ بنا کر اس کے ساتھ چلتا ہے۔۔۔۔۔

منہ سہی کرو اور رکشہ روکو۔۔۔۔۔وہ اس کا منہ دیکھیں کہتی ہے جس پر وہ بیزاری سا منہ بنا کر پہلے اسے دیکھتا ہے اور پھر اگے ہوکر ایک رکشے کی طرف ہاتھ کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

میرا نکاح ہے اور میرا اپنا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔دخان افس کی گلاس وال کے سامنے کھڑا سگرٹیٹ ہونٹوں میں دبائے سوچتا ہے پھر کسی خیال کے تحت مسکراتا ہوا مڑ کر ٹیبل سے موبائل اٹھا کر ایک نمبر ملاتا کان سے لگاتا ہے بیل جاتی ہے اور دو بیل کے بعد کال ریسیو بھی کرلی جاتی ہے۔۔۔۔

آپ نے غلطی سے فیض ملک کو کال ملادی ہے دخان دورانی۔۔۔۔۔فون جیسے ہی ریسیو ہوتا ہے تو سامنے سے فیض کی آواز گونجتی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں میں نے فیض ملک کو ہی کال ملائی ہے۔۔۔۔۔وہ سگرٹیٹ کا دھواں ہوا کے سپرد کرے کہتا ہے۔۔۔۔۔

کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا آپ جناب نے مجھے کال کی۔۔۔۔۔اسے یقین نہیں اتا۔۔۔۔۔ اوکے بائے۔۔۔۔۔اسے غصہ اتا ہے اور وہ کہتا فون رکھنے ہی لگتا ہے کہ فیض۔۔۔۔

روکو روکو میں مذاق کر رہا تھا تم تو سیریس ہی ہوگئے۔۔۔۔۔ فیض کے کہنے پر دخان دوبارہ موبائل کان سے لگالیتا ہے۔۔۔۔۔۔

ویسے کس وجہ سے مجھ غریب کو یاد کیا آپ نے۔۔۔۔۔اسے پتا تھا ضرور کوئی کام تو ہوگا۔۔۔۔۔

میں نکاح کر رہا ہوں تو کوئی میرا اپنا یہاں موجود نہیں ہے اور نہ ہی میں کسی کو بولانا چارہا ہوں اسی لئے میں نے سوچا چلو دوست نہ صحیح دوشمن کو ہی اپنی خوشی میں شامل کرلوں۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔ تم نکاح کر رہے ہو کب اور کس سے۔۔۔۔اسے حیرت کا جھٹکا لگتا ہے۔۔۔۔۔

لڑکی سے کر رہا ہوں اور آج۔۔۔۔۔

تو ظاہر سی بات ہے لڑکی سے ہی کرے گا لڑکا سے تو کرنے سے نہ رہا۔۔۔۔۔

ہے ایک لڑکی مجھے پسند آگئی تو بس نکاح کر رہا ہوں تم دوپیر دو بجے تک کوٹ پہنچ جانا۔۔۔۔وہ آدھی بات بتاتا ہے۔۔۔۔

میں پہنچ جاؤ گا مگر یہ تو بتاؤ لڑکی ہے کون۔۔۔۔اس کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی تھی۔۔۔۔

لڑکی انسان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان بھی ہے۔۔۔۔دخان بھی کہاں سہی سے جواب دینے والا تھا۔۔۔۔

لڑکی کہاں سے ہے مجھے یہ بتاؤ۔۔۔۔

یار تو میری ماں ہے جو اتنا پوچھ رہا ہے ابھی آے گا تو دیکھ لینا ابھی میں فون رکھ رہا ہوں تیری بھابھی کو بھی کال کرنی ہے۔۔۔۔

اچھا چل صحیح ہے بائے۔۔۔۔۔فیض کے کہتے ہی وہ فون کاٹ دیتا ہے اور پھر سوہا کا نمبر ڈائل کرے فون کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

آپی ناشتہ تو بنادیں مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔سوہا جو اپنے بالوں کی چوٹی بنا رہی تھی سیف کی آواز سن کے جلدی سے پونی لگا کر باہر آتی ہے۔۔۔۔

صبر تو ذرا سا بھی نہیں ہے تم میں پتا ہے مجھے بھی جاب پر جانا ہے تو میں تیار بھی نہ ہوں۔۔۔وہ سیف کو غصے سے دیکھ کر کچن کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

آپی میں بول بھی رہا تھا کہ آج رہنے دیں میں کل چلا جاؤ گا مگر آپ کو ہی لگی تھی کہ نہیں آج ہی جاؤ۔۔۔۔وہ اس کے کچن میں جاتے ہی اتنی آواز سے بولتا ہے کہ اسے آواز چلی جائے۔۔۔۔

آپی آپ کی کال آرہی ہے۔۔۔۔سیف جو ٹیبل پہ بیٹھا ناشتے کا انتظار کر رہا تھا سوہا کے موبائل پر کال اتا دیکھ موبائل ہاتھ میں لے کر سوہا کو بولتا ہے۔۔۔۔

اٹھا لو میرے ہاتھ ابھی اٹے میں ہو رہے ہیں۔۔۔۔سوہا کچن سے ہی آواز لگاتی ہے تو سیف بھی اس کی بات سن کر کال اٹھا کر کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

ہیلو کون۔۔۔۔۔دخان جو مسکراتا ہوا سوہا کی آواز کا منتظر تھا ابھی کسی لڑکے کی آواز پر موبائل کان سے ہٹا کر اپنے سامنے کرتا ہے۔۔۔۔۔

یہ میں نے کس کو کال ملادی۔۔۔۔۔۔وہ کہتا دوبارہ موبائل کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

یہ مس سوہا غفار کا نمبر نہیں ہے۔۔۔۔حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

جی یہ سوہا غفار کا ہی نمبر ہے آپ کون ہیں۔۔۔۔۔

میں باس ہوں ان کا آپ انھیں موبائل دیں مجھے بات کرنی ہے ان سے۔۔۔۔۔۔

اچھا آپ باس ہیں آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے ہمارے ابو کے علاج کے پیسے دیے۔۔۔۔وہ خوشی سے کہتا ہے اور دخان اس کی بات سن کر مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں اب آپ میری بات کرا دیں سوہا سے مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔اسے سوہا سے بات کرنی تھی بس۔۔۔۔۔

جی میں ابھی کرواتا ہوں۔۔۔۔۔آپی۔۔۔۔آپی ۔۔۔۔

کیا ہے دیکھ نہیں رہا ناشتہ بنا رہی ہوں۔۔۔۔۔سوہا اس کی آواز سن کر غصے سے کہتی ہے اور دخان فون سے اس کی بات سن کر ایک کش لگاتا مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

آپی آپ کے باس کی کال ہے شاید کوئی کام ہے ان کو آپ سے۔۔۔۔۔بس یہ کہنا تھا کہ سوہا جو پراٹھا بیل رہی تھی فورا چھوڑے اس کے ہاتھ سے موبائل لیتی ہے اپنے ہاتھ تک صاف نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم سر۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔آپ ائی نہیں منیجر صاحبہ کہیں اپنا وعدہ بھول تو نہیں گئی۔۔۔۔۔وہ سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسل کر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں سر مجھے یاد ہے میں بس انے ہی والی تھی کہ آپ کا فون آگیا۔۔۔۔وہ چائے کا چولا بند کرے کہتی ہے۔۔۔۔۔

مگر آپ تو ناشتہ بنا رہی تھی میرے خیال سے۔۔۔۔۔وہ ایک اور سگریٹ کو اپنے ہونٹوں سے لگا کر لائٹر کی مدد سے جلاتا ہوا کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔سر وہ۔۔۔۔بس یہ بنا کر آرہی ہوں۔۔۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آتی کہ کیا کہیں۔۔۔۔۔

اچھا چلے پھر میرے افس میں اجائیے گا میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔وہ کہہ کر فون بند کر دیتی ہے اور موبائل سامنے کرے بس دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

کیا میں آج سوہا غفار سے سوہا دخان ہوجاؤ گی کیا شرتیں ہونگی ان کی۔۔۔۔۔وہ یہی سوچ رہی ہوتی ہے کہ سیف کی آواز سے خیالوں سے باہر آتی ہے۔۔۔۔۔۔

آپی ناشتہ دے دیں میں نے جانا بھی ہے پھر-----
ہاں یہ ناشتہ بن گیا ہے تم کرلو میں وہیں سے کچھ لے کر کھالونگی------وہ چائے اور پراٹھا اسے دیتے ہوے کہتی ہے تو سیف لے کر کچن سے باہر چلا جاتا ہے اور وہ اپنے بارے میں سوچ کر ہی فکر میں ہوتی ہے کہ نجانے اب اگے کیا ہوگا اس کی کیا شرتیں ہونگی اس کی مجبوری تھی اگر وہ نکاح سے انکار کردیتی تو دخان کچھ بھی کر سکتا تھا اور اس کی مہربانی یہی تھی کے اس نے اس کے ابو کا علاج کروا دیا تھا یہی سب سوچتے ہی وہ برتن سمیٹ کر کچن سے باہر جاتی ہے------

---

سونیا سر دخان ابھی تک نہیں آئے؟؟؟سوہا جیسی کمپنی میں داخل ہوتی ہے تو رسیپشن پر بیٹھی ایک لڑکی سے پوچھتی ہے-----
نہیں آگئے ہیں ابھی کونفرنس روم میں میٹنگ میں ہیں کیوں تمہیں کوئی کام تھا-----وہ لڑکی بتا کر سوال کرتی ہے جس پر سوہا اثبات میں سر ہلا کر اپنے کمپیوٹر کی طرف جاتی ہے جہاں وہ بیٹھ کر کام کرتی تھی-----

کیا جو میں کرنے جا رہی ہوں وہ صحیح ہے-----وہ چیئر پر بیٹھ کر خود سے سوال کرتی ہے-----
نہیں بلکل غلط ہے میں تو اپنے گھر والوں کو دھوکہ دے رہی ہوں مجھے نہیں کرنا چاہیے نکاح
ہاں مجھے چلے جانا چاہیے-----وہ خود سے فیصلہ لے کر اٹھنے ہی لگتی ہے کہ کونفرنس روم کا
دروازہ کھولتے ہی دخان باہر آتا ہے اور سوہا دخان کو دیکھ کر فورا ہی اپنی سیٹ پر دوبارہ بیٹھ جاتی
ہے شکر تھا کہ ابھی تک دخان نے سوہا کو نہیں دیکھا تھا یہ سوہا سوچتی ہے-----
دخان پینٹ کی جیبو میں دونوں ہاتھ ڈالے پوری وجاہت کے ساتھ اس کے سامنے سے گزرتا ہی
ہے کہ تھورا اگے جاکر ایکدم رک جاتا ہے جسے اس نے کچھ دیکھ لیا ہو اور پھر ایڑی کے بل
تھوڑا گھومتا گردن موڑ کر اسے دیکھ کر مسکراتا ہے جبکہ سوہا مسلسل اپنے ہاتھ کو کیبوڈ پر حرکت
دیتے ہوے اپنی گھبراہٹ کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتی ہے-----
دخان چلتا ہوا اس کے پاس اکر کھڑا ہوتا ہے جس پر سوہا کمپیوٹر سے نظر ہٹا کر اسے دیکھتی
ہے-----
السلام علیکم سر-------
وعلیکم السلام -----مس سوہا میرے افس میں آئے-----وہ کہتا اپنے افس کی طرف جاتا ہے
اور سوہا آنکھیں بند کرے ایک لمبا سانس لے کر کھڑی ہوتی ہے-------

سر میں۔۔۔۔۔

آجائے منیجر صاحبہ آپ کا ہی انتظار تھا۔۔۔وہ اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اجازت دے دیتا ہے جس پر سوہا اجازت ملتے ہی اندر داخل ہوتی ہے۔۔۔۔۔

بیٹھے۔۔۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھتا سامنے کرسی کی طرف اشارہ کرتا ہے تو سوہا بھی اس کے کہنے پر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

دخان اس کے بیٹھنے پر پیچھے کرسی سے ٹیگ لگائے ٹھوڑی پہ ہاتھ پھرتے ہوے اس کا جائزہ لیتا ہے جو لائٹ پنک کلر کی شلوار کامیز پر بلیک کلر کی چادر پہنے بغیر میک اپ کئے ہی حسین لگ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

سوہا کو مسلسل اس کی نظریں اپنے اوپر محسوس ہوتی ہیں جس پر وہ نیچے نظریں کرئے اپنی چادر کو مٹھی میں کرئے اپنا غصہ ضبط کرتی ہے۔۔۔۔۔

اور جب غصہ حد سے بڑ جاتا ہے تو اٹھ کر اس کے سامنے جاکر زور سے اس کے منہ پر تھپڑ مارتی ہے اور دخان حیرت سے اس کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

مس سوہا آپ میری بات سن رہی ہیں نہ۔۔۔۔۔دخان اس کو اپنی طرف دیکھتا اس کے سامنے ہاتھ لہرا کر کہتا ہے جس پر سوہا چوک کر خیالوں سے باہر آتی ہے۔۔۔۔۔

جج۔۔۔۔جی سر کیا کہہ رہے تھے آپ۔۔۔۔۔اسے اپنی پوزیشن پر شرمندگی ہوتی ہے کہ وہ اس کو دیکھ رہی تھی پتا نہیں کتنی دیر سے اور شکر بھی کرتی ہے کے ابھی جو دیکھا وہ خیال تھا۔۔۔۔۔

آپ مجھے دیکھنے میں اتنی مگن تھیں کہ آپ کو پتا ہی نہیں چلا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔۔وہ شرارت سا مسکراتے ہوے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں سر وہ ویسی ہی۔۔۔۔۔سوری۔۔۔۔اسے اب اپنے اوپر غصہ اتا ہے۔۔۔۔۔۔آپ کیا کہہ رہے تھے کس ڈیل کی بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔وہ بغیر اس کی طرف دیکھے پوچھتی ہے جس پر دخان اپنی مسکراہٹ سمیٹ کر سنجیدگی سے بات کا آغاز کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

میری دو شرتیں ہیں نمبر ون میں جہاں کہو گا آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا۔۔۔۔

مگر سر۔۔۔۔

میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی مس سوہا۔۔۔۔۔سوہا جو اس کی پہلی شرت کو سن کر ہی بول اٹھتی ہے دخان اسے فورا ہاتھ کے اشارے سے چپ کروا دیتا ہے جس پر وہ ٹینشن میں چپ ہوکر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

نمبر ٹو مجھے سر نہیں دخان کہہ کر پکاریں گی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔وہ بات مکمل کر کے اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

سر میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جا سکتی میں۔۔۔۔

ڈونٹ وری ہم جب بھی کہیں جائے گے دن کے اجالے میں ہی جائے گے اور ہمیشہ پبلک پلیس پر ہی جایا کرے گے وہ ایکچیلی میری افس کی پارٹی وغیرہ ہوتی رہتی ہیں تو تمہیں میرے ساتھ جانا ہوگا جہاں رات میں ہوگی میں وہاں خود ہی چلا جایا کرو گا۔۔۔۔۔وہ اس کی بات کاٹ کر بولتا ہے تو سوہا سوچ میں پڑ جاتی ہے۔۔۔۔۔

مجھ پر یقین کرو میں تمہارے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کرو گا۔۔۔۔وہ اس کی طرف تھوڑا جھک کر بولتا ہے تو سوہا اسے ایک نظر دیکھ کر نیچے نظریں کرے اثبات میں سر ہلاتی ہے جس سے دخان کہ چہرے پر شیطانی سی مسکراہٹ رقص کرتی ہے۔۔۔۔۔۔

تھیک ہے تم میری گاڑی کے پاس جاکر کھڑی ہو میں اتا ہوں۔۔۔۔وہ اسے کہتا ہے تو وہ سامنے سے اپنا بیگ اٹھا کر کندھے پر لٹکا کر باہر چلی جاتی ہے اور دخان اپنی ٹیبل کی دراز کھول کر اس میں سے رابعہ کی ایک فریم کی ہوئی تصویر نکالتا ہے۔۔۔۔۔

رابعہ اب تمہارا بھائی بھی سوہا کی زندگی تمہاری جیسی بنا دیگا جس طرح اس کے بھائی نے تمہارے ساتھ کیا تھا میرا وعدہ ہے میں اس کا حال تمہارے سے بھی بتر کرو گا تم تو مر گئی ہونا مگر میں

اسے مرنے نہیں دونگا یہ میرا وعدہ ہے تم سے بھی اور خود سے بھی۔۔۔۔۔۔۔وہ دانت پیس کہتا رابعہ کی تصویر کو تھوڑی دیر تک دیکھتا دوبارہ دراز میں رکھ کر پیچھے سے اپنا ہنگ کرا ہوا کوٹ اٹھاکر باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر گھر میں کسی کو پتا چل گیا تو۔۔۔۔۔سوہا اس کے ساتھ کورٹ میں داخل ہوتے ہوے اپنا ڈر ظاہر کرتی ہے۔۔۔۔۔

کسی کو پتا نہیں چلے گا تم بلاوجہ پریشان ہورہی ہو تمہارے گھر میں کون بتائے گا میں یا تم۔۔۔۔میں تو نہیں بتاؤ گا بچی تم تو کیا تم بتاؤ گی ؟؟؟وہ چلتا ہوا کہتا ایک نظر اس کی طرف دیکھتا ہے جو چلتی ہوئی پرشانی میں اپنی انگلیاں مسل رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں نہیں میں کیوں بتاؤ گی۔۔۔۔ آپ تو ویسے بھی 6 مہینے بعد مجھے چھوڑ دینگے۔۔۔۔۔ چھوڑ دینگے نہ؟؟؟ ۔۔۔۔۔وہ کہہ کر پوچھتی ہے جس پر دخان ہنس دیتا ہے۔۔۔۔۔

آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔۔۔وہ اس کی ہنسنے پر ڈر کے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں چھوڑ دونگا اگر تم چاہو گی تو۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے کہتا ہے تو سوہا کچھ کہنے کے بجاے چپ ہی رہتی ہے آج اس کا دل 100 کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا جس کی آواز وہ خود بھی سن سکتی تھی۔۔۔۔

یار تمہارے پاس سموسے کسی کام کے نہیں ہیں ایک پانی کی بوتل دو۔۔۔۔فیض سموسے کھاتے ہوے کہتا ایک پانچ سو کا نوٹ دکاندار کی طرف کرتا ہے اور اس سے پانی کی بوتل لے کر جیسی ہی منہ سے لگاتا ہے تو سامنے سے اسے دخان اتا دیکھتا ہے مگر جھٹکا تو اسے تب لگتا ہے جب اس کے ساتھ سوہا کو دیکھتا ہے سوہا کو دیکھ کر ہی اس کے منہ کا پانی کسی فوارے کی طرح باہر اتا ہے۔۔۔۔

کیا ہوگیا ہے خیر تو ہے ہم دونوں کیا زیادہ ہی پیارے لگ رہے ہے ساتھ میں۔۔۔دخان اس کی طرف اکر اپنی امڈنے والی ہنسی کو روک کر کہتا ہے وہ سمجھ گیا تھا کے فیض اس کے ساتھ سوہا کو دیکھ کر حیران ہورہا ہے۔۔۔۔۔

تم۔۔۔ان سے نکاح کر رہے ہو۔۔۔وہ کھانستے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

ہاں جی یہی ہیں جن سے مجھے محبّت ہوئی۔۔۔وہ سوہا کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھ کر بولتا ہے جس پر سوہا دوسری طرف منہ کرکے سوچتی ہے کہ۔۔۔

یااللہ کتنا جھوٹا ہے یہ انسان کیسے میرے منہ پر ہی جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔

اچھا اچھی بات ہے۔۔۔۔۔فیض بس یہی کہتا ہے۔۔۔۔

تم نے بات کرلی وکیل سے نکاح کی۔۔۔۔۔

ہاں کرلی ہے وہ تمہارا ہی انتظار کر رہا ہے آجاؤ۔۔۔۔۔وہ دخان کو دیکھے کہتا ہے سوہا پر تو اب غلطی سے بھی نظر نہیں ڈال سکتا دخان آنکھیں ہی نہ نکال دے۔۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

ادھر سائن کردیں آپ۔۔۔۔۔وکیل ایک پین اور کاغذ جو یقینا نکاح نامہ تھا سوہا کی طرف کرے کہتا ہے جو گمسم سی اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی ہوتی ہے جو اس نے اپنی گود میں رکھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ وکیل سوہا کو جواب نہ دیتا دیکھ دخان کی طرف دیکھتا ہے جس پر دخان اس کی نظر کا مفہوم سمجھ کر سوہا کو مخاطب کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا سائن کرو۔۔۔۔۔دخان کے کہنے پر وہ چوک کر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو سوہا۔۔۔۔۔وہ اس کے چوکنے پر ماتھے پر بل ڈالے پوچھتا ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر وکیل سے پین اور نکاح نامہ پکڑتی ہے۔۔۔۔۔

ادھر سائن کرنے ہیں۔۔۔۔۔وکیل اسے دوبارہ بتاتا ہے تو سوہا سائن کرنے ہی لگتی ہے کے اس کے ہاتھ کانپ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

دیکھنا میری سوہا کا جب نکاح ہوگا نہ تو میں خود اس کا نکاح پڑھاؤ گا اور تم نے بلکل نہیں رونا سوہا ورنہ نکاح نامہ پورا بھیگ جائے گا۔۔۔۔۔۔سوہا کو روہان کی ایک پرانی بات یاد آتی ہے۔۔۔۔۔۔

بس اب جلدی سے سوہا کا کوئی اچھا سا رشتہ اجائے پھر میں بھی اپنی سوہا کو دلہن بنتا دیکھو گی۔۔۔۔۔اس کے کان میں کہیں دور سے آسیہ کی آواز گونجتی ہے اور اس کے ساتھ ہی غفار اور سیف کی بھی۔۔۔۔۔

آپی جب آپ کا نکاح ہوگا نہ تو میں آپ کو رونے نہیں دونگا بس آپ مجھے دیکھتی رہنا میں آپ کو بہت ہنساؤ گا۔۔۔۔۔۔

وہ بھی کیا لمحہ ہوگا نہ جب میرا نام میری بیٹی کے اگے سے ہٹ جائے گا اور اس کا حقدار ہی تبدیل ہوجاے گا۔۔۔۔۔

ابو میں کہی نہیں جاؤ گی اور نہ ہی آپ کا نام اپنے نام سے جدا کرو گی اور آپ سب بھی ابھی میرے بارے میں سوچنا چھوڑ دیں۔۔۔۔۔سوہا اپنے آپ کو غفار کے گلے لگتے ہوے دیکھتی ہے اور ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے پین چھوٹ کر نیچے گر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان جو اسی کو دیکھ رہا ہوتا ہے اس کے پین گرنے پر اس کے غصے کے مارے ماتھے پر بل آجاتے ہیں اور فیض اور وکیل نہ سمجھی سے کبھی دخان تو کبھی سوہا کو دیکھتے ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا یہ پین پکڑو۔۔۔دخان جھک کر پین اٹھا کر اسے سخت لہجے میں کہتا پکڑاتا ہے۔۔۔۔۔
مم۔۔۔میں نہیں۔۔کک۔۔۔کرسکتی۔۔۔وہ اس کی طرف بھیگی آنکھوں سے دیکھتی ہوئی کہتی ہے جس پر دخان غصے سے اس کا بازو پکڑے اٹھاتا باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔
کیا ہوا لڑکی راضی نہیں ہے کیا۔۔۔وکیل ان دونوں کے جانے کے بعد فیض سے پوچھتا ہے۔۔۔۔
نہیں نہیں راضی ہے وہ دراصل گھر والوں سے چھپ کر نکاح کر رہے ہیں نہ تبھی تھوڑا ڈر رہی ہوگی ابھی دخان گیا ہے نہ اسے سمجھا لائے گا۔۔۔۔فیض کو یہی لگا تھا تبھی اس نے وکیل کو بھی یہی کہا۔۔۔۔

○ ○

سر میرا ہاتھ درد کر رہا ہے پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دیں۔۔۔۔سوہا اپنے ہاتھ پر اس کی گرفت مضبوط دیکھ کر دوسرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑواتی ہوئی کہتی ہے مگر دخان تو جیسے سن نہیں رہا ہوتا وہ بس اس کا ہاتھ پکڑے چلا جا رہا ہوتا ہے مگر پھر ایک ایسی جگہ لاکر اس کا ہاتھ چھوڑتا ہے جہاں لوگ بس گنتی کے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔
اندر کیا تماشے کر رہی تھیں تم اگر نکاح نہیں کرنا تھا تو پیسے کیوں لئے مجھ سے بولو۔۔۔وہ غصے سے دھاڑتا ہے جس پر سوہا مزید رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

میں نہیں کر سکتی نکاح مجھ سے سائن ہی نہیں ہو رہا تھا میں کانپ رہی تھی وہاں پلیز مجھے چھوڑ دیں-----وہ اس کے اگے ہاتھ جوڑ کر منت کرتی ہے-----

ٹھیک ہے جاؤ چھوڑ دیا تمہیں -----وہ سنجیدگی سے کہتا ہے جس پر وہ جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی ہے-----

میں-----میں جاؤ-----

ہاں جاؤ -----وہ موبائل نکالتے ہوے کسی کا نمبر ملاتے ہوے کہتا ہے جس پر وہ مڑتی ہی ہے کہ دخان کی آواز پر اس کے قدم پتھر کے ہوجاتے ہے اور وہ ویسی ہی کیفیت میں مڑکر اسے بے یقینی سے دیکھتی ہے-----

میں نے تمہیں کہا تھا نہ جب میری کال آے تو کام تمام کردینا جاؤ غفار صاحب کی مشکل آسان کردو----ارے نہیں نہیں تم بس خالی انجیکشن لگا دینا اس سے بندا کچھ ہی منٹ میں اوپر ہوتا ہے بے فکر ہوجاؤ تمہارے اوپر کوئی الزام نہیں آے گا------وہ جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ سوہا کو دیکھتے ہوے فون پر کہتا ہے اور سوہا اس کے الفاظ سن کر جیسے گئی تھی ویسے ہی اس کے پاس آتی ہے------

نہیں خدا کا واسطہ ایسا نہ کرے ابھی تو میرے ابو ٹھیک ہوے ہیں-----وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہتی ہے-----

ایک منٹ صبر کرو ابھی۔۔۔۔ہاں کیا بول رہی ہو تم تمہارے ابو کو کچھ نہیں کرو تو ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔

میں۔۔۔۔میں کروگی نکاح بس آپ ابو کو چھوڑ دیں۔۔۔۔وہ اس کی بات کاٹ کر جلدی سے کہتی ہے تو دخان بھی مسکراتا ہوا فون پر منا کردیتا ہے۔۔۔۔۔

رہنے دو ابھی غفار صاحب نے جینا ہے۔۔۔۔وہ مسکراتا ہوا کہتا فون کان سے ہٹا کر سوہا کو دیکھتا ہے جو رو رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

نکاح جب ہونا ہی تھا تو اس سب ڈرامے کا مطلب اور آئیدہ کے بعد میرے سامنے مت رونا ورنہ میں وہ کچھ کر سکتا ہوں جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔وہ اس کے ایک گال سے آنسو صاف کرے کہتا ہے جس پر سوہا جلدی سے اپنا دوسرا گال بھی صاف کرتی ہے۔۔۔۔۔

گڈ اب چلے اور اب چپ ہوکر سائن کردینا ورنہ۔۔۔۔

نہیں میں کردونگی ۔۔۔۔سوہا اس کے ساتھ چلتے ہوے کہتی ہے جس پر دخان سنجیدگی سے چلتا ہے آخر ہر بار جیت اسی کی ہورہی تھی۔۔۔۔۔۔

○ ○

یہ ادھر بھی کردیں سائن۔۔۔۔وکیل سوہا سے آخری پیپر پہ سائن کرواتے ہوے کہتا ہے جس پر سوہا سائن کردیتی ہے۔۔۔۔

اب آپ بھی کردیں ادھر۔۔۔۔وکیل سوہا کے بعد دخان کو پین اور نکاح نامہ دیتا ہے جس پر دخان ایک نظر سوہا کو دیکھ کر پین کھولے سائن کرتا ہے۔۔۔۔۔

مبارک ہو آپ دونوں آج سے ایک پاک رشتے میں بندھ گئے ہے۔۔۔۔

مبارک ہو بہت بہت دشمن۔۔۔۔فیض دخان سے گلے ملتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

خیر مبارک۔۔۔۔دخان فیض کو مل کر سوہا کو دیکھتا ہے جو ابھی تک کرسی پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

مبارک ہو بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔وکیل اور فیض کے اگے جانے پر دخان سوہا کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا کے کہتا ہے جس کا مطلب تھا آپ میرا ہاتھ پکڑ کے کھڑی ہوجاے۔۔۔۔

سوہا پہلے اس کا ہاتھ اور پھر اسے دیکھتی ہے دخان جو مسکرا رہا ہوتا ہے سوہا کا چہرا اوپر کرنے پر اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر اس کی مسکراہٹ اور گہری ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

تھام لو ہاتھ شوہر ہوں تمہارا۔۔۔۔۔دخان کے کہنے پر سوہا ہونٹ اپنے دانتوں سے کاٹتی اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی ہے تو دخان اس کا ہاتھ پکڑے باہر اتا ہے۔۔۔۔۔

فیض اب تم جاؤ ابھی ہم ریسٹرونٹ جائے گے۔۔۔۔دخان باہر اکر فیض سے کہتا ہے جو کھڑا انہیں کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے مگر مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔۔۔وہ سوہا کی جگہ اس کے پاؤں دیکھ کر بولتا ہے یعنی سوہا کی موجودگی میں بات نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔

اچھا سوہا یہ کی لو اور گاڑی میں بیٹھو میں اتا ہوں۔۔۔۔۔۔وہ سوہا کو گاڑی کی چابی دیتے ہوے کہتا ہے تو سوہا چابی لے کر گاڑی کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں اب بولو کیا بات ہے۔۔۔۔۔سوہا کے جانے کے بعد دخان فیض کی طرف متواجہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ سوہا راضی ہے تم سے نکاح کرنے پر۔۔۔۔۔

اس کی تم فکر مت کرو وہ راضی ہے اور جیسے ابھی تم نے اس کی جگہ اس کے پاؤں کو دیکھ کر بات کی تھی آئندہ بھی ایسے ہی بات کرنا۔۔۔۔۔۔دخان آنکھو پر کالا چشمہ لگاتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں بھئی میں دوستو کی بیویوں پر نظر نہیں رکھتا اور دشمنوں کی تو بلکل بھی نہیں اور اگر دشمن دخان دورانی ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کے میں اس کی بیوی کو دیکھ بھی لوں۔۔۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے جس پر دخان گڈ بول کر اگے کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

تم ابھی تک بیٹھی نہیں گاڑی میں۔۔۔۔۔دخان جب گاڑی کے پاس اتا ہے تو سوہا کو ویسی کھڑا دیکھ حیرانی سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں آپ کا انتظار کر رہی تھی یہ لیں آپ کھول لیں۔۔۔وہ گاڑی کی چابی اس کی طرف بڑھاتی ہے جسے دخان مسکراتے ہوے تھامتا ہے۔۔۔۔

یہ بولو نہ تمہیں کھولنی نہیں ائی ۔۔۔۔۔۔وہ اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر کہتا جس پر سوہا بغیر جواب دیئے گاڑی میں بیٹھتی ہے واقعی میں سوہا کب سے کھولنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ کھل ہی نہیں رہی تھی اور یہ شرارت بھی دخان کی ہی تھی اسی نے لاک کے ساتھ کچھ کرا تھا تاکہ سوہا سے نہ کھولے۔۔۔۔۔

○ ○

السلام علیکم۔۔۔۔سوہا گھر میں اکر فورا صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔
وعلیکم السلام۔۔۔۔کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔آسیہ اسے یو دیکھ کر پوچھتی ہے۔۔۔۔
جی امی ٹھیک ہوں۔۔۔ابو کیسے ہیں۔۔۔۔
ٹھیک ہیں کل تک دسچارج ہوجاے گے۔۔۔۔وہ جگ سے پانی نکال کر اسے دیتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔
چلو شکر۔۔۔۔میں تھوڑا آرام کرلوں امی تھکن ہورہی ہے۔۔۔۔وہ پانی کا خالی گلاس آسیہ کو دیتے ہوے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔

ہاں جاؤ میری بچی آرام کرلو۔۔۔۔۔آسیہ اسے پیار کرتی کچن میں جاتی ہیں اور سوہا اپنا بیگ اٹھا کر اپنے کمرے میں آتی ہے۔۔۔۔۔

کمرے میں اکر وہ سب سے پہلے اپنا بیگ اور چادر ٹانگتی ہے پھر ائینے کے سامنے کھڑی ہوکر بالوں کا جوڑا بنا کر واشروم جاتی ہے اور فریش ہوکر جب آتی ہے تو اس کے موبائل پر ایک نوٹیفکیشن آتی ہے تو وہ اپنا منہ تولیے سے صاف کر کے بیڈ پر اکر اپنا موبائل اٹھاتی ہے جب موبائل دیکھتی ہے تو دخان کے میسج آے ہوتے ہیں وہ واٹس اپ اوپن کرتی ہے تو۔۔۔۔۔

گھر پہنچ گئی بیگم صاحبہ۔۔۔۔

سوہا میسج پر کے عجیب سا منہ بناتی ہے۔۔۔۔

پہلے منیجر صاحبہ اور اب بیگم صاحبہ پتا نہیں میرا نام لینے پر کون سا اسے ڈنڈے پر جائے گے۔۔۔۔سوہا منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہے اب لکھ تو سکتی نہیں تھی اسی لئے خود سے ہی کہہ دیتی ہے۔۔۔۔۔

جی پہنچ گئی ہوں۔۔۔۔وہ میسج ٹایپ کرکے موبائل ڈیٹا اوف کرتی آرام سے لیٹ جاتی ہے وہ اتنی تھک چکی تھی کہ نیند اس پر جلد ہی مہربان ہوگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

الہی بخش۔۔۔الہی بخش۔۔۔۔میرا کھانا کہا ہے۔۔۔۔۔دخان ڈائنگ ٹیبل پہ بیٹھا غصے سے الہی بخش کو آواز لگاتا ہے۔۔۔۔۔

صاحب جی آپ کے سامنے ہے۔۔۔۔الہی بخش فورا سے اتا اس کے سامنے اشارہ کرتا ہے جہاں پالک کی ڈیش رکھی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے یہ نہیں کھانا کچھ اور لے کر اؤ فورا۔۔۔۔۔وہ بیزاری سا منہ بنا کر کہتا ہے۔۔۔۔

صاحب جی آپ مجھے بتادیں میں لے اتا ہوں۔۔۔۔

مجھے کھانا ہی نہیں ہے میں نے کتنی بار کہا ہے کے مجھ سے پوچھ کر بنایا کرو جو بنانا ہو پھر آج کیوں نہیں پوچھا۔۔۔۔وہ غصے سے کھڑے ہوکر سامنے رکھا پانی کا جگ اٹھا کر زمین پر مارتا ہے جس سے الہی بخش کے ساتھ سب ملازم کانپ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

معافی صاحب جی آئندہ دیہان رکھو گا۔۔۔۔وہ اس کے سامنے سر نیچے کرے کہتا ہے۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔دخان نے اسے ابھی اور کچھ بھی بولنا تھا کہ اس کے موبائل پر کال آجاتی ہے جسے دیکھ کر وہ الہی بخش کو بھیج کے موبائل کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر دو انگلیوں سے سر دباتے ہوے بولتا ہے۔۔۔۔

کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔۔۔۔۔

میں بزی تھا آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔۔بے پرواہ سا کہتا ہے۔۔۔۔

یہ تمہیں ہو کیا گیا ہے تم کیوں پہلے کی طرح ہوتے جارہے ہو۔۔۔۔ان کی آواز ایکدم ہی تیز ہوجاتی ہے۔۔۔۔

آپ کام بتائیے۔۔۔۔۔دخان کو ان کے غصے کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

حویلی کب اؤ گے۔۔۔۔۔انھیں پتا تھا اب اس نے کوئی سیدھا جواب نہیں دینا تبھی اگلا سوال پوچھتے ہیں۔۔۔۔۔

رابعہ کی برسی پر۔۔۔۔۔رابعہ کی ایک ہفتے بعد برسی تھی تبھی اس نے ایسا کہا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں ہوگی ویسے کب اؤ گے۔۔۔۔وہ بھی غصے سے کہتے ہیں۔۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔۔وہ کہتے کہ ساتھ ہی کال کاٹ دیتا ہے اور غصے سے موبائل اٹھاتا گھر سے باہر جاتا ہے۔۔۔۔

صاحب جی کا غصہ تو اور بڑتا جارہا ہے پہلے سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔الہی بخش ایک ملازم سے کہتا ہے۔۔۔۔

اللہ خیر کرے اب۔۔۔وہ بیچارہ بھی کیا کہتا اب۔۔۔۔

سوہا تم یہاں کیا کر رہی ہو اکیلی۔۔۔۔۔روہان سوہا کو یو چھت پر اکیلا کھڑا دیکھ کہتا ہے جو دور کہیں خلا میں نہ جانے کیا گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

سوہا کیا ہوا کوئی ٹینشن ہے۔۔۔۔سوہا کی طرف سے کوئی نہ جواب پاکر روہان اس کے قریب اکر کہتا ہے جس پر سوہا اس کی طرف چوک کر دیکھتی ہے۔۔۔۔

نہیں بھائی کوئی ٹینشن نہیں ہے بس دل گھبرا رہا تھا تو سوچا یہاں کھولی فضا میں آجاؤ۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے اسے کہتی ہے آج دخان اور سوہا کے نکاح کو پندرہ دن گزر چکے تھے اور ان پندرہ دنوں میں وہ اس کے سامنے جانے سے پرہیز بھی کر رہی تھی نجانے کیوں۔۔۔۔۔

اچھا تو مجھے بھی بتا دیتی میں بھی یہاں آجاتا۔۔۔۔

اب آگئے ہیں نہ۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔سوہا میں تم سے یہ بھی کہنے والا تھا کے تم جاب چھوڑ دو میں آج دکان کی سیٹنگ وغیرہ کر آیا ہوں اب کل سے میں دکان پر جایا کرو گا۔۔۔۔روہان کہتا ہے اور سوہا فورا گھبرا جاتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں بھائی میں جاب نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔۔

کیوں تم جاب کیوں نہیں چھوڑ سکتی؟؟؟۔۔۔۔روہان اس کی بات سے ماتھے پر بل ڈالے پوچھتا ہے تو سوہا تھوڑا سمبھل کر بات کرتی ہے۔۔۔۔۔

بھائی میں فری ہوتی ہوں اور گھر بیٹھے بور بھی ہوجاتی ہوں تو اچھا ہے نہ جاب کرتی رہوں گی تو دیہان بٹا رہے گا۔۔۔۔وہ اپنے پاس سے بہانا بناتی ہے تو روہان بھی مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مگر یہ جاب تم اپنی مرضی سے کرو گی اور جب لگے کے تم اب مصروف رہنے لگی ہو تو چھوڑ دینا ٹھیک ہے۔۔۔۔

جی بھائی شکریہ۔۔۔۔اچھا بھائی بھابھی اور بچے کب آرہے ہیں۔۔۔۔وہ یاد انے پر پوچھتی ہے۔۔۔۔

ہاں پرسو تک آجاے گے ٹکٹ ہوگئے ہیں ان کے اور صفا تو تم سے ملنے کے لئے بیچین ہورہی ہے۔۔۔۔وہ ہنستے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

ہاں اور میں تو تینو سے ملنے کے لئے۔۔۔۔ویسے بھائی بھابھی یہاں پہلی بار آے گی نہ؟؟وہ کشف کا پوچھتی ہے جس پر روہان اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

ہاں وہ پہلی بار آے گی چلو سوہا نیچے چلتے ہیں رات بہت ہوگئی ہے صبح میں نے بھی دکان جانا ہے اور تم نے بھی افس ابھی سوئے گے تو صبح جلدی آنکھ کھلے گی۔۔۔۔وہ کہہ کر سوہا کو بولتا ہے تو سوہا اثبات میں سر ہلا کر نیچے کی طرف جاتی ہے اور روہان بھی اس کے پیچھے۔۔۔۔

صاحب جی یہ دوائی لے لیں ایسے آپ کی طبعیت اور خراب ہوجائے گی۔۔۔۔الہی بخش دخان کے سامنے پانی کا گلاس اور ایک پیناڈول کی گولی بڑھاتے ہوے کہتا ہے جو اپنے کمرے میں صوفے کی پشت سے ٹیگ لگائے اپنا سر ایک ہاتھ کی انگلیوں سے دبا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

الہی بخش مجھے نہیں لینی ۔۔۔۔جاؤ مجھے ایک پیکٹ سگریٹ کا لاکر دو۔۔۔وہ ویسی ہی آنکھیں بند کرے اپنا سر دباتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

صاحب جی سگریٹ سے تو اور طبیعت خراب ہوگی آپ یہ لے لیں۔۔۔۔

کس نے کہا کے سگریٹ سے طبیعت خراب ہوتی ہے۔۔۔وہ اس کی بات پر سیدھا ہوکر بیٹھتا ہے۔۔۔

سب ہی کہتے ہیں۔۔۔وہ نیچے نظریں کرے کہتے ہیں۔۔۔۔۔

مجھے دوائیوں سے نہیں سگریٹ سے سکون ملتا ہے اور یہ وہ واحد چیز ہے جو خود جل کر مجھے سکون دیتی ہے تو بھلا میں ایسی وفا کرنے والی چیز کو چھوڑ سکتا ہوں؟؟؟۔۔۔وہ ایک سائٹ کی سمائل دیتا ایک سگریٹ اٹھا کر ہونٹوں سے لگاتا ہے۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے الہی بخش چار سال پہلے جب میں امریکہ میں تھا تب مجھے اس کی لت فیض نے لگائی تھی اور دیکھو ابھی تک ساتھ ہے۔۔۔۔وہ سگریٹ کو جلا کر ہونٹوں سے جدا کرتا ہے۔۔۔۔

صاحب جی اس سے آپ بیمار بھی ہوسکتے ہیں یہ جان لیوا ہوتی ہے۔۔۔۔۔

میرے لئے سگریٹ جان لیوا نہیں ہوسکتی کیوں کہ مجھے اس سے محبّت ہے مجھے اس کے دھواے سے اس کی خوشبو سے اور اس کے شولے سے محبّت ہے۔۔۔۔وہ سگریٹ کا ایک کش لگا کر ایسے کہتا ہے جیسے سگریٹ نہ ہوئی کوئی دوشیزہ ہوگئی۔۔۔۔۔

جو آپ کو سہی لگے صاحب جی۔۔۔۔وہ اور کیا بول سکتا تھا۔۔۔۔صاحب جی میں جارہا ہوں کوئی کام ہوتو بلا لیجئے گا۔۔۔۔۔

ہمم جاؤ۔۔۔۔وہ دوبارہ صوفے کی پشت سے ٹیگ لگا کر کہتا ہے تو الہی بخش بھی اجازت ملتے ہی باہر کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان کے دماغ میں نہ جانے کہا سے سوہا کا روتا ہوا منت کرتا چہرا سامنے اتا ہے تو اس کا ہاتھ سگرٹیٹ پیتے ہوے رک جاتا ہے۔۔۔۔۔

ابھی تو سوہا تم نے بہت کچھ سہنا ہے ابھی سے تمہاری آنکھیں لال ہوگی تھیں۔۔۔۔اب بہت وقت ہوگیا اب اپنا اگلا کھیل شروع کرنا ہوگا۔۔۔۔۔وہ کہتے ہی سامنے ٹیبل سے موبائل اٹھا کر کال ملا کر کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔

ہاں سو رہے تھے کیا۔۔۔۔دخان فیض کی نیند میں آواز سن کر بولتا ہے۔۔۔۔

نہیں بنگڑے ڈال رہا تھا۔۔۔۔وہ اس کے سوال پر چڑ کر بولتا ہے۔۔۔۔

اس وقت رات کے 12بج رہے ہیں بھابھی نے کیا سر پر ڈنڈا مار دیا تھا جو ایسی حرکت کر رہے ہو۔۔۔۔دخان گھڑی کی طرف دیکھ کر بولتا ہے۔۔۔۔

جب پتا ہے رات کے 12بج رہے ہیں تو بندا سو ہی رہا ہوگا نہ۔۔۔۔

اچھا میں سمجھا تم کسی کلب وغیرہ میں ہوگے تبھی پوچ لیا۔۔۔۔

ابے آہستہ بول ساتھ میں ہی سو رہی ہے ایلا۔۔۔۔فیض اس کی بات سن کر اپنی بھی آواز دھیمی رکھ کر بولتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا تو کیا تم اب کلب نہیں جاتے۔۔۔۔دخان اس کی بات سن کر اور زور سے بولتا ہے۔۔۔۔

اووے ۔۔۔۔

فیض کس سے بات کر رہے ہو۔۔۔۔فیض بولنے ہی لگتا ہے کہ اسے ایلا کی آواز آتی ہے۔۔۔۔

دخان سے بات کر رہا ہوں تم سو جاؤ اس نے کوئی ضروری بات کرنی ہے میں سن کر اتا ہوں۔۔۔۔فیض اسے کہتا اٹھ کر کمرے سے باہر جاتا ہے اور دخان اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔۔۔۔

کیا ہے اب بول کیوں فون کیا تھا مجھے۔۔۔۔۔ فیض لان میں اکر اسے غصے سے کہتا ہے جس پر دخان ہنس دیتا ہے۔۔۔۔

ہنس کیوں رہا ہے تیرے سامنے کیا بندر ناچ رہے ہیں۔۔۔

نہیں بندر سے تو میں بات کر رہا ہوں۔۔۔

کیا کام تھا جو مجھے کال کی اس وقت۔۔۔۔ فیض اس سے اور بے عزت ہوتا دیکھ بات بدلتا ہے۔۔۔

ہاں اچھا یاد دلایا وہ تم کل اپنے گھر پارٹی رکھ لو۔۔۔۔وہ اپنی ہنسی کو کنٹرول کر کے کہتا ہے۔۔۔ کس خوشی میں۔۔۔

رکھ لو پیسے میں دے دونگا بس اپنی بیوی کو کہیں لے کر جانا چاہتا ہوں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پیسو کی کوئی ضرورت نہیں ہے میری طرف سے تم دونوں کے لئے پارٹی ہوجاے گی۔۔۔۔ فیض اس کا مطلب سمجھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے اب تم جاکر سوجاؤ پھر صبح تیاری بھی کرنی ہوگی۔۔۔۔دخان کہہ کر فون رکھنے ہی لگتا ہے کے فیض بول اٹھتا ہے۔۔۔۔

تم میرے دشمن ہو پھر بھی ہر کام مجھ سے لیتے ہو۔۔۔وہ مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

ہاں بس کبھی کبھی دوست کی جگہ دشمن سے مدد لینی پڑتی ہے تاکہ وہ ہمارے کام میں اتنا مصروف ہوجاے کہ اسے ہمارے خلاف سازش کرنے کے لئے وقت ہی نہ ملے۔۔۔۔وہ مسکراتا ہوا کال کاٹ دیتا ہے۔۔۔۔

تو ہی تو ایک دشمن ہے جو دوست سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔۔دخان موبائل سامنے کرے کہتا ہے دونوں بچپن سے ساتھ تھے بس یہ بسنس کی وجہ سے تھوڑی دیوار آگئی تھی تو دخان نے اس کا نام دشمن رکھ دیا جبکہ تھا وہ اب بھی اس کا دوست۔۔۔۔اور وہاں فیض۔۔۔۔

کچھ بھی کرلیں تجھے ضرورت اسی دشمن کی پڑے گی۔۔۔۔وہ مسکراتا ہوا کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

سر آپ نے بلایا۔۔۔۔سوہا دخان کے افس میں اکر اس کے سامنے کھڑی ہوکے پوچھتی ہے۔۔۔۔

ہاں میں نے بولایا تھا اؤ بیٹھو۔۔۔۔وہ اپنی فائل بند کرکے اسے کہتا ہے۔۔۔۔

نہیں آپ ایسی ہی کہہ دیں مجھے کام بھی تھا۔۔۔۔اس کا نجانے کیوں اس کے سامنے کھڑا ہونا مشکل ہورہا تھا پہلے تو نہیں ہوتا تھا مگر اب اسے دیکھ کر ہی دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی تھیں۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ مجھے اچھا نہیں لگے گا کہ میں بیٹھا ہوں اور میری بیوی کھڑی ہو۔۔۔وہ مسکراتے ہوے کہتا ہے تو سوہا ہونٹ بیچ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

جی۔۔۔

تین بجے تک ہم نے جانا ہے ایک دوست کے گھر پارٹی ہے تو تم ریڈی رہنا۔۔۔جس بات کے لئے اس نے بولایا تھا وہ کہہ ہی دی مگر سوہا اس کی بات پر فورا اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

نہیں نہیں میں نہیں جاؤ گی اگر گھر والوں کو پتا چل گیا اور اچھا بھی نہیں لگتا کہ میں آپ کے ساتھ کہیں جاؤ۔۔۔۔

تم کسی غیر کے ساتھ نہیں اپنے شوہر کے ساتھ جا رہی ہو اور گھر والوں کی فکر نہ کرو انھیں پتا نہیں چلے گا ہم 6 بجے تک آجاے گے مجھے پتا تھا تم ڈرو گی تبھی میں نے تمہاری وجہ سے دوپیر میں پارٹی رکھوائی ہے۔۔۔وہ اس کی بات سن کر کہتا ہے جس پر سوہا سوچ میں پر جاتی ہے۔۔۔۔

زیادہ مت سوچو اور اٹھو ابھی چلنا ہے۔۔۔وہ اسے سوچو میں دیکھ کر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

کیا مطلب ابھی چلنا ہے ابھی تو 12 بج رہے ہیں تین بجنے میں تو بہت وقت ہے ابھی۔۔۔۔وہ اسے اٹھتا دیکھ سر اٹھا کر اسے دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

ہاں معلوم ہے مگر تم کیا اس حولیے میں جاؤ گی۔۔۔وہ اس کے لباس پر طنز کرتا ہے جو سادے سے سوٹ پر وہی ہمیشہ والی کالی چادر پہنی ہوتی ہے۔۔۔

مطلب کیسا حولیا۔۔۔وہ دخان کے کہنے پر اپنے کپڑو کو دیکھتی ہے جس پر دخان مسکرا کر اس کے پاس اتا ہے۔۔۔۔۔

مطلب یہ میری پیاری بیگم کہ ہم وہاں پارٹی میں جا رہے ہیں کسی کی میت میں نہیں جو تم انتے سادھے سے سوٹ میں جاؤ گی میرے ساتھ۔۔۔۔۔وہ پینٹ کی جیبو میں ہاتھ ڈالے اس کے سامنے تھوڑا جھک کر کہتا ہے جس پر سوہا کرسی پر تھوڑا سہی ہوکر بیٹھتی ہے بیٹھی تو وہ سہی تھی مگر دخان کے یو جھکنے پر سہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

میں سمجھی نہیں آپ کی بات۔۔۔۔وہ نظریں نیچے کرے کہتی ہے تو دخان کو اس کی یہ ادا بہت پسند آتی ہے وہ سیدھا ہوکر اسے کہتا ہے۔۔۔۔

میں پہلے تمہیں شاپنگ پر لے کر جاؤ گا وہاں سے تم اپنے لئے کوئی اچھا سا سوٹ لے لینا پھر ہم پارلر جائے گے جہاں میں نے تمہاری لئے پہلے ہی بات کر لی تھی اور اب کوئی سوال نہیں چلو جلدی۔۔۔وہ سارا اسے بتا کر اس کے بولنے سے پہلے ہی کہہ دیتا ہے جس پر سوہا کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی مرتی کیا نہ مرتی مجبورا جانا پڑھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

سوہا یہ دیکھو یہ والا زیادہ اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔سوہا اور دخان مال میں ایک شاپ میں شوپنگ کر رہے ہوتے ہے تبھی دخان ایک لیڈیز فراک اسے لاکر دیکھاتا ہے جو بس اوپر اوپر سے کپڑے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو بہت پیاری ہے مگر یہ مہنگی بہت ہوگی۔۔۔۔۔سوہا کو وہ فراک بہت پسند آتی ہے جو پوری ریڈ کلر کی ہوتی ہے بس گلے پر ایک ہار کی طرح چھوٹے چھوٹے نگو سے کام ہوا ہوتا ہے مگر اتنی خوبصورت تھی تو مہنگی بھی بہت ہوگی۔۔۔۔۔

تم یہ بتاؤ پسند آئی یہ دوسری دیکھیں۔۔۔۔۔وہ دوسری فراک دیکھتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں نہیں یہ بہت اچھی ہے یہی پیک کروالیں۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ میں فراک کو دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

اچھا آجاؤ بل پے کرواتے ہیں۔۔۔۔دخان کہہ کر کاونٹر کی طرف جاتا ہے وہاں سے بل بنوانے کے بعد ان کی اگلی شاپ شوز کی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

دیکھو کون سے تمہیں پسند آرہے ہیں۔۔۔۔دخان سب سینڈیل کی طرف دیکھ کر وہی بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

بھائی یہ والی دیکھانا۔۔۔سوہا سب سینڈیل کی طرف نظر گھوما کر دیکھتی ہے کہ ایک بلیک سینڈیل کی طرف اشارہ کرے ایک لڑکے کو کہتی ہے۔۔۔۔

اوکے میم آپ بیٹھے میں لاتا ہوں۔۔۔وہ لڑکا کہہ کر اندر کی طرف جاتا ہے اور سوہا دخان کے کچھ فاصلے پر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

مجھے وہ والی بھی اچھی لگ رہی ہے دیکھو۔۔۔۔دخان سامنے شیشے کے فریم میں رکھی ایک سلور سینڈیل کی طرف اشارہ کرے کہتا کھڑا ہوکر اس کے پاس جاتا ہے۔۔۔۔

وہ برائیڈل ہے۔۔۔سوہا اپنی ہنسی دبا کر کہتی ہے۔۔۔۔

اچھا۔۔۔چلو اپنی بیوی کو یہی دلاؤ گا۔۔۔۔وہ سینڈیل کو دیکھ کر کہتا ہے اور سوہا کی مسکراہٹ ایکدم ہی پھیکی پر جاتی ہے نہ جانے کیوں اسے یہ سن کر برا لگا تھا۔۔۔۔

میم لائے میں پہنا کر چیک کرواتا ہوں۔۔۔۔وہی لڑکا ایک باکس لے کر سوہا کے سامنے بیٹھ کر کہتا ہے اور سوہا اپنا پیر اگے کرنے ہی لگتی ہے کے دخان اس لڑکے کے ہاتھ سے سینڈیل لے لیتا ہے۔۔۔۔

تم رہنے دو میں چیک کرتا ہوں۔۔۔۔وہ لڑکے کو ہٹاکر خود سوہا کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے اور سوہا فورا اپنا پیر پیچھے کر لیتی ہے۔۔۔۔

سر آپ رہنے دیں میں۔۔۔۔وہ لڑکا دخان کو مسکرا کر کہتا ہی ہے کہ دخان اسے سخت لہجے میں چپ کروادیتا ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پسند کہ کوئی غیر مرد میری بیوی کے پاؤں کو ہاتھ لگائے ۔۔۔۔دخان کہہ کر سوہا کا ایک پیر پکڑ کے اس میں سینڈیل پہناتا ہے۔۔۔۔۔

دیکھو مجھے تو اچھی لگ رہی ہے تم بتاؤ۔۔۔۔۔دخان سینڈیل پہناکر اسے کہتا ہے جو اب بھی حیران سی اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا مجھے بعد میں آرام سے دیکھ لینا پہلے یہ دیکھو۔۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتا ہے جس پر پیچھے کھڑا لڑکا اس کی بات سن کر اپنی ہنسی روکتا ہے اور سوہا شرمندہ سی ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

جی اچھی ہے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ یہ پیک کروادیں۔۔۔۔دخان سوہا کے پیر سے سینڈیل اتار کے لڑکے کو دیتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا نے دخان کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا اور نجانے کیوں دخان کو اس روپ میں دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

لو جی آپ کا پارلر بھی آگیا اب تھوڑا جلدی آنا میں ادھر ہی تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔دخان ایک بڑے سے پارلر کے سامنے گاڑی روک کر کہتا ہے۔۔۔۔

مسسز دخان آپ اپنے بیگ بھول رہی ہیں۔۔۔سوہا کو خالی ہاتھ اترتا دیکھ دخان پیچھے سیٹ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔۔

اوو۔۔۔سوری بھول گئی تھی۔۔۔وہ کہہ کر پیچھے سے بیگ اٹھاتی پارلر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

سوہا پارلر میں آتی ہے تو اسے بہت عجیب لگتا ہے ایک تو وہ اکیلی تھی دوسرا گھر والوں کی بھی فکر تھی۔۔۔۔

جی میم میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔ایک لڑکی سوہا کے پاس اکر مسکراتے ہوے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

جی میں سوہا غفار ہوں میری یہاں بوکنگ ہوئی ہے پارٹی میک اپ کی۔۔۔۔

اوکے میم آپ آے میرے ساتھ۔۔۔۔وہ لڑکی سوہا کو اپنے ساتھ لے کر جاتی ہے۔۔۔۔

سوری میم یہاں سوہا غفار نام کی کسی لڑکی کی بوکنگ نہیں ہوئی بلکہ سوہا دخان ہیں جن کی ہے بوکنگ۔۔۔۔سوہا کو اس کی بات سن کر اپنی کم عقلی پر بہت غصہ اتا ہے کہ اب وہ اب اپنے باپ کے نام سے تھوڑی نہ اپنے شوہر کے نام سے پہچانی جائے گی۔۔۔۔

جی میں ہی سوہا دخان ہوں غفار میرے ابو ہیں ان کا نام ہمیشہ سے لگا رہا ہے نہ تو بس اسی لئے عادت ہوگئی ہے------

او اچھا چلیں کوئی بات نہیں آپ وہاں جاکر کپڑے چینج کرلیں پھر میں آپ کا میک اپ کرتی ہوں-----وہ لڑکی ایک روم کی طرف اشارہ کرتی ہے تو سوہا مسکراتی ہوئی اثبات میں سر ہلا کر وہاں جاتی ہے-----

میم آپ کا میک اپ ہوگیا ہے آپ دیکھ لیں-----وہ لڑکی سوہا کو آخری ٹچ دینے کے بعد اس سے پوچھتی ہے اور سوہا جیسے ہی آنکھیں کھولتی ہے تو خود کو سامنے شیشے میں دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے وہ جو سمجھ رہی تھی کے ڈارک میک اپ ہوگا مگر اب خود کو سوفٹ میک اپ میں دیکھ کر خوش ہوجاتی ہے------

بہت اچھا میک اپ کیا ہے آپ نے زبردست------وہ دل سے اس کی تعریف کرتی ہے-----

میم بس میک اپ ہی نہیں آپ بھی بہت خوبصورت ہیں تبھی آپ کا میک اپ بہت پیارا ہوا ہے----وہ لڑکی مسکراتے ہوے کہتی ہے تو سوہا شکریہ ادا کرکے باہر کی طرف قدم بڑھاتی ہے------

یار کیا مصیبت ہے ابھی تک ائی کیوں نہیں میں پاگل ہوں جو کب سے انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔دخان جو کب سے بیٹھ تھک گیا تھا تنگ اکر گاڑی سے اترتا پارلر کی طرف جاتا ہی ہے کے وہاں سے سوہا آتی نظر آتی ہے جسے دیکھ کر وہ دوبارہ گاڑی کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ سوہا جو سمجھ رہی تھی کے کسی فلم کی طرف دخان اسے دیکھ کر فریز ہوجاے گا اب اسے ایسے واپس جاتا دیکھ اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔۔۔

میں کیوں ان کے بارے میں ایسا سوچ رہی ہوں ویسے بھی یہ رشتہ بس آرضی ہے مجھے نہیں سوچنا چاہیے ایسا۔۔۔۔وہ اپنی سوچ کو جھٹک کر گاڑی کی طرف آتی ہے۔۔۔۔۔

اتنی دیر لگا دی میں نے کہا بھی تھا جلدی آنا۔۔۔۔دخان گاڑی سٹارٹ کرتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

سر وہ۔۔۔۔۔

دخان۔۔۔۔ تم مجھے دخان کہو گی۔۔۔ کیا کہو گی؟؟؟۔۔۔۔دخان اس کی بات کو بیچ میں کاٹ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

د۔۔۔۔دخان۔۔۔۔۔

ہمم گڈ۔۔۔۔اب تمہارے منہ سے میں دوبارہ سر کا لفظ نہ سنو۔۔۔۔۔دخان سامنے دیکھتے ہوے اسے وعن کرتا ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر باہر کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

چلیں جی بیگم صاحبہ ہماری منزل آگئی ہے-----دخان گاڑی ایک بڑے سے بنگلے کے سامنے روک کر سوہا کو مخاطب کرتا ہے جو باہر کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے-----

آپ میرا نام کیوں نہیں لیتے کبھی منیجر صاحبہ تو کبھی بیگم صاحبہ کہتے ہیں کیوں----وہ آج اس سے پوچھ ہی لیتی ہے اور دخان اس کے سوال پر مسکرا دیتا ہے------

منیجر صاحبہ اس لئے کیونکہ ایک دفعہ آپ نے مجھے میری ہی کمپنی کی منیجر بن کے ڈاٹا تھا اور بیگم صاحبہ اس لئے کیونکہ آپ میری منکوحہ ہیں-----

آپ میرا نام بھی تو لے سکتے ہیں یو طنز کرنا ضروری ہے-----آج نجانے کہاں سے اس میں اتنی ہمت آگئی تھی کہ دخان کے سامنے بول رہی تھی----

کیونکہ مجھے تمہارا نام پسند نہیں ہے تبھی-----وہ کندھے اوچکا کے بولتا گاڑی سے اترتا ہے-----

عجیب ہی انسان ہے اتنا پیارا نام تو ہے میرا-----وہ دخان کے گاڑی سے اتر جانے کے بعد بڑبڑاتی ہے تبھی اس کی سائٹ کا دروازہ کھلتا ہے-----

اس میں عجیب کی کیا بات ہے بیگم صاحبہ نام اچھا نہیں لگتا تو نہیں لگتا۔۔۔۔دخان اس کی بڑبڑاہٹ سن چکا ہوتا ہے تبھی کہتا ہے اور سوہا شرمندہ سی بغیر کچھ کہے گاڑی سے اترتی ہے۔۔۔۔

وہ دونوں ساتھ ہی فیض کے بنگلے میں داخل ہوتے ہیں کہ سوہا کی نظر لان میں جاتی ہے یقینا پارٹی کا انتظام لان میں ہی کیا ہوتا ہے جہاں بہت سے لڑکے لڑکیاں خوش گپوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔

ویلکم۔۔۔مسٹر اینڈ مسز دخان۔۔۔۔فیض جو کچھ لڑکوں کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا ہوتا ہے دخان اور سوہا کو اتا دیکھ مسکراتا ہوا ان کے پاس اتا ہے۔۔۔۔

ٹھینک یو۔۔۔دخان بھی خوشدلی سے جواب دیتا ہے جبکہ سوہا بس مسکرانے پر ہی اتفاق کرتی ہے۔۔۔

السلام علیکم دخان بھائی کیسے ہیں آپ اور یہ آپ کی وائف ہیں۔۔۔ایلا ان کے پاس اکر دخان کو سلام کرتے سوہا کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

جی یہ میری وائف ہے سوہا دخان۔۔۔۔دخان سوہا کی طرف دیکھ کر بولتا ہے تو ایلا بھی اگے ہوکر اسے ہگ کرتی ہے۔۔۔۔

بہت اچھا لگا آپ سے مل کر سوہا میں فیض کی وائف ہوں۔۔۔۔۔وہ سوہا سے الگ ہوکر کہتی ہے تو سوہا کو بھی وہ پیاری سی لڑکی بہت اچھی لگتی ہے جو بلیو کلر کی میکسی میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

شکریہ مجھے بھی اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔۔۔۔

دخان بھائی اگر آپ برا نہ مانے تو میں سوہا کو اپنے ساتھ اندر لے جاؤ یہاں بور ہوجاے گی یہ۔۔۔۔۔ایلا دخان سے پوچھتی ہے تو سوہا دخان کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

دخان ایک نظر سوہا کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتا ہے تو ایلا مسکراتے ہوے اس کا ہاتھ پکڑ کے اندر کی جانب جاتی ہے۔۔۔۔۔

ہائے بوائز کیسے ہو۔۔۔۔۔دخان جو سوہا کو جاتا ہوا دیکھ رہا ہوتا ہے اپنی عقب سے آواز پر مڑ کر دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

ارے فیض تم نے اس جعلی ڈاکٹر کو بھی بلایا ہے۔۔۔۔دخان صمد کو دیکھ کر مسکراتے ہوے کہتا ہے جس پر صمد برا سا منہ بناتا ہے۔۔۔۔۔

جب بھی بولنا کڑوا ہی بولنا۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا تم بہت پیاری ہو دخان بھائی کو بھی ان کی ٹکڑ کی بیوی ملی ہے۔۔۔۔ایلا ہنستے ہوے کہتی ہے تو سوہا بس مسکرا دیتی ہے اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اسے بس اپنے گھر جانا تھا وہ ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد گھڑی پر نظر ڈال رہی تھی جس میں ابھی 5بجنے میں بھی آدھا گھنٹہ تھا۔۔۔۔

کیا کرو۔۔۔ 5 تو بجنے والے ہیں۔۔۔ہاں دخان کو جاکر کہتی ہوں کہ اب چلتے ہیں ویسے بھی بہت وقت ہوگیا ہے۔۔۔۔وہ خود سے ہی سوچتی ان لڑکیوں کے گروپ سے تھوڑا سائیڈ پر ہوتی ہے اور موبائل نکال کر دخان کو فون ملاتی ہے۔۔۔۔

دخان جو فیض اور صمد کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا سوہا کا فون اتا دیکھ ماتھے پر بل ڈال کر اندر کی طرف دیکھتا ہے جہاں لڑکیوں کے کچھ فاصلے پر سوہا کھڑی کان سے فون لگائی ہوتی ہے اور اس کا چہرہ دیکھ کر لگ رہا تھا اسے اپنے گھر جانے کی لگ رہی ہوگی دخان تھوڑا سا سائیڈ پر ہوکر مسکراتا ہوا فون یس کر کے کان سے لگاتا ہے مگر دیکھ سوہا کی طرف ہوتا ہے جو پرشانی سے اپنے ناخون کھارہی ہوتی ہے۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔کیا ہوا بیگم صاحبہ۔۔۔۔دخان اس کی طرف دیکھتا مسکراتا ہوا کہتا ہے جس پر سوہا اس کے بیگم صاحبہ کہنے پر فون کان سے ہٹا کر گھوڑتی ہے اسے پتا نہیں ہوتا کہ دخان اسے دیکھ رہا ہے ورنہ وہ ایسا کبھی نہیں کرتی۔۔۔۔

اس کی اس حرکت پر دخان کی مسکراہٹ اور گہری ہوجاتی ہے-----

مجھے گھر جانا ہے 6 یوہیں بج جائے گے-----اور فون کو کان سے لگا کر کہتی ہے-----

ہاں تو بج جائے اس میں کیا----وہ بے پروا سا کہتا ہے-----

آپ نے کہا تھا کہ ہم 6بجے سے پہلے ہی آجاے گے-----

ہاں تو چلتے ہیں صبر کرو تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے تم سینڈیلا ہو اگر 6 بج گئے تو میری جو گاڑی باہر کھڑی ہے وہ کدّو بن جائے گی اور تم اپنے پرانے والے حولیے میں آجاؤ گی----وہ اس کی بات پر ہنستے ہوے کہتا ہے جس پر سوہا ایک ٹھنڈی آہ بھرتی ہے-----

کاش میں سینڈیلا ہوتی جیسے ہی 6بجتے تو میں اپنے پرانے والے حولیے میں آجاتی مجھے ابھی یہ فکر تو نہیں ہوتی نہ کہ میں نے ابھی اپنے پرانے والے حولیے میں بھی آنا ہے-----

ارے یار میں تو بھول ہی گیا کہ تم نے ابھی اپنے کپڑے بھی تو چینج کرنے ہیں----دخان کو اس کی بات سے فورا یاد اتا ہے-----

جی تبھی میں کہہ رہی ہوں----

اچھا تم وہی روکو میں اتا ہوں----دخان کہہ کر فون کاٹتا اس کی طرف جاتا ہے------

○ ○

سوہا تمہارے کپڑے کہا ہیں۔۔۔۔وہ اس کے پاس اکر پوچھتا ہے تو سوہا اپنے بیگ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اس کے ہاتھ میں ہی ہوتا ہے۔۔۔۔

اچھا چلو میرے ساتھ۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے سیڑیوں کی طرف جاتا ہی ہے کہ سوہا اس سے اپنا ہاتھ چھوڑوالیتی ہے۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔دخان کو اس کا یو ہاتھ چھوڑوانا بلکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔

ہم اوپر کیوں جارہے ہیں۔۔۔۔وہ گھبراتے ہوے پوچھتی ہے جس پر دخان کو غصہ آجاتا ہے اور وہ۔۔۔۔

چلو میرے ساتھ۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کے اوپر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔

یہ آ۔۔۔آپ مجھے روم میں کیوں لائے ہیں۔۔۔دخان اسے ایک روم میں لایا ہوتا ہے جسے دیکھ کر وہ خوف زدہ سی ہوجاتی ہے۔۔۔

لو بھلا اب یہ بھی بتاؤ کے روم میں کیوں لایا ہوں۔۔۔وہ پینٹ کی پوکیٹو میں ہاتھ ڈالے اس کی طرف بڑتا ہوا کہتا ہے جس پر سوہا اپنے قدم پیچھے کی طرف لیتی ہے۔۔۔۔

دیکھیں۔۔۔آپ نے کہا تھا کہ یہ نکاح کاغذی ہوگا اور۔۔۔اور اب آپ وعدہ خلافی نہیں کر سکتے۔۔۔وہ تھوگ نگل کر مشکل سے اسے انگلی دیکھاتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

اچھا میں نے ایسا کہا تھا مگر مجھے تو یاد نہیں پڑتا۔۔۔وہ کندھے اوچکاتا ہوا اس کی طرف آہستہ آہستہ بڑتا ہے۔۔۔۔

آپ۔۔۔آپ وعدہ خلافی نہیں کر سکتے اللہ آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔میں سہی سوچتی تھی آپ کے بارے میں آپ ایک ہوس پرست انسان ہیں جو۔۔۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بارے میں اتنی گھٹیا سوچ رکھنے کی تم خود کو سمجھتی کیا ہو کیا بس تم ہی دنیا میں حسین لڑکی بچی ہو جس کا میں طلبگار رہو گا ارے تم جیسی لاکھ لڑکیاں میرے اگے پیچھے گھومتی ہیں ابھی ایک نوٹ کی گڈی پھنکو نہ نجانے کتنی لڑکیاں میرے قدموں میں گر جائے۔۔۔۔وہ شدید غصے میں اس کا منہ دبوچ کر ڈھڑتا ہے جس سے سوہا پیچھے دیوار سے جا لگتی ہے۔۔۔۔

چھوڑے مجھے۔۔۔۔وہ بہت مشکل سے بس اتنا ہی بول پاتی ہے سوہا کو لگتا ہے اگر ابھی اس کا ہاتھ اس کے جبڑے سے نہیں ہٹا تو اس کا جبڑا ہی ٹوٹ کر باہر آجاے گا۔۔۔۔۔

آئندہ کے بعد میرے بارے میں اگر ایسی سوچ رکھی یا پھر میرے سامنے ایسی بکواس کی تو میں تمہارے ساتھ وہ کرو گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اس کا منہ چھوڑ کر دانت پیس کر کہتا ہے جس پر سوہا اپنے آنسو صاف کرلئے جلدی سے اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

اب جاؤ اپنے کپڑے چینج کرو جب تک میں ادھر ہی تمہارا ویٹ کرتا ہوں۔۔۔۔وہ غصے سے ہی اسے کہتا ہے تو وہ فورا اپنا بیگ اٹھا کر واش روم کی طرف جاتی ہے اور وہ وہی صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

○ ○

سوہا واشروم میں اکر سب سے پہلے نل کھول کر اپنے منہ پر پانی کی چھٹے مارتی ہے ٹھنڈے پانی کی چھٹوں سے سکون تو ملتا ہے مگر پورا جبڑا شدید درد کرتا ہے وہ منہ اٹھا کر سامنے شیشے میں دیکھتی ہے تو اس کے دونوں گالوں پر دخان کی انگلیوں کے نشان صاف واضع ہورہے ہوتے ہے جسے دیکھ کر وہ منہ نیچے کیے رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

میں اب کبھی ان کے ساتھ کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔میں اب افس بھی نہیں جاؤ گی میں اب کبھی ان کا سامنا بھی نہیں کرو گی۔۔۔۔وہ روتے ہوے خود سے ہی کہتی ہے۔۔۔۔

سوہا کتنی دیر لگاؤ گی۔۔۔۔دخان کی سخت آواز سن کر وہ جلدی نل بند کرتی بیگ سے اپنے کپڑے نکالتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا۔۔۔اب تمہیں دیر نہیں ہورہی گھر جانے کی۔۔۔دخان ماتھے پر بل ڈالے غصے سے اسے آواز لگاتا ہے جو واش روم میں جاکر جیسے سو ہی گئی تھی۔۔۔

دخان اسے دوبارہ آواز لگانے ہی لگتا ہے کہ سوہا وہی اپنے پرانے والے حولیے میں باہر آتی ہے وہی سر پر کالی چادر لئے نیچے نظریں کیے-----

چلو اب---دخان اسے اتا دیکھ کھڑا ہوکر سخت لہجے میں کہتا روم سے باہر کی طرف جاتا ہے تو سوہا بھی اس کی پیروی کرتی ہے-----

○ ○

مجھے آپ یہی اتار دیں میں خود چلی جاؤ گی---سوہا گاڑی میں بیٹھی دخان کو کہتی ہے جو ماتھے پر بل ڈالے سامنے دیکھیں گاڑی ڈرائیو کر رہا ہوتا ہے-----

آپ مجھے یہی اتار دیں میں چلی جاؤ گی---سوہا اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پاکر دوبارہ سے کہتی ہے جس پر دخان ایک غصلی نظر اس پر ڈالتا ہے جبکہ بولتا کچھ نہیں اور سوہا اس کی نظر دیکھ کر ہی چپ ہوکر بیٹھ جاتی ہے-----

آج کے بعد میں کبھی شکل بھی نہیں دیکھوں گی ان کی---اتنی زور سے منہ دبوچا تھا جیسے کوئی انسان نہیں جانور ہوں---اور غصہ تو ایسے ہو رہے تھے کہ جیسے میں نے کوئی جھوٹ بول دیا ہو----سوہا باہر دیکھتی مسلسل دل میں اسے برا بھلا کہہ رہی تھی جبکہ دخان ہر تھوڑی دیر بعد اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جس کے ماتھے پر بل تھے-----

گاڑی روکتے ہی سوہا پیچھے سے اپنا بیگ اٹھا کر جلدی سے دروازہ کھولے اترتی ہے کہ تبھی دخان کی آواز اس کے کان میں پڑتی ہے جس پر وہ روک جاتی ہے مگر مڑتی نہیں ہے۔۔۔۔

کل ٹائم پر افس آجانا دیر نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔۔۔وہ اس کی پشت کو دیکھیں کہتا ہے جس پر سوہا کوئی جواب دیے بغیر اگے کی طرف بڑجاتی ہے۔۔۔۔۔

مسسز دخان کا غصہ۔۔۔۔انٹرسٹنگ۔۔۔۔وہ مسکراتا ہوا کہتا گاڑی اگے بڑھا دیتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا اتنی دیر لگا دی ٹائم دیکھا ہے کیا ہورہا ہے۔۔۔۔۔سوہا جیسے گھر میں داخل ہوتی ہے تو آسیہ اسے دیکھ کر ہی شروع ہوجاتی ہیں۔۔۔۔

امی ابھی تو ائی ہوں بیٹھنے تو دیں۔۔۔۔وہ اپنا بیگ صوفے پر پھنک کر بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔

آسیہ بیگم ابھی تو میری بیٹی آئی ہے اسے سانس تو لینے تو۔۔۔۔۔غفار بھی آسیہ کو کہتے ہیں۔۔۔۔۔

اچھا نہیں کہتی آپ کی بیٹی کو کچھ سوہا چلو ہاتھ منہ دھولو کھانا لگا دیتی ہوں تمہارے باپ بھائی نے بھی کھانا نہیں کھایا۔۔۔۔۔

کیا آپ لوگوں نے کھانا نہیں کھایا مگر کیوں۔۔۔۔ابو آپ تو کھالیتے پتا ہے نہ آپ نے دوائی لینی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔وہ آسیہ کی بات سن کے فورا سیدھے ہوکر بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے ہم تمہارے بغیر نہیں کھاتے کھانا پھر بھی پوچھتی ہو۔۔۔۔روہان کہتا ہے تو وہ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا چلیں پھر 5منٹ ویٹ کرے میں فریش ہوکر آتی ہوں۔۔۔۔وہ کہتی کھڑی ہوکر کمرے کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔

بچے اور کشف کب پہنچے گے کل۔۔۔۔۔غفار روہان سے پوچھتے ہیں۔۔۔۔۔

ابو کل شام 4 بجے تک۔۔۔۔۔

چلو بھئی اب میرا انتظار بھی ختم ہوجاے گا۔۔۔۔۔غفار صاحب مسکراتے ہوے کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان واش روم سے فریش سا تولیا سے بال رگڑتے ہوے باہر اتا ہے تو اسے سب سے پہلا خیال سوہا کا اتا ہے اس کی روتی ہوئی آنکھیں اس کا اس کے غصے سے ڈر جانا اور سب سے زیادہ اس کے گال پر اس کے انگلیوں کے نشان جو اس نے گاڑی میں دیکھے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ کسی سوچ کے تحت موبائل اٹھا کر بیڈ پر اتا ہے اور سب سے پہلے سائیڈ دراز سے اپنی محبوب یعنی سگریٹ نکال کر اسے ہونٹوں میں دبا کر لائٹر کی مدد سے اسے جلاتا ہے پھر سگریٹ کو ہونٹوں سے جدا کرے موبائل اٹھائے ایک نمبر ڈائل کرتا ہے-----

اسے سگریٹ کسی محبوب کی طرح عزیز تھی تبھی تو اسے کسی قیمت نہیں چھوڑتا تھا------

سوہا کھانا کھا کر سب گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر اب اپنے کمرے میں سونے کے لئے آئی تھی اور اتے ہی بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گئی تھی-----

افف---کتنا درد کر رہا ہے میرا منہ----اسے اب اپنا درد یاد آیا تھا وہ تو شکر تھا کہ نشان اب مدھم ہوگیا تھا ورنہ اگر گھر والے پوچھ لیتے تو بیچاری کیا جواب دیتی----

میں تو نہیں جا رہی افس اتنے ظالم ہیں بندا فون کر کے سوری ہی بول دیتا ہے مگر ---وہ ابھی اس کی شان میں بول ہی رہی ہوتی کہ اس کا موبائل رینگ کرتا ہے جسے وہ بیزاری سا منہ بنا کر اٹھاتی ہے-----

مگر جب موبائل سامنے کرتی ہے تو دخان کا نمبر دیکھ کر کرنٹ کھا کر اٹھتی ہے-----

انکی کتنی لمبی عمر ہے ابھی نام لیا اور کال بھی آگئی----وہ کہہ کر موبائل اٹھتاتی ہے لیکن اس سے پہلے اپنے ماتھے پر بل لانا نہیں بھولتی------

ابھی تک سوئی نہیں بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔دخان اس کے موبائل اٹھانے پر بیچے بیڈ سے ٹیگ لگا کر سگریٹ کو ہونٹوں سے جدا کرے کہتا ہے۔۔۔۔۔

جی ابھی سونے ہی لگی تھی کہ آپ کی کال آگئی اور پلیز مجھے ان عجیب ناموں سے مت پکارا کرے۔۔۔۔۔سوہا تھوڑا روکھے پن سے بولتی ہے جس پر دخان مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

کس نام سے پکاروں تمہیں کیا نام ہے تمہارا۔۔۔۔منیجر صاحبہ۔۔۔۔وہ آخری لفظ پر زور دے کر بولتا ہے جس سے سوہا کو اور غصہ اتا ہے۔۔۔۔۔

کوئی کام تھا آپ کو جو کال کی۔۔۔۔۔وہ سخت لہجے میں پوچھتی ہے۔۔۔۔

اتنا غصہ کیا رات کے کھانے میں شولے کھالئے تھے جو اتنا غصہ آرہا ہے بیگم صاحبہ کو۔۔۔۔وہ اور اس کی ہٹاتا ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں مگر نجانے کیوں آپ کا خیال اتے ہی غصہ انے لگ جاتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا تو پھر مجھے پیار سے سوچا کرو پھر غصہ نہیں پیار آے گا۔۔۔۔وہ اپنی ہنسی دبا کر بولتا ہے۔۔۔۔۔

یہ ناممکن ہے اور جو حرکت آج آپ نے کی ہے اس کے بعد تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔

اچھا تو غصہ اس وجہ سے ہے میں سمجھا نجانے مجھ غریب سے ایسا کیا گناہ ہوگیا ہے جو بیگم ناراض ہوگئی ہیں۔۔۔۔۔دخان سگریٹ کا ایک کش لگا کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔آپ نے جو آج کیا وہ آپ کے سامنے کچھ نہیں ہے مجھ سے پوچھے آپ نے اتنی زور سے میرا منہ دبوچہ تھا ابھی تک آپ کی انگلیوں کے نشان ہیں میرے گال پر۔۔۔۔وہ غصے سے کہتی ہے جس سے دخان بھی حیران ہوکر سیدھا بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا تم اپنے الفاظ پر بھی تو غور کرتیں کہ تم نے مجھے کیا کہا تھا تم نے مجھے ایک ہوس پرست انسان کہا تھا۔۔۔۔۔وہ تھوڑا نرم لہجے میں کہتا ہے۔۔۔۔۔

میں نے کچھ غلط بھی نہیں کہا تھا آپ جن نظروں سے میری طرف دیکھ رہے تھے میں کیا اگر وہاں کوئی اور بھی ہوتا تو اس کے بھی یہی الفاظ ہوتے۔۔۔۔آج تو وہ سوہا لگ ہی نہیں رہی آج تو دخان ایک نئی سوہا سے مل رہا تھا اسے بلکل یقین نہیں آرہا تھا کے یہ وہی سوہا ہے جو اس کے سامنے چوں تک نہیں کرتی تھی اور اب کیسے اسے سنا رہی ہے۔۔۔۔۔۔

دخان دورانی میں آپ سے ایک بات کہنا چاہوں گی میں بھلے ہی آپ کی کچھ مہینوں کی بیوی ہوں مگر آپ کی بیوی ہوں تو جب تک آپ کے نکاح میں ہوں تو آپ پر فرض ہے کہ آپ مجھ سے عزت سے پیش آے مجھے امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہونگے۔۔۔۔۔سوہا کہتی اس کا جواب سنے بغیر ہی فون کاٹ دیتی ہے اور دخان حیرت سے اپنے کان سے موبائل ہٹا کر دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

چڑیا میں اتنی طاقت کے باز سے اونچا اوڑے۔۔۔ہنہہ کوئی بات نہیں چڑیا۔۔۔۔۔ باز تمہیں دبوچ لیگا۔۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ میں لی ہوئی سگریٹ کا آخری کش لے کر اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھی ایش ٹرے میں رگڑتا ہے۔۔۔۔۔

یہ حال کرو گا تمہارا بیگم صاحبہ۔۔۔۔پہلے تو میں تمہیں چھوڑنے والا تھا مگر اب اپنے بھائی کے بعد تمہیں اپنی بھی ہر غلطی کی سزا بھی بھگتنی پڑے گی۔۔۔۔۔وہ اتنے غصے سے سگریٹ کو رگڑتا ہے کے اس کی گردن کی نسے بھی تن جاتی ہیں۔۔۔۔۔

دخان کی آنکھ اس کے چہرے پر پڑنے والی سورج کی کرنوں کی وجہ سے کھولتی ہیں وہ آنکھیں کھول کے کھڑکی کی طرف دیکھتا ہے تو الہی بخش پردو کو سائٹ پر کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ اپنے اوپر سے کمفرٹر ہٹاتا اٹھ کر بیٹھتا ہے اور سب سے پہلے موبائل اٹھاتا کسی کو میسج ٹایپ کرتا ہے۔۔۔۔۔

الہی بخش ناشتہ لگاؤ۔۔۔۔نیند میں بھاری آواز میں کہتا موبائل دوبارہ رکھ کر واش روم کی طرف جاتا ہے جبکہ الہی بخش اثبات میں سر ہلاتا باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا آج افس نہیں جارہی۔۔۔آسیہ اسے کچن میں اتا دیکھ پوچھتی ہیں۔۔۔۔

نہیں آج دل نہیں کر رہا۔۔۔وہ چائے کا پانی چڑھاتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔

جی امی ٹھیک ہوں بس ویسی تھکن کی وجہ سے دل نہیں کر رہا۔۔۔۔

اچھا تم جاؤ کمرے میں جب تک میں لاتی ہوں ناشتہ۔۔۔۔وہ اس کے ہاتھ سے ماچس لے کر کہتی ہیں۔۔۔۔

نہیں امی میں کر لونگی آپ۔۔۔۔

جاؤ میں لاتی ہوں۔۔۔وہ اس کی بات کاٹے کہتی ہیں تو اسے بھی مجبورا جانا پڑتا ہے۔۔۔۔

وہ کمرے میں آتی ہے تو ویسے ہی موبائل اٹھا کر دیکھتی ہے کہ دخان کے نمبر پر نظر جاتی ہے جس نے کوئی میسج بھیجا ہوتا ہے وہ نہ سمجھی سے ماتھے پر بل ڈالے میسج اوپن کرتی ہے۔۔۔۔

اٹھ گئی بیگم صاحبہ۔۔۔اب جلدی سے ریڈی ،ہوکر افس آجاؤ۔۔۔۔

سوہا اس کا میسج پڑھ کر غصے میں میسج ٹایپ کرتی ہے اور موبائل زور سے اپنے بیڈ پر مارتی ہے مگر پھر فورا ہی جھک کر اسے پکڑتی ہے کیونکہ موبائل بیڈ پر زور سے لگنے کے باعث زمین بوس ہونے والا تھا۔۔۔۔ایک تو سوہا بھی نہ حد کرتی ہے۔۔۔

دخان واش روم سے اتا ہے تو اس کے موبائل پر نوٹیفکیشن ہوتی ہے جسے سن کر وہ ہاتھ میں لئے ہوے تولیے کو بیڈ پر پھنک کر موبائل اٹھاتا ہے جہاں سوہا کا میسج آیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جی اٹھ گئی ہوں شوہر محترم مگر افس نہیں اؤ گی۔۔۔۔ میسج پڑھ کر ہی اس کے چہرے پر دلفریب سی مسکراہٹ آجاتی ہے۔۔۔۔

اور وہ مزید میسج کرنے کے بجاے کال ملاتا فون کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔

سوہا اپنے بیڈ کی چادر ٹھیک کر رہی ہوتی ہے کہ اپنے موبائل پر کال آتی دیکھ موبائل اٹھاتی ہے اور سامنے دخان کا نمبر دیکھ کر پہلے سوچتی ہے پھر کسی خیال سے اٹھا لیتی ہے۔۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔بیگم صاحبہ کیسی ہیں آپ۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔ٹھیک ہوں کوئی کام تھا۔۔۔۔

جی آپ آج افس کس خوشی میں نہیں آرہی۔۔۔۔وہ اپنے مطلب کی بات پوچھتا ہے۔۔۔۔

آج میری بھابھی دبئی سے آرہی ہیں میں نہیں اسکتی۔۔۔۔۔اسے یہ بہانہ صحیح لگتا ہے تو کہہ دیتی ہے اور دخان کی مسکراہٹ ایکدم ہی غائب ہوجاتی ہے۔۔۔۔

اگر تم 10 بجے تک افس نہیں ائی تو یاد رکھنا 11 بجے میں تمہارے گھر کے باہر ہونگا اور پر تمہارے گھر کے اندر آئ ہوپ یور انڈر اسٹینڈ۔۔۔۔وہ کہتا فون کاٹ دیتا ہے اور سوہا 11:30 حیرانی سے موبائل اپنے کان سے ہٹا کر دیکھتی ہے۔۔۔۔

سوہا یہ لو بیٹا ناشتہ کرلو۔۔۔۔آسیہ ناشتے کی ٹرے لاتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔

امی مجھے دیر ہورہی ہے میں افس جارہی ہوں وہی پر ناشتہ کر لونگی۔۔۔وہ کہتی جلدی سے واش روم میں جاتی ہے اب دخان کا بھروسہ بھی تو نہیں ہے نہ اگر اگیا تو وہ کیا کہتی گھر والوں کو کہ کون ہے یہ۔۔۔۔

ارے پہلے تو منا کر رہی تھی۔۔۔یہ لڑکی بھی نہ عجیب ہے بلکل۔۔۔آسیہ کمرے سے جاتے ہوے کہتی چلی جاتی ہیں۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا تمہیں دخان سر اپنے افس میں بلا رہے ہیں۔۔۔۔۔سوہا جیسی ہی کمپنی میں داخل ہوتی ہے تو رسیپشن پر بیٹھی لڑکی سوہا کو دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

مجھے۔۔۔پر کیوں؟؟۔۔۔وہ اپنی طرف انگلی کرے پوچھتی ہے۔۔۔

پتا نہیں بس یہ کہا تھا کہ مس سوہا آے تو انھیں میرے افس میں بھیج دینا۔۔۔۔وہ لڑکی کندھے اوچکا کے بولتی اپنے کام میں لگ جاتی ہے اور سوہا دھڑکتے دل کے ساتھ دخان کے افس کا رخ کرتی ہے۔۔۔۔۔

سر میں۔۔۔سوہا جب افس کے اندر جھنک کر اجازت مانگ رہی ہوتی ہے تو دیکھتی ہے کہ افس خالی ہوتا ہے وہ ایک نظر پیچھے دیکھ کر افس میں داخل ہوجاتی ہے۔۔۔۔

یہ کہاں چلے گئے۔۔۔شاید میٹنگ میں گئے ہونگے۔۔۔وہ خود سے سوچتی تھوڑی اگے آتی ہے تو نظر سامنے ٹیبل پر جاتی ہے جہاں ایک ریڈ روس کا بوکے اور ایک کیک رکھا ہوتا ہے سوہا نہ سمجھی سے تھوڑی اور اگے اکر دیکھتی ہے تو حیران رہ جاتی ہے کیونکہ کیک پر جو لکھا تھا وہ اس کے لئے یقین کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔۔

سوری سوہا بیگم۔۔۔وہ زیرے لب کیک پر لکھے گئے الفاظ دھوراتی ہے۔۔۔۔

یہ میرے لئے مگر۔۔۔۔وہ کہہ ہی رہی ہوتی ہے کہ دروازہ کھول جاتا ہے۔۔۔

اوو۔۔۔بیگم صاحبہ آگئی ہیں چلے اچھی بات ہے شوہر کا حکم ماننا چاہیے۔۔۔۔دخان دروازہ بند کرتا مسکراتا ہوا اندر اتا ہے۔۔۔

یہ کیک میرے لئے ہے۔۔۔۔سوہا ابھی بھی حیرانی سے اپنی طرف اشارہ کرے کہتی ہے جس پر دخان تھوڑا سا اگے اکر کیک کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

میرے خیال سے سوہا آپ ہی کا نام ہے اور میری بیوی بھی آپ ہیں تو ظاہر سی بات ہے آپ کے لئے ہی ہوگا نہ۔۔۔۔وہ مسکراتا ہوا کہتا سامنے کرسی پر بیٹھتا ہے۔۔۔۔

مگر یہ۔۔۔

سوہا بیٹھو تمہیں آج اپنے دل کی ساری بات بتانا چاہتا ہوں پلیز پوری سن لینا بیچ میں مت بولنا۔۔۔دخان نظریں نیچی کرے کہتا ہے تو سوہا نہ سمجھی سے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

جی-----

پہلے تو کل کے لئے یہ کیک جو میں نے تمہیں تکلیف دی تھی اور-----دخان بول کر چپ ہوتا ہے-----

اور---سوہا اس کے چپ ہونے پر پوچھتی ہے تو دخان ایک نظر اسے دیکھتا کھڑا ہوتا ہے اور ٹیبل پر رکھا بوکے اٹھا کر سوہا کے قدموں کے پاس بیٹھتا ہے-----

آئ لوو یو سوہا----پتا نہیں مگر مجھے تم سے محبّت ہوگئ تھی شاید تب جب تم نے مجھے چور کہا تھا مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ تمہیں کیسے حاصل کرو پھر میرے پاس یہی ایک ذریعہ تھا تمہیں حاصل کرنے کا اور دیکھو میری محبّت سچی تھی تبھی تم آج میرے نکاح میں ہو------وہ اتنے پیار سے اسے دیکھ کر کہتا ہے اور سوہا تو منہ کھولے حیرانی سے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے کہ آخر یہ بول کیا رہا ہے-----

سوہا کیا تم میرے ساتھ اپنی تمام زندگی گزرنا چاہو گی ----وہ اسے کچھ نہ بولتا دیکھ دوبارہ سے پھول تھوڑا اگے کرے کہتا ہے جس پر سوہا پہلے تو اسے دیکھتی ہے پھر فورا سے اٹھ کر جانے لگتی ہے کہ دخان اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے-----

سوہا میرے سوال کا جواب دے کر جاؤ-----

میں----میں کیسے----میرا مطلب-----اسے سمجھ نہیں اتا کہ کیا کہیں----

سوہا میں اپنے گھر والوں کو تمہارے گھر بھجوں گا بہت جلد تاکہ وہ ہماری شادی کی بات اگے کر سکیں اور تم بے فکر ہوجاؤ ہمارے نکاح کا کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا۔۔۔۔وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کے اپنے سامنے کرے کہتا ہے جس پر سوہا نیچے نظریں کرلیتی ہے۔۔۔۔

سوہا جواب دو ایسے چپ تو نہ رہو۔۔۔۔دخان اتنے پیار سے کہتا ہے کہ سوہا کے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے اور وہ ہولے سے اثبات میں سر ہلاتی ہے جس پر دخان خوش ہوجاتا ہے۔۔۔۔

سچ سوہا تم راضی ہو تم ساری زندگی میرے ساتھ رہو گی نہ تم صرف میری رہو گی نہ۔۔۔۔

جی میں راضی ہوں آپ کے ساتھ ساری زندگی گزرنے کے لئے مگر ابھی میں آپ کی بس منکوحہ ہوں تو آپ۔۔۔۔

تم نے مجھے اتنا کمزور سمجھا ہے کہ میں جب تم سے ملوں گا تو بہک جاؤ گا سوہا تمہیں مجھ پر یقین کرنا ہوگا میں اس رشتے کو ہمیشہ پاک رکھوں گا مجھے بھی پتا ہے کہ تم میری منکوحہ ہو بیوی نہیں۔۔۔تو بولو کرتی ہو اپنے دخان پر یقین۔۔۔۔دخان کہہ کر اس کی آنکھوں میں جھنکتا ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

جی مجھے یقین ہے اپنے دخان پر۔۔۔وہ شرماتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

اووو۔۔۔تو بیگم صاحبہ شرماتی بھی ہیں۔۔۔۔دخان اسے دیکھ شرارت سے کہتا ہے۔۔۔۔

نہیں میں کیوں شرماؤ گی۔۔۔۔۔وہ اس سے ہاتھ چھوڑواتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا چلو تم کہتی ہوتو مان لیتا ہوں۔۔۔۔۔وہ پیچھے ٹیبل سے اپنی کمر لگا کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

جی اب میں جاؤ۔۔۔۔۔اسے واقع میں شرم آرہی تھی اس کے سامنے کھڑے ہونے پر تبھی کہتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔اچھا سنو۔۔۔۔۔دخان پہلے اسے اجازت دیتا ہے پھر کچھ یاد انے پر اسے روکتا ہے۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔

اگر کوئی پرشانی ہو تو تم مجھ سے شئیر کرو گی اور کوئی چیز چاہیے ہو تو وہ بھی مجھ سے کہو گی ٹھیک۔۔۔۔۔۔وہ اسے کہتا ہے تو سوہا مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی باہر چلی جاتی ہے اور دخان اس کے جانے کے بعد ٹیبل پہ رکھے پھول اٹھاتا اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتا ہے۔۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔بکواس خوشبو ہے ان پھولوں کی اس سے اچھی تو میری سگریٹ کی خوشبو ہے۔۔۔۔۔وہ برا سا منہ بنا کر سگریٹ اٹھاتا ہونٹوں سے لگاتا ہے اور اسے جلا کر ایک کش لیتا آنکھیں بند کرتا ہے۔۔۔۔۔

یہ ہے نہ اصل خوشبو۔۔۔۔۔۔وہ مسکراتا ہوا دوبارہ سگریٹ کو ہونٹوں سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

عجیب ہی پسند تھی اس کی پھولوں کی خوشبو اسے زہر جبکہ سگریٹ کی بدبو اسے محبوب لگتی تھی۔۔۔۔۔

○ ○

بھابھی آپ کو پاکستان کیسا لگا۔۔۔۔ سیف صفا کو گود میں لئے پوچھتا ہے روہان کشف اور بچوں کو شام 4 بجے لے آیا تھا اور اب سب گھر والے رات کا کھانا کھانے کے بعد باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

سیف کم عقل۔۔۔ بھابھی ادھر کی ہی ہیں انھیں تو اچھا ہی لگے گا نہ پاکستان۔۔۔ سوہا اس کے سر پر چپیٹ لگا کر کہتی ہے۔۔۔

اووو۔۔۔ہاں میں بھول گیا تھا۔۔۔

بیٹا آپ کو اپنا گھر کیسا لگا۔۔۔۔۔آسیہ کشف کے سر پر پیار کرتے ہوے پوچھتی ہیں۔۔۔

بہت اچھا انٹی اور گھر میں رہنے والے بھی بہت اچھے ہیں۔۔۔۔ وہ مسکراتے ہوے کہتی ہے۔۔۔

چلو بیٹا تم بھی اب جاکر آرام کرو تھک گئی ہونگی صبح ملاقات ہوگی۔۔۔ غفار احمر کو گود سے اتار کر اپنے کمرے کی طرف جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی آسیہ سیف اور پھر سوہا۔۔۔۔

چلو ہم بھی چلتے ہیں بچوں کو نیند بھی آرہی ہے۔۔۔۔۔روہان صفا اور احمر کا ہاتھ پکڑتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

روہان تم مجھ سے ابھی تک ناراض ہو۔۔۔۔کشف اسے دیکھ کر پوچھتی ہے جس پر وہ مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں میں کیوں ناراض ہونے لگا تم سے بس اس دن مجھے غصہ آیا تھا اب نہیں ہے۔۔۔۔۔

سچ میں نہ۔۔۔۔وہ تصدیق کرتی ہے۔۔۔۔

ہاں بابا سچ اب چلے ورنہ بچوں نے ادھر ہی سوجانا ہے اور میں نے بھی۔۔۔۔۔روہان اس انداز سے کہتا ہے کہ کشف ہنس کر کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

○ ○

آئی لوو یو سوہا۔۔۔۔

کیا تم میرے ساتھ اپنی تمام زندگی گزرنا چاہو گی۔۔۔۔۔سوہا کے دماغ میں دخان کے خوبصورت لفظ گردیش کر رہے ہوتے ہیں اور یہ الفاظ اسے ہر بار مسکرانے پر مجبور کر رہے تھے اسے اب دخان کو سوچنا اس کی باتوں کو سوچنا اچھا لگ رہا تھا وہ ابھی دخان کے بارے میں اور سوچ رہی ہوتی ہے کہ اس کا موبائل رینگ کرتا ہے جسے وہ بغیر دیکھے ہی مسکراتی ہوئی اٹھاتی ہے۔۔۔۔۔۔

کیسی ہو بیگم صاحبہ۔۔۔۔نیند نہیں آرہی کیا۔۔۔۔موبائل میں سے دخان کی آواز سن کر وہ اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں ابھی نیند نہیں آرہی۔۔۔۔۔

میرے بارے میں سوچ رہی تھیں۔۔۔۔۔دخان ٹیرس پر کھڑا کوفی کا ایک سیپ لیتا ہے اور سوہا اس کے سوال پر ہڑبڑا جاتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔نہیں۔۔۔مطلب۔۔۔۔وہ۔۔۔میں۔۔۔

مطلب ہاں میرے بارے میں ہی سوچ رہی تھیں۔۔۔۔وہ اس کی بھوکلاہٹ سن کر مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

آپ نے نہیں سونا نیند نہیں آرہی تھی کیا۔۔۔۔وہ بات ہی بدل دیتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

اچھا کیا سوچ رہے تھے میرے بارے میں۔۔۔۔۔وہ اپنی ایک لٹ کو انگلیوں میں لیپیٹتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

یہی کے وہ دن کب آے گا جب تم یہاں میرے پاس ہوگی۔۔۔۔۔۔ٹیرس پر کھڑے ہونے کے باعث اس کے ماتھے پر بار بار بال آرہے تھے جنھیں وہ ہٹانے کی زہمت بھی نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ دن جب آے گا جب آپ کے گھر والے میرے گھر آے گے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔

اچھا میں فون رکھتی ہوں شاید امی اٹھی ہیں تو وہ میرے کمرے میں بھی اے گی۔۔۔۔سوہا جلدی سے کہتی ہے۔۔۔۔

اچھا روکو بس ایک بار شوہر محترم کہہ دو اپنی خوبصورت آواز سے۔۔۔۔دخان کی بھی اپنی ہی خواہش تھی۔۔۔۔

اللہ حافظ شوہر محترم۔۔۔۔۔

اللہ حافظ بیگم صاحبہ۔۔۔۔دخان اس کی آواز سن کر کہتا ہے تو سوہا مسکرا کر فون بند کرتی سونے کے لئے لیٹ جاتی ہے اور نجانے کب تک دخان کے ہی خیالوں میں رہتے ہی اسے نیند اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔۔۔۔

اور وہاں دخان موبائل اوف کرتا مسکراتا ہوا کمرے کا رخ کرتا ہے۔۔۔۔

اب نجانے یہ دخان کی کوئی چال تھی یہ واقع اسے سوہا سے محبّت ہوگئی تھی یہ تو اب انے والا کل ہی بتا سکتا تھا کہ سوہا کو دخان کی محبّت ملے گی یہ نفرت۔۔۔۔۔

کشف---ناشتہ دے دو یار دیر ہورہی ہے-----روہان کمرے سے اتا کشف کو آواز لگاتا ہے .جو کچن میں کھڑی ناشتہ بنا رہی ہوتی ہے-----

روہان لا رہی ہوں بس 5 منٹ روک جائے-----وہ کچن سے ہی آواز لگاتی ہے------

سوہا میری بات سنو-----روہان سوہا کو اپنے سامنے سے گزرتا دیکھ مخاطب کرتا ہے .جو افس جانے کے لئے نکل رہی ہوتی ہے------

جی بھائی-----

سوہا جاب چھوڑ دو اب دیکھو تمہاری بھابھی بھی گھر آگئی ہیں تو تم بور بھی نہیں ہوا کرو گی-----روہان اسے پیار سے سمجھاتا ہے-----

بھائی میں کچھ مہینو بعد چھوڑ دونگی پلیز ابھی منا مت کرے----وہ منت کرے کہتی ہے اور تب ہی کشف بھی روہان کا ناشتہ لے آتی ہے------

روہان کیوں منا کر رہے ہیں شوق ہے اس کا تو کرنے دیں-----کشف سوہا کا منہ دیکھ کر روہان کے ساتھ بیٹھ کر کہتی ہے-----

پر کشف مجھے اچھا نہیں لگتا میری بہن یو جاب کرے تمہیں پتا ہے نہ آج کل حالات کتنے خراب ہیں-----روہان کا بھی فکر کرنا ٹھیک تھا-----

بھائی کچھ مہینو بعد جاب چھوڑ دونگی نہ پکّا۔۔۔۔سوہا دوبارہ سے کہتی ہے جبکہ کشف کو بھی آنکھ کے اشارے سے روہان کو منانے کا کہتی ہے جس پر کشف اثبات میں سر ہلا کر روہان کی طرف مڑتی ہے۔۔۔۔

روہان وہ کہہ رہی ہے نہ کہ وہ کچھ مہینو بعد جاب چھوڑ دیگی تو پلیز جانے دیں اسے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مگر دو مہینے تک اس کے بعد تم مجھ سے کوئی ضد نہیں کرو گی۔۔۔روہان کو بھی ان دونوں کے اگے ہار ماننی پڑتی ہے مگر وہ اسے وعن بھی کردیتا ہے جس پر سوہا جلدی سے مان جاتی ہے۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے بھائی اب میں جاؤ۔۔۔۔

ہاں جاؤ۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔سوہا کہتی چادر لئے باہر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

روہان وہ بہن ہے آپ کی اس کی خوشی میں خوش رہنا سیکھ لیں۔۔۔۔کشف سوہا کے جانے کے بعد روہان کو سمجھاتی ہے۔۔۔۔۔

بہن ہے تبھی فکر لگی رہتی ہے اس کی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا روہان سوہا بہت سٹرونگ لڑکی ہے اسے سب کا سامنا کرنا اتا ہے۔۔۔۔کشف روہان کو سوہا کی طرف سے پرشان ہونے پر کہتی ہے۔۔۔۔

نہیں کشف میری بہن سٹرونگ نہیں ہے وہ کمزور ہے نادان ہے اسے نہیں پتا کہ یہ دنیا کیسی ہے وہ جسے دیکھتی ہے کہ کوئی اس سے پیار سے بات کر رہا ہے وہ اس کی طرف کھچی چلی جاتی ہے بھلے ہی اگے والا اس کا دشمن ہی کیوں نہ ہو------نہ جانے کیوں روہان کو سوہا کی اتنی فکر ہورہی تھی------

روہان اللہ ہے نہ سب اچھا ہوگا آپ ناشتہ کریں -----کشف اس کا ہاتھ پکڑ کہتی ہے تو وہ بھی مسکراتا ہوا ناشتہ کرتا ہے------

○ ○

سوہا-----سوہا ابھی کمپنی کے اندر داخل ہونے ہی لگتی ہے کہ اس کے کان میں دخان کی آواز پڑتی ہے جس پر وہ پیچھے مڑ کر ادھر ادھر دیکھتی ہے-----

سوہا ادھر اؤ-----دخان اپنی گاڑی سے باہر اکر اسے کہتا ہے تو نہ سمجھی سے اس کی طرف آتی ہے-----

بیٹھو گاڑی میں----وہ گاڑی کی دوسری سائیڈ کا دروازہ کھول کر کہتا ہے-----

مگر کیوں---کہا جارہے ہیں ہم-----

تمہارے لئے سرپرائز ہے اب جلدی بیٹھو دیر ہورہی ہے ہمیں۔۔۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اگے کرتا ہے تو سوہا بھی اسے دیکھ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

دخان مگر ہم جا کہا رہے ہیں کچھ تو بتائے۔۔۔۔۔وہ دخان کو کار ڈرائیو کرتا دیکھ پوچھ لیتی ہے جو بس گاڑی اگے بڑھائے جارہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اگر میں نے بتا دیا تو سرپرائز کیا خاک سرپرائز رہے گا۔۔۔۔۔دخان اس کی بیچینی پر مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

تھوڑی سی ہن دے دیں۔۔۔۔۔اس سے بھی صبر نہیں ہوتا تو پوچھ ہی لیتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا تم بولتی بہت ہو یار چپ ہوجاؤ ورنہ تمہارے منہ پر ٹیپ چپکادونگا۔۔۔۔۔۔۔دخان اس کے مسلسل بولنے پر کہتا ہے تو وہ منہ پھولا کر گاڑی سے باہر دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

بیگم صاحبہ آپ ایسی بہت پیاری لگ رہیں ہیں اب جب تک منزل نہیں آجاتی آپ چپ ہی رہیئے گا۔۔۔۔۔دخان اسے دیکھ کر مسکراتا ہوا کہتا ہے تو سوہا ایک غصلی نظر اس پر ڈالتی ہے۔۔۔۔۔

یار ایسے نہ دیکھا کرو سچ میں جان نکل جاتی ہے۔۔۔۔دخان اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر ایک ادا سے کہتا ہے تو سوہا اس کی حرکت پر کوئی ردے عمل دینے کے بجاے دوبارہ سے گاڑی سے باہر دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

دخان گاڑی لاہور کے بڑے سے ریسٹورنٹ کے باہر روک کر سوہا کو دیکھتا ہے جو اب بھی اپنی نظریں باہر کی طرف کری ہوتی ہے-----

بیگم صاحبہ چلیں-----

آپ کا سرپرئز خراب ہوجاے گا آپ خود ہی چلے جائے------وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے کہتی ہے جس پر دخان ہنس دیتا ہے-----

سوہا سرپرئز تمہارے لئے ہی ہے چلو میرے ساتھ دیکھنا تم کتنا خوش ہوگی ------وہ گاڑی سے اترتا باہر اکر سوہا کی طرف کا دروازہ کھولتا ہے اور اس کی طرف اپنی ہتھیلی بڑھاتا ہے جسے سوہا ایک نظر دخان کو دیکھ کر تھام لیتی ہے-----

تمہیں پتا ہے سوہا یہ میرا فیوڑیٹ ریسٹورنٹ ہے میں اکثر یہاں اتا رہتا ہوں-----وہ اس کے ساتھ چلتا ہوا مسکراتے ہوے کہتا ہے اور اس کی مسکراہٹ اتنی دلکش ہوتی ہے کہ ان کے سامنے سے گزرتی لڑکیوں کا گروپ بھی اسے دیکھنے پر مجبور ہوجاتا ہے اگے جانے پر ساری لڑکیاں دخان کو مسکراتے ہوے مڑ کر دیکھتی ہیں جو انکھوں پر کالا چشمہ لگاے وائٹ ٹی شیٹ پر بلیو پینٹ پہنے کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا-----

سوہا جو ان لڑکیوں کو دیکھ چکی ہوتی ہے اب جب انھیں پیچھے مڑکر دیکھتی ہے تو وہ لڑکیاں اب بھی دخان کو مڑ کر دیکھ رہی ہوتی ہیں اور سوہا انھیں دیکھ کر غصے سے دخان کے بازو میں اپنا ہاتھ ڈال لیتی ہے-----

آئندہ کے بعد اتنا تیار ہوکر مت آے گا-----وہ سامنے منہ کرے ماتھے پر بل ڈالے کہتی ہے اور دخان جو اس کے یو اچانک بازو پکڑنے پر حیران تھا اب اس کے منہ سے یہ لفظ سن کے ہنس دیتا ہے-----

کیوں اچھا نہیں لگ رہا-----

اچھے لگ رہے ہیں تبھی کہہ رہی ہوں کہ اب وائٹ شیٹ مت پہنیے گا-----اور یہ چشمہ بھی اتارے اتنی دھوپ نہیں ہے-----وہ کہتی اس کی آنکھوں سے چشمہ بھی اتار لیتی ہے اور دخان بس اس کی حرکت پر ہنستا ہی رہ جاتا ہے-----

تم ادھر کھڑی ہو میں اتا ہوں ابھی-----وہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے ہی سوہا کو کھڑا کرے اندر کی طرف جاتا ہے اور سوہا پاس ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتی ہے------

○ ○ ○

میم آپ کو سر وہاں بلا رہے ہیں۔۔۔۔کچھ دیر بعد ایک ویٹر سوہا کے پاس اکر کونے کی طرف اشارہ کرتا ہے تو سوہا اثبات میں سر ہلا کر کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

آپ اس طرف چلی جائے سر وہی ہیں۔۔۔۔وہ ویٹر تھوڑا سے فاصلے پر روکے سوہا کو کہتا ہے تو سوہا اگے کی طرف بڑتی ہے۔۔۔۔

یہ ایک گلی نمہ تھا جہاں سے گزر کر ایک ہال تھا جہاں اگے بہت سے ٹیبل رکھے ہوے تھے مطلب یہ پرائیویٹ جگہ تھی وہ گلی میں سے گزر کر اندر کی طرف جاتی ہے تو نیلی اور لال روشنی سے پورا ہال جگمگ کر رہا تھا ہر ٹیبل کے اوپر ایک گلاب کا گلدستہ رکھا ہوا تھا مگر ایک ٹیبل ایسا تھا جسے ریڈ بلون سے ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا اور وہ سب سے منفرد بھی لگ رہا تھا سوہا پورے ہال کو حیرانی سے دیکھتی اگے بڑتی ہے بس ایک دو ٹیبل پر ہی کپل بیٹھے ہوے تھے جبکہ سوہا کی نظر اس ٹیبل پر جاتی ہے جہاں ٹیبل کے اوپر ایک ہارٹ شیپ میں کیک رکھا ہوتا ہے جس پر سوہا دخان لکھا ہوتا ہے اگے بھی اس کے کچھ لکھا تھا مگر سوہا اپنا اور دخان کا نام پڑھتے ہی مسکرا دیتی ہے کہ تبھی دخان اس کے سامنے اتا ہے۔۔۔۔۔۔

نکاح کی سیکنڈ منتھ اینیورسری مبارک ہو بیگم صاحبہ۔۔۔۔دخان اسے کہتا سر کو تھوڑا خم دیتا ہے اور سوہا اس کے انداز پر بھرپور انداز میں مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔۔

آئے مل کر اس خوشی کو سیلیبریٹ کرتے ہیں مطلب کیک کٹ کرتے ہیں۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ اگے کرے کسی شہزادے کی طرح اس کے سامنے جھک کر کہتا ہے جیسے وہ کوئی شہزادی ہو اور سوہا بھی کسی شہزادی کی طرح اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

اگر آپ لوگ بھی ہماری اس چھوٹی سی خوشی میں شریک ہونگے تو ہمیں بہت خوشی ہوگی۔۔۔۔دخان ٹیبل پر بیٹھے کپل کو کہتا ہے تو وہ بھی مسکراتے ہوے ان کی طرف اتے ہیں۔۔۔۔

آجاؤ سوہا۔۔۔۔دخان اپنے ہاتھ میں چھوری پکڑے سوہا کو کہتا ہے تو سوہا بھی اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیتی ہے اور یو پھر وہ دونوں مل کر کیک کٹ کرتے ہیں کیک کٹتے ہی پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھتا ہے۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔

مبارک ہو بہت۔۔۔۔سارے کپل باری باری دخان اور سوہا کو مبارکباد دیتے ہیں جسے وہ دونوں ہی مسکرا کر وصول کرتے ہیں۔۔۔۔

اسکیوز می یہ کیک آپ ان سب کو بھی دے دیں۔۔۔دخان ایک ویٹر کو اپنے پاس بلا کر کہتا ہے تو وہ ویٹر اثبات میں سر ہلاتا کیک اٹھاکر لے جاتا ہے۔۔۔۔

جی تو کیسا لگا آپ کو سرپرئز بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔دخان کرسی پر بیٹھ کر سوہا سے پوچھتا ہے جس کے چہرے سے مسکراہٹ جا ہی نہیں رہی ہوتی۔۔۔۔۔

بہت بہت بہت اچھا میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ آپ میرے لئے اتنا کچھ کرے گے۔۔۔۔۔اسے واقع بھی خوشی ہوتی ہے جو اس کے چہرے سے بھی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

سوہا اور دخان کے نکاح کو دو مہینے ہوگئے تھے اور ان دو مہینو میں جہاں دخان سوہا کو ہر طرح سے اپنی محبّت کا یقین دلا رہا تھا وہی سوہا کے دل میں بھی اپنے مجازی خدا کے لئے محبّت پیدا ہورہی تھی اور آج جو دخان نے سوہا کے لئے کیا اس کے بعد سوہا کے دل میں دخان کے لئے محبّت اور بڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ تو کچھ بھی نہیں ہے ہماری شادی ہوجاے نہ پھر میں تمہیں لندن لے کر جاؤ گا پھر وہاں ہم خوب گھومے گے بہت مزے کرے گے۔۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

سچ دخان ہم لندن جائے گے آپ کو پتا ہے مجھے لنڈن کتنا پسند ہے۔۔۔۔دخان کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں چمک آجاتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں سچ۔۔۔۔اچھا میں نے تو تمہیں اتنا خوبصورت تحفہ دیا ہے تم کیا دوگی مجھے۔۔۔۔۔وہ ایک ائبرو اٹھا کر اسے دیکھ کر پوچھتا ہے تو سوہا سوچ میں پڑجاتی ہے۔۔۔۔۔۔

کیا چاہیے آپ کو۔۔۔۔۔جب اسے سمجھ نہیں اتا تو اسی سے پوچ لیتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے تمہارا اظہار چاہیے کہ تم مجھ سے کتنی محبّت کرتی ہو اور اظہار ایسا ہو کہ میں جھوم اٹھو۔۔۔۔وہ چمکتی آنکھوں سے کہتا ہے اور سوہا فورا سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکال لیتی ہے جس پر دخان کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں۔۔۔۔

دخان مجھ سے یہ نہیں ہوتا۔۔۔۔وہ لب کاٹے کہتی ہے۔۔۔۔

کیوں نہیں ہوگا تم کوشش تو کرو تم بھی مجھے آئ لوو یو کہو مجھے بتاؤ کہ تم مجھ سے کتنی محبّت کرتی ہو۔۔۔۔

دخان مجھ سے نہیں ہوتا پلیز مجھے فورس نہ کرے۔۔۔۔وہ دخان کے ایک ہی بات کی رٹ پر چڑ کر کہتی ہے تو دخان کو اس کی بات پر غصہ آجاتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے مت کرو میں ہی پاگل ہوں جو تمہاری محبّت میں پاگل رہتا ہوں ہر وقت اپنی محبّت کا اظہار کرتا رہتا ہوں۔۔۔دخان غصے سے کہتا اپنا موبائل اٹھالیتا ہے۔۔۔

دخان میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ غصہ کیوں ہورہے ہیں۔۔۔۔

اچھا غصہ نہیں ہوں تو کیا ہوں بولو میں تمہیں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے اظہار کرو اپنی محبت کا تاکہ مجھے بھی پتا چلے کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہوں۔۔۔۔وہ تھوڑا سخت لہجے میں کہتا ہے اور سوہا تو پہلی بار اسے غصے میں دیکھ کر ڈر سی جاتی ہے۔۔۔۔

دخان کیا ہوگیا ہے آپ کو آپ کیوں بچوں والی بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔

میں تمہارا منکوح ہوں نہ تمہارا تو کرو اظہار۔۔۔۔دخان بھی اپنی ضد کا پکّا تھا یہ سوہا نے ابھی تک نہیں جانا تھا کہ وہ جس چیز کے پیچھے پڑ جائے پھر جب تک نہیں چھوڑتا جب تک وہ خود نہیں چاہتا۔۔۔۔

دخان میں۔۔۔۔۔۔

تم مجھ سے اظہار کرو گی یہ نہیں۔۔۔۔۔۔وہ اس کی بات کاٹے کہتا ہے۔۔۔۔۔

میری بات۔۔۔۔۔

ہاں یہ نہ۔۔۔۔۔۔وہ دوبارہ اس کی بات کاٹ کر اسے دیکھ کہتا ہے تو سوہا پہلے اسے دیکھ کر پھر نیچے منہ کرے نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں میں نہیں کر سکتی مجھ میں ابھی ہمت نہیں جب۔۔۔۔۔۔۔وہ ابھی کہہ ہی رہی ہوتی ہے کہ دخان کو کھڑا ہوتا دیکھ اس کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

میں جارہا ہوں تم آجانا خود ہی۔۔۔۔۔وہ اپنا موبائل اور کی اٹھاتا باہر کی طرف جاتا ہے اور سوہا بھی جلدی سے اپنا بیگ اٹھا کر اس کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔

دخان۔۔۔۔دخان میری بات تو سنے۔۔۔۔دخان۔۔۔۔وہ اسے آوازے دیے جاتی ہے کہ ایک ویٹر سے زور سے ٹکرتی ہے۔۔۔۔۔

سوری مجھے پتا نہیں تھا آپ آرہے ہیں آپ کو لگی تو نہیں۔۔۔۔سوہا اس ویٹر سے پوچھتی ہے کیونکہ غلطی بھی اسی کی تھی۔۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں میم اٹس اوکے۔۔۔۔وہ ویٹر اسے کہتا نیچے سے برتن اٹھاتا ہے اور سوہا فورا دخان کی جانب دیکھتی ہے جو باہر کی طرف جارہا ہوتا ہے وہ فورا اس کے پیچھے جاتی ہے۔۔۔۔

دخان۔۔۔دخان پلیز میری بات سن لیں۔۔۔۔وہ دخان کو گاڑی میں بیٹھتا دیکھ اسے آواز لگاتی ہے مگر وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہا ہوتا اور سوہا جب اس تک پوچھتی ہے تو وہ گاڑی زن سے اگے بڑھا دیتا ہے اور سوہا بیچاری بس اس کی کار کو ہی دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

صاحب جی کھانا لگاؤ۔۔۔۔الہی بخش دخان کو اتا دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں لگاؤ۔۔۔۔وہ کہتا اپنے کمرے کی طرف جاتا ہے اور کمرے میں اکر موبائل کو بیڈ پر پھنکتا ہے۔۔۔۔

سارے پلین پر اس لڑکی نے پانی پھیر دیا اتنی محنت سے سب کچھ کیا تھا اور اس نے۔۔۔۔۔وہ غصے سے پرفیوم اٹھا کر دیوار پر مارتا ہے وہ ایسا ہی تھا جب اسے غصہ اتا وہ چیزوں پر اتارتا تھا جو بھی ہاتھ لگے چاہے وہ لاکھ کی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔

تمہیں اظہار تو کرنا ہوگا سوہا ورنہ میرا تم سے نکاح کرنے کا کیا فائدہ۔۔۔۔۔

صاحب جی کھانا۔۔۔۔۔الہی بخش کھانے کی ٹرے لاکر کہتا ہے۔۔۔۔۔

اسے واپس لے جاؤ مجھے نہیں کھانا اور یہ کمرا بھی فورا صاف کرو۔۔۔۔۔وہ کہتا کمرے سے باہر نکل جاتا ہے اور اب اس کی اگلی منزل رابعہ کا کمرا تھا۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا بیٹا کھانا تو کھاؤ یہ کیا بس چمچ چلائے جارہی ہو۔۔۔۔۔آسیہ جو کب سے بیٹھی سوہا کو نوٹ کر رہی تھی بول ہی دیتی ہیں۔۔۔۔۔۔

امی میری طبیعت آج کچھ ٹھیک نہیں ہے میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔۔سوہا پلیٹ کو اگے دکھیل کر اٹھتی ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو بھائی کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلی جاؤ۔۔۔۔۔غفار فکر مندی سے پوچھتے ہیں تو باقی سب بھی اسے فکر مندی سے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

نہیں ابو میں ابھی ٹیبلیٹ لونگی تو صبح تک ٹھیک ہوجاؤ گی۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پھر آرام کرو جاکے اور کسی چیز کی ضرورت ہوتو آواز لگا دینا۔۔۔۔آسیہ اسے کہتی ہیں تو وہ اثبات میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

اسے پتا نہیں کیوں دخان کا یو ناراض ہونا بلکل اچھا نہیں لگا تھا اور اب جب وہ اس کے دل کے اتنے قریب آگیا تھا تو اب وہ چاہتی تھی کے وہ اس سے محبّت سے بات کرے جیسے آج مگر آج اس نے ہی دل توڑ دیا تھا دخان کا۔۔۔۔۔۔

کیا کرو۔۔۔۔فون کرو انھیں۔۔۔۔وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوے سوچتی ہے پھر موبائل اٹھا کر کال ملاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

دخان رابعہ کے کمرے میں اتا لائٹ ان کرتا ہے جو بس ایک ہاتھ لگنے سے سارا کمرہ جگمگا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

رابعہ کا کمرا دخان نے ہی ادھر سیٹ کروایا تھا اور جب اسے رابعہ کی یاد آتی وہ ادھر ہی اکر اس کی تصویروں سے گھنٹوں باتیں کرتا تھا اور اب بھی وہ بیڈ کے سائٹ سے رابعہ کی تصویر اٹھا کر وہی بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

رابعہ میں نے سوہا سے نکاح کرلیا ہے جیسے روہان نے تمہیں تکلیف دی تھی میں بھی اس کی بہن کو ایسی ہی تکلیف دونگا تم تو مر گئی تھی مگر میں اسے مرنے نہیں دونگا تمہیں پتا ہے میں اس کے ساتھ کیا کرو گا۔۔۔۔وہ ایسے بول رہا تھا جیسے رابعہ اس کے سامنے ہو۔۔۔۔

میں اسے خود سے محبّت کرنے پر مجبور کرو گا اور جب اسے مجھ سے محبّت ہوجاے گی تو میں روہان کی طرح اسے چھوڑ دونگا۔۔۔۔۔وہ شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے۔۔۔۔

یہ تو ہوا روہان اور اس کے گھر والوں کا بدلہ۔۔۔ لیکن سوہا کا بدلہ ابھی باقی ہے جس نے مجھے تھپڑ مارا تھا جس نے مجھے ہوس پرست اور نجانے کیا کیا کہا تھا ان سب کا بدلہ لونگا میں اس سے۔۔۔۔وہ اتنے غصے سے کہتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں پکڑا فریم بھی چٹک جاتا ہے اور رابعہ کی تصویر پر ایک درار سی آجاتی ہے۔۔۔۔

لیکن میں تمہیں یہ نہیں بتاؤ گا کہ میں اس کے ساتھ کیا کرو گا لیکن ہاں یہ بتا سکتا ہوں کہ اس کے ساتھ وہ کرو گا جو آج تک کبھی کسی کے ساتھ نہیں ہوا ہوگا۔۔۔۔۔

صاحب جی آپ کا موبائل بج رہا ہے کب سے۔۔۔۔۔الہی بخش کمرے سے باہر کھڑا ہی کہتا ہے تو دخان رابعہ کی تصویر کو دراز میں رکھ کر باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کس کی کال تھی۔۔۔۔۔دخان اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوے پوچھتا ہے۔۔۔۔

صاحب جی کسی منیجر صاحبہ کا فون تھا۔۔۔الہی بخش کہتا ہے اور دخان کے موبائل پر دوبارہ کال انے لگتی ہے دخان کی منیجر صاحبہ کی جسے وہ مسکراتے ہوے اٹھاتا ہے۔۔۔۔۔

ہیلو دخان آپ کہا تھے کب سے کال کر رہی ہوں۔۔۔۔سوہا دخان کے فون اٹھانے پر فورا کہتی ہے۔۔۔۔

کیوں کال کر رہی تھیں۔۔۔۔دخان اگے سے سخت لہجے میں پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

دخان ابھی بھی ناراض ہیں۔۔۔۔وہ نرم لہجے میں پوچھتی ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ صوفے پر بیٹھ کر جواب دیتا ہے۔۔۔۔

کیسے راضی ہونگے آپ پھر۔۔۔۔

اظہارے محبّت کرو مجھ سے۔۔۔۔وہی جواب۔۔۔

دخان مجھ سے نہیں ہوگا۔۔۔۔سوہا لب کاٹتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

تو پھر بھاڑ میں جاؤ۔۔۔۔وہ غصے میں کہتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر آپ بھی میرے ساتھ چلیں آپ خود کہتے تھے کہ جہاں جانا ہو میرے ساتھ جانا۔۔۔۔سوہا بھی فورا کہتی ہے۔۔۔۔۔

ہر جگہ میرا جانا ضروری نہیں ہے وہاں تم جیسے ہی جاتے ہیں تو خود اکیلی جاؤ۔۔۔۔وہ سگریٹ کو ہونٹوں سے لگاے کہتا ہے۔۔۔۔

دخان آپ بھی چلیں نہ اچھا ہوگا کوئی الگ بندا وہاں جائے گا تو شاید وہاں کے لوگ آپ کی عزت کرے۔۔۔۔سوہا کچھ سوچ کر کہتی ہے۔۔۔۔

سوہا۔۔۔۔دخان غصے سے اس کا نام پکارتا ہے۔۔۔۔

دخان پلیز راضی ہوجاے نہ۔۔۔۔وہ منت کرتی ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے اظہارے محبّت کرو میں راضی ہوں۔۔۔۔اس کی بھی اپنی ضد تھی اب کچھ بھی ہوجاے اسے سوہا کے منہ سے اظہار سننا تھا۔۔۔۔۔

دخان میں نہیں کہہ سکتی مجھ سے نہیں کہا جائے گا۔۔۔۔۔وہ بیچاری کیا کرتی یہ تو ظالم شرم اگے آرہی تھی۔۔۔۔۔

تو پھر جہاں میں نے کہا ہے وہاں چلی جانا بائے۔۔۔۔دخان کہتا فورا فون کاٹ دیتا ہے جس پر سوہا اسے میسج ٹایپ کرتی ہے۔۔۔۔

دخان ابھی کھڑا ہی ہورہا ہوتا ہے کے موبائل کی رینگ پر موبائل اٹھا کر دیکھتا ہے تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے۔۔۔۔

بھاڑ میں جانے کا راستہ میسج کردیں۔۔۔۔۔

عقل مند ہو خود ڈھونڈھ لو۔۔۔۔دخان میسج سینڈ کرکے موبائل اوف کردیتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا کو جب دخان کا میسج ملتا ہے تو وہ مسکراتے ہوے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر سونے کے لئے لیٹ جاتی ہے------

میں آپ کو منا لونگی دخان اور مجھے یقین ہے آپ مان بھی جائے گے------ وہ یہی سوچتے سوچتے آنکھیں بند کرلیتی ہے اور کچھ ہی دیر میں نیند اس پر مہربان ہوجاتی ہے------

○ ○

الہی بخش----الہی بخش-----دخان کمرے سے باہر اکر الہی بخش کو آواز لگاتا ہے-----

جی صاحب جی-----

میں نے جو منگوایا تھا لائے ہو-----

جی صاحب جی لایا ہوں-----یہ لیں----الہی بخش اس کے کہنے پر اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اسے دیتا ہے-----

ہمممم-----کام کرے گا نہ یہ اینڈ ٹائم پر دھوکہ نہ دیں-----وہ باکس کو اس کے ہاتھ سے لے کر اولٹ پولٹ کرکے دیکھتا ہے-----

صاحب جی پورے 5 ہزار کا ہے کام نہیں کرے گا تو دکاندار 5 ہزار اوپر دے گا۔۔۔۔الہی بخش دکاندار کی بات دھوراتا ہے تو دخان بھی باکس کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

دخان کمرے میں اکر باکس کو ٹیبل پر رکھتا الماری کی طرف جاتا ہے اور وہاں پر الماری کھول کر ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے الماری کے اندر کا جائزہ لیتا ہے پھر جب اپنے مطلب کے کپڑے نظر اتے ہیں تو انھیں لے کر واش روم میں جاتا ہے اور ٹھیک 5 منٹ بعد جب وہ باہر اتا ہے تو اس نے بلیک ٹی شیٹ پر بلیک ہی پینٹ پہنی ہوتی ہے وہ اتا صوفے پر بیٹھ کر اپنے لونگ بلیک شوز پہنتا کھڑا ہوتا شیشے کے سامنے جاکر اپنے بالوں میں بورش کرتا ہے اور پھر دراز کھول کر اس میں سے ایک بلیک کلر کا رومال نکال کر اسے اپنے منہ پر نقاب کی صورت میں باندھ کر ائینے میں اپنا جائزہ لیتا ہے۔۔۔۔۔

پرفیکٹ۔۔۔۔وہ آئینے میں دیکھتا ایک آنکھ ونک کرتا اپنا موبائل اٹھا کر باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

اب نجانے وہ کیا کرنے والا تھا اور اس باکس میں ایسا کیا تھا جسے وہ اتنا جانچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

روہان ایک بات پوچھوں آپ سے اگر آپ غصہ نہ کریں تو۔۔۔۔۔کشف احمر کو سلاتے ہوے روہان سے پوچھتی ہے جو اپنے موبائل میں کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں پوچھو کیا پوچھنا ہے۔۔۔۔وہ بغیر موبائل سے نظر ہٹا کر کہتا ہے تو کشف بھی سیدھی ہوکر بیٹھتی ہے اور بولنے کے لئے الفاظ ترتیب دیتی ہے۔۔۔۔

بولو کیا بات ہے۔۔۔۔روہان اسے خاموش دیکھ کر موبائل سے نظر ہٹاتا اسے دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔

روہان میں کہہ رہی تھی کہ اگر ہم ایک بار رابعہ سے ملنے خانیوال چلتے ہیں دیکھتے ہیں وہ کیسی ہے اب اور۔۔۔۔

کشف اب اس سے اگے ایک لفظ بھی مت کہنا میں نے تمہیں کہا تھا نہ کہ اگر چاہتی ہو ہمارا بیچ کوئی بدمزگی نہ ہو تو رابعہ کا ذکر مت کرنا تو کیوں تم اسے ہر وقت اپنی بتاؤں میں شامل کرتی ہو۔۔۔۔روہان اس کی بات کو کاٹے غصے سے کہتا ہے۔۔۔

روہان ہوسکتا ہے وہ ٹھیک ہو شاید اپنے گھر والوں کی وجہ سے مجبور ہو تبھی اس نے تمہیں دھوکہ دیا ہو۔۔۔۔وہ نہ جانے اسے کیا بتانا چاہ رہی تھی کیا نہیں۔۔۔۔

اچھا اگر وہ گھر والوں کی وجہ سے مجبور تھی تو اس نے مجھے پہلے یہ کیوں کہا تھا کہ تم مجھے کشف کے گھر سے لے لینا کیوں اس نے کہا تھا کہ ہم کہیں دور چلے جائے گے اگر اسے احساس ہوتا

نہ اپنی فیملی کا تو مجھ سے کبھی ایسی بات نہیں کرتی۔۔۔۔روہان اپنے موبائل کو اوف کرے کشف کی طرف مڑتا ہے۔۔۔۔۔

تم اس سے محبّت نہیں کرتے مطلب اب کرتے ہو اس سے محبّت۔۔۔۔کشف اسے جانچ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

پہلے کرتا تھا مگر اب مجھے نفرت ہے اس سے اور اگر تم نے ایسی بات کہی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔روہان کہتا غصہ سے کمرے سے باہر چلا جاتا ہے اور کشف بس اسے دیکھتی ہی رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے بتا دینا چاہیئے روہان کو۔۔۔۔۔نہیں نہیں ابھی نہیں جب صفا تھوڑی بڑی ہوجاے گی تب بتا دونگی ورنہ اگر روہان نے مجھے چھوڑ دیا تو میں کہا جاؤ گی۔۔۔۔۔وہ خود سے سوچتی اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیتی ہے اسے خود بھی سکون نہیں تھا اور اسے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ جس رابعہ سے وہ ملنا چاہ رہی ہے وہ تو کب کی مر چکی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان اپنی گاڑی روک کر باہر کا جائزہ لیتا ہے جہاں گلی میں بس ایک پیلا بلب لگا ہوتا ہے اور اس کی ہی روشنی آدھی گلی میں پھیلی ہوتی ہے وہ اپنا منہ پر لگا رومال درست کرکے سامنے شیشے میں اپنا جائزہ لیتا گاڑی سے اترتا ہے اور قدم اپنے مطلوبہ گھر کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔

افف۔۔۔اندر جانے کا راستہ کہاں سے ہوگا۔۔۔وہ گھر کے سامنے کھڑا پورے گھر کا جائزہ لیتا ہے پھر کسی خیال کے تہت گھر کی بیک سائیڈ پر جاتا ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔اس کھڑکی سے جا سکتا ہوں۔۔۔وہ ایک کھڑکی دیکھ کر کمر پر ہاتھ رکھے خود سے ہی کہتا ہے۔۔۔

مگر کیسے۔۔۔وہ کہتا نظر ادھر ادھر گھوماتا ہے تو اسے ایک سیڑھی نظر آتی ہے۔۔۔ہاں یہ تہیک رہے گی۔۔۔۔۔وہ کہتا اس سیڑہی کی طرف جاتا ہے مگر جب اسے اٹھانے لگتا ہے تو نظر اس سیڑہی کی ایک سائیڈ پر لپٹی زنجیر پر جاتی ہے۔۔۔۔۔

واٹ نونسینس یار سیڑہی کو کون تالا لگاتا ہے۔۔۔۔وہ سیڑہی کو زنجیر کی مدد سے لاک کرے دیکھ غصے سے کہتا ہے پھر کچھ سوچ کر ایک پتھر اٹھا کر اس چھوٹے سے تالے پر مارتا ہے جو ایک باری میں تو نہیں مگر تین چار بار مارنے پر ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔

تھینک گوڈ ٹوٹ گیا۔۔۔وہ ایک لمبی سانس لے کر سیڑہی کو اٹھاتا اس گھر کی کھڑکی کے پاس رکھتا ہے اور جیسے ہی چڑنے لگتا ہے تو سامنے سے کتا اکر بھوکنے بھوکنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔

ابے یار تجھے بھی ابھی آنا تھا۔۔۔اچھا چپ ہوجا بھونک نہیں۔۔۔۔وہ کہتا اس کے سامنے بیٹھ کر اس کے سر پر نرمی سے ہاتھ پھرتا ہے تو وہ کتا بھی فورا چپ ہوکر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

گڈ بوئے۔۔۔اب میں اوپر جارہا ہو اگر کوئی ائے تو تم نے مجھے بھونک کر بتانا ہے ٹھیک ہے میں سمجھ جاؤ گا کہ کوئی آگیا ہے۔۔۔۔وہ اسے پیار سے کہتا اوپر چڑتا ہے اور کتا ایسے آرام سے بیٹھا ہوتا ہے جیسے اسے دخان کی بات سمجھ آگئی ہو۔۔۔۔

دخان اوپر اتا ایک نظر نیچے دیکھتا ہے جہاں کتا ابھی بھی ویسے ہی بیٹھا ہوتا ہے پھر وہ آرام سے کھڑکی کھول کر اندر کا جائزہ لیتا ہے اندر بس ایک سائیڈ لایمپ کی ہلکی سی روشنی کمرے میں پھلی ہوتی ہے وہ آرام سے ایک سیڑہی اوپر چڑتا کھڑکی سے اندر کمرے میں کودھ جاتا ہے اور پھر آرام سے کھڑکی دوبارہ بند کرتا اندر کی طرف اتا ہے۔۔۔۔

اب جو کرنا ہے دخان جلدی کرنا ہوگا۔۔۔۔وہ خود سے کہتا ڈریسنک کے سامنے جاتا ہے اور پھر ساتھ میں رکھی ایک کرسی اٹھا کر اپنے سامنے رکھتا اس پر کھڑا ہوتا ہے اور ایک نظر پیچھے بیڈ پر لیٹی وجود پر بھی ڈالتا ہے کہ کہیں اٹھ تو نہیں گئی۔۔۔۔

بس ایسی آرام سے سوتی رہو بیگم صاحبہ تاکہ میرا کام ہوجاے۔۔۔۔وہ سوہا کو دیکھے دل میں کہتا اپنی جیب سے وہی باکس نکالتا ہے جو اس نے الہی بخش سے منگوایا تھا۔۔۔

وہ اس باکس کو کھولتا ہے تو اس میں سے تین چھوٹے چھوٹے خوفیہ کیمرے نکلتے ہے جن میں سے ایک تو وہ کرسی پر کھڑا ہوکر دیوار کی اونچی سائیڈ پر لگاتا ہے جبکہ دوسرا ڈریسنگ ٹیبل کے اوپر اور تیسرا کرسی سے اتر کر بیڈ کے بلکل سامنے لگاتا ہے۔۔۔۔

ہاں ہوگیا کام جلدی سے نکلنا ہوگا۔۔۔وہ ابھی خود سے کہتا کھڑکی کی طرف بڑھ ہی رہا ہوتا ہے کہ۔۔۔۔

○ ○

سوہا کو کرسی کھینچنے کی آواز آتی ہے جس پر وہ اپنی آنکھیں کھولتی ہے تو تو کوئی بلیک لباس میں بلکل اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور اسے دیکھ کر سوہا کی تو سیٹی ہی گم ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

بھوت۔۔۔۔بھوت امی بھائی۔۔۔۔۔۔سوہا ابھی اور بھی لوگوں کے نام پکارتی کہ دخان فورا سے اگے بڑ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

پاگل ہو کیا میں تمہیں بھوت لگتا ہوں۔۔۔۔۔وہ اس کہ منہ پر ہاتھ رکھے غصے سے کہتا ہے تو سوہا جو اپنے منہ سے اس کا ہاتھ ہٹارہی ہوتی ہے اس کی آواز سن کے ایک دم سن ہوجاتی ہے اور غور سے اسے دیکھتی ہے جس کی بس آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں۔۔۔۔۔۔

دخان اسے نارمل دیکھ اس کے منہ سے نرمی سے ہاتھ ہٹاتا پیچھے ہوتا ہے جبکہ سوہا ابھی بھی اسے اوپر سے نیچے تک حیرانی سے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

د۔۔۔۔دخان۔۔۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے پوچھتی ہے تو دخان اپنے منہ سے رومال ہٹاتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں دخان ہوں اور تم مجھے بھوت بنا رہی تھیں پاگل لڑکی۔۔۔۔دخان کہتا اس کے کچھ فاصلے پر بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ بھی اس وقت۔۔۔۔وہ اپنے حیرانی کو سائیڈ پر کر کے کھڑے ہوکر کہتی ہے۔۔۔۔

میں دیکھنے آیا تھا کہ میری ناراضگی کے بعد میری بیوی کو کیسے نیند اتی ہے مگر یہاں اکر تو پتا چلا کے میری بیوی تو گدھے گھوڑے بیچ کر یہاں سو رہی ہے۔۔۔۔وہ سامنے سے تکیہ اٹھاکر اسے اپنے بازو کے نیچے رکھے لیٹنے کے انداز میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

دخان پلیز چلے جائے اگر کوئی آگیا تو بہت بڑا مسلہ ہوجاے گا۔۔۔۔وہ پرشانی سے ڈرتے ڈرتے کہتی ہے کیونکہ سامنے والے کا تو پتا نہیں مگر اسے اپنی عزت بہت عزیز تھی۔۔۔۔

ارے کوئی نہیں اتا تم بیٹھو ادھر۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے سامنے بیٹھاتا ہے۔۔۔۔دخان دیکھیں۔۔۔۔

اگر تم نے ایک لفظ اور کہا تو میں یہی سوجاؤ گا۔۔۔۔وہ اس کی بات کاٹ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان کیا۔۔۔۔

اوکے تمہاری مرضی۔۔۔۔وہ کہتا بیڈ کے دوسرے سائیڈ پر لیٹ جاتا ہے اور سوہا منہ کھولے اس کی جرت کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

یار گرمی بہت ہے اے سی نہیں ہے کیا۔۔۔وہ تھوڑی دیر لیٹنے کے بعد اپنے ماتھے پر سے پسینا صاف کرے کہتا ہے۔۔۔۔

نہیں امی ابو کے کمرے میں لگا ہے وہ بھی خراب ہوگیا ہے۔۔۔۔۔

تمہیں گرمی نہیں لگتی۔۔۔

نہیں ۔۔۔۔اب آپ جائے پلیز دخان۔۔۔۔وہ اس کے اگے ہاتھ جوڑ کر کہتی ہے تو دخان بھی ایک لمبی سانس لے کر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

انتہا کی ڈرپوک اور بدتمیز لڑکی ہو اپنے شوہر کو سونے بھی نہیں دیتی۔۔۔۔وہ اپنے منہ پر رومال باندھتے ہوے کہتا ہے تو سوہا بس چپ ہی رہتی ہے اس کے لئے یہی بہت تھا کہ دخان جا تو رہا تھا۔۔۔۔

اچھا تم نے مجھ سے اظہار نہیں کرا۔۔۔۔وہ جاتا ہوا کچھ یاد انے پر مڑکر کہتا ہے۔۔۔۔

دخان میں نہیں کرسکتی مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔وہ نظریں نیچے کرے کہتی ہے جبکہ ایک نظر دخان کو بھی دیکھتی ہے جو ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

تم یہ کہو کہ تم خوش نہیں ہو میرے ساتھ تمہیں میں پسند ہی نہیں ہوں۔۔۔۔

نہیں دخان ایسا۔۔۔

اگر ایسا ہی ہے تو میں دے دونگا تمہیں طلاق تین مہینے رہتے ہیں نہ ہمارے ایگریمنٹ میں تو جیسے پورا ہوگا میں چھوڑ دونگا تمہیں -----وہ غصے سے کہتا کھڑکی کی طرف جاتا ہے مگر پھر سوہا کی آواز سن کر اس کے پاؤں روک جاتے ہیں------

ہم نے بارہا ان کو بتانا چاہا----

حال اپنا دل کا سنانا چاہا-----

دخان اس کی آواز پر بغیر پیچھے منہ کرے مسکراتا ہے-----

پر لب ہی کہاں کھلتے تھے----

ہم جب بھی ان سے ملتے تھے----

جب جان لبوں تک آ پہنچی----

تو آج یہ نوبت آ پہنچی-----

سوہا کہہ کر تھوڑی دیر سانس لیتی ہے پھر نیچے نظریں کرے غزل مکمل کرتی ہے------

ہم اعتراف الفت کرتے ہیں-----

ہاں!-----وہ کہتی پھر روکتی ہے-----

ہاں !تم سے محبّت کرتے ہیں----

ہاں !تم سے محبّت کرتے ہیں----

دخان کا دل اس کے اتنے پیارے انداز پر جھوم اٹھتا ہے وہ مسکراتا ہوے پیچھے مڑتا ہے تو سوہا نظریں نیچی کرے کھڑی ہوتی ہے------

سوہا تم تو ایسے کر رہی ہی جیسے تم نے اپنے شوہر سے نہیں کسی غیر سے اظہار کیا ہو-------

دخان مجھے اچھا نہیں لگتا تھا یہ بھی صرف آپ کی ناراضگی کو دیکھ کر اور یہ بتانے کے لئے کہا ہے کہ میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتی----وہ اس کی طرف دیکھیں کہتی ہے تو دخان مسکرا جاتا ہے-----

میں بھی تمہیں کبھی نہیں چھوڑو گا اگر تم کہو گی بھی نہ کہ دخان مجھے چھوڑ دو تب بھی نہیں-----وہ اس کے پاس اکر کہتا ہے تو سوہا نہ سمجھی سے اسے دیکھتی ہے-----

مطلب میں سمجھی نہیں------

کچھ نہیں پتا چل جائے گا بہت جلد----وہ کہتا کھڑکی کی طرف جاتا ہے------

کیا پتا چل جائے گا مجھے-----سوہا اسے کے جانے کے بعد سوچتی ہے پھر جلدی سے کھڑکی کی طرف جاتی ہے-----

کھڑکی کے پاس آتی ہے تو دخان پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے منہ نیچے کیے چل رہا ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ وہ اندھیرے میں کہیں غائب ہوجاتا ہے اور سوہا اسے کے جانے کے بعد دوبارہ اپنے بیڈ کی طرف آتی ہے-----

کیا واقع دخان مجھ سے اتنی محبّت کرتے ہیں جتنی مجھے لگتا ہے۔۔۔۔

ہاں اتنی ہی کرتے ہونگے تبھی تو اتنی رات کو مجھ سے ملنے ائے تھے ورنہ کون اتا ہے۔۔۔۔وہ سوچتی سوچتی لیٹ جاتی ہے اور جب خیال اتا ہے کہ آج اس نے دخان کو اپنی محبّت کا یقین دلایا ہے تو مسکراتی ہوئی خود سے شرما کر تکیہ میں منہ دے دیتی ہے۔۔۔۔۔

○ ○

افف۔۔۔یار اتنا تھک گیا ہوں۔۔۔۔دخان اتے ہی بیڈ پر دھم سا لٹتا ہے پھر کچھ یاد انے پر اٹھ کر اپنا لیپ ٹوپ اٹھاتا ہے۔۔۔۔

اس کی انگلیاں لیپ ٹوپ پر چلتی ہیں پھر جب اسے اپنے مطلب کی چیز نظر آتی ہے تو اس کی آنکھوں میں چمک جبکہ ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ آجاتی ہے۔۔۔۔۔

پرفیکٹ۔۔۔دخان دورانی اب تم اپنی منزل کے بہت قریب ہو۔۔۔اب سوہا بس ایک موکے کا انتظار ہے اب نجانے وہ کون سا موکہ ہوگا جو میرے ہاتھ لگے گا۔۔۔وہ سامنے سکرین کی طرف دیکھیں کہتا ہے جہاں سکرین پر تین پارٹ ہوتے ہے اور تینوں پارٹ سوہا کا روم ہی دیکھا رہے تھے۔۔۔۔

دخان کچھ دیر تک ایسے ہی سوہا کا روم دیکھتا ہے جہاں سوہا آرام سے سورہی ہوتی ہے۔۔۔وہ ویسے ہی اسے دیکھ کر جب بور ہوجاتا ہے تو لیپ ٹوپ بند کرکے سائیڈ پر رکھتا ایک سگریٹ اٹھاتا ہے اور اسے لبوں سے لگا کر لائٹر کی مدد سے جلاتا ہے اب اسے تھوڑا سکون تھا اسے نہ جانے کس چیز کی اتنی خوشی تھی اس بات کی کہ سوہا نے اسے اظہارے محبّت کرا ہے لیکن سوہا کا اظہارے محبّت کرنے سے اسے کیا فائدہ ہوگا اب یہ تو دخان کو ہی پتا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

امی آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں دیکھیں کتنی دیر ہوگئی ہے۔۔۔۔سوہا اٹھ کر جلدی سے اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں کیوں کہ تمہارے ابو اور بھائی نے منا کردیا ہے کہ سوہا کو اب صبح صبح نہ اٹھایا جائے۔۔۔۔آسیہ اس کے بیڈ کی چادر ٹھیک کرتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔

وہ کیوں بھلا۔۔۔

وہ یوکہ اب تمہارے بھائی اور ابو جاتے ہیں نہ دکان پر اور گھر بھی اب پہلے سے اچھا چل رہا ہے تو روہان نے کہا کہ اب سوہا کو منا کردینا کہ وہ اب جاب پر نہیں جائے۔۔۔۔

کیا امی مگر کیوں۔۔۔وہ فورا سے گھبراکر بولتی ہے۔۔۔۔

کیا ہوگیا ہے سوہا ایسا لگ رہا ہے میں تمہیں جاب کا نہیں سسرال جانے سے منا کر رہی ہوں۔۔۔۔آسیہ اس کی بیچینی پر کہتی ہیں۔۔۔۔

ک۔۔۔کیا کیا مطلب آپ کا ۔۔۔۔۔وہ ہڑبڑا کر پوچھتی ہے کیونکہ ایک طرح سے سسرال ہی ہوا اس کا۔۔۔۔

کچھ مطلب نہیں تمہاری جاب چھوڑوانے کی ایک وجہ اور بھی ہے۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے سوہا کو اپنے پاس بیٹھ کر بولتی ہیں اور سوہا کو ان کی مسکراہٹ سے خطرے کی بو آتی ہے۔۔۔۔

کیا وجہ امی۔۔۔۔

ارے وہ تمہارے بڑے تایا نہیں ہیں انہوں نے اپنے بیٹے سائم کے لئے تمہارا ہاتھ مانگا ہے ماشاءاللہ سے سائم بہت اچھا بچا ہے اور تمہاری تائی تو کہہ رہی تھیں کہ جلد سے جلد میں سوہا کو سائم کی دلہن بنا کر لے جاؤ گی۔۔۔۔آسیہ مسکراتی ہوئی بولتی ہیں اور سوہا کو لگتا ہے کہ کمرے کی چھت اس پر آگری ہو۔۔۔۔

میں نہیں کرو گی سائم بھائی سے شادی مجھے نہیں پسند وہ۔۔۔۔۔سوہا فورا انھیں منا کردیتی ہے۔۔۔۔

سوہا تمہارے ابو نے کہا تھا کہ سوہا راضی ہے میں نے کہا ہاں راضی ہے تبھی انہوں نے تمہاری منگنی اس جمعے کو رکھ دی ہے۔۔۔۔

امی میں کہاں راضی ہوں جو آپ نے ابو کو کہہ دیا مجھے نہیں کرنی منگنی ابھی ابو آے گے تو آپ خود منا کرے گی مجھ سے پوچھ تو لیتی کہ کیا میں راضی ہوں۔۔۔۔وہ غصے سے کھڑے ہوکر کہتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا کیا ہوگیا ہے کیوں اتنا غصہ ہورہی ہو سائم اتنا اچھا ہے پڑھا لکھا ہیں شکل کا بھی پیارا ہے پھر کیوں تم ایسی حرکت کر رہی ہو۔۔۔۔

مجھے نہیں پسند وہ۔۔۔۔

بس کرو سوہا تم نے خود کہا تھا مجھے کہ امی اس معملے میں جو آپ کا فیصلہ ہوگا وہی میرا ہوگا تبھی میں نے تمہارے ابو کو کہہ دیا ہے کہ ہاں وہ راضی ہے۔۔۔انھیں سوہا کی بات پر بہت غصہ اتا ہے۔۔۔۔

ہاں پہلے کہا تھا مگر اب میں منا کر رہی ہوں مجھے نہیں کرنی۔۔۔۔

تمہاری جمعے کو منگنی ہے اب اگر تم نے مجھے منا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا میرے سامنے تو ایسے چیخ رہی ہو اگر اپنے باپ کے سامنے ایسے بات کی تو ان کے سامنے ہی تمہارے منہ پر تھپڑ لگاؤ گی۔۔۔۔وہ غصے سے اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہیں۔۔۔

میں نہیں کرو گی آپ کچھ بھی کرلیں۔۔۔۔وہ کہتی غصے سے پیر پٹکھتی باہر چلی جاتی ہے ہیں۔۔۔۔

منگنی تو تمہاری سائم سے ہی ہوگی وہ بھی جمعے کو بھلے کچھ بھی کرلو۔۔۔آسیہ بھی اونچی آواز سے کہتی ہیں۔۔۔۔۔

سوہا کیا ہوا ہے اتنی ٹینشن میں کیوں لگ رہی ہو۔۔۔۔کشف سوہا کو اکیلے بیٹھا دیکھ اس کے پاس آتی ہے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بس ویسے ہی۔۔۔۔وہ نرمی سے جواب دیتی ہے۔۔۔۔

ان مہارانی کو سائم سے شادی نہیں کرنی تبھی ان کا منہ بنا ہوا ہے اب تم ہی بتاؤ کشف کیا برائی ہے سائم میں کتنا اچھا بچا ہے وہ۔۔۔۔آسیہ کچن سے اتے ہوے پہلے سوہا کو پھر کشف سے پوچھتی ہیں۔۔۔۔

اچھا تو اس وجہ سے پریشان ہو یہ بھی کوئی بات ہے پرشان ہونے والی سوہا سائم بہت اچھا ہے میں اس سے بس دو بار ملی ہوں تبھی مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔کشف آسیہ کی بات سن کر سوہا کو سمجھاتی ہے تو سوہا ایک دم چڑ کر اٹھتی ہے۔۔۔۔

میں نے کب کہا کہ وہ برے ہیں بس مجھے نہیں پسند تو نہیں پسند میں نہیں کرو گی ان سے شادی اور اب دوبارہ میرے سامنے اس کی تعریف مت کرلیے گا۔۔۔۔سوہا کہتی اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے وہ تنگ آگئی تھی صبح سے سائم کی لمبی لمبی تعریفیں سن کر۔۔۔۔

سوہا کمرے میں اکر زور سے دروازہ بند کرتی ہے اور اکر بیڈ پر دھم سے بیٹھتی ہے۔۔۔۔

میں کیسے کسی کے نکاح میں ہوکر کسی اور سے منگنی کر سکتی ہوں میں۔۔۔میں کیا کرو یا اللہ کوئی راستہ دیکھا۔۔۔۔وہ روتے ہوے خود سے کہتی ہے پھر کسی خیال کے انے پر اپنے آنسو صاف کرے فون اٹھاتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان اپنے افس میں بیٹھا سگریٹ کو ہونٹوں سے لگائے لیپ ٹوپ کی سکرین کو بڑی غور سے دیکھ رہا تھا جہاں سوہا روتے ہوے فون اپنے کان سے لگا رہی تھی جبکہ سوہا کے رونے پر دخان کے ماتھے پر نہ سمجھی سے بل آجاتے ہے۔۔۔۔۔

یہ رو کیوں رہی ہے۔۔۔کیا اس کے گھر والوں کو ہمارے نکاح کا پتا چل گیا یہ۔۔۔وہ ابھی مزید سوچتا کہ اس سے پہلے ہی اس کا موبائل رینگ ہوتا ہے جسے وہ اٹھاکر ایک نظر لیپ ٹوپ میں سوہا پر اور پھر موبائل پر دیکھ کر مسکراتا ہے۔۔۔۔۔

تو بیگم صاحبہ مجھے فون کر رہی ہیں۔۔۔وہ کہتا مسکراتے ہوے فون کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔کیسی ہو بیگم صاحبہ۔۔۔۔

دخان۔۔۔سوہا دخان کی آواز سن کر رونے لگ جاتی ہے جس پر دخان موبائل کان سے ہٹاکر موبائل کو اور پھر لیپ ٹوپ میں سوہا کو بیزاری سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے جان دخان رو کیوں رہی ہو۔۔۔دخان موبائل دوبارہ کان سے لگا کر بہت پیار سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان بھائی نے منا کر دیا ہے افس انے سے۔۔۔سوہا روتے ہوے ہی بتاتی ہے۔۔۔۔

کیوں اسے کیا مسلہ ہے۔۔۔دخان کے ماتھے پر ایکدم بل آجاتے ہیں۔۔۔۔۔

دخان صرف یہی بات نہیں ہے امی ابو نے میرا رشتہ بھی تے کردیا ہے میرے کزن سائم کے ساتھ۔۔۔۔

کیا تمہارا رشتہ مگر کیوں۔۔۔۔دخان ایک جھٹکے سے کرسی چھوڑ کر اٹھتا ہے۔۔۔۔

پتا نہیں اور اس جمعے کو یعنی پرسو میری منگنی بھی رکھ دی ہے میں نے امی کو منا تو کردیا ہے مگر وہ مان نہیں رہی کہتی ہیں شادی تو تمہاری سائم سے ہی ہوگی پلیز دخان کچھ کریں میں کیسے کر سکتی ہوں میں تو۔۔۔۔

سوہا تم منگنی کرلو۔۔۔دخان اس کی بات کاٹے کہتا ہے اور سوہا اپنا رونا چھوڑ کر حیران سی ہوجاتی ہے۔۔۔۔

دخان یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میں آپ کے نکاح میں ہوں۔۔۔وہ کھڑی ہوکر حیرانی سے کہتی ہے۔۔۔۔

میں ٹھیک کہہ رہا ہوں تم منگنی کرلو دیکھو وہ نکاح کا تو نہیں کہہ رہے نہ اور منگنی سے کچھ نہیں ہوتا تم کرلو۔۔۔وہ سگریٹ کو ہونٹوں سے جدا کرے کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان میں آپ کی بیوی ہوں۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ دخان کیا کہہ رہا ہے۔۔۔۔

مجھے پتا ہے سوہا میں کون سا تمہیں اس سے نکاح کرنے کا کہہ رہا ہوں تم منگنی کرلو یہ پھر اپنے گھر والوں کو ہمارے نکاح کا بتا دو۔۔۔۔

دخان میں نہیں بتا سکتی آپ اپنے گھر والوں کو بھیج دیں نہ وہ بات کرلینگے۔۔۔۔

سوہا میں بھیج دیتا مگر میرے گھر والے کسی کی شادی میں دبئی گئے ہوے ہیں یہ تم ایسا کرو کہ تم منگنی کرلو میں اپنے گھر والوں کو ہفتے والے دن تمہارے گھر لے اؤ گا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔دخان کہتا ہے اور سوہا سوچ میں پڑ جاتی ہے۔۔۔

دخان میرا دل نہیں مان رہا یہ سہی نہیں ہے۔۔۔سوہا کسی ڈر کی وجہ سے کہتی ہے۔۔۔۔

سوہا کچھ غلط نہیں ہے تم کرلو منگنی اور تم بے فکر ہوجاؤ بیوی تم ہمیشہ میری ہی رہو گی یہ میرا وعدہ ہے کہ میں تمہیں کسی کا نہیں ہونے دونگا۔۔۔۔دخان ایک سائیڈ کی اسمایل دیتا کہتا ہے۔۔۔۔

دخان----

سوہا کچھ نہیں ہوگا ریلیکس ہوجاؤ اپنے دخان پر یقین ہے نہ میں یہ منگنی زیادہ دن نہیں چلنے دونگا-----دخان اس کی بات کاٹ کر کہتا ہے تو سوہا لب کاٹ لنے لگتی ہے----

بولو سوہا کرو گی نہ منگنی----دخان اسے چپ دیکھ کر پوچھتا ہے تو سوہا اثبات میں سر ہلاتی ہے------

ہاں میں کرو گی منگنی مگر آپ وعدہ کرے کہ اپ ہفتے کو آے گے----

ہاں میں اؤ گا تم بے فکر ہوجاؤ اور تیاری کرو منگنی کی مجھے ایک میٹنگ میں جانا ہے تو بعد میں بات کرتے ہیں-----دخان کہتا فون کاٹ دیتا ہے------

تم سے ملاقات کرنا کا وقت آگیا ہے میرے پیارے دشمن-----وہ شیطانی مسکراہٹ سے ساتھ کرسی پر بیٹھ کر آنکھیں بند کرے اپنا پلین ترتیب دیتا ہے کہ اسے اب کیا کرنا ہے----

○ ○

ماشاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری گڑیا-----روہان سوہا کے کمرے میں اکر کہتا ہے جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے تیار سی بیٹھی بے دلی سے اپنے ہاتھ میں چوڑیاں چڑھا رہی ہوتی ہے------

شکریہ بھائی----وہ نظر اٹھاکر زبردستی کی مسکراہٹ لاکر کہتی ہے-----

سوہا تم خوش تو ہونا----روہان سائیڈ سے ایک کرسی اٹھ کر اسے سامنے رکھے بیٹھتا ہے-----

جی بھائی۔۔۔ مختصر سا جواب۔۔۔

سائم بہت اچھا ہے سوہا وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔۔

بھائی مجھے پتا ہے سائم بہت اچھا ہے آپ لوگوں نے میرے لئے بہت اچھا انتخاب کیا ہے مگر میں کیا کرو میں مجبور ہوں میں دخان کے نکاح میں ہوں اگر میں دخان کے نکاح میں نہ ہوتی نہ تو اس رشتے سے دل و جان سے راضی ہوتی۔۔۔وہ روہان کو دیکھیں دل میں سوچتی ہے اور روہان نہ جانے اسے کیا کیا بتا رہا ہوتا ہے سائم کے بارے میں۔۔۔۔

سوہا تم مجھے سن رہی ہو نہ۔۔۔روہان اسے خود کو تکتا دیکھ کہتا ہے تو سوہا بھی خیالوں سے باہر آتی ہے۔۔۔۔

جی۔۔۔جی بھائی میں سن رہی ہوں۔۔۔

کوئی پرشانی ہے تو مجھ سے شیئر کرو۔۔۔۔روہان اسے چپ چپ دیکھ کر پوچھتا ہے۔۔۔۔

نہیں بھائی کوئی پرشانی نہیں ہے بس ویسے ہی۔۔۔۔

اگر بھائی بہن کا پیار ہوگیا ہوتو ادھر اپنے چھوٹے بھائی پر بھی نظر ڈال لیں۔۔۔سیف کمرے میں اکر دونوں کو مسکراتا ہوا دیکھ کر بولتا ہے۔۔۔۔۔

ارے آجاؤ تم بھی پیار لے لو تمہیں کسی نے منا کیا ہے۔۔۔۔روہان اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا کر کہتا ہے۔۔۔۔

رہنے دیں بھائی آپ بس آپی سے پیار کرتے ہیں۔۔۔۔ سیف منہ بناتا بیڈ پر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے سوہا بہن ہے نہ تبھی اس سے زیادہ پیار ہے۔۔۔ تمہیں پیار نہیں ہے سوہا سے۔۔۔۔۔ وہ کہتا اس سے پوچھتا ہے روہان کو سیف سے بھی اتنی ہی محبّت تھی جتنی سوہا سے مگر سیف کو ہمیشہ یہی لگتا تھا کہ وہ صرف سوہا سے پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔

ظاہر سی بات ہے بہن ہے تو محبّت ہوگی نہ۔۔۔۔۔ وہ سوہا کو دیکھیں مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا بھائی آپ کو ابو بلا رہے تھے شاید انھیں کوئی کام تھا آپ سے۔۔۔۔ سیف کچھ یاد انے پر روہان سے کہتا ہے تو وہ اثبات میں سر ہلاتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا چلو میں دیکھ کر اتا ہوں کہ کیا انتظامات ہوگئے ہیں یہ نہ ہو کہ میری بہن کی منگنی میں کوئی کسر رہ جائے۔۔۔۔۔ روہان سوہا کے سر پر ہاتھ رکھتا باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

اپی کوئی بات ہے جو یوں چپ چپ ہو۔۔۔۔ سیف روہان کے جانے کے بعد سوہا کا چہرہ دیکھیں پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

میں یہ جوتی اٹھا کر تمہیں اتنا مارو گی نہ کہ تم یاد رکھو گے اب کیا میں ناچو کہ دیکھو میری منگنی ہے میں خوش ہوں۔۔۔۔۔ سوہا سب کی بات کا غصّہ سیف پر اتار دیتی ہے اور سیف بیچارہ شرمندہ سا ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔

آپی میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا جو آپ اتنا غصہ کر رہی ہیں----
کچھ نہیں ہوا جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ دو----وہ بیزاری سے کہتی اپنا موبائل اٹھاتی ہے سیف بھی چپ چاپ اٹھ کر وہاں سے چلا جاتا ہے اور سوہا سیف کے جانے کے بعد موبائل دوبارہ ٹیبل پر رکھ کر اپنا سر ہاتھوں میں پکڑ لیتی ہے-----

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آج ان سے ملنا ہے ہمیں----
آج ان سے ملنا ہے ہمیں----
چلو ان کے لئے کچھ لیتے چلے---
اور ان کو دعایں دیتے چلے-----
دخان آئینے کے سامنے کھڑا تیار ہوتے ہوے گنگنا رہا ہوتا ہے اسے دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہ بہت خوش ہے----
صاحب جی یہ مٹھائی منگوالی ہے----الہی بخش دخان کے کمرے میں اکر اسے دیکھتے ہوے ایک ڈبہ اگے کرتا ہے----
گڈ اب اسے میری گاڑی میں جاکر رکھ دو-----وہ اپنے ہاتھ میں گھڑی باندھتے ہوے مصروف سے انداز میں کہتا ہے تو الہی بخش سر ہلاتا باہر کی طرف جاتا ہے-----

ہاں ٹھیک لگ رہا ہوں نہ۔۔۔وہ تیار ہوکر اپنا جائزہ لیتے ہوے کہتا ہے جو بلیک پینٹ میں غضب ڈھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

چلو ایک نظر بیگم صاحبہ پر بھی ڈالتے ہیں کہ کیسی لگ رہی ہیں۔۔۔۔دخان کہتا اپنا لیپ ٹوپ اٹھاتا ہے۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔اتنی حسین بیوی ملی ہے مجھے مگر اب افسوس ہوتا ہے تمہاری قسمت پر بیگم صاحبہ کہ تم دخان کی بیوی بنی ہو۔۔۔وہ مسکراتا ہوا کہتا لیپ ٹوپ بند کرتا ہے اور پھر موبائل اٹھاکر باہر کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔۔۔

○ ○

منگنی کا فنکشن غفار ہاؤس کے صحن میں ہی رکھا گیا تھا دولہے والے یعنی سائم کے گھر والے اور باقی کے خاندان والے بھی خوش گپو میں مصروف تھے سائم بھی سفید شلوار کمیز پر ویسکورٹ پہنا بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔۔

آسیہ سوہا کو لے اؤ دیر ہورہی ہے۔۔۔۔امبر) سائم کی والدہ (مسکراتے ہوے آسیہ کو مخاطب کرتی ہیں۔۔۔۔

جی بھابھی بچیاں گئی ہیں لینے آتی ہونگی بس۔۔۔لو آگئی۔۔۔آسیہ کہتی سوہا کے روم کے طرف اشارہ کرتی ہیں جہاں سے سوہا کشف اور دو تین لڑکیوں کے ساتھ آرہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ماشاللہ ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی۔۔۔امبر اگے بڑھ کر سوہا کو سائم کے پاس بیٹھاتے ہوے کہتی ہیں جس پر سائم بھی سوہا کو ایک نظر دیکھ کر مسکراتا ہے۔۔۔۔۔

چلو جی اب رسم شروع کرتے ہیں۔۔۔غفار اگے بڑھ کر سب کو حکم دیتے ہیں جس پر سارے چھوٹے بڑے سوہا اور سائم کے اگے پیچھے کھڑے ہوجاتے ہیں۔۔۔۔

یہ لو سائم سوہا کو رینگ پہناؤ۔۔۔امبر ایک چھوٹی سی دیبی سائم کی طرف بڑھاتے ہوے کہتی ہیں تو سائم مسکراتا ہوا اس دیبی میں سے رینگ اٹھا کر اپنی ہتھیلی سوہا کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔

سوہا ہاتھ دو اپنا۔۔۔سائم اسے چپ بیٹھا دیکھ ایک نظر اپنی ماں کو دیکھ کر سوہا سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

جی۔۔۔وہ جیسے سوچوں سے باہر آتی ہے۔۔۔

ہاتھ دو رینگ پہنانی ہے۔۔۔۔وہ اپن ہتھیلی دوبارہ اس کے اگے کرے کہتا ہے جس پر سوہا اپنی گود میں رکھا ہوا ہاتھ اٹھا کر اس کی طرف بڑھاتی ہے۔۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔میرا انتظار تو کر لیتے میرے بغیر ہی منگنی شروع کر رہے تھے۔۔۔۔سائم سوہا کا ہاتھ پکڑے رینگ پہنا ہی رہا ہوتا ہے کہ دخان کی آواز پر سوہا اپنا ہاتھ فورا کھینچ لیتی ہے اور

حیرانی سے دروازے کی طرف دیکھتی ہے جہاں دخان چہرے پر قاتیلانہ مسکراہٹ لے کر دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے کھڑا ہوتا ہے------

تم کون ہو اور ہم کیوں تمہارا انتظار کرتے-----راشد (سائم کے والد) ماتھے پر بل ڈالے پوچھتے ہیں-----

میں کون ہوں---اچھا سوال ہے----وہ اندر اتے ہوے مسکراتے ہوے سوہا کی طرف دیکھتا ہے جبکہ سوہا حیران سی اسے دیکھتی ہے جبکہ گھبرا بھی رہی تھی-----

میں سوہا کا شوہر ہوں----وہ سوہا کو دیکھیں کہتا ہے اور وہاں موجود سب لوگ یہ الفاظ سن کر اپنی جگہ سن ہوجاتے ہیں-----

جبکہ سوہا دخان کو نم آنکھوں سے دیکھتی ہے-----

کیا بکواس کر رہے ہو تم تمہیں پتا بھی ہے تم کیا کہہ رہے ہو----روہان غصے سے اسے کہتا ہے جبکہ کشف ماتھے پر بل ڈالے اسے پہچانے کی کوشش کرتی ہے------

جی سالے صاحب مجھے پتا ہے میں کیا کہہ رہا ہوں----وہ دانت پستے ہوے روہان کی طرف دیکھ کر کہتا ہے------

غفار یہ لڑکا کیا کہہ رہا ہے اگر سوہا کا نکاح پہلے ہوچکا تھا تو اس کی منگنی کیوں کر رہے تھے----امبر غصے سے غفار کو کہتی ہیں-----

نہیں بھابھی ایسا کچھ نہیں ہے اگر نکاح ہوا ہوتا تو ہم منگنی کیوں کرتے۔۔۔۔۔

ارے انکل آپ کو نہیں پتا ہم نے پانچ مہینے پہلے نکاح کر لیا ہے یہ دیکھیں نکاح نامہ بلکہ آپ رہنے دیں آپ دیکھیں۔۔۔۔دخان نکاح نامہ غفار کی طرف بڑھاتے ہوے ایکدم سائم کی طرف کردیتا ہے اور سوہا آنکھوں میں آنسو لئے دخان کو دیکھتی ہے جس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ ہی نہیں جارہی ہوتی۔۔۔۔۔

یہ تو اصلی نکاح نامہ ہے۔۔۔۔سائم غصے سے نکاح نامہ سامنے ٹیبل پر پھینک کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

ارے آرام سے تمیز نہیں ہے کیا۔۔۔۔۔دخان نکاح نامہ اٹھا کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا کیا یہ لڑکا ٹھیک کہہ رہا ہے کیا تم نے اس سے نکاح کیا ہے۔۔۔۔آسیہ جو دو دن سے سوہا کے رویہ کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہی تھی اب وجہ سامنے انے پر سوہا کے پاس اکر پوچھتی ہیں۔۔۔۔۔

امی۔۔۔۔

بولو سوہا کیا تم اس کی بیوی ہو۔۔۔۔۔آسیہ اسے جھنجھوڑ کر پوچھتی ہے اور باقی سب سوہا کے بولنے منتظر ہوتے ہیں جبکہ دخان مسکراتا ہوا سوہا کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔وہ روتے ہوے اثبات میں سر ہلاتی ہے تو وہاں موجود سب اپنی جگہ سکتے میں چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔

بغیرت تجھے شرم نہیں آئی تجھے اپنے بھائی باپ کا خیال نہیں آیا۔۔۔۔آسیہ اس کے منہ پر تھپڑ مار کے کہتی ہے جس سے وہ گرتے گرتے بچتی ہے۔۔۔۔

امی چلے یہاں سے اچھا ہوا ہمیں اس کی اصلیت پہلے ہی پتا چل گئی۔۔۔۔سائم اپنی ماں کا ہاتھ پکڑے سوہا کو غصے سے دیکھ کر باہر کی طرف جاتا ہے اور باقی سب بھی سوہا کو نفرت سے دیکھ کر ان کے پیچھے جاتے ہیں۔۔۔۔

آپ لوگوں نے نہیں جانا۔۔۔دخان دو تین لوگوں کو ابھی بھی کھڑا دیکھ کہتا ہے جس پر وہ لوگ ہکارت سے دونوں کو دیکھ کر باہر چلے جاتے ہیں۔۔۔اب بس گھر والے ہی تھے موجود۔۔۔۔

سوہا یہ کیا کیا تم نے۔۔۔غفار اپنا غصہ ضبط کرے کہتے ہیں جس پر سوہا روتے ہوے ان کے پاس جاتی ہے۔۔۔۔

ابو میں نے خوشی سے نہیں کیا یہ نکاح اور اور یہ نکاح بس کاغذی ہے آپ کی طبیعت خراب تھی تو میں ان سے پیسے مانگنے گئی تھی انہوں نے کہا۔۔۔۔

بس کردو سوہا تم بھی کیا پوری کہانی سنانے لگ گئی ہو اور آپ لوگ کیا دیکھ رہے ہیں داماد پہلی بار گھر آیا ہے عزت تو کیا ہی دینگے بیٹھنے کا بھی نہیں کہا۔۔۔۔وہ ہاتھ کے اشارے سے سوہا کو چپ کراتا کہہ کر غفار اور باقی سب کی طرف دیکھ کر کہتا ہے جبکہ سوہا کو دخان پر بہت غصہ اتا ہے جس نے اس کی اور اس کے گھر والوں کی عزت کو دو کوڑی کا کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔

میری بیٹی ایسی نہیں ہے تم ہی۔۔۔۔

انکل ہر بار لڑکا قصور وار نہیں ہوتا آپ کی بیٹی ہی غلط تھی۔۔۔وہ غفار کے ہی الفاظ انھیں لوٹاتا ہے جس پر وہ حیران سے ہوجاتے ہیں۔۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو پھسانے کی۔۔۔۔روہان غصے سے اگے پڑھ کر اس کا گربان پکڑ کے دھرتا ہے۔۔۔۔

جیسے تمہاری ہمت ہوئی تھی میری بہن کو پھسانے کی ایسے میں نے بھی ہمت کرلی تمہاری بہن کو پھسانے کی۔۔۔وہ اپنے گریبان سے اس کا ہاتھ ہٹاکر طنزیہ مسکراتے ہوے کہتا ہے جس پر روہان کا ہاتھ اس کی بات سن کر اس کے گریبان سے ڈھیلہ پڑتا ہے اور وہی سوہا بے یقینی سے دخان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

دخان ۔۔۔۔۔کشف جو کب سے سوچ رہی تھی کہ یہ کون ہے اب اس کی بات سن کر اسے فورا یاد آجاتا ہے۔۔۔۔۔

ارے ایسے کیا دیکھ رہے ہو مجھے ----کیا زیادہ ہی پیارا لگ رہا ہوں----دخان سب کو اپنی طرف دیکھ کر کہتا ہے-----

کون----کون ہو تم----غفار اٹکتے ہوے کہتے ہیں----

کیوں آپ کے بیٹے نے میری بہن کے علاوہ بھی اور کسی کو پھسایا تھا جو آپ کو میں یاد نہیں------وہ ان پر طنز کرتا ہے-----

روہان غفار میں رابعہ دورانی کا بھائی ہوں دخان دورانی-----وہ مسکراتے ہوے اپنا تعارف کرواتا ہے-----

اور سوہا تو کچھ بول ہی نہیں پاتی وہ جس سے محبّت کر کے بیٹھی تھی وہ کون نکلا ایک بدلہ لینے والا دھوکے باز----

رابعہ---اس نے خود چھوڑا تھا مجھے وہ تھی ہی ایسی وہ دھوکے باز تھی-----روہان کو رابعہ کا نام سن کر غصہ آجاتا ہے-----

وہ دھوکے باز تھی اگر وہ دھوکے باز ہوتی نہ تو ابھی زندہ ہوتی-----دخان اس کی بات سن کر غصے سے چیختا ہے-----

کیا مطلب-----کشف اس کی بات سن کر فورا سے پوچھتی ہے----

مطلب یہ کہ اس روہان کی وجہ سے اس نے خودخوشی کرلی تھی۔۔۔۔دخان کے الفاظ سن کر روہان کشف کی طرف دیکھتا ہے جو اس کی بات سن کر منہ پر ہاتھ رکھ دیتی ہے۔۔۔۔

کیا رابعہ۔۔۔۔روہان رابعہ کی خودخوشی کا سن کر حیران رہ جاتا ہے اور وہ جو سمجھ رہا تھا کہ وہ کسی سے شادی کرکے خوش ہوگی اب اس کی مرنے کی خبر سن کر اور اس کی وجہ سے مرنے کی خبر سن کر وہ کچھ بول ہی نہیں پاتا۔۔۔۔

اب میں اپنی بہن کا بدلہ تمہاری بہن سے لونگا تاکہ تمہیں بھی پتا چلے کہ بہن کا دکھ کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

روہان دخان کی بات سن کر کشف کی طرف دیکھتا ہے جو پرشان سی لگ رہی ہوتی ہے اور روہان فورا سمجھ جاتا ہے کہ کچھ تو ہوا تھا اب اسے یہ بعد میں سوچنا تھا کہ کیا ہوا تھا ابھی اسے اپنی بہن کو بچانا تھا۔۔۔

دیکھو جو کچھ ہوا سو ہوگیا اب۔۔۔اب تم میری بہن کو چھوڑ دو وہ بہت معصوم ہے اسے کسی بات کا بھی علم نہیں تھا۔۔۔روہان دخان کے سامنے اکر آرام سے کہتا ہے جس پر دخان ہنس دیتا ہے۔۔۔

واہ بھئی واہ کیا بات ہے روہان صاحب بہن کا دکھ ہورہا ہے جبکہ ابھی تو اس پر ایک خروچ بھی نہیں ائی اور میری بہن جو مر گئی تم اندازہ لگا سکتے ہو میرا کیا حال تھا مگر نہیں تم کیسے اندازہ لگا

سکتے ہوں کیونکہ ابھی تمہاری بہن تھوڑی مری ہے۔۔۔۔دخان کے الفاظ سے سوہا کو جو دکھ مل رہا تھا اس بات سے سب انجان تھے اسے کس بات کی سزا مل رہی تھی وہ دخان کو بس دیکھتے ہوے یہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں پتا تم ابھی میری بہن کو طلاق دو۔۔۔۔۔روہان ہاتھ اوپر کرے اسے کہتا ہے .جو مسلسل اس کی بے بسی پر ہنس رہا تھا اسے ابھی سوہا کا بھی ہوش نہیں تھا جو اس کے ہر الفاظ سے ٹوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔سوہا روہان کے الفاظ سن کر ترپ کر کہتی ہے جس پر دخان کے ساتھ سب اس کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

دیکھو روہان غفار تمہاری بہن کی حالت بھی میری بہن کی طرح ہوگئی ہے اب اگر میں نے اسے چھوڑا تو یہ بھی مر جائے گی اور میں اسے مارنا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔دخان سوہا کے بولنے پر ہنستے ہوے کہتا ہے اور سوہا نم آنکھوں سے روہان کو منا کرتی ہے جس پر روہان کے ساتھ سارے گھر والے اسے غصے سے دیکھتا ہےایک تو روہان اس کی جان بچا رہا تھا اور ایک وہ تھی جو اس دھوکے باز کے نکاح میں رہنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سوہا تم اب بھی اس کے نکاح میں رہنا چاہتی ہو جس نے میرا بدلہ تم سے لیا ہے۔۔۔۔روہان سوہا کے پاس اکر سخت لہجے میں پوچھتا ہے جس پر سوہا نظریں نیچی کرے آنسو بہاتی ہے۔۔۔۔

یہ معصوم ہے اسے ابھی کچھ نہیں پتا تم اسے ابھی طلاق دو۔۔۔۔روہان سوہا کو کچھ نہ بولتا دیکھ دخان کے پاس اکر کہتا ہے روہان پرشان ہوکر رہ گیا تھا اور دخان اس کی پرشانی کو خوب انجوئے کر رہا تھا۔۔۔۔

پہلے میں یہی سوچ کر آیا تھا کہ تمہارے سامنے تمہاری بہن کو طلاق دونگا۔۔۔۔۔دخان کی بات پر سوہا فورا سر اٹھا کر بے یقینی سے اسے دیکھتی ہے جو اب اسے مسکرا کر دیکھ رہا ہوتا ہے دخان کی مسکراہٹ دیکھ کر سوہا کی آنکھ سے ایک دکھ کا آنسو اس کے گال پر بہتا ہے۔۔۔۔

مگر یہاں تو اکر پتا چلا کہ تم تو خود چاہتے ہو کہ میں تمہاری بہن کو طلاق دے دوں تبھی میں نے سوچا ہے کہ میں سوہا کو طلاق نہیں دونگا۔۔۔۔دخان ایک فیصلے کی طرح اپنا ہاتھ ہوا میں لہراتا ہے۔۔۔۔۔

چلے میں آپ کو دو آپشن دیتا ہوں ان میں سے آپ ایک چوائس کرنا اوکے۔۔۔۔دخان سب کو خاموش دیکھ کر سامنے کرسی کھینچ کر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھتا ہوا کہتا ہے۔۔۔

کیسے آپشن۔۔۔غفار نا سمجھی سے پوچھتے ہیں جس پر وہ مسکراتے ہوے بتاتا ہے۔۔۔۔

پہلا یہ کہ میں سوہا کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ گا لیکن۔۔۔۔پھر سوہا سے آپ لوگوں کا کوئی تعلق نہیں ہوگا نہ ہی آپ اس سے ملے گے نہ آپ لوگ اس سے کوئی راپتا کرے گے اور نہ ہی سوہا یہاں آئی گی۔۔۔۔اور دوسرا آپشن یہ ہے کہ سوہا ساری عمر میرے نام پر بیٹھی رہے گی میں اسے کبھی نہیں اپناؤ گا میں چلا جاؤ گا باہر اور سوہا بس یہاں آپ لوگوں کے پاس رہے گی آپ پھر اس کی کہیں شادی بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔وہ ایسے آپشن بتاتا ہے جس میں سے دونوں ہی نہ ممکن بات تھی۔۔۔۔۔۔

دوسرا آپشن ٹھیک ہے ہم خلا لے لینگے۔۔۔۔روہان فورا بولتا ہے۔۔۔۔۔

شاید تمہیں پتا نہیں ہے کہ میں کون ہوں۔۔۔۔۔وہ کھڑا ہوکر اس کے پاس اتا ہے۔۔۔۔

میں دخان دورانی ہوں پاکستان کی ٹوپ کمپنی میں شامل دورانی انڈسٹیریس کا مالک اور میرے لئے کچھ مشکل نہیں ہے کہ میں سارے وکیلوں کو خرید لوں مجھے امید ہے تم میری بات سمجھ رہے ہوگے۔۔۔۔۔وہ اس کی ویسکوڑٹ ٹھیک کرے مسکراتے ہوے کہتا ہے جس کا مطلب سمجھ کر سارے ہی خاموش ہوجاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

تو اب آپ لوگوں کا کیا فیصلہ ہے۔۔۔۔وہ سب کو چپ دیکھ کر پوچھتا ہے اور ایک نظر سوہا کو بھی دیکھتا ہے جس کی ناک اور آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہوچکی تھیں۔۔۔۔۔

میں دوسرا آپشن مانتی ہوں۔۔۔۔سوہا اپنے آنسو صاف کرے کہتی ہے۔۔۔۔

بیگم صاحبہ سوچ لیں پھر آج آپ مجھے آخری بار دیکھیں گی اس کے بعد آپ مجھے کبھی بھی دیکھ نہیں سکے گی۔۔۔۔۔دخان اس کی بات پر ایک آئبرو اٹھا کر ایک سائیڈ کی اسمایل دیتا پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

میں خود سے آپ کا نام الگ نہیں کر سکتی یہ کرنے سے میرا جینا مشکل ہوجاے گا اور میں اپنے گھر والوں کو بھی نہیں چھوڑ سکتی یہ میری کل کائنات ہیں۔۔۔۔۔سوہا بولتی ہے تو اس کے حلق میں ایک آنسو کا گولہ اٹکتا ہے وہ اب ایسی جگہ کھڑی تھی جہاں ایک طرف خائی تھی تو دوسری طرف کنواں۔۔۔۔۔

غفار اپنی بیٹی کی بات سن کر آسیہ کی طرف دیکھتے ہیں اور روہان اپنے باپ کی طرف دیکھتا ہے روہان سمجھ گیا تھا کہ اس کی بہن دخان کی محبّت میں بہت اگے جا چکی ہے جبکہ سوہا کی بات سن کر دخان کی مسکراہٹ سمیٹتی تو تھی مگر وہ فورا اپنے آپ کو سمبھال لیتا ہے۔۔۔۔۔

بیگم صاحبہ آپ کو اپنی فیملی اور مجھ میں سے ایک کو چننا ہوگا۔۔۔۔۔

سوہا تمہارے ساتھ جائے گی اور ہم ہر رشتہ ختم کردے گے سوہا سے۔۔۔۔۔غفار کہتے ہیں اور سوہا کے ساتھ سب انھیں حیرانی سے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

ابو یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اس نے سوہا کو پھسایا ہے سوہا غلط نہیں ہے۔۔۔۔۔روہان فورا اپنے باپ کے پاس اکر کہتا ہے تو آسیہ بھی انھیں سمجھاتی ہیں۔۔۔۔۔

غفار صاحب یہ کیا کہہ رہے ہیں ہم اپنی سوہا کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں-----

ابو میں نے تو آپ کی جان بچانے کے لئے نکاح کیا تھا اور آپ مجھے ہی غلط سمجھ رہے ہیں-----سوہا اپنے باپ کے پاس اکر روتے ہوے کہتی ہے----

کاش میں اسی وقت مر جاتا تو آج یو میری عزت نہیں مرتی-----وہ سوہا دیکھیں غصے سے کہتے ہیں-----

ابو ایسا تو نہ کہے-----

سوہا تمہیں پتا ہے ایک بیٹی کے باپ کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کی بیٹی اس کی عزت رکھے ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے اس کے باپ کا سر شرم سے جھک جائے-----وہ کہتے ہے تو سوہا اور رونے لگتی ہے وہ سہی تو کہہ رہے تھے اس نے کہاں ان کی عزت رکھی تھی------

تم میری جان بچانے کے لئے اتنی پاگل ہوگئی تھیں کہ تمہیں میری عزت کا بھی خیال نہیں رہا-----

ابو مجھے معاف کردے پلیز میں نہیں چھوڑ سکتی آپ لوگوں کو بھائی آپ تو کچھ بولے امی بھابھی سمجھائے نہ ابو کو-----سوہا پاگلوں کی طرح سب کے پاس جاکر باری باری بولتی ہے اور دخان

ان سب کے اموشنلسین دیکھ کر اپنا کان کھوجاتا ہے اس کو دیکھ کر لگ رہا تھا وہ یہ سب دیکھ کر بیزار ہورہا ہے------

سوہا چلی جاؤ یہاں سے-----غفار غصے سے دھاڑتے ہیں-----

ابو نہیں میں نہیں جاؤ گی پلیز مجھے معاف کردیں-----سوہا روتے ہوے ان کے قدموں میں بیٹھ جاتی ہے-----

سوہا چلی جاؤ ورنہ----وہ ابھی کہہ ہی رہے ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں درد اٹھتا ہے جسے وہ کم کرنے کے لئے اپنے دل کی جگہ ہاتھ رکھ کر وہی کرسی پر گرنے کے انداز میں بیٹھتے ہیں------

ابو ابو کیا ہوا آپ کو ابو-----روہان فورا سے اپنے باپ کے پاس اتا ہے تو سوہا بھی کھڑی ہوکر اپنے باپ کو دیکھتی ہے-----

روہان اسے کہو یہاں سے چلی جائے ورنہ----ورنہ میرا مرا ہوا منہ دیکھے گی-----وہ درد کی شدت سے کہتے ہے تو سوہا روتے ہوے روہان کو دیکھتی ہے------

ابو یہ بعد میں دیکھیں گے میں ابھی ڈاکٹر کو بلاکر لاتا ہوں-----روہان کہتا باہر کی طرف جاتا ہے اور دخان دونوں ہاتھ باندھے ان سب کو دیکھتا ہے اس میں اتنا نہ ہوا کہ اگے بڑھ کر دیکھ ہی لیں-----

سوہا اگر چاہتی ہو کے میں زندہ رہوں تو خدا کا واسطہ چلی جاؤ یہاں سے میں تمہارے پاؤ پکڑتا ہوں۔۔۔۔غفار سوہا کے سامنے ہاتھ جوڑے کہتے ہے تو نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

سوہا چلی جاؤ چھوڑ دو اپنے باپ کی جان جینے دو اسے۔۔۔آسیہ بھی غصے میں اکر اسے دھکادیتی ہے جسے بروقت دخان تھام لیتا ہے۔۔۔۔

یہ عزت ہے تمہاری تم اب بھی ان کے پاس رہو گی چلو میرے ساتھ۔۔۔دخان اس کا ہاتھ پکڑ کے باہر کی طرف بڑتا ہے پھر کسی خیال سے روک کر غفار کی طرف دیکھ کر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے۔۔۔۔

انکل آپ نے کہا تھا نہ کہ آپ اپنی بیٹی کی تربیت ایسی کرے گے کہ وہ رات کے اندھیرے میں گھر سے نہیں بھاگے گی آپ نے سہی کہا تھا اور آپ نے اپنی بیٹی کی تربیت اتنی اچھی کی ہے کہ اس نے رات کے اندھیرے میں نہیں دن کے اجالے میں مجھ سے نکاح کیا تھا اور اب دن کے اجالے میں ہی گھر سے جارہی ہے۔۔۔۔وہ کہتا سوہا کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف چلا جاتا ہے سوہا بھی چپ چاپ اس کے ساتھ چلی جاتی ہے اسے بھی پتا چل گیا تھا کہ اب اس کی اس گھر میں کوئی عزت نہیں ہے اس کی وجہ سے آج سب خاندان والوں کے سامنے اس کے باپ بھائی کا سر جھک گیا تھا۔۔۔۔

بیٹھو گاڑی میں دخان اس کا ہاتھ چھوڑ کر غصے سے کہتا ہے اور سوہا بے یقینی سے اسے دیکھتی ہے-----

دیکھ کیا رہی ہو خود دروازہ کھول کر بیٹھو تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں جو تمہارے لئے دروازہ کھولوں----دخان اسے خود کو تکتا دیکھ ماتھے پر بل ڈالے کہتا گاڑی میں بیٹھتا ہے اور سوہا اپنے آنسو پی کر بیٹھنے لگتی ہے کہ-----

کہاں----پیچھے بیٹھو یہاں بیٹھنے کی تمہاری اوقات نہیں ہے-----سوہا دروازے کھولے بیٹھنے ہی لگتی ہے کہ دخان فورا بول دیتا ہے جس پر سوہا اسے دیکھ کر خاموشی سے پیچھے بیٹھ جاتی ہے-------

○ ○

ٹینشن کی وجہ سے درد اٹھا تھا ویسے خطرے کی کوئی بات نہیں ہے-----ڈاکٹر غفار کو چیک کر کے کہتے کھڑے ہوتے ہیں-----

بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب آپ کا----آسیہ اسے کہتی ہے تو ڈاکٹر مسکراتا ہوا باہر چلا جاتا ہے-----

روہان-----

ابو پلیز اب یہ مت کہنا کہ میں نے اچھا کیا۔۔۔روہان جو کب سے اپنا غصہ ضبط کرے کھڑا تھا اپنے باپ کو نرمی سے کہتا ہے۔۔۔۔

روہان میں نے سوہا کے لئے ہی کیا یہ سب اس کی آنکھوں میں میں نے اس لڑکے کے لئے محبّت دیکھی تھی ہم نے کبھی نہ کبھی تو اسے رخصت کرنا تھا نہ تو سمجھو اب کردیا۔۔۔۔غفار روہان کو دیکھے کہتے ہے۔۔۔۔

ابو وہ مر جائے گی وہاں وہ اسے پتا نہیں کیا کیا اذیت دیگا۔۔۔۔روہان تڑپ کر بولتا ہے۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوگا اسے۔۔۔۔میں نے اس کی خوشی کی خاطر اسے خود سے دور کردیا۔۔۔غفار روتے ہوے کہتے ہے تو روہان غصے سے اٹھ کر کمرے سے باہر چلا جاتا ہے اور اس کے پیچھے ہی کشف ۔۔۔۔

پتا نہیں میری سوہا وہاں خوش بھی رہ سکے گی یا نہیں۔۔۔آسیہ کسی ڈر کی وجہ سے کہتی ہیں۔۔۔۔۔

میں نے بھی تو کسی کی بیٹی کو برا بھلا کہا تھا جبکہ قصور وار میرا خود کا بیٹا تھا۔۔۔۔

بس اللہ سوہا کو سکون دے اور اس لڑکے کا دل موم کردے۔۔۔۔غفار کسی سوچ کے تحت کہتے ہیں تو آسیہ بس خاموشی سی آنسو بہاتی ہیں۔۔۔۔۔۔

اترو۔۔۔۔دخان گاڑی اپنے بنگلے میں روک کر غصے سے کہتا ہے تو سوہا فورا سے گاڑی سے اترتی ہے۔۔۔۔

میرے ساتھ چلو۔۔۔وہ کہتا اندر کی طرف جاتا ہے تو سوہا بھی نظریں نیچی کرے اس کے پیچھے جاتی ہے۔۔۔۔

سوہا جب اندر داخل ہوتی ہے تو اتنا خوبصورت بنگلا دیکھ کر دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔

سوہا۔۔۔دخان سوہا کے روکنے پر کہتا ہے تو سوہا ڈر کر فورا اس کے پیچھے سیڑیاں چڑتی ہے۔۔۔۔

دروازہ کھولو۔۔۔دخان اپنے کمرے کے سامنے کھڑا کہتا ہے تو سوہا پہلے اسے نہ سمجھی سے دیکھتی ہے کہ یہ کہہ کیا رہا ہے۔۔۔۔

جی۔۔۔۔

آئی سیڈ اوپن دا ڈور۔۔۔وہ غصے سے دھرتا ہے تو سوہا ڈر کر فورا سے اگے بڑ کر دروازہ کھولتی ہے جس پر دخان دروازہ کھولنے پر ایک غصلی نظر اس پر ڈال کر اندر داخل ہوتا ہے۔۔۔۔۔

چلو میرے شوز اتارو۔۔۔۔وہ صوفے پر بیٹھ کر اپنی دونوں ٹانگوں کو سامنے ٹیبل پر رکھے کہتا ہے جس پر سوہا اگے بڑھ کے نیچے بیٹھے کر اس کے شوز اتارتی ہے اور دخان مسکراتا ہوا آنکھیں بند کرے پیچھے ٹیگ لگا لیتا ہے۔۔۔۔

میری گھڑی بھی اتارو۔۔۔سوہا دخان کے شوز اتار کر کھڑی ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اگے کرے ایک اور حکم دے دیتا ہے جس پر سوہا اپنا غصہ ضبط کرے اس کے ہاتھ سے گھڑی اتارتی ہے۔۔۔۔۔

نیچے لیفٹ سائیڈ پر کچن ہے وہاں جاکر میرے لئے ایک کپ چائے بنا کر لاؤ فورا۔۔۔سوہا ابھی مڑتی ہی ہے کے دخان ایک اور حکم دیتا ہے۔۔۔۔۔

دخان میں نے کپڑے چینج کرنے ہیں۔۔۔وہ اپنے بھاری جوڑے کی طرف اشارہ کرتی کہتی ہے تو دخان آنکھیں کھول کر اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔وہ کہتا اٹھ کر بیٹھتا ہے۔۔۔۔

الہی بخش۔۔۔ الہی بخش ۔۔۔۔وہ الہی بخش کو آواز لگاتا ہے تو الہی بخش کسی بوتل کے جن کی طرف حاضر ہوتا ہے۔۔۔۔

جی صاحب جی آپ نے۔۔۔وہ اتا کہتا ہی ہے کہ دخان کے کمرے میں ایک لڑکی اور وہ بھی دلہن کی طرح تیار ہوئی کھڑی کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔۔۔۔

الہی بخش تمہاری بہن کے پاس کوئی پرانے کپڑے ہونگے۔۔۔۔وہ پوچھتا ہے تو الہی بخش نہ سمجھی سے منا کرتا ہے جبکہ سوہا اسے غصے سے دیکھتی ہے۔۔۔۔

نہیں صاحب جی اس کے پاس تو نہیں ہیں۔۔۔۔وہ سوہا کو دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔

اچھا تو اس سے کوئی ایک سوٹ لا کر دو انہوں نے پہننا ہے۔۔۔۔وہ سوہا کی طرف اشارہ کرتا ہے تو سوہا اپنا غصہ ضبط نہیں کر پاتی اور۔۔۔۔۔۔

آپ نے سمجھ کیا رکھا ہے مجھے میں کیا کسی کے بھی کپڑے پہن لونگی کبھی مجھ سے جوتے اتروا تے ہیں کبھی کچھ تو کبھی کچھ۔۔۔۔۔سوہا غصے سے کہتی اور دخان اس کی جرت پر حیران سا اسے دیکھتا ہے جبکہ الہیٰ بخش تو سوہا کے لئے دعا کرتا ہے کیونکہ دخان کے سامنے اتنی اونچی آواز میں بات کرنا مطلب اپنی شامت بلوانا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں رہنا یہاں میں جا رہی ہوں۔۔۔۔وہ کہتی باہر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہیں روک جاؤ اگر تم نے ایک قدم بھی کمرے سے باہر نکالا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔دخان کھڑے ہوکر غصے سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں تو کیا کرے گے آپ مجھے مارے گے۔۔۔۔سوہا اس کے سامنے کھڑی ہوکر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

الہی بخش روہان غفار کو جاکر گولی مار دو۔۔۔دخان سوہا کی آنکھوں میں دیکھتے ہی غصے سے کہتا ہے اور دخان کی بات سن کر سوہا کے ماتھے پر پڑے بل ایکدم ٹھیک ہوجاتے ہیں۔۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں۔۔۔۔میرے بھائی کو۔۔۔۔۔

الہی بخش۔۔۔۔تم نے سنا نہیں روہان غفار کو گولی مار دو اور یاد رکھنا وہ مارنا نہیں چاہیے اس کی ٹانگ پر اتنی گولیاں مارنا کہ وہ معذور ہوجاے۔۔۔۔۔دخان غصے سے دھاڑ کر کہتا ہے جس پر الہی بخش کانپ جاتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں آپ ایسا نہیں کرے گے ۔۔۔۔۔۔

میں ایسا کرسکتا ہوں اور میں کرو گا جاؤ الہیٰ بخش۔۔۔۔۔وہ اسے کہتا الہیٰ بخش کو کہتا ہے تو وہ سر ہلاتا باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔بھائی روک پلیز ایسا مت کرے دخان پلیز روک لیں انھیں۔۔۔۔۔سوہا الہیٰ بخش کر پیچھے اتے ہوے کہتی ہے اور پھر دخان کو آواز لگاتی ہے۔۔۔۔۔

تم نے سنا نہیں جاؤ روہان کو گولی مار دو۔۔۔۔۔دخان الہی بخش کے روکنے پر کہتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں دخان پلیز ایسا نہ کرے میں۔۔۔۔میں نہیں جاؤگی میں ہمیشہ یہی رہو گی آپ انہیں روک لیں۔۔۔۔۔سوہا روتے ہوے دخان کا ہاتھ پکڑ کے کہتی ہے۔۔۔۔۔

تم نہیں جاؤ گے نہ الہی بخش۔۔۔۔مجھے خود ہی جانا ہوگا۔۔۔۔۔دخان الہی بخش کو دوبارہ سے روکتا دیکھ اپنے کمرے کی طرف جاتا ہے اور جب واپس اتا ہے تو اس کے ہاتھ میں ایک گن ہوتی ہے جسے دیکھ سوہا کا خون خشک ہوتا ہے۔۔۔۔۔

دخان ایسا نہ کرے میں نہیں جاؤ گی ایسا نہ کرے۔۔۔۔سوہا اسے کے پیچھے سیڑیاں اترتے ہوے کہتی ہے اور دخان غصے سے بس سیڑیاں اتر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان خدا کا واسطہ روک جائے مجھے معاف کردیں میں نے آپ سے ایسے بات کی۔۔۔۔سوہا جلدی سے اس کا بازو پکڑے روتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

میں کیسے مان لوں کے تم اب جانے کی بات نہیں کرو گی۔۔۔۔۔دخان رک کے اسے دیکھیں کہتا ہے جس پر سوہا جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی ہے۔۔۔۔۔

اگر میں نے دوبارہ جانے کی بات کی تو آپ کچھ بھی کردینا میں کچھ نہیں کہو گی۔۔۔۔۔

تم جاؤ۔۔۔۔دخان الہی بخش کو جانے کا کہہ کر سوہا کی طرف مسکرا کر دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

اگر تم نے دوبارہ میری قید سے نکلنے کی بات کی تو میں تمہارے پر کاٹ دونگا اور تمہارے پر تمہارا بھائی اور باپ ہے۔۔۔۔وہ اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کرے مسکراتا ہوا کہتا اوپر کی طرف جاتا ہے اور سوہا وہیں روتے ہوے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

کشف مجھے سہی سہی بتاؤ کے اس دن کیا ہوا تھا۔۔۔۔روہان کشف کے سامنے بیٹھا اس کے جواب کا منتظر ہوتا ہے جو نیچے منہ کرے بولنے کے لئے الفاظ جوڑتی ہے اسے سمجھ نہیں آتی کہ اب کیا بولے۔۔۔۔۔

روہان وہ۔۔۔۔

کشف جھوٹ مت کہنا جو بات ہے وہی بتانا۔۔۔۔روہان اس کی بات کاٹ کر غصے سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

روہان رابعہ نے مطلب رابعہ کو۔۔۔۔۔وہ ابھی بتا ہی رہی ہوتی ہے کے باہر سے کسی چیز کے گرنے کی اور پھر احمر کے رونے کی آواز اتی ہے جسے سن کر روہان اور کشف فورا باہر کی جانب جاتے ہیں۔۔۔۔۔

یہ اللہ خیر یہ کیسے گر گیا۔۔۔کشف احمر کے سر سے خون نکلتا دیکھ فورا اسے اپنی گود میں اٹھاتی ہے۔۔۔۔۔

روہان اسے ہسپتال لے کر جاؤ دیکھو کتنا خون نکل رہا ہے۔۔۔آسیہ روہان کو کہتی ہیں تو وہ سر ہلاتا کشف کی گود سے احمر کو لیتا باہر کی طرف جاتا ہے اور اس کے پیچھے ہی کشف۔۔۔۔۔۔

○ ○

آپ کی چائے۔۔۔۔سوہا دخان کی طرف کپ پڑھاتے ہوے کہتی ہے جو صوفے پر بیٹھا سگریٹ پھونک رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

لاؤ۔۔۔۔دخان اس کے ہاتھ سے کپ لیتا جان بوجھ کر کپ تھوڑا ٹیڑا کردیتا ہے جس سے گرم گرم چائے سوہا کے ہاتھ پر گرتی ہے اور چائے گرتے ہی وہ تڑپ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

اہ۔۔۔۔۔۔

اوو۔۔۔۔سوری سوری جانبوجھ کر گر گئی۔۔۔۔تمہیں زیادہ تکلیف تو نہیں ہورہی۔۔۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بیٹھاتا اسے دیکھتا ہوا کہتا جس پر سوہا روتے ہوے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

تکلیف ہورہی ہے۔۔۔۔۔وہ دوبارہ اس سے پوچھتا ہے جس پر سوہا اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

کیا کہا تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔اب کی بار وہ غصے سے اس کا جلا ہوا ہاتھ زور سے دبا کر پوچھتا ہے جس پر سوہا تکلیف کی شدت ے روتے ہوے نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

گڈ ہونی بھی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر صوفے سے ٹیگ لگاتا بیٹھ کر سگریٹ کو ہونٹوں سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

ویسے ایک بات تو بتاؤ۔۔۔وہ کسی خیال کے انے پر سیدھا ہوکر بیٹھ کر اس کی طرف جھک کر پوچھتا ہے۔۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔سوہا ڈرتے ڈرتے پوچھتی ہے۔۔۔۔

تمہیں مجھ سے محبّت ہے؟؟؟

سوہا اس کے سوال پر اسے دیکھتی ہے جو اس کے بہت قریب ہوتا ہے۔۔۔۔

بتاؤ کرتی ہو مجھ سے محبّت۔۔۔۔دخان اس کے دیکھنے پر اس کے گال پر ایک ہاتھ رکھ کر پیار سے پوچھتا ہے جس پر وہ نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلاتی ہے اور سوہا کی بات پر اس قہقہ گونجتا ہے۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔اچھی بات ہے مگر مجھے نہیں ہے تم سے محبّت۔۔۔۔وہ ہنستا ہوا کہتا سگریٹ کا ایک کش لیتا دھواں اس کے منہ پر مارتا ہے جس سے سوہا خانسنے لگ جاتی ہے کیونکہ سگریٹ کا دھواں اس کے آنکھوں کے ساتھ اس کے حلق میں بھی گیا تھا۔۔۔۔۔۔

چلو اٹھو اب یہاں سے اور جو الہی بخش کپڑے لایا ہے اس میں سے ایک پہن لو پھر ہمیں جانا ہے کہیں۔۔۔۔۔وہ ماتھے پر بل ڈالے اسے کہتا ہے۔۔۔۔

کہا۔۔۔۔سوہا پوچ ہی لیتی ہے۔۔۔۔

تمہاری اگلی سزا۔۔۔۔دخان مسکراتے ہوے کہتا ہے جس پر سوہا گھبرا جاتی ہے۔۔۔۔۔

جاؤ اب یہاں سے اپنی منحوس شکل مت دیکھاؤ مجھے سگریٹ کا سارا مزہ خراب کردیتی ہو۔۔۔۔دخان بیزاری سے کہتا ہے تو سوہا دکھ سے اسے دیکھ کر اور پھر اپنا جلا ہوا ہاتھ دیکھتی باہر چلی جاتی ہے نجانے اب اور کیا کرنے والا تھا وہ اس بات سے وہ انجان تھی۔۔۔۔۔۔

سوہا کمرے میں بیٹھی نجانے کب سے آنسو بہا رہی تھی اور بار بار اپنے جلے ہوے ہاتھ پر بھی پھونک مار رہی تھی اسے تکلیف ہورہی تھی مگر ہاتھ سے زیادہ دل میں۔۔۔۔۔ جو دخان نے بہت بری طرح توڑا تھا مگر دل پھر بھی اسے چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔۔

وہ روتے ہوے اپنا ہاتھ دیکھ رہی ہوتی ہے کہ چیڑ کی آواز سے دروازہ کھولتا ہے جس پر وہ سر اٹھاکر دیکھتی ہے تو دخان دروازے پر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے وہ اسے دیکھ کر اپنے آنسو صاف کرتی دوبارہ سے اپنا ہاتھ دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

جب کمرے میں صوفہ اور بیڈ موجود ہے تو کیوں ایسے زمین پر بیٹھی ہو۔۔۔۔دخان اس کے سامنے کھڑا کہتا ہے جس پر وہ نظر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

خیر تمہاری جگہ بھی یہی ہے۔۔۔میں تمہیں یہ بتانے آیا تھا کہ تیار ہوجاؤ ہمیں نکلنا ہے۔۔۔۔

آپ میرے ساتھ کیا کرے گے۔۔۔۔سوہا اسے دیکھ کر پوچھتی ہے جس پر وہ ایک نظر اسے دیکھ کر باہر کی طرف جاتا ہے اور جب واپس اتا ہے تو اس کے ہاتھ میں ایک گلاب کا پھول ہوتا ہے سوہا اس کے ہاتھ میں لال گلاب دیکھ کر حیرانی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

یہ دیکھو کتنا خوبصورت ہے نہ۔۔۔۔وہ اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ کر پوچھتا ہے جس پر سوہا پہلے پھول کو اور پھر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

ایسی ہی خوبصورت تم ہو۔۔۔وہ کہتا گلاب کو اپنی مٹھی میں بند کرے مسل دیتا ہے جس پر سوہا کی آنکھوں میں خوف آجاتا ہے۔۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔وہ جب اپنی مٹھی کھولتا ہے تو گلاب کی پتیاں کچھ ٹوٹ چکی ہوتی ہیں تو کچھ مسلنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ پر رنگ چھوڑ دیتی ہیں۔۔۔۔۔

میں تمہارا یہ حال کرو گا۔۔۔وہ اس کی طرف جھکتا آہستہ سے کہتا مسکراتا ہے اور سوہا خوف سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

مجھے یقین ہے اب تم دوبارہ مجھ سے نہیں پوچھو گی کہ میں کیا کرو گا تمہارے ساتھ۔۔۔وہ کہتا کھڑا ہوتا ہے اور سوہا تو خوف سے ہی کانپ جاتی ہے۔۔۔۔

اٹھو اب جہاں ہم جارہے ہیں وہاں تم نے ساری زندگی رہنا ہے۔۔۔۔وہ سخت لہجے میں کہتا ہے تو سوہا اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

مگر آپ اپنے گھر والوں کو کیا بتائے گے میرے بارے میں۔۔۔۔۔۔وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکی۔۔۔۔۔

وہ تمہیں جلد پتا چل جائے گا اب جاؤ جو الہی بخش کپڑے لایا ہے اس میں سے ایک پہن کر نیچے اؤ میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔۔۔۔وہ اسے کہتا باہر کی طرف جاتا ہے اور سوہا بیڈ پر رکھے کپڑے جو دیکھنے میں ہی پرانے لگ رہے تھے انھیں اٹھا کر واش روم میں جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

روہان کھانا کھالیں۔۔۔۔کشف کھانے کی ٹرے اس کے سامنے رکھتے ہوے کہتی ہے جو اپنا سر تھامے بیٹھا ہوتا ہے انھیں کچھ ہی دیر ہوئی تھی احمر کو ہسپتال سے لائے ہوے۔۔۔۔۔

مجھے نہیں کھانا لے جاؤ اسے۔۔۔۔وہ بغیر سر اٹھائے اسے کہتا ہے۔۔۔۔۔

روہان ایسے کرے گے تو آپ کی طبیعت خراب ہوجاے گی۔۔۔۔۔

وہاں میری بہن ازیت میں ہے اور تم کہہ رہی ہو میں کھانا کھالوں۔۔۔۔۔وہ غصے سے کہتا ہے جس پر کشف چپ ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

پتا نہیں وہ میری بہن کے ساتھ کیا کرے گا وہ تو بے قصور ہے۔۔۔۔روہان کہتے کہتے رونے لگ جاتا ہے اسے اپنی بہن بہت عزیز تھی دخان نے تبھی سوہا سے بدلہ لیا تھا تاکہ روہان کو تکلیف ہو اور اس کا بدلہ پورا ہورہا تھا کیونکہ روہان کو تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

روہان رو کیوں رہے ہو کچھ نہیں ہوگا ہم واپس لے آے گے اسے آپ فکر مت کریں۔۔۔کشف اسے حوصلہ دیتی ہے۔۔۔۔

کشف مجھے بتاؤ اس رات کیا ہوا تھا تم۔۔۔تم تو جانتی ہو نہ کیوں کی رابعہ نے خودخوشی۔۔۔۔وہ ہونے آنسو صاف کرے پوچھتا ہے جس پر کشف تھوگ نگل کر رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔

روہان مجھے بلکل نہیں پتا کہ رابعہ نے کیوں کیا یہ سب۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ تو خود اپنے گھر گئی تھی خوشی سے۔۔۔۔کشف پتا نہیں کیوں اس سے جھوٹ بول دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

تو پھر وہ مجھے کیوں بلا رہی تھی اس کے بھائی نے یہ کیوں کہا کے وہ میری وجہ سے مری ہے۔۔۔۔روہان کو اس کی بات پر یقین نہیں اتا۔۔۔

روہان مجھے نہیں پتا کہ اس نے ایسا کیوں کہا آپ کو۔۔۔آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے کیا۔۔۔۔وہ اسے دیکھ کر پوچھتی ہے جس پر روہان بس خاموشی سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

کشف اگر جس دن مجھے پتا چلا کے تم نے مجھ سے کوئی بھی بات چھپائی ہے اس دن تمہارا اس گھر میں اور میری زندگی میں آخری دن ہوگا۔۔۔۔روہان کہتا باہر کی طرف جاتا ہے اور کشف اس کی بات سن کر اپنے ماتھے سے پسینے صاف کرتی ہے۔۔۔۔

میں۔۔۔میں۔۔۔میں کیا کرو۔۔۔رابعہ یہ تم نے کیا کردیا کیوں میں نے رابعہ کے گھر والوں کو روکا تھا اچھا تھا کرنے دیتی دونوں کو شادی یہ پھر رابعہ کو بچا لیا تھا تو روہان سے شادی نہ

کرتی۔۔۔وہ خود ہی سوچ کر رونے لگتی ہے اور پھر اپنے بچوں کو دیکھتی ہے جو آرام سے سو رہے ہوتے ہے۔۔۔۔

میں کیسے چھوڑ سکتی ہوں انہیں میں اپنے بچوں کی خاطر روہان تم سے جھوٹ بولوں گی مجھے معاف کردینا۔۔۔وہ صفا اور احمر کا باری باری ماتھا چوم کر کہتی ہے جبکہ رو بھی رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا گاڑی کے جھٹکے سے اٹھتی ہے وہ اتنے لمبے سفر میں سوگئی تھی اب جب آنکھ کھولتی ہے تو اپنے اگے پیچھے ہریالی ہی ہریالی دیکھتی ہے۔۔۔۔

یہ کون سا گاؤں ہے۔۔۔۔سوہا باہر کی طرف دیکھ کر دخان سے پوچھتی ہے جو ڈرائیو کر رہا ہوتا ہے مگر اس کے سوال پر بیک میرر سے اسے دیکھتا ہے جو مسکراتے ہوے باہر خھیتوں کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

خانیوال۔۔۔۔

دخان کے بولنے پر وہ ایک نظر دخان کو دیکھتی ہے جو ڈرائیو کرنے میں مصروف ہوتا ہے وہ جب دوبارہ باہر دیکھتی ہے تو اسے تھوڑی دور کہیں بڑی سی حویلی دیکھتی ہے۔۔۔۔

یہ حویلی کس کی ہے۔۔۔۔۔وہ دوبارہ سے سوال کرتی ہے جس پر دخان کوئی جواب نہیں دیتا اور سوہا اسی حویلی کو دیکھتے رہتی ہے جو اب آہستہ آہستہ کرتے ان کے قریب ہورہی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر سوہا دیکھتی ہے کہ ان کی گاڑی اسی حویلی میں داخل ہورہی ہے۔۔۔۔۔

یہ آپ کی حویلی ہے۔۔۔۔۔سوہا دخان سے پوچھتی ہے جس پر وہ اسے دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا مسکراتے ہوے اس حویلی کو دیکھتی ہے جس میں وہ داخل ہورہے تھے بیچ میں ان کی گاڑی چل رہی تھی اور دونوں سائیڈ پر ہریالی تھی حویلی بہت بڑی تھی وہ ایک سائیڈ دیکھتی ہے جہاں بہت سے رنگ برنگی پھول تو ایک جگہ آم کے درخت لگے ہوتے ہیں کہیں امرود تو کہیں انار کے درخت لگے تھے اب حویلی کی تھوڑی اندر جاتی ہے گاڑی تو سوہا کی نظر کچھ لڑکیوں پر جاتی ہے۔۔۔۔۔

جو پیل دوچ کھیل رہی ہوتی ہے اکثر وہ بھی اپنے گھر میں سیف کے ساتھ یہ کھیل کھیلا کرتی تھی یہ ایسا کھیل ہے جس میں ہم چوک کی مدد سے زمین پر ڈبے بناتے ہیں اور پھر اس میں سے کسی ایک ڈبے میں پتھر پھنک کر ایک پاؤ سے ڈبوں میں جامپ کرتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ انھیں سوچو میں ہوتی ہے کہ گاڑی ایکدم روکتی ہے اور جب سوہا دیکھتی ہے تو دخان گاڑی سے اتر رہا ہوتا ہے وہ دوبارہ انہیں لڑکیوں کو دیکھتی ہے جو اب بھاگتے ہوے ان کیطرف آرہی ہوتی ہیں------

تمہیں انویٹیشن دینا پڑے گا کہ گاڑی سے اتر جاؤ----دخان اس کی طرف کا دروازہ کھولے غصے سے کہتا ہے جس پر سوہا شرمندہ سی باہر آتی ہے------

السلام علیکم دخان بھائی-----زہرہ قریب اکر کہتی ہے مگر پھر اس کے ساتھ انجان لڑکی کو دیکھ کر زوہا کو دیکھتی ہے جو خود اسے حیرت سے دیکھ رہی ہوتی ہے-----

وعلیکم السلام-----کیسے ہو تم سب-----وہ بغیر مسکراے کہتا ہے----

ٹھیک ہیں ہم مگر یہ کون ہے-----زوہا پوچھتی ہے تو دخان سوہا کی طرف دیکھتا ہے-----

یہ سوہا ہے----وہ بس اتنا سا بتاکر اندر کی طرف چلتا ہے تو سوہا بھی اس کے پیچھے جاتی ہے------

زوہا مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے---- عینی دخان اور سوہا کی پشت کو دیکھ کر کہتی ہے-----

مجھے لگتا ہے دخان بھائی نے شادی کر لی ہے۔۔۔۔زہرہ اپنا اندازہ لگاتی ہے تو عینی اور زوہا اس دیکھ کر فورا اندر کی طرف جاتی ہیں اور زہرہ حویلی کی دوسری سائیڈ جہاں احد ساد اور عدنان تھے۔۔۔۔۔۔

○ ○

بھائی۔۔۔ بھائی۔۔۔ بھائی۔۔۔۔زہرہ پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ ان تینوں کو آواز لگاتی ہے جو آرام سے آم کے درخت کے نیچے چارپائی پر لیٹے تھے مگر زہرہ کی آواز پر اٹھ کر بیٹھتے ہیں احد ابھی بھی ویسے ہی لیٹا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوگیا ہے خیر تو ہے۔۔۔۔۔ساد پوچھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو سمبھال کر بات شروع کرتی ہے۔۔۔۔

وہ دخان بھائی۔۔۔۔

دخان آیا ہے کہا ہے۔۔۔۔۔احد فورا اس کی بات سن اٹھتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں دخان بھائی آے ہیں مگر اکیلے نہیں ساتھ میں اپنی بیوی کو بھی لائے ہیں۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔

کیا۔۔۔۔

کیا دخان کی بیوی۔۔۔۔سب چونک کر پوچھتے ہیں انھیں کہاں یقین آرہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں میں سہی کہہ رہی ہوں وہ لڑکی دخان بھائی کے ساتھ حویلی کے اندر گئی ہے اور اتنی پیاری ہے نہ۔۔۔۔۔زہرہ کہہ کر اس کی تعریف بھی کردیتی ہے۔۔۔۔۔

چلو دیکھتے ہیں دادی کا کیا ریکشن ہوگا آجاؤ۔۔۔۔ساد کہتا حویلی کے اندرونی جانب جاتا ہے تو اس کے پیچھے ہی سارے۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ جب اندر اتے ہیں تو دخان دادی سے سر پر پیار لے رہا ہوتا ہے اور سوہا اس کے پیچھے نظریں جھکائے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

یہ ہے وہ لڑکی۔۔۔۔زہرہ احد کو کونی مار کر کہتی ہے جس پر زوہا اسے چپ رہنے کا اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔۔

یہ تمہارے پیچھے کون ہے۔۔۔۔۔۔دادی اس کو پیار دینے کے بعد سوہا کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہیں اور اسی کا جواب سننے کے لئے وہاں سارے کھڑے تھے۔۔۔۔۔

دادی یہ۔۔۔۔۔بے سہارا ہے۔۔۔۔۔دخان کی بات پر سوہا سر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے کہ کیسے اس نے اس کو بے سہارا بنا دیا۔۔۔۔۔

یہ میرے لاہور والے بنگلے میں کام کرنے آئی تھی مجھے اچھا نہیں لگا وہاں سارے مرد ہوتے ہیں تبھی میں اسے یہاں لے آیا۔۔۔۔۔

شکر دخان ورنہ میں تو ڈر گئی تھی۔۔۔۔رخسانہ دخان کی بات سن کر کب کا روکا ہوا سانس بحال کرتی ہیں۔۔۔۔

میں بھی۔۔۔۔آمنہ بھی کہتی تو سارے چھوٹے بھی ایک زبان ہوکر کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اور ہم بھی۔۔۔۔۔

زہرہ تجھے تو ہم بعد میں پوچھے گے۔۔۔۔عدنان زہرہ کو غصلی نظر سے دیکھ کر کہتا ہے جس پر وہ اپنے دانتوں کی نمائش کراتی ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا ادھر اؤ بیٹا۔۔۔۔۔دادی پیار سے سوہا کو بلاتی ہیں تو سوہا ایک نظر دخان کو دیکھ کر ان کے پاس جاتی ہے۔۔۔۔۔

میرے پاس بیٹھو۔۔۔۔۔وہ اسے اپنے ساتھ تخت پر بیٹھاتی ہیں دادی ہمیشہ تخت پر ہی بیٹھتی تھیں۔۔۔۔۔

تم اسے اپنا ہی گھر سمجھنا تمہیں یہاں کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسے یہاں زوہا عینی اور زہرہ رہتی ہیں اب سے تم بھی ایسے ہی رہو گی۔۔۔۔۔دادی پیار سے اس کے گال پر ہاتھ رکھیں کہتی ہیں تو وہ بھی مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں دادی یہ بہت خودار ہے یہ یہاں ایسے نہیں رہے گی اس نے مجھے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں وہاں کوئی کام کروں گی تبھی رہوں گی۔۔۔۔دخان دادی کی بات سن کر فورا کہتا ہے تو دادی سوہا کی طرف دیکھتی ہیں جو نیچی نظریں کری ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا پھر تم ایک کام کرنا تم کچن کو دیکھ لیا کرنا اور میری دوائیوں کا خیال رکھ لینا ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ کچھ سوچ کر کہتی ہیں تو سوہا اثبات میں سر ہلاتی جبکہ دخان غصے سے سوہا کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

میں نہیں چاہتی کہ تمہارے یہ نرم ہاتھ سخت ہوجاے۔۔۔۔وہ سوہا کے گورے اور نرم ہاتھ پکڑ کے بولتی ہیں۔۔۔۔۔

لیکن میرے ہر کام یہی کری گی۔۔۔۔۔دخان کہتا غصے سے اپنے کمرے کی طرف جاتا ہے جس پر سب بس اسے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

بیٹا یہ ایسا ہی ہے تم وہاں اس کے کام کرتی ہوگی نہ تبھی ایسا کہہ رہا ہے تم مجھے چھوڑ دینا اس کے کام کردیا کرنا۔۔۔۔۔دادی اس کے جانے کے بعد سوہا سے مسکراتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔۔

نہیں میں آپ دونوں کے کام کردیا کرو گی۔۔۔۔سوہا کو وہ خاتون بہت اچھی لگتی ہیں۔۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے آج تم آرام کرو کل سے کام کرنا اور ہمارا دخان تھوڑا غصے والا ہے اگر کچھ کہہ بھی دیں نہ تو برا مت ماننا۔۔۔دادی کہتی ہے اور سوہا مسکرا دیتی ہے اب بھلا اسے بتارہی تھیں جسے اس کے ہر مونڈ کا اندازہ ہوگیا تھا۔۔۔۔

بانو۔۔۔بانو۔۔۔۔

جی بی بی جی ۔۔۔۔۔بانو جلدی سے دادی کی آواز سن کر آتی ہے۔۔۔۔۔

بانو بچی کو کمرہ دیکھادو اوپر جو کمرہ ہے نہ وہاں لے جاؤ اسے۔۔۔۔۔دادی کہتی ہیں تو بانو اثبات میں سر ہلاتی سوہا کو ساتھ لئے اوپر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔

بچی بہت معصوم سی ہے مجھے لگتا ہے مجبوری میں کام کر رہی ہے۔۔۔۔آمنہ دادی کے پاس بیٹھ کر کہتی ہیں۔۔۔۔

ہاں اچھا بچوں سنو جیسے تم لوگ آپس میں رہتے ہو اسے بھی اپنے ساتھ رکھنا زوہا تم اس کے ساتھ رہنا اور کسی چیز کی اسے ضرورت ہو ہمیں بتانا۔۔۔۔رخسانہ بھی سب بچوں کو کہتی ہیں جس پر سب اثبات میں سر ہلاتے ہیں جبکہ احد دخان کے کمرے کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

دیکھو بیٹا یہ تمہارا کمرہ ہے اور میرا تمہارے برابر والا ہے اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا-----بانو سوہا کو کمرے میں لاتے ہوے کہتی ہیں-----

خالہ ایک بات پوچھو-----

ہاں پوچھو پوچھو ایک کیا سو باتیں پوچھو----بانو اس کے کمرے سے پردے ٹھیک کرتے ہوے کہتی ہیں-----

نوکروں کے کواٹر تو حویلی کے پیچھے ہوتے ہیں نہ تو انہوں نے ہمیں یہاں اوپر کیوں دیا ہے------اس کے ذہین میں جو سوال گھوم رہا تھا پوچھ ہی لیتی ہے-----

بیٹا یہ بھی کواٹر ہیں مگر یہاں بس عورتیں ہی رہتی ہیں حویلی کے پیچھے مردوں کے لئے کواٹر بنائے ہیں----

اچھا-----

ہاں اور یہ حویلی والے بہت اچھے ہیں بڑے سے لے کر چھوٹو تک بس دخان صاحب ہیں جو بہت غصے والے ہے پہلے تو ٹھیک ہوگئے تھے مگر پھر ویسے غصے والے ہوگئے بس تمہیں ان کے ہر کام وقت پر کرنا ہوگا اگر نہیں کرو گی تو وہ چھوڑتے نہیں ہیں------وہ اسے دخان کے بارے میں بتاتی ہے تو وہ ایک لمبی سانس لیتی ہے------

اچھا ٹھیک ہے----

ہاں اب میں چلتی ہوں رات کے خانے کی تیاری بھی کرنی ہے۔۔۔۔۔وہ کہتی باہر چلی جاتی ہیں اور سوہا دروازہ بند کرتی سینگل بیڈ پر لیٹ جاتی ہے یہ کمرہ نہ زیادہ بڑا تھا نہ ہی چھوٹا بس درمیانہ تھا۔۔۔۔۔۔

کمرے میں ایک سینگل بیڈ اور ایک لوہے کی الماری رکھی ہوئی تھی اور دو پلاسٹک کی کرسیاں اور ایک سائیڈ پر واش روم کا دروازہ تھا سوہا لیٹے لیٹے پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔۔۔

تو یہ ہے میرا ٹھکانہ۔۔۔۔۔اچھا ہے زیادہ برا نہیں ہے۔۔۔۔وہ خود ہی سوچ کر آنکھیں موند لیتی ہے سفر کی تھکن کی وجہ سے اسے نیند آرہی تھی اور آنکھیں بند کرنے پر نیند بہت جلد اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان یہ کیا ہے۔۔۔۔۔احد دخان کے کمرے میں اتا ہی ماتھے پر بل ڈالے پوچھتا ہے جو آرام سے صوفے کی پشت سے ٹیگ لگائے بیٹھا سگریٹ پھونک رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اسے سگریٹ کہتے ہیں۔۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ میں لی ہوئی سگریٹ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے بھی پتا ہے یہ سگریٹ ہے۔۔۔۔۔

جب پتا ہے پھر کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔وہ کہتا سگریٹ کو ایش ٹرے میں جھاڑتا ہے جس سے سگریٹ پر لگی رکھ اتر کر ایش ٹرے میں گرتی ہے اور سگریٹ کی اوپر کی سائیڈ دوبارہ سے سرخ ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

میں اس لڑکی کا پوچھ رہا ہوں جسے تم اپنے ساتھ لاے ہو تم کب سے اتنے رحم دل ہوگئے جو ایک بے سہارا لڑکی کو یہاں لے آے۔۔۔۔اسے کہا یقین آرہا تھا۔۔۔۔۔

بس کبھی کبھی آجاتا ہے رحم جیسے ابھی تم پر آرہا ہے۔۔۔۔وہ کہتا ایک سگریٹ اس کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔۔یہ لو تم بھی کیا یاد رکھوں گے کہ دخان نے تمہیں اپنی سگریٹ دی ہے۔۔۔۔۔

دخان میں سیریس ہوں۔۔۔۔۔وہ اس کے ہاتھ سے سگریٹ لے کر سامنے سے لائٹر اٹھاتا ہے۔۔۔۔۔

تو ڈاکٹر کو چیک کرواؤ۔۔۔۔۔

دخان۔۔۔۔۔احد اس کی بات پر چڑ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

کیا ہے کیوں میرا دماغ خراب کر رہے ہو جاؤ مجھے آرام کرنے دو۔۔۔۔۔وہ اسے جھڑکتا سگریٹ کو ایش ٹرے میں رگڑتے ہوے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

دخان وہ لڑکی سچ میں بے سہارا ہے۔۔۔۔۔

ہاں ورنہ مجھے کیا پڑی کہ کسی کو اپنے سر پر بیٹھاؤ۔۔۔دخان ایسے کہتا تو احد کو بھی اس کی بات پر یقین آجاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا کی آنکھ کھولتی ہے تو رات کے دو بج رہے ہوتے ہیں پیاس کا احساس ہوتا ہے تو بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے بوتل اٹھا کر گلاس میں پانی ڈال کر ہونٹوں سے لگاتی ہے وہ ابھی پانی پی ہی رہی ہوتی ہے کہ ایک کڑک آواز پر گھبرا کر کھڑکی کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

آواز بجلی کڑکنے کی تھی اور بجلی کی آواز سے سوہا کے ہاتھ سے گلاس خوف کے مارے نیچے گر کر کرچی کرچی ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا اتنی بڑی ہوگئی ہو اب بھی اس بجلی سے ڈرتی ہو چلو دور ہٹو خود نہیں سورہی مجھے تو سونے دو۔۔۔آسیہ اسے خود سے الگ کرکے کہتی ہے جو ان سے چپک کر لیٹی تھی۔۔۔۔۔

امی نہ کرے نہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پلیز امی مجھے خود سے دور نہ کریں۔۔۔وہ آسیہ کے گرد بازو پھلا کر اور قریب ہوجاتی ہے جس پر آسیہ اپنی ڈرپوک بیٹی کو اپنے سینے سے لگالیتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا کے دماغ میں اپنی امی کی باتیں گونجتی ہیں تو وہ اٹھ کر کمرے میں نظر گھوماتی ہے۔۔۔۔

امی۔۔۔آجاے نہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔وہ دوبارہ بجلی کرکنے کی آواز سن کر روتے ہوے کہتی ہے بجلی کی آواز بھی تو ایسی تھی جیسے ابھی بادل پھٹ جائے گے۔۔۔۔۔۔۔

دخان کی آنکھ باہر سے آتی زور دار کڑک کی آواز سے کھولتی ہے جو بجلی کے چمکنے کی تھی وہ آنکھیں کھولے نظر کھڑکی پر مارتا ہے تو باہر اندھیرے میں کچھ سیکنڈ کے لئے روشنی ہوکر پھر اندھیرا چھا جاتا ہے۔۔۔۔

بس گرج ہی رہے ہیں برستے نہیں ہیں۔۔۔۔وہ کروٹ بدل کر کہتا دوبارہ آنکھیں بند کرتا ہے کہ پھر زور دار سی باہر بجلی کڑکنے کی آواز اتی ہے جس پر اسے نجانے کیسے سوہا کا خیال اتا ہے۔۔۔۔۔

اور پتا نہیں اسے کیا ہوتا ہے کہ وہ اٹھ کر پاؤ میں سلپر ڈالے باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اوپر سیڑیاں چڑتا ہر کمرے کو دیکھ کر سوچ رہا ہوتا ہے کہ وہ کس کمرے میں ہوگی یہی سوچتے ہوے وہ اوپر پہنچ جاتا ہے جبکہ ایک نظر اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہے کہ کوئی ا تو نہیں رہا۔۔۔۔۔

وہ ابھی ایسے ہی کمروں کے سامنے سے گزر رہا ہوتا کہ اسے ایک کمرے سے سیسکوں کی آواز سنائی دیتی ہے جو یقینا سوہا کی ہی تھی وہ بغیر دیر کرے اس کے کمرے کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوتا ہے مگر جب دیکھتا ہے تو کمرے میں ایک زیرو بلب جل رہا ہوتا ہے جس میں اسے سوہا کہیں نظر

نہیں آتی وہ ماتھے پر بل ڈالے جیسی ہی مڑتا ہے تو کوئی زور سے اکر اس کے سینے سے لگتا ہے جس پر وہ سن ہوکر رہ جاتا ہے------

امی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پلیز پلیز پلیز کہیں مت جانا مجھے چھوڑ کر---سوہا دخان کو اپنی امی سمجھ کر اس کے گلے لگے رو رہی تھی اور دخان کی تو سانس ہی روک گئی تھی سوہا کے یو سینے سے آلگنے پر------

اسے اپنی شیٹ پر گیلا سا محسوس ہوتا ہے تو وہ سکتے سے باہر اتا ہے یقینا اس کی شیٹ سوہا کے آنسو سے گیلی ہوئی تھی وہ یہی سوچ کر اس کا خوف کم کرنے کے لئے اس کے گرد اپنے دونوں بازو پھلا لیتا ہے-----

کچھ نہیں ہوگا میں ہوں نہ ڈرو مت---وہ اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں پھرتے ہوے کہتا ہے تو سوہا اس کی آواز سن کر سر اٹھاکر اسے دیکھتی ہے جس پر دخان بھی اسے دیکھتا ہے جس کی آنکھیں اور ناک رونے کی وجہ سے سرخ ہوگئی تھی-----

دخان---سوہا روتے ہوے اس کا نام پکارتی ہے اسے کہاں یقین آرہا تھاکہ دخان اس کے پاس ہے-----

ہاں دخان ڈرو مت اور رونا بند کرو---وہ اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے انگھوٹے سے اس کے آنسو صاف کرے پیار سے کہتا ہے-----

دخان اس نے مجھے دھوکہ دیا تھا۔۔۔

دخان مجھے روہان لادو۔۔۔۔دخان ابھی سوہا کے آنسو صاف کرئے اسے دیکھ ہی رہا ہوتا ہے کہ اس کے کان میں رابعہ کے الفاظ گونجتے ہیں جس پر وہ اپنی کمر سے سوہا کا ہاتھ غصے سے الگ کر کے اسے خود سے دور کرتا باہر کی طرف جاتا ہے اور سوہا اس کے اس عمل سے گرتے گرتے بچتی ہے۔۔۔۔

دخان سوہا کے کمرے سے نکلتا غصے سے سیڑیاں اترتا اپنے کمرے کی جانب جاتا ہے۔۔۔

اسے نجانے کس پر اتنا غصہ آرہا تھا خود پر یہ سوہا پر یہ پھر ان بادلوں پر جو بجلی چمکا رہے تھے جس پر بھی تھا مگر اسے غصہ تھا جو اس کے چہرے سے ہی پتا چل رہا تھا۔۔۔۔

وہ غصے سے لمبے لمبے قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں اکر زور سے دروازہ بند کرتا ہے اور پھر دونوں ہاتھ سر کے پیچھے کرے سر کو اوپر کی طرف کر کے ایک لمبی سانس لے کر خود کو نارمل کرتا ہے مگر جب غصہ کم نہیں ہوتا تو۔۔۔۔

اہ۔۔۔کیوں میں وہاں گیا۔۔۔آخر کیوں کیوں کیوں۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر شدید غصے سے صوفے کے سامنے رکھے شیشے پر مارتا ہے جس سے شیشہ کرچی کرچی ہوکر رہ جاتا ہے جبکہ

کچھ شیشے کی کرچی اس کے ہاتھ میں بھی پوست ہوتیں ہیں جن سے ہلکا ہلکا خون رستہ ہے-----

مجھے بس اسے تکلیف دینی ہے میں---میں اسے برباد کردونگا---نفرت ہے مجھے تم سے------وہ بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے لیمپ اٹھا کر سامنے دیوار پر مار کر چیختا ہے-----

مجھے نفرت ہے تم سے شدید نفرت-----میں تمہیں کبھی سکون سے نہیں رہنے دونگا---دخان سوہا کو برباد کردیگا نفرت کرتا ہوں تم سے بہت---وہ کہتا کمرے کی ہر چیز کو تہس نہس کر رہا تھا اگر کوئی ابھی اسے ایسے دیکھ لیتا تو ضرور اسے پاگل سمجھتا-----

جب غصہ تھوڑا ٹھنڈا ہوتا ہے تو بیڈ پر اپنا سر پکڑ کے بیٹھ جاتا ہے اتنے غصے کی وجہ سے اس کا سانس بھی پھول گیا تھا وہ لمبی لمبی سانسے لے رہا ہوتا ہے کہ اسے کچھ خیال اتا ہے جس پر وہ اپنی شیٹ کو سینے کے پاس سے چھو کر دیکھتا ہے جو سوہا کے آنسو سے ابھی بھی ہلکی ہلکی گیلی ہو رہی تھی---

وہ غصے سے اپنی شیٹ کے بٹن کھول کر جیسے ہی اسے اتار کر نیچے پھینکنے لگتا ہے کہ اس کا ہاتھ پھنکتے ہوے ہوا میں ہی رہ جاتا ہے-----

دخان---

ہاں دخان ڈرو مت اور رونا بند کرو-----

وہ شیٹ کو اپنے سامنے کرتا ہے تو اسے سوہا کا روتا ہوا چہرہ یاد اتا ہے کہ کیسے وہ اسے دیکھ رہی تھی گہری آنکھوں سے جس میں کسی سمندر کی طرح پانی تھا ناک اور ہونٹ ایسے گلابی تھے جیسے گلاب کی پنکھڑیاں۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ دیر اپنی شیٹ کو دیکھتا ہے پھر اسے غصے سے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پھاڑ دیتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے نہیں اتا تم پر ترس۔۔۔۔۔وہ شیٹ کو پھاڑتے ہوے کہتا ہے اور جب شیٹ کو غصے سے نیچے پھنکتا ہے تو شیٹ اپنی اصل حالت کھو چکی ہوتی ہے دخان کی جو نظر ہوگئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

دخان۔۔۔۔دخان دروازہ کھولو۔۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔دخان ابھی شیٹ کو ہی دیکھ ہی رہا ہوتا ہے کہ اسے دروازہ بجانے کے ساتھ ساتھ احد کی آواز آتی ہے جس پر وہ بیزاری سا منہ بنائے اٹھ کر شیٹ لیس ہی اپنے بیڈ پر اکر لیٹ جاتا ہے اسے اپنے ہاتھ کی بھی فکر نہیں ہوتی جس میں سے اب خون زیادہ بہہ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

وہ ایسے ہی اپنے زخمی ہاتھ کو اپنی آنکھوں پر کرے آنکھیں بند کر لیتا ہے جبکہ احد اسے آواز لگاتا لگاتا اب جا چکا تھا وہ شاید اس کی آواز سن کر آیا تھا کیونکہ دونوں کے کمرے کی دیوارے ایک ساتھ ہی تھی۔۔۔۔۔۔

بیٹا ڈرتے نہیں ہے سوجاؤ۔۔۔بانو بی سوہا کا سر اپنی گود میں رکھی مسلسل اس کے بالوں میں ہاتھ پھر رہی تھی۔۔۔۔۔

دخان کے جانے کے بعد وہ بانو بی کے پاس آگئی تھی اسے ڈر جو اتنا لگتا تھا۔۔۔۔۔۔

سوہا تم سوگئی ہو۔۔۔بانو بی اس کی سانس بھاری ہوتی دیکھ اس کی طرف جھک کر پوچھتی ہے جو واقع میں سو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسے سوتا دیکھ اس کا سر آرام سے تکیہ پر کرتی خود بھی اس کے برابر میں لیٹ جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔

اتنی پیاری بچی ہے اور بے سہارا۔۔۔اسے تو کہیں کی ملکہ ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔وہ سوہا کو دیکھتے ہوے سوچتی ہیں۔۔۔۔۔

○ ○

تم بتانا پسند کرو گے کہ رات میں ایسا کیا ہوا تھا جو تم نے اپنا اور اس کمرے کا یہ حال کردیا۔۔۔۔۔سوہا جب نیچے آرہی ہوتی ہے تو اسے دخان کے کمرے میں سے کسی مرد کے بولنے کی آواز آتی ہے جب وہ اس کے کمرے کی طرف دیکھتی ہے تو تقریبا سارے ہی گھر والے اس

کے کمرے میں موجود تھے وہ بھی معملے کو جاننے کے لئے اس کے کمرے کا رخ کرتی ہے------

وہ جب اس کے کمرے میں آتی ہے تو کمرے کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے جہاں ہر چیز تہس نہس ہوئی ہوتی ہے کہیں ٹیبل ٹوٹا پڑا تھا تو کہیں لیمپ تو کہیں پرفیوم کی بوتلیں ٹوٹی پڑی تھیں-----

دخان جواب دو تمہارا باپ تم سے کچھ پوچھ رہا ہے-----رخسانہ دخان کو کچھ نہ بولتا دیکھ غصے سے پوچھتی ہیں جبکہ سوہا جس نے بس ابھی کمرے کو دیکھا تھا مگر نظر جب دخان پر جاتی ہے تو نظر شرم کے مارے نیچے کرلیتی ہے وجہ اس کا شیٹ لیس ہونا-----

دخان تمہارے منہ میں زبان نہیں ہے-----اعجاز بھی اسے کہتے ہیں جو صوفے پہ سر جھکا کر بیٹھا غصے سے اپنی انگلیاں مسل رہا ہوتا ہے-----

دخان----اب کی بار دادی غصے سے اس کا نام پکارتی ہیں جس پر وہ ماتھے پر بل ڈالے نظر اٹھا کر انھیں دیکھتا ہے تو نظر دادی سے پہلے سوہا پر جاتی ہے جو سب سے پیچھے نظریں نیچی کرے کھڑی تھی وہ اسے دیکھ غصے سے کھڑا ہوتا ہے-----

مجھے غصہ آگیا تھا بس اور کوئی بات نہیں ہے-----وہ سوہا کو دیکھے ہی کہتا ہے جس پر سوہا نظر اٹھاکر اسے دیکھتی ہے جو اسے ہی خونخوار نظروں سے دیکھ رہا ہوتا ہے-----

غصہ آئے گا تو تم ایسے کرو گے اپنا ہاتھ دیکھا ہے کتنا زخمی ہورہا ہے۔۔۔رخسانہ اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرے کہتی ہیں جس پر سوہا کی نظر بھی اس کے ہاتھ پر جاتی ہے جہاں اس کے ہاتھ پر انگلیوں سے خون نکل کر اب خشک ہوگیا تھا۔۔۔۔۔

اور غصے میں شیٹ کون پھاڑتا ہے وہ بھی وہ شیٹ جو تمہیں اتنی پسند تھی۔۔۔احد بھی اپنا حصہ ڈالتا ہے تو دخان اسے غصے سے گھورتا ہے۔۔۔۔۔

اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔چلو سارے اس سے بات کرنا اپنا دماغ خراب کرنے کے برابر ہے۔۔۔۔انور غصے سے اسے دیکھ کر کہتے ہیں جس پر سارے ایک نظر دخان کو دیکھ کر ان کے پیچھے کمرے سے باہر جاتے ہیں۔۔۔۔

سوہا۔۔۔دادی جاتے ہوے سوہا کا نام لیتی ہیں جو سب کے ساتھ باہر جارہی ہوتی ہیں مگر دادی کی آواز پر چوک کر انھیں دیکھتی ہیں دخان بھی دادی کی آواز پر اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

میں یہاں بیٹھی ہوں پہلے اس کی مرہم پٹی کرو اور پھر اس کے کپڑے اسٹری کرنا جاؤ نیچے سے پایوڈین اور روئی لے کر آو۔۔۔دادی کہتے ہی بیڈ پر بیٹھتی ہیں اور سوہا گھبراتے ہوے دخان کو دیکھتی ہے جو سرخ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

دادی میں۔۔۔۔مجھے نہیں آتی مرہم پٹی کرنی۔۔۔۔وہ صاف منا کردیتی ہے جبکہ اسے آتی تھی۔۔۔۔

لو اس میں کیا بڑی بات ہے پہلے پایوڈین سے اس کا زخم صاف کرو پھر کوئی ٹیوپ لگا کر پٹی باندھ دینا جاؤ لے کر اؤ میں بتاتی ہوں-----

دادی رہنے دیں میں خود کرلونگا-----

تو چپ ہوکر بیٹھ جا سوہا لے کر آ----دادی دخان کو کہہ کر سوہا سے کہتی ہیں جس پر وہ مجبورا باہر کی طرف جاتی ہے-----

○ ○

آندھی ہو دیکھتا نہیں ہے کہا صاف کر رہی ہو------دخان اسے زخم کی جگہ کہیں اور صاف کرتا دیکھ غصے سے کہتا ہے-----

ج---جی---کرتی ہوں----وہ جلدی سے اس کے زخم پر روئی رکھتی ہے-----

سوہا بیٹا آرام سے کر میں بیٹھی ہوں ادھر-----دادی اسے گھبراتی ہوئی دیکھ کر کہتی ہیں-----

دادی ہوگئی----سوہا جلدی سے پٹی باندھ کر کھڑی ہوکر دادی کو کہتی ہے جس پر دادی اثبات میں سر ہلاتی گھوٹنوں پر ہاتھ رکھتی کھڑی ہوتی ہیں-----

اب اس کی شیٹ نکال دے بے شرم کو شرم ہی نہیں ہے کہ شیٹ ہی پہن لیتا ہمیں بھی پتا ہے تو واڈی بناتا ہے دیکھانے کی کیا ضرورت ہے-----دادی اس کے سکس پیگ پر کہتی ہیں----

دادی واڈی نہیں باڈی----دخان فورا ان کا لفظ ٹھیک کرتا ہے----

ہاں وہی وہی----جا سوہا----

نہیں رہن دو میں خود نکال لونگا----دخان کہتا ہے اور سوہا پہلی فورست میں وہاں سے نکلتی ہے------

اب اگر تو نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا----دادی کہتیں باہر چلی جاتی ہیں اور دخان دادی کے جانے کے بعد اپنے اس ہاتھ کو سامنے کرتا دیکھتا ہے جس پر سوہا ابھی پٹی باندھ کے گئی تھی-----

میں نے کہا تھا نہ مجھے نفرت ہے تم سے----وہ کہتا غصے سے اپنے ہاتھ سے پٹی کھول کر نیچے پھینکتا ہے اور ایسا کرنے سے زخم دوبارہ تازہ ہوتا ہے جس کی وہ بغیر پروا کئے واش روم کی طرف جاتا ہے-------

○ ○

آج سوہا کو حویلی آے ہوے ایک مہینہ ہوگیا تھا دخان تو اسی دن ہی واپس لاہور چلا گیا تھا اور اس بات سے سوہا کو بہت سکون تھا وہ اب یہاں خوش تھی زوہا عینی اور زہرہ سے اس کی بہت اچھی دوستی ہوگئی تھی جبکہ ساد احد اور عدنان بھی بہت اچھے سے اس سے بات کرتے تھے اور اکثر رات میں بیٹھ کر وہ ان سب کے ساتھ بہت مزے کرتی تھی------

سوہا چلو جلدی ورنہ دیر ہوجاے گی----- عینی اس کا ہاتھ پکڑی کھیچتے ہوے کہتی ہے جو کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی-----

ارے ارے روکو تو بتاؤ تو جا کہا رہے ہیں-----وہ چائے کا چولا بند کرتی پوچھتی ہے-----

آج تمہیں ہم ایک ایسی جگہ لے کر جائے گے جو آج تک تم نے نہیں دیکھی ہوگی----

کیا مطلب کیسی جگہ----وہ نا سمجھی سے پوچھتی ہے----

یار چلوگی تبھی تو بتائے گے ایسے تھوڑی بتا سکتی ہوں چلو اب اور بانو بی ذرا یہ چائے دیکھ لینا ہم سوہا کو لے کر جا رہے ہیں------وہ بانو بی کو کہتی اس کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف لے جاتی ہے جہاں سارے جیب میں بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے-----

سوہا حد ہے اتنی دیر لگا دی-----احد اس کے اتے ہی کہتا ہے جو کب سے ڈرائیونگ سیٹ سمبھال کر بیٹھا تھا------

سوری مجھے پتا نہیں تھا۔۔۔۔۔آپ لوگوں کو بھی تو مجھے پہلے بتانا چاہیے تھا نہ تاکہ میں ریڈی رہتی۔۔۔۔۔وہ بیٹھتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں ساری غلطی اس احد کی ہے جو اپنا کام چھوڑ کر اگیا کہ چلو گھوم کر اتے ہیں۔۔۔۔زوہا جو پیچھے بیٹھی ہوتی ہے احد کے سر پر چیٹ لگا کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

اوئے مرچی چپ ہوکر بیٹھ جا ورنہ یہیں سے گرا دونگا۔۔۔۔احد بھی ویسے ہی جواب دیتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا اچھا بس بس اب چلے ورنہ دیر ہوجاے گی۔۔۔۔۔سوہا مزید لڑائی بڑتی دیکھ کہتی ہے تو احد چپ ہوکر جیب سٹارٹ کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

روہان سوہا سے بات نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔۔آسیہ روہان کے پاس بیٹھ کر کہتی ہیں۔۔۔۔۔۔

کیوں آپ خود بھی تو چاہتی تھی نہ کہ وہ چلی جائے پھر کیوں آپ نے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔جب سے سوہا گئی تھی روہان کسی سے بات نہیں کر رہا تھا اور اب آسیہ کے منہ سے سوہا کا نام سن کر وہ ماتھے پر بل ڈالے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

بیٹی ہے وہ فکر ہے اس کی کہ پتا نہیں کیسی ہوگی وہاں۔۔۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کرے کہتی ہے تو وہ بھی چپ ہوجاتا ہے اب اپنی ماں کو روتا ہوا دیکھ تو نہیں سکتا تھا نہ۔۔۔۔۔

اچھا روے نہیں میں کوشش کرتا ہوں۔۔۔۔۔روہان کہتا سوہا کے کمرے کی طرف جاتا ہے اور اس کے کمرے میں اکر سب سے پہلے اس کی ڈائری چیک کرتا ہے کہ کہیں دخان کا نمبر اس میں تو نہیں۔۔۔۔۔

لکھا ہوتا dd وہ چیک کرتا ہی ہے کہ اسے ایک صفے پر ایک نمبر نظر اتا ہے جس کے اوپر

ہے۔۔۔۔

کون ہے۔۔۔۔کہیں دخان دورانی تو نہیں۔۔۔۔وہ اسی سوچ کے تہت موبائل نکال کر dd یہ نمبر ڈائل کرتا ہے۔۔۔۔۔

دخان اپنے افس سے نکل کر گاڑی کا دروازہ کھولتا ہی ہے کہ اس کا موبائل رینگ کرتا ہے جسے وہ اپنے سامنے کرتا ہے تو کوئی رونگ نمبر سے اسے کال کر رہا ہوتا ہے وہ ماتھے پر بل ڈالے کال اٹھا کر اپنے کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

ہیلو دخان دورانی۔۔۔۔۔روہان اس کے فون اٹھانے پر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

جی دخان دورانی ہوں آپ کون۔۔۔۔۔۔وہ نا سمجھی سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔

روہان بات کر رہا ہوں ۔۔۔۔۔سوہا کہاں ہے۔۔۔۔۔وہ غصے سے کہتا ہے جس پر دخان کے ماتھے کے بل ایکدم ٹھیک ہوجاتے ہیں اور اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آجاتی

ہے۔۔۔۔۔

کیسے ہیں سالے صاحب آپ انتے وقت بعد خیال آیا آپ کو سوہا کا۔۔۔۔وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو جو کہا ہے اس کا جواب دو سوہا کہاں ہے کہا رکھا ہوا ہے تم نے اسے۔۔۔۔۔

سوہا میرے ساتھ ہے میرے گھر میں اب بیوی شوہر کے ساتھ نہیں رہے گی تو کہا رہے گی۔۔۔۔وہ ہنستا ہوا کہتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا کو چھوڑ دو ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔وہ سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا کیا کرے گے آپ سالے۔۔۔۔۔صاحب۔۔۔۔۔وہ سالے پر زور دے کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

میں تمہاری رپورٹ کرو گا پولیس میں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ کرے رپورٹ پھر ملاقات پولیس اسٹیشن میں ہوگی بائے۔۔۔۔۔وہ کہتا فون کاٹ دیتا ہے۔۔۔۔۔

تم سے اپنی بہن کو آزاد کرواکر ہی دم لونگا بھلے اس میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔۔۔۔۔روہان غصے سے کہتا باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔اب نجانے وہ کیا کرے گا کیا وہ کامیاب ہوجاے گا یہ نہیں یہ تو انے والا کل ہی بتائے گا۔۔۔۔۔۔

○ ○

یار کتنا مزہ آیا نہ۔۔۔ سوہا تمہیں مزہ آیا ہمارے ساتھ گھوم پھر کر۔۔۔۔ زوہا صوفے پر بیٹھ کر پوچھتی ہے تو سوہا بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر مسکراتی ہے۔۔۔۔

بہت مزہ آیا مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ کھیت اتنے خوبصورت ہوتے ہیں۔۔۔۔ وہ آج پہلی بار گاؤں گھومی تھی اور اسے سچ میں بہت مزہ آیا تھا۔۔۔۔

اوئے وہ دیکھو باہر ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے چلو چھت پر چلتے ہیں۔۔۔۔ عدنان باہر کی طرف دیکھ کر کہتا ہے تو عینی زہرہ ساد اور عدنان اوپر کی طرف بھگتے ہیں جبکہ سوہا حیران سی انھیں دیکھتی ہے۔۔۔۔

چلو سوہا اوپر چلتے ہیں بارش میں نہائے گے بڑا مزہ آے گا۔۔۔۔ زوہا اس کے سامنے ہاتھ کرے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

مگر ابھی تو ہلکی سی ہو رہی ہے اس میں کیا مزہ آے گا۔۔۔۔ وہ باہر کی طرف اشارہ کرے کہتی ہے۔۔۔۔

ابھی خود ہی تیز ہوجائے گی آجاؤ چلتے ہیں۔۔۔ احد بھی اپنا موبائل ٹیبل پر رکھے اوپر کی طرف جاتا ہے تو سوہا بھی زوہا کے ساتھ اوپر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

سوہا جب اوپر آتی ہے تو بارش اچھی خاصی تیز ہوچکی تھی وہ دیکھتی ہے کہ عدنان اور سارے ایسے انجوائے کر رہے تھے جیسے وہ کوئی چھوٹے بچے ہوں جبکہ سب بڑے ہی تھے مگر وہ انجوائے کرنا

جانتے تھے احد دخان کی عمر کا ہی تھا مگر وہ بھی سب کے ساتھ مل کر بچوں کی طرف انجوے کررہا تھا۔۔۔سوہا اس خوشحال فیملی کو دیکھ کر بہت خوش ہوتی تھی اسے اچھا لگتا تھا کہ وہ ہر لمحے کو انجوے کرتے تھے۔۔۔۔۔

سوہا وہاں کھڑی کیا دیکھ رہی ہو ادھر اؤ۔۔۔۔۔۔احد اسے دیکھ کر بلاتا ہے جو مسکرا کر ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں میں یہاں ٹھیک ہوں۔۔۔۔وہ وہی سے منا کرتی ہے تو زوہا اگے اکر اس کا ہاتھ پکڑتی بارش میں لے آتی ہے۔۔۔۔۔

یار جو مزہ بارش میں بھگنے سے ہے وہ وہاں کھڑے ہوکر دیکھنے میں کیا۔۔۔۔ عینی اپنے ہاتھ پھلا کر گھومتی ہے۔۔۔۔۔

چلو اؤ سب یہاں۔۔۔۔۔احد عینی اور زہرہ کا ہاتھ پکڑ کے باقی کو بھی بلاتا ہے تو سوہا نا سمجھی سے سب کو دیکھتی ہے جو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ایک گول دائرہ بنا رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

آجاؤ سوہا ایسے بڑا مزہ اتا ہے۔۔۔۔۔ عدنان اسے کہتا ہے تو سوہا بھی زوہا اور زہرہ کا ہاتھ پکڑ کر ایک دائرے کی صورت میں ان کے ساتھ گھومتی ہے اسے مزہ آرہا تھا یو سب کے ساتھ بارش میں بھگنے میں وہ مکمل بھیگ چکی تھی اور بہت خوش بھی تھی وہ کبھی بارش میں اتنی خوش

نہیں ہوئی تھی جتنی آج ہو رہی تھی۔۔۔۔اور شاید اسے یہ بارش میں بھگنا مہنگا پڑنے والا تھا۔۔۔۔۔

○ ○

صاحب جی آپ۔۔۔۔۔بانو بی دخان کو حویلی میں داخل ہوتا دیکھ کہتی ہے جو اپنے بالوں کو اپنے ہاتھ کی مدد سے جھاڑ رہا ہوتا ہے جو بارش کے پانی سے پھیگ گئے تھے وہ خود بھی تھوڑا پھیگ گیا تھا۔۔۔۔

ہاں کیوں آ نہیں سکتا۔۔۔۔وہ بانو بی کے بے تکے سوال پر ماتھے پر بل ڈالے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں صاحب جی وہ آپ اتنے وقت بات اتے تھے نہ حویلی تبھی پوچھ رہی تھی اب اس بیچاری کی بھی کیا غلطی وہ اتا ہی مہینو بعد تھا اب اسے ایک مہینے میں یہاں دیکھ کر حیران ہونا تو بنتا تھا نہ ان کا۔۔۔۔

سارے کہاں ہیں۔۔۔وہ بانو بی کے سوال کو نظر انداز کرے حویلی میں نظر گھوما کر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

وہ جی سارے ملک صاحب کی طرف گئے ہیں ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے نہ۔۔۔۔اور چھوٹے سارے چھت پر ہیں بارش ہورہی ہیں نہ تو بس اسی کے مزے لے رہے ہیں۔۔۔۔۔

اچھا ------اور سوہا-----وہ اپنا کوٹ اتار کر اپنے بازو میں ٹانگتا سیڑیاں چڑتا ہوا پوچھتا ہے-----

وہ بھی اوپر ہیں-----بانو بی بولتی ہیں اور دخان کے قدم سیڑیاں چڑتے ہوے روک سے جاتے ہیں------

وہ بھی اوپر ہے کیا کرنے گئی ہے وہ-----وہ غصے سے بانو بی سے پوچھتا ہے اور بانو بی اس کے غصے سے ڈر جاتیں ہیں-----

پپ---پتا نہیں صاحب جی وہ-----بانو بی کی بات پوری بھی نہیں ہوتی کہ دخان لمبے لمبے قدم اٹھتا اوپر کی جانب جاتا ہے جبکہ کوٹ وہی سیڑیوں پر پھنک دیتا ہے جسے بانو بی اٹھاتی ہیں----

دخان جب اوپر اتا ہے تو سوہا اسے سامنے ہی ہنسی ہوئی دیکھتی ہے جو نیچے سے پانی اٹھا کر احد پر پھنک رہی ہوتی ہے اور یہی عمل احد بھی کر رہا ہوتا ہے-----

سوہا کو یو کرتا دیکھ دخان کے بازو اور گردن کی نسے تن جاتی ہیں جن کا مطلب تھا کہ وہ شدید غصے میں ہے-----

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہتا ہے اور جب غصہ حد سے بڑ جاتا ہے تو اس کے پاس جانے کے بجاے نیچے اپنے کمرے کی طرف جاتا ہے اب پتا نہیں اس کا غصہ کیا کرنے والا تھا--------

کتنا مزہ آیا یار۔۔۔۔۔۔۔سوہا تمہیں مزہ آیا؟؟؟۔۔۔۔۔وہ سارے ہنستے ہوے نیچے آرہے تھے جب ساد بول کر سوہا سے پوچھتا ہے جس کے چہرے سے مسکراہٹ ہی جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔
ہاں بہت زیادہ میں نے کبھی اتنا انجوئے نہیں کیا جتنا آج کیا ہے۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے کہتی ہے تو احد بھی مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔
بس اب ایسے مسکراتی رہا کرو بیماروں کی طرح منہ مت بنا کر رہا کرو۔۔۔۔۔۔
ہاں احد سہی کہہ رہا ہے جب سے تم ائی ہو آج پہلی بار تمہیں مسکراتے ہوے دیکھا ہے۔۔۔۔احد کی بات پر زوہا بھی کہتی ہے تو وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی ہے اب وہ انھیں کیا بتاتی وہ کس وجہ سے مسکرا نہیں پاتی۔۔۔۔۔
یہ اسد۔۔۔۔تم لوگ کب بڑے ہوگے اتنی ٹھنڈ میں کون بارش میں نہاتا ہے۔۔۔۔۔۔رخسانہ اوپر اتے ہی شروع ہوجاتی ہیں جس پر سارے انھیں دیکھ کر ہی اپنی جگہ جم جاتے ہیں انھیں پتا تھا اب ان کی خیر نہیں۔۔۔۔۔۔
وہ مامی میں تو منا کر رہا تھا انہیں کہ مت جائے مگر یہ لوگ خود تو گئے مجھے بھی زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹا۔۔۔۔عدنان کہتا ہے اور سب ایکدم اس کی طرف مڑتے ہیں۔۔۔۔۔

کتنا جھوٹا ہے یہ۔۔۔تائی امی اس نے ہی کہا تھا دیکھو بارش ہو رہی ہے چلو چھت پر چلتے ہیں۔۔۔احد بھائی بتائے۔۔۔۔زہرہ غصے سے عدنان کو دیکھ کر احد سے کہتی ہے۔۔۔۔

جی تائی امی اس نے ہی کہا تھا۔۔۔احد اس کے گال پر ایک تھپڑ مار کے کہتا ہے۔۔۔۔

خود تو گئے ساتھ میں اس بچی کو بھی لے گئے دیکھو کیسے نیلے ہوگئے اس کے ہونٹ جاؤ بیٹا جاکر کپڑے تبدیل کرو ورنہ ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔۔رخسانہ سوہا کو کہتی ہیں تو وہ سب کی طرف ایک نظر دیکھ کر اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

مامی مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے میں جاتی ہوں کپڑے تبدیل کرنے۔۔۔رخسانہ جیسے ہی انھیں بولنے کے لئے لب کھوتی ہے تو زوہا فورا سے کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑتی ہے۔۔۔۔

مجھے تو لگ رہا ہے آج رات بخار ہوگا۔۔۔احد بھی کہتا ان کی سائیڈ سے نکلتا ہے۔۔۔

مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ میں مر جاؤ گا۔۔۔۔عدنان بھی اپنی جان چھوڑواتا وہاں سے جاتا ہے جبکہ عینی ساد اور زہرہ اپنے لئے بہانے سوچ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جاؤ تم لوگ بھی۔۔۔۔مجھے پتا ہے تمہیں بھی کچھ ہورہا ہوگا۔۔۔۔رخسانہ تینو کو کچھ نہ بولتا دیکھ کہتی ہیں تو زہرہ زور سے اکر انھیں ہگ کرتی ہے۔۔۔۔

تھینک یو تائی امی۔۔۔۔

ارے کیا کرتی ہو لڑکی میرے کپڑے بھی گیلے کر رہی ہو۔۔۔۔وہ اسے خود سے الگ کرتی ہیں تو وہ ان کے گال پر کس کرتی نیچے کی طرف جاتی ہے جس پر رخسانہ اسے۔۔۔۔۔

پاگل۔۔۔وہ ہنستے ہوے کہتی خود بھی نیچے کی طرف آتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان اپنے کمرے میں بیٹھا مسلسل سگریٹ پی رہا تھا اسے رہ رہ کر سوہا پر غصہ آرہا تھا جو احد کے ساتھ کیسے خوش تھی۔۔۔۔۔

بہت شوق ہے نہ بارش میں بھیگنے کا۔۔۔۔۔۔ تمہیں تو میں رات میں بتاؤ گا۔۔۔۔وہ کہتا اپنے ہاتھ میں لی ہوئی سگریٹ کو اپنے ہاتھ میں مسل دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

سسس۔۔۔۔مگر جب سگریٹ کی جلتی ہوئی سائیڈ اس کی ہتھلی پر لگتی ہے تو جلن کی شدت سے اسے نیچے پھینکتا ہے۔۔۔۔۔

احد جو دخان کے کمرے کے سامنے سے گزر رہا ہوتا ہے اس کے کمرے کا دروازہ کھولا دیکھ کمرے کی طرف اتا ہے۔۔۔۔۔۔

ارے دخان تم کب آے۔۔۔۔احد خوشدلی سے کہتا اندر کی طرف اتا ہے اور دخان کا خون اسے دیکھتے ہی کھولنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔۔

واہ یار تو تو بہت اچھا ہوتا جا رہا ہے باڈی دیکھ کتنی اچھی بنا لی ہے۔۔۔۔احد اس کے برابر میں بیٹھتا اس کے بازو پر ہاتھ رکھتا کہتا ہے جہاں اس کی تنگ شرٹ سے اس کا جسم نمایا اور خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

دخان اس کی کوئی بھی بات کا جواب دیے بغیر اپنی سگریٹ جو اس نے ابھی ہی جلا کر ہونٹوں سے لگائی تھی اسے ایش ٹرے میں رگڑتا کھڑا ہوکر واش روم کے طرف جاتا ہے اور احد بیچارہ اس کا منہ ہی تکتا رہ جاتا ہے۔۔۔۔

یہ اسے کیا ہوا اتنا روڈلی کیوں ہو رہا ہے۔۔۔احد سوچ کر خود بھی باہر کی جانب جاتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

حویلی میں رات کے 12 بجے سناٹا چھایا ہوا تھا سب مکین اپنے اپنے کمروں میں دبے پڑے تھے وہی ایک وجود سفید شلوار کمیض پہنے کندھوں پر گرم شال ڈال کر پیچھے ہاتھ باندھے اوپر کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے اس کے پیچھے ہاتھ میں کچھ تھا بھی۔۔۔۔

وہ اپنی منزل پر پہنچ کر دروازہ ہلکے سے کھولتا ہے تو اسے اپنا شکار سامنے ہی نظر اتا ہے جو بیڈ پر بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا وہ کمرے میں اکر اسے مخاطب کرتا ہے۔۔۔۔

سوہا۔۔۔۔دخان کی آواز پر سر اٹھا کر وہ دیکھتی ہے تو دخان اس کے سامنے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے وہ پہلے تو اسے دیکھ کر دیکھتی رہ جاتی ہے جس کو پہلی بار اس نے شلوار کمیض میں دیکھا تھا پھر خود کو سمبھال کر کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

دخان آپ اس وقت یہاں۔۔۔۔وہ گھبراتے ہوے پوچھتی ہے۔۔۔۔

ہاں کیوں آ نہیں سکتا۔۔۔۔وہ تھوڑا سا چلتا ہوا اس کے سامنے کھڑا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھتا ہے جس پر سوہا فورا پلکے جھوکا لیتی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے مگر۔۔۔۔

مگر وگر چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں مجھ سے نفرت نہیں ہوتی۔۔۔۔اس کے ایسے سوال پر وہ نظر اٹھاکر اسے دیکھتی ہے جو سنجیدگی سے پوچھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

نہیں جن سے محبّت ہو ان سے نفرت نہیں کرتے۔۔۔۔

اگر محبّت کرنے والا ظالم ہو تب بھی۔۔۔۔وہ اس بات پر ائبرو اٹھا کر پوچھتا ہے۔۔۔۔

ہاں تب بھی۔۔۔۔اب کی بار وہ مسکرا کر جواب دیتی ہے۔۔۔۔

دخان کبھی کبھی میں یہ سوچ کے بہت ہنستی ہوں کہ میں کیسے آپ کے محبّت کے جال میں بھنس گئی تھی اور آج تک نکل نہیں سکی یہ جان کر بھی کہ وہ محبّت نہیں دھوکہ تھا۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو دخان اس کی بات کو اگنور کرے اپنی بات کرتا ہے۔۔۔۔۔

پتا ہے سوہا میری ایک خوائش ہے کہ تمہیں مجھ سے نفرت ہوجاے۔۔۔۔سوہا اس کے عجیب سے سوال پر اسے غور سے دیکھتی ہے کہ یہ کہنا کیا چاہ رہا ہے۔۔۔۔۔

تاکہ مجھے بھی مزہ آے تمہیں دکھ دینے میں اب دیکھو تمہیں مجھ سے محبّت ہے میں تمہیں جتنی بھی تکلیف دیتا ہوں تم ہنس کے سہ لیتی ہو جس پر مجھے بہت غصہ اتا ہے اب اگر تمہیں مجھ سے نفرت ہوگی تو تمہیں تکلیف دینے میں بھی مزہ آے گا نہ۔۔۔۔۔وہ کہتا سوہا کی طرف دیکھتا ہے جس پر سوہا اس کی بات مکمل ہونے پر قہقہ لگاتی ہے جس پر دخان اسے غصے سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔بہت اچھا خیال ہے۔۔۔۔۔وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی کنٹرول کرتی ہے۔۔۔۔۔

تم ہنس کیوں رہی ہو۔۔۔اسے سمجھ نہیں اتا وہ اتنا کیوں ہنس رہی ہے۔۔۔۔

میں آپ کی نفرت والی بات پر ہنس رہی ہوں آپ کچھ بھی کرلیں میری محبّت کبھی ختم نہیں ہوگی آپ کے لئے بلکہ ایک دن دیکھنا ایسا آے گا آپ کی نفرت ہار جائے گی میری محبّت کے اگے ۔۔۔۔وہ فخر سے کہتی ہے تو دخان کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آجاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنے پیچھے سے ایک شیشے کا جار سوہا کے سامنے کرتا ہے جسے دیکھ کر سوہا کی مسکراہٹ پل بھر میں ہی غائب ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

اگر میں یہ ساری چپکلیاں تمہارے کندھوں اور بالوں میں سجا دوں تب بھی نہیں۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے اس کی طرف تھوڑا جھک کر جار کی طرف اشارہ کرتا ہے جس پر سوہا خوف سے کبھی جار کے اندر چار موٹی موٹی چپکلیوں کو تو کبھی دخان کو دیکھتی ہے جو اسے کسی شکار کی طرح دیکھ رہا ہوتا ہے وہ تھوگ نگل کر اپنے آپ کو سمبھالتی ہے۔۔۔۔۔

د۔۔۔دخان یہ۔۔۔۔مجھے۔۔۔اس سے بہت ڈر۔۔۔۔لگتا ہے۔۔۔۔پلیز اسے پیچھے کردیں۔۔۔۔وہ اس کے جار والے ہاتھ کو پکڑ کے پیچھے کرتی ہے۔۔۔۔۔

اس سے تمہیں ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔دخان دوبارہ سے اپنا جار والا ہاتھ اس کے سامنے کرے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

دخان پلیز۔۔۔۔وہ بس اب رونے والی تھی۔۔۔۔۔

ارے یار آج یہ سزا نہیں ہے تمہاری میں بھی کتنا پاگل ہوں نہ کیا لے کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔چلو میرے ساتھ۔۔۔۔وہ کہتا اس کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف لے کر جاتا ہے۔۔۔۔۔

دخان کہاں لے کر جارہے ہیں مجھے۔۔۔۔دخان چھوڑے میرا ہاتھ۔۔۔۔وہ مسلسل اس سے اپنا ہاتھ چھوڑوا رہی تھی مگر دخان تو جیسے بہرہ ہی ہوگیا تھا اسے کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا وہ بس چھت کی جانب چلا جارہا تھا اور سوہا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ چھت پر کیوں جارہا ہے۔۔۔۔۔

دخان چھت پر اکر زور سے اس کے ہاتھ کے ساتھ اسے کھولے آسمان کی طرف کرتا ہے جہاں بارش پرجوش سے جاری تھی------

بہت شوق ہے نہ تمہیں بارش میں بھگنے کا غیر مردوں کے ساتھ بارش میں مستیاں کرنے کا لو کرو اب انجوئے-----وہ کہتا ہے تو سوہا حیرانگی سے اسے دیکھتی ہے-----

دخان کیا ہوگیا ہے آپ کو اتنی ٹھنڈ ہورہی ہے اور بارش----وہ کہتی اس کی طرف آتی ہے کہ

دخان چپکلی والا جار اس کے سامنے کرتا ہے جسے دیکھ کر وہ وہی روک جاتی ہے-----

تمہارے پاس دوسرا آپشن یہ ہے-----آج تمہیں معافی کسی صورت نہیں ملے گی-----وہ جار کی طرف اشارہ کرے غصے سے کہتا ہے-----

دخان میں نے کیا کیا ہے جو آپ مجھے-----

سوہا چپ کر کے وہیں کھڑی رہو ورنہ پھر----وہ ایک کرسی کھیچ کر بیٹھتا سگریٹ نکالتا ہے جبکہ چپکلی والا جار بھی اپنے ساتھ ہی رکھتا ہے اور سوہا چپ کر کے وہیں کھڑی ہوجاتی ہے کیونکہ جار کے اندر چپکلیوں کو دیکھ کر اسے بہت خوف اتا ہے-----

○ ○

روہان کیا سوچ رہے ہیں سوجائے صبح دکان پر بھی جانا ہے۔۔۔۔کشف روہان کو بیٹھا دیکھ کہتی ہے جو کسی گہری سوچ میں گھوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔

کشف میں سوچ رہا ہوں دخان پر کیس کردوں اس طرح ہم سوہا کو اس سے آزاد کر سکتے ہیں۔۔۔۔روہان کچھ سوچتے ہوے کہتا ہے تو کشف جو لیٹی ہوتی ہے اس کی بات پر اٹھ کر بیٹھتی ہے۔۔۔۔

روہان ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے وہ بہت زیادہ پیسے والا ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے تم نے دیکھا نہیں کیسے اس نے کہا تھا کہ میں سارے وکیلوں کو خرید لونگا۔۔۔۔کشف اسے دخان کی بات یاد کراتی ہے جس پر وہ اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

میں تب بھی اس پر کیس کرو گا جب کورٹ سوہا سے پوچھے گی کے کیا تمہارا شوہر تمہیں زبردستی اپنے ساتھ رکھتا ہے جس پر وہ اقرار کرے گی تو فیصلہ ہمارے حق میں آے گا۔۔۔۔

اگر اس نے سوہا کو ڈرایا دھمکایا کے تم ایسا کچھ نہیں بولو گی پھر۔۔۔وہ روہان کی بات سن کر کہتی ہے جس پر روہان کو غصہ آجاتا ہے۔۔۔۔

اگر میرا ساتھ نہیں دے سکتی تو میرا حوصلہ تو مت توڑو میں کر لونگا سب اور سوہا ہمیشہ میرا ہی ساتھ دے گی۔۔۔۔وہ کہتا سائیڈ لیمپ کی لائٹ اوف کرتا ہے۔۔۔۔

روہان وہ اس سے محبّت کرتی ہے۔۔۔۔

وہ مجھ سے بھی محبّت کرتی ہے۔۔۔۔۔روہان بھی فورا کہتا ہے۔۔۔۔۔

مگر روہان۔۔۔۔۔

کشف چپ ہوکر سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔۔۔۔۔روہان اس کی باتوں سے تنگ اکر کہتا ہے تو وہ چپ کر کے لیٹ جاتی ہے۔۔۔۔۔

○ ○

مم۔۔۔۔مجھے۔۔۔سردی۔۔۔لل۔۔۔لگ رہی ہے پلیز۔۔۔مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔آخر کار ہمت جواب دینے پر کپکپاتے نیلے ہونٹوں کے ساتھ اس نے کہہ ہی دیا۔۔۔۔۔

چپ کرکے وہیں کھڑی رہو۔۔۔ورنہ۔۔۔۔میرا تو پتا ہے نہ تمہیں۔۔۔۔۔ سگریٹ کو ہونٹوں سے جدا کرکے دھواں ہوا کے سپرد کرے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے جبکہ نظریں مسلسل اس پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی دھمکی اور نظروں سے گھبرا کر فورا نظریں نیچے کرلیتی ہے اور ٹھنڈ سے بچنے کے لئے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر اپنے بازو سہلاتی ہے مگر بے سود اور وہ مسلسل اسے دیکھتا اس کی ہر ایک حرکت نوٹ کرتا ہے۔۔۔۔۔

وہ خود تو بڑے مزے سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھیں ایسی جگہ بیٹھا سگریٹ پھونک رہا تھا جہاں بارش کے پانی کا ایک قطرا بھی آنا محال تھا مگر اس بیچاری کو بارش میں کھلے آسمان تلے کھڑا کر لئے نہ جانے اسے کیا خوشی مل رہی تھی۔۔۔۔

سچ میں بہت سردی لگ رہی ہے دخان یہ نہ ہو کہ سردی سہتے سہتے میں یہاں ٹھنڈ میں ہی مر جاؤں۔۔۔۔ وہ سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر روتے ہوے آخری کوشش کرتی ہے کہ کیا پتا اسے ترس ہی آجائے اس پر مگر سامنے بھی سنگدل تھا جسے بس اسے تکلیف میں دیکھ کر ہی سکون ملتا تھا تو بھلا اس پر ترس کیوں کھاتا پھر۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر ہاتھ میں لی ہوئی سگریٹ کو زمین پر پھینک کر اسے اپنے پاؤں سے مسلتا ہوا کھڑا ہوتا ہے اور شانوں پہ لی ہوئی گرم شال کو اتار کر کرسی پر رکھتا ہوا قدم اس کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔

آ۔۔آپ کیوں آرہے ہیں بارش میں بھیگ جائیں گے۔۔۔اچھا میں یہاں سہی ہوں پلیز آپ مت ائے۔۔۔وہ اسے اپنی طرف آتا دیکھ گھبراتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کرتی ہے مگر اس کے نہ روکنے پر جب کچھ سمجھ نہیں اتا تو وہی زمین پر بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ کر مسکراتے ہوے اس کا روتا ہوا چہرہ دیکھتا ہے اور پھر اپنی مسکراہٹ چھپا کر چہرے پر فرضی پرشانی لاکر اس سے مخاطب ہوتا ہے-------

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہیں مرنے دونگا-- ہمممم----ابھی میں زندہ ہوں تمہیں اذیت دینے کے لئے تمہیں ہر روز تھوڑا تھوڑا مرتا ہوا دیکھنے کے لئے تو پلیز یار ایسا مت کہا کرو کہ تم مر جاؤ گی سچ میں یار میری جان نکل جاتی ہے تمہارے منہ سے یہ الفاظ سن کر --------وہ اس کے چہرے پر چپکے گیلے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوے کہتا ہے جس پر وہ مزید رونے لگ جاتی ہے-----

ارے ارے رو کیوں رہی ہو یار مانا کے مجھے تمہاری آنکھ میں آنسو اچھے لگتے ہیں مگر وہ کیا ہے نہ اس بارش کی وجہ سے سمجھ نہیں آرہا کے تم رو بھی رہی ہو یہ نہیں تو پلیز یار چپ ہوجاؤ رونے کا کوئی فائدہ نہیں----- -وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوے بڑے پیار سے کہتا ہے جس پر وہ گھبرا کر پیچھے دیوار سے جالگتی ہے-------

اور وہ مسکراتا ہوا آسمان کی طرف دیکھتا ہے جس سے اس کے چہرے پر بھی بارش کی بوندھے پڑتی ہیں وہ بھی بارش میں پورا بھیگ چکا ہوتا ہے مگر سامنے والی سے کم-----

اے بارش اتن نہ برس یار----

میرے محبوب کے آنسو نظر نہیں آرہے----

وہ شعر بول کر جیسے ہی منہ نیچے کرتا ہے تو اس کو ویسے ہی روتا دیکھ کر اسے غصہ ہی آجاتا ہے-----

رو کیوں رہی ہو بولا ہے نہ چپ ہوجاؤ سمجھ نہیں آتا تمہیں-----

وہ اس کے غصے سے ڈھارنے پر گھبراتے ہوئے جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی ہچکی لیتی ہے-----

گوڈ اب بتاؤ رو کیوں رہی تھی-----اب کے نرم لہجے میں کہتا ہے----

مم----مجھے سردی لگ رہی ہے----بہت زیادہ----

وہ ہچکیاں لیتے ہوے کہتی ہے جس پر وہ مسکراتا ہوا کھڑا ہوتا ہے شاید اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اسے ایسے روتا ہوا دیکھ ضرور اپنے سینے سے لگا لیتا مگر سامنے بھی ستمگر تھا-----

چلو آنسو نہ سہی مگر تمہیں یو کپکپاتا ہوا دیکھ کر مجھے جو سکون مل رہا ہے نہ اس کا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی----

اچھا چلو میں چلتا ہوں رات بھی بہت ہوگئی ہے اور موسم بھی بہت خراب ہے تمہیں تکلیف میں دیکھ کر سکون پھر کبھی لے لونگا ابھی دیکھو کتنا بھیگ گیا ہوں یہ نہ ہو کے بیمار پر جاؤ میں-----وہ اپنے کپڑوں کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے جو بلکل بھیگ چکے تھے اور وہ سر اٹھا کر اسے دیکھ کر ماتھے پر بل ڈالے سوچتی ہے کہ اسے بس اپنے بیمار ہونے کی فکر ہے جو بارش

میں بس پانچ منٹ رہا اور وہ جو دو گھنٹے سے بارش میں بھیگ رہی ہے ٹھنڈ سے کانپ رہی ہے اس کی کوئی فکر نہیں کہ وہ بھی بیمار پڑسکتی ہے-------

وہ بس سوچ ہی سکتی تھی بولنے کی ہمت جو نہیں تھی-----

اور ہاں تم بھی آدھے گھنٹے بعد چلی جانا اب میں اتنا بھی ظالم نہیں ہوں کے تمہیں پوری رات کے لئے بارش میں بھیگنے کے لئے چھوڑدوں میں بھی انسان ہوں مجھے بھی احساس ہے تمہارا میری پیاری بیوی-----وہ جاتے ہوے کچھ یاد انے پر مڑ کے چہرے پر معصومیت سجائے کہتا ہے اور پھر ہنستا ہوا وہاں سے چلا جاتا ہے----

اور وہ بس روتے ہوے اس کی پشت کو تکتی رہ جاتی ہے کہ کیوں اس نے اس ظلم سے محبّت کی کیوں اس نے اس ظالم کو اپنے دل کا بادشاہ بنایا اور اب یہی ظالم اس کا مجازی خدا بھی تھا وہ اب چاہ کر بھی کچھ نہیں کرسکتی تھی شاید ساری زندگی اس نے اس ظالم کے ظلم ہی سہنے تھے-----

وہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہی ہوتا ہے کہ جانے کیسے اس کی آنکھوں کے اگے اندھیرا چھا جاتا ہے جس پر وہ آنکھیں کھول بند کرکے اندھیرے کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہے مگر پھر کچھ ہی دیر میں وہ لہرا کر زمین بوس ہوجاتی ہے--------

○ ○

دخان اپنے کمرے میں اکر پہلے وہ جار جس میں چپکلیاں تھی انھیں اپنی الماری میں رکھتا ہے (پتا نہیں کہا سے لے آیا تھا اتنی چپکلیاں)

اور پھر اپنے کپڑے نکال کر واش روم کی طرف جاتا ہے اور کچھ ہی منٹ میں ڈھیلی شرٹ اور ٹراوزر میں باہر اتا ہے----

وہ اکر اپنے کمرے کا ہٹر چلتا بیڈ پر اکر بیٹھتا ہے اور دراز سے ایک سگریٹ نکالتا اسے اپنے ہونٹوں سے لگاتا ہے مگر جب لائٹر ڈھونڈھتا ہے تو اسے کہیں نہیں ملتا-----

یار لائٹر تو اوپر ہی ہے----وہ کچھ سوچ کر باہر کی طرف جاتا ہے اور سیڑیاں چڑتا اوپر پہنچ کر جہاں وہ بیٹھا تھا وہاں سے لائٹر اٹھاتا ایک نظر چھت پر ڈالتا نیچے کی طرف اتا ہے اسے سوہا نہیں دیکھی تھی کیونکہ وہ وہاں بیہوش پڑی تھی وہ بلکل نیلی پڑی تھی------چھت پر پانی جمع ہونے کی وجہ سے وہ اسے نظر نہیں آئی------

وہ اپنے کمرے میں اتا سگریٹ جلا کر لبوں سے لگاتا سوہا کے بارے میں سوچتا ہے------

جن سے محبّت ہو ان سے نفرت نہیں کی جاسکتی-----سوہا کی بات یاد کرکے وہ ہنس دیتا ہے-----

تمہیں نفرت تو ہوگی ایک دن مجھ سے سوہا اور تب مجھے تمہیں تکلیف دینے میں زیادہ مزہ آیے گا------وہ یہی سوچتے ہوے سگریٹ کو ایش ٹرے میں پھنکتا کمفرٹر اوڑے لیٹ جاتا ہے

اس بات سے انجان کے جسے وہ ابھی اوپر سزا دے کر آیا ہے وہ ابھی تک وہی سزا کاٹ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بانو جاکر ذرا چھت صاف کردے رات بارش بہت ہوئی ہے ساری چھت گندی ہوگئی ہوگی۔۔۔۔دادی اپنے تخت پر بیٹھی بانو کو حکم دیتی ہیں جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی اوپر کی طرف جاتی ہیں۔۔۔۔۔

السلام علیکم دادی کیسی ہیں آپ۔۔۔۔دخان اوپر سے پینٹ کوٹ پہنے نیچے اتا ہوا دادی سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔میں تو ٹھیک ہوں تو بتا تو کہاں جارہا ہے تیار شیار ہوکے۔۔۔۔دادی غور سے دیکھ کر ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے پوچھتی ہیں۔۔۔۔

دادی لاہور جارہا ہوں ادھر انے سے کام بہت بڑ جاتا ہے۔۔۔۔

تو پھر آیا ہی مت کر اتا ہے اور جانے کی لگی رہتی ہے۔۔۔۔دادی منہ بنا کر کہتی ہیں تو وہ مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔

توبہ ہے اتنی کیچڑ ہوگئی ہے اکیلے تو صاف نہیں ہوگی سوہا کو ساتھ لگانا پڑے گا۔۔۔۔۔بانو بی چھت کو دیکھتی ہوئی کہتی نیچے انے کے لئے مڑتی ہیں کہ ان کی نظر ایک دم ایک کونے پر جاکر روک جاتی ہیں۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔۔وہ اگے اکر دیکھتی ہے تو سوہا کو دیکھ کر ان کی آنکھیں بڑی ہوجاتی ہے۔۔۔۔

سوہا سوہا تو ٹھیک تو ہے نہ سوہا۔۔۔سوہا اٹھ نہ۔۔۔۔دادی بڑے صاحب جی جلدی اوپر آے۔۔۔۔بانو بی کہتی زور زور سے آوازیں لگاتی ہیں۔۔۔۔

یہ اسے کیا ہوا۔۔۔۔دادی بانو کی آواز سن کر کھڑی ہوتی ہیں تو دخان بھی ماتھے پر بل ڈالے اوپر کی طرف جاتا ہے جبکہ احد اوپر اپنے کمرے کے سامنے ہی ہوتا ہے تو بانو کی آواز سن کر فورا اوپر کی طرف بھگتا ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا بانو بی یو۔۔۔۔۔احد اوپر اکر بانو بی سے پوچھتا ہی ہے کہ نظر سوہا پر جاتی ہے تو حیران رہ جاتا ہے جو بیہوش بڑی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے آواز کیوں لگائی۔۔۔۔دخان بھی اوپر اکر کہتا ہے تو بانو بی سوہا کا سر اپنی گود میں لے اس کے گال کو تھپتھپارہی ہوتی ہے وہ جو آرہا ہوتا ہے سوہا کو دیکھ کر وہیں روک جاتا ہے۔۔۔۔۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہے سوہا۔۔۔سوہا۔۔۔سوہا اٹھو۔۔۔احد فکر مندی سے اس پر جھک کر اسے اٹھاتا ہے۔۔۔۔

پیچھے ہٹو تم۔۔۔۔۔ سوہا اٹھو۔۔۔۔۔ سوہا آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔دخان احد کی شرٹ کو پیچھے سے کھینچ کر اسے سوہا سے دور کرتا خود اس کے پاس بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔

اسے نیچے لے کر چلو اور تم ڈاکٹر کو فون کرو۔۔۔۔۔۔دخان بانو بی اور زوہا کی طرف اشارہ کرے کہتا ہے اور پھر احد سے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

خود ہی کرلو۔۔۔۔احد غصے سے کہتا نیچے کی طرف جاتا ہے اور دخان غصے سے اسے دیکھ کر موبائل نکالتا ہے جبکہ زوہا بانو بی اور رخسانہ سوہا کو اٹھائے نیچے کی طرف لے کر جارہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اللہ جانے کب سے بیچاری بارش میں تھی۔۔۔۔دادی کہتی ہیں اور دخان کے ہاتھ موبائل پر نمبر ملاتے ہوے روک سے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

سب اس وقت سوہا کے کمرے میں موجود تھے اور انتظار کر رہے تھے کہ ڈاکٹر کیا جواب دیتا ہے جو اسے چیک کرنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر کبھی اس کی کلائی پکڑ کے نبض چیک کرتا تو کبھی کان میں الہ لگاے اس کی دل کی دھڑکن چیک کرتا اور دخان جو کب سے اسے یو کرتا دیکھ رہا تھا غصے سے اگے اکر اس کے کان سے الہ ہٹاتا ہے جس پر بیچارہ ڈاکٹر چوک کر اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

کتنی بار تم نے اس کا ہاتھ پکڑ کے چیک کیا ہے اور کتنی بار دل کی دھڑکن چیک کرو گے دیکھ نہیں رہا وہ سانس لے رہی ہے۔۔۔۔۔دخان سخت لہجے میں کہتا ہے جس پر ڈاکٹر بھی غصے سے کھڑا ہوتا ہے اور گھر والے دخان کی حرکت پر بس ماتھے پر ہاتھ مار کے ہی رہ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔مسٹر دخان ڈاکٹر آپ ہیں یہ میں ہوں۔۔۔۔۔۔

تو ڈاکٹر ہو تو کیا کسی کا بھی ہاتھ پکڑ لوگے۔۔۔۔دخان بھی ویسے ہی جواب دیتا ہے اسے کہا اچھا لگا تھا سوہا کا یو ہاتھ پکڑنا۔۔۔۔۔

دخان پاگل تو نہیں ہو ہٹو انھیں دیکھنے دو۔۔۔۔۔دادی اسے پیچھے کرتے ہوے کہتی ہیں جس پر وہ خونخوار نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

آپ چیک کرے اسے۔۔۔۔۔احد اگے بڑھ کر کہتا ہے تو ڈاکٹر اپنا کوٹ درست کرتے بیٹھ کر پرچی لکھتے ہیں۔۔۔۔۔

انہیں ٹھنڈ لگی ہے زیادہ سے زیادہ انہیں گرم کھانے کھلاے اور ہوسکے تو ٹھنڈ سے ان کو دور رکھیں۔۔۔۔ڈاکٹر کہتے پرچی احد کے سامنے کرتے ہیں جسے فورا دخان اگے بڑھ کر تھام لیتا ہے اور احد بس اسے گھورتا ہی رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

آئے ڈاکٹر میں آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔۔۔۔احد ڈاکٹر کا بیگ اٹھاتا باہر کی طرف جاتا ہے اور ڈاکٹر ایک نظر دخان کو غصے سے دیکھے باہر کی طرف جاتا ہیں۔۔۔۔۔

اتنی پیاری بچی ہے نجانے کیا کرنے گئی تھی اتنی رات کو۔۔۔۔۔۔دادی سوہا کے پاس بیٹھ کر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھیں کہتی ہیں جو ابھی تک ہوش سے بیگانہ تھی۔۔۔۔۔۔

چلو اسے آرام کرنے دیتے ہیں آجاؤ بچوں۔۔۔۔آمنہ سب کو کہتی ہیں تو سب کمرے سے باری باری باہر نکالتے ہیں۔۔۔۔۔

دخان تم گئے نہیں لاہور۔۔۔۔۔فائزہ کو جاتے ہوے یاد اتا ہے تو اسے دیکھ کر پوچھتی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں میری میٹنگ کینسل ہوگئی تھی تو سوچا ایک دن اور رک جاتا ہوں۔۔۔۔۔

چلو یہ تو بہت اچھا ہوا۔۔۔۔فائزہ مسکراتی ہوئی کہتی باہر کی طرف جاتی ہیں تو دادی بھی اٹھ کر سوہا کے اوپر کی چادر کو ٹھیک کرے باہر جاتی ہیں اور دخان سوہا کو غور سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا کہ چلی جانا اب دیکھو بیمار پڑ گئی نہ۔۔۔۔۔وہ ہولے سے کہتا خود بھی باہر آجاتا ہے وہ اب بھی خود کو قصوروار نہیں سمجھ رہا تھا اسے اب بھی سوہا کی غلطی ہی لگ رہی تھی جو خود ہی وہاں بیٹھی رہی اور بیمار پڑ گئی۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان مسلسل لیٹا کروٹیں بدل رہا تھا اسے نجانے کیوں سکون نہیں مل رہا تھا کبھی ایک کروٹ لیتا تو کبھی دوسری کروٹ بلآخر تنگ اکر بستر چھوڑے وہ اٹھ کر بیٹھتا ہے اور پہلی نظر اس کی

گھڑی پر جاتی ہے جو رات کے 1:30 بجا رہی تھیں وہ کچھ دیر ویسی ہی بیٹھا کچھ سوچتا رہتا ہے پھر کوئی حتمی فیصلہ کرے اٹھ کر اپنے برابر سے ہیٹر اٹھاتا باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ سوہا کے کمرے کے سامنے کھڑے نچلے لب کو ہونٹوں میں دبائے سوچتا ہے کہ اندر جائے یہ نہیں پھر کچھ سوچ کر دروازہ کھولے اندر داخل ہو ہی جاتا ہے اور اندر اکر دروازہ بند کرے سوہا کی طرف بڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ پہلے تو اسے دیکھتا رہتا ہے جو کمفرٹر میں بھی سکڑی بڑی ہولے ہولے کانپ رہی تھی یعنی اسے اب بھی ٹھنڈ لگ رہی تھی دخان اگے بڑھ کر اس کا ماتھا چھوتا ہے تو وہ برف ہورہا ہوتا ہے جس کا مطلب تھا اسے اب بھی ٹھنڈ لگ رہی ہے وہ اس کے ماتھے سے ہاتھ ہٹاتا ہیٹر کو اس کے سامنے کرسی پر رکھتا ہے تاکہ گرمائش کا رخ اس کی طرف ہو۔۔۔۔۔

مگر وہ دیکھتا ہے کہ سوہا ابھی بھی ویسے ہی پڑی ہے مطلب اس کی ٹھنڈ کم نہیں ہوئی جس پر وہ کچھ سوچ کر باہر کی طرف جاتا ہے اور جب اتا ہے تو اس کے ہاتھ میں اس کا اپنا کمفرٹر ہوتا ہے جسے وہ احتیاط سے سوہا کے اوپر ڈالتا ہے اور پھر جس کرسی پر ہیٹر رکھا تھا اسے اور قریب کردیتا ہے تاکہ اس کی ٹھنڈ جلدی ختم ہوجاے۔۔۔۔۔

وہ بھی وہاں کھڑا اپنے بیٹھنے کی جگہ ڈھونڈتا جو اسے کہیں نہیں ملتی بلآخر نیچے لب کو ہونٹوں میں دبائے سوچتا سوہا کے کمفرٹر کو تھوڑا پیچھے کرے اس کے برابر میں بیٹھ کر اسے غور سے دیکھتا ہے جو سوتے ہوئے کوئی موم کی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مجھے آپ کی نفرت والی بات پر ہنسی آرہی ہے آپ کچھ بھی کرلیں میری محبّت آپ کے لئے کبھی ختم نہیں ہوگی۔۔۔۔۔سوہا کی بات یاد کرکے وہ دھیما سا مسکراتا ہے اور پھر کچھ سوچ کر سوہا کی طرف جھک کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھرتا ہے۔۔۔۔۔۔

تم بہت معصوم ہو سوہا اور میں اتنا ہی ظالم تمہارا اور میرا جوڑ نہیں ہے تمہیں مجھ سے محبّت ہے مگر۔۔۔۔۔ مجھے نہیں ہے میں چاہ کر بھی تم سے محبّت نہیں کرسکتا میں جب تمہیں سوچتا ہوں مجھے رابعہ کی سسکیاں یاد آجاتی ہیں اور پھر میں وہ کردیتا ہوں جس کا علم مجھے خود بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔وہ ویسے ہی اس کے بالوں میں ہاتھ بھرتے ہوے کہتا ہے اس وقت یہ وہ ظالم دخان تو نہیں تھا اس وقت تو کوئی اور ہی تھا جو اپنی سوہا کا خیال کر رہا تھا اس کی فکر کررہا تھا۔۔۔۔۔

مگر میں مجبور ہوں میں روہان کا بدلہ اس وجہ سے تم سے لے رہا ہوں تاکہ اسے تکلیف ہو اور دیکھو اسے تکلیف ہورہی ہے وہ کیسے تمہارے لئے تڑپ رہا ہے اور میں اسے دیکھ کر بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔وہ کہتا مسکراتا ہے۔۔۔۔۔

کاش تم روہان کی بہن نہ ہوتی تو آج تم میرے دل کی ملکہ ہوتی مگر۔۔۔کہتے کہتے اس کے لب اور ہاتھ ایکدم ہی روک جاتے ہیں وہ فورا سوہا کے بالوں سے اپنا ہاتھ ہٹاتا ہے۔۔۔۔

میں یہ کیا کر رہا تھا روہان کی بہن سے محبّت۔۔۔۔نہیں نہیں کبھی نہیں۔۔۔۔پل بھر میں وہ وہی ظالم دخان بن گیا تھا وہ آنکھوں میں غصے لئے سوہا کو دیکھتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

نہیں ہے مجھے تم سے محبّت کبھی نہیں ہوگی۔۔۔وہ کہتا باہر کی طرف چلا جاتا ہے اور سوہا جو کب سے اس کی باتیں سن رہی تھی اب اس کے جانے کے بعد ایک سسکی لیتی اپنا منہ تکیہ میں چھپاتی ہے۔۔۔۔

کیوں بھائی آپ نے ایسا کیا۔۔۔۔وہ چادر کو مٹھی میں دبائے روتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

دخان۔۔۔دخان کو۔۔۔ محبّت ہے۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ ظاہر نہیں کرتے۔۔۔وہ روتے ہوے خود کو یقین دلاتی ہے پھر خود کو سمبھالتی ایک ہاتھ تکیہ پر رکھے اٹھ کر بیٹھتی ہے۔۔۔۔

اب اس کی طبیعت پہلے سے بہتر تھی مگر دخان کی بات سن کر دل ڈوب سا گیا تھا۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہے تو نظر خود پر اوڑے کمفرٹر پر جاتی ہے جو دخان ابھی اسے اڑا کر گیا تھا وہ کمفرٹر کے ایک کونے کو ہاتھ میں پکڑ کے اپنی ناک کے پاس لے کر جاتی ہے جس میں سے دخان کی خوشبو بسی تھی وہ اس کی مہک اپنے اندر اتار کر طنزیہ مسکراتی ہے۔۔۔

محبّت نہیں ہے۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔وہ کہتی دوبارہ کمفرٹر درست کرے لیٹ جاتی ہے اور ایسے کمفرٹر پکڑتی ہے جیسے کمفرٹر نہ ہو دخان ہو۔۔۔۔۔

○ ○

دخان حویلی سے نکلتا اپنی گاڑی کے پاس جاہی رہا ہوتا ہے کہ اسے اپنے پیچھے سے اپنے نام کی آواز آتی ہے۔۔۔۔۔

دخان۔۔۔۔دخان۔۔۔۔۔جب وہ مڑکر دیکھتا ہے تو سوہا بھاگتے ہوے اس کے پاس آرہی تھی اسے دیکھ کر دخان کے ماتھے پر نہ سمجھی کے بل آجاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

کل تک تم مردہ بنی بڑی تھی آج کیسے ہرن کی طرح فوتی آگئی تم میں۔۔۔۔۔دخان اسے بلکل ٹھیک دیکھ کر کہتا ہے جس کی بات پر سوہا مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔۔

جب شوہر اتنا خیال رکھنے والا ہو تو بیوی ہرن کیا شیرنی بھی بن جاتی ہے۔۔۔۔۔وہ فخر سے کہتی ہے تو دخان ایکدم چپ ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔

تم پاگل ہوگئی ہو جو بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو خیر مجھے کیوں روکا ہے۔۔۔۔۔وہ کہتا پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں نے آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔۔۔۔۔

جلدی بولو پھر مجھے لاہور کے لئے نکلنا بھی ہے۔۔۔۔۔وہ موبائل دیکھتا کہتا ہے تو سوہا مسکرا کر بات شروع کرتی ہے۔۔۔۔۔

جی تو میں یہ کہہ رہی تھی کہ آپ جب ظالم بن کے ظلم کرتے ہیں تو رحم بن کے خیال نہ رکھا کرے اس سے مجھے آپ سے نفرت کرنے کے بجاے اور محبّت ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

میں سمجھا نہیں تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔اسے سمجھ سب آرہا تھا بس ظاہر نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اب دیکھیں کل آپ نے مجھے سزا دی جس پر مجھے آپ سے تھوڑی سے نفرت ہو رہی تھی مگر جب آپ نے رات میں اکر میرا خیال رکھا تو میری محبّت نفرت کے اگے اکر کھڑی ہوگئی اور محبّت آپ سے اور بڑ گئی۔۔۔۔۔

بیماری میں تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے میں بھلا تمہارا خیال کیوں رکھوں گا خوش فہمی ہے تمہیں۔۔۔۔۔وہ طنزیہ مسکراتا ہے جیسے اس کا مذاق بنارہا ہو اور سوہا اس کے مسکرانے پر ہنس دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا اگر ایسا ہے تو پھر آپ رات اتنی ٹھنڈ میں بغیر کمفرٹر اور بغیر ہیٹر کے کیوں سوے تھے میں بتاؤ کیوں۔۔۔۔۔وہ کہہ کر پوچھتی ہے تو دخان موبائل جیب میں رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھتا ہے جیسے کہہ رہا ہو بتاؤ کیوں۔۔۔۔۔

کیونکہ آپ نے اپنا کمفرٹر مجھے اڑا دیا تھا اور ہیٹر میرے لئے رکھ دیا تھا تبھی۔۔۔۔۔سوہا مسکراتے ہوے کہتی ہے اور دخان اس کی بات پر ہنس دیتا ہے۔۔۔۔۔

میں لاہور سے آجاؤ پھر تمہارے دماغ کا علاج بھی کرواتا ہوں مجھے لگتا ہے بارش کا پانی کان کے ذریعہ دماغ میں بھی چلا گیا ہے۔۔۔۔دخان ہنستے ہوے کہتا ہے تو سوہا کا منہ بن جاتا ہے۔۔۔۔۔

میرا دماغ خراب نہیں ہوا آپ کو کچھ یاد نہیں ہے رات میں آپ ہی آے تھے۔۔۔۔

سوہا ہوتا ہے بیماری کے بعد ایسا لوگ اکثر ایسی بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں میں آجاؤ پھر تمہارا علاج بھی کرواتا ہوں اوکے۔۔۔۔

دخان اسے کسی بچے کی طرح سمجھاتا گاڑی کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

کیا واقع ایسا ہے۔۔۔۔سوہا خود سوچتی ہے پھر خود ہی نفی کرتی ہے۔۔۔۔

نہیں نہیں ایسا نہیں ہے جو میں نے دیکھا سنا وہ ہی سچ ہے اب دخان مان نہیں رہے وہ الگ بات ہے۔۔۔۔۔وہ دخان کی گاڑی کو حویلی کے مین گیٹ سے نکلتا ہوا دیکھ کر سوچتی ہے اور پھر جب مین گیٹ بند ہوجاتا ہے تو اندر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

وقت کا کام ہے گزرنا سو وہ گزرتا گیا سوہا کو حویلی میں آے ہوے آج 8 مہینے ہوگئے تھے جس میں دخان بس تین چار بار ہی آیا تھا وہ اب زیادہ تر لاہور میں ہی رہتا تھا روہان نے اس پر کیس بھی کیا تھا جس میں وہ ناکام ہی ہوا تھا وجہ دخان کے پاس پیسے کی پاور تھی اور پیسا اچھے اچھے کا منہ بند کردیتا ہے-----

پتا نہیں لوگ پیسوں کے پیچھے اپنی آخرت کیوں خراب کرتے ہیں جب پتا ہے کہ سب مایا ہے پھر بھی-----

اماں پھر کیا سوچا آپ نے-----انور اور سارے بڑے اس وقت دادی کے پاس ان کے کمرے میں بیٹھے تھے جب فائزہ دادی کو سوچ میں گم دیکھ کر پوچھتی ہے------

دخان ابھی شادی نہیں کرے گا میں نے کل پوچھا تھا اس سے اس نے کہا پہلے احد کی کردیں-----

تو آپ نے بات کی احد سے وہ راضی ہے؟؟؟-----رخسانہ دادی کو دیکھ کر پوچھتی ہیں-----

ہاں میں نے دخان کے بعد احد کو بلایا تھا اپنے پاس اس سے کہا شادی کرلیں وہ راضی تو ہوگیا تھا مگر سوہا کا سن پہلے تو چپ رہا پھر کہا جیسے آپ کی مرضی-----

اور سوہا----وہ راضی ہے----آمنہ بھی بات میں اپنا حصّہ ڈالتی ہیں------

نہیں پہلے دخان سے پوچھوں گی وہ خود ہی بات کرے گا اس سے کیونکہ وہی لایا ہے نہ اسے-----دادی سوچ کر کہتی ہیں-----

تو آپ بات کرلیں اس سے کیا کہتا ہے وہ-----اعجاز فورا کہتے ہے تو دادی اثبات میں سر ہلاتی ہیں جس پر انور دخان کا نمبر ملا کر دادی کو دیتے ہیں-----

دخان افس میں بیٹھا لیپ ٹوپ پر انگلیاں چلا رہا تھا جب اس کا موبائل بجتا ہے جسے وہ اٹھا کر کان سے لگاتا دوبارہ اپنے کام میں لگ جاتا ہے-----

دخان مصروف ہے کیا بیٹا؟؟؟-----دادی کی آواز موبائل میں سے گونجتی ہے-----

نہیں آپ کہیں کیا بات ہے-----وہ مصروف سا ہی کہتا ہے-----

بیٹا اب تونے تو ابھی شادی نہیں کرنی-----

ہمممم-----

تو ہم احد کی کر رہے ہیں-----دادی کہتی ہے تو وہ سکھ کا سانس لیتا ہے کہ چلو شادی تو ہو رہی ہے اس کی اب سوہا کے اگے پیچھے تو نہیں گھومے گا-----

چلے یہ تو اچھا ہوگیا لڑکی پسند کرلی-----وہ ویسے ہی پوچھتا ہے جبکہ اسے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی-----

ارے اپنی سوہا ہے نہ اسی سے کر رہے ہیں تو بتا تو راضی ہے۔۔۔۔دادی کا کہنا تھا اور دخان کرنٹ کھا کر اٹھاتا ہے۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔سوہا سے آپ لوگوں کو پتا بھی ہے آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔دخان سوہا کا نام سن کر کام چھوڑے ایکدم بھڑک اٹھتا ہے۔۔۔۔۔

کیوں ایسا کیا کر رہے ہیں ہم اچھا ہے نہ بے سہارا بچی ہے اسی گھر کی بہو بن جائے گی۔۔۔۔۔

دادی اس کی شادی نہیں ہوسکتی۔۔۔۔دخان اب اور کیا کہتا۔۔۔۔

کیوں نہیں ہوسکتی اس کی شادی۔۔۔۔دادی حیرت سے پوچھتی ہے تو وہاں بیٹھے انور اور باقی سب کے ماتھے پر بھی بل آجاتے ہیں۔۔۔۔

دادی وہ شادی شدہ ہے۔۔۔۔دخان آخر کار کہہ ہی دیتا ہے اور دادی کا اس کی بات سن کر منہ کھولا کا کھولا رہ جاتا ہے۔۔۔۔

کون ہے اس کا شوہر۔۔۔۔دادی پوچھتی ہیں اور انور رخسانہ کے ساتھ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔۔

میں۔۔۔۔میرا مطلب ہے کہ اس کا شوہر اسے چھوڑ کر چلا گیا ہے اور وہ ابھی تک اس کے نکاح میں ہے۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں اتا کیا کہیں تبھی جو بہانہ سمجھ میں اتا ہے کہہ دیتا ہے۔۔۔۔

ہائے کتنا بے غیرت ہے اس کا شوہر اتنی پیاری لڑکی کو چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔دادی کہتی ہیں اور دخان کا منہ بن جاتا ہے۔۔۔۔

دادی اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔۔اس کی زبان پھسل جاتی ہے۔۔۔۔

کیا ایسا نہیں ہے۔۔۔دادی اس کی بات پر نہ سمجھی سے پوچھتی ہیں۔۔۔۔

کچھ نہیں دادی میں اتا ہوں شام تک پھر بات کرتے ہیں۔۔۔دخان کہتا فون کاٹ کر لیپ ٹوپ بند کرے اپنا موبائل اور کوٹ اٹھائے باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا اماں۔۔۔۔آمنہ دادی کے فون رکھنے پر پوچھتی ہیں جس پر اماں ایک گہری سانس لے کر انھیں سب بتاتی ہیں۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان گاڑی کو کسی ہوائی جہاز کی طرح اڑا کر حویلی لایا تھا اور اب گاڑی روکے جیسے ہی حویلی میں داخل ہونے لگتا ہے تو نظر لان میں ٹہلتے ہوے احد اور سوہا پر جاتی ہے جو اپس میں باتیں کرتے ہوے چہل قدمی کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔

سوہا۔۔۔دخان غصے سے اسے آواز لگاتا ہے جسے سن کر سوہا فورا اس کی طرف دیکھتی ہے اور حیران بھی ہوتی ہے اسے یہاں اس وقت دیکھ کر۔۔۔۔۔

ادھر اؤ۔۔۔وہ سخت لہجے میں کہتا ہے تو سوہا بھاگتی ہوئی اس کے پاس آتی ہے جبکہ احد بڑے غور سے دونوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

چلو اندر۔۔۔۔سوہا کے پاس انے پر وہ کسی بچے کی طرح اسے ڈانٹتا اندر کی طرف لے کر جاتا ہے جس پر وہ نیچی نظریں کرے اس کے پیچھے چلتی ہے اور احد یہ سب دیکھ کر مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔

کچھ تو ہیں تم دونوں کے بیچ ۔۔۔۔۔پر کیا۔۔۔احد خود سے ہی کہتا سوچتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

تونے پہلے کیوں نہیں بتایا ہمیں۔۔۔۔۔سارے ہی حویلی والے اس وقت دادی کے کمرے میں موجود تھے اور دخان کے جواب کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

دادی میں کیا بتاتا آپ کو اگر پرانی باتیں بتاتا تو سوہا کو ہی تکلیف ہوتی۔۔۔۔وہ سوہا کو دیکھ کر کہتا اور سوہا سوچتی ہے کہ بڑا آیا مجھے سکون میں دیکھنے والا۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ویسے بیٹا اگر تیرا شوہر نہیں آرہا تو تو خود اسے خلا کے پیپر بھیج دے۔۔۔۔دادی سوہا کو دیکھ کر کہتی ہیں۔۔۔۔

دادی وہ بہت تیز ہے اگر میں نے خلا کی بات کی تو وہ مجھے جان سے مار دیگا۔۔۔۔سوہا کہتی ہے اور دخان فورا اس کی طرف دیکھتا ہے جس پر سوہا نظریں نیچی کر لیتی ہے۔۔۔۔

بیچاری۔۔۔۔سارے سوہا کو مظلوم سی نظر سے دیکھتے ہیں اور دخان غصے کی جبکہ احد دونوں کے چہروں کو پڑنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔۔۔

میرے سامنے آے نہ تو میں اس بے غیرت کی ٹانگے توڑ دوں دیکھ اتنی پیاری بچی ہے۔۔۔۔دادی کہتی ہیں اور دخان فورا کھڑا ہوجاتا ہے۔۔۔۔

میں آرام کرتا ہوں جاکر۔۔۔۔وہ کہتا باہر کی طرف جاتا ہے جیسے دادی ابھی اس کی ٹانگے توڑ دینگی۔۔۔۔۔

اب کیا کرنا ہے احد کا اب اس کے لئے بھی لڑکی ڈھونڈنی پڑے گی۔۔۔۔انور احد کو دیکھ کر کہتے ہیں جو نظریں نیچی کرے بیٹھا ہوتا ہے۔۔۔۔

ہاں ڈھونڈھ لینگے مل جائے گی۔۔۔۔دادی کہتی لیٹنے لگتی ہے تو سارے کھڑے ہوکر باہر کی طرف جاتے ہیں جبکہ سوہا دادی کے پاس آتی ہے۔۔۔۔۔

دادی میری نظر میں ایک لڑکی ہے۔۔۔۔وہ دادی کے پاس بیٹھ کر کہتی ہے تو احد جو باہر جا رہا ہوتا ہے اس کی بات سن کر دروازے کی اوٹ میں چھپ کر ان کی باتیں سنتا ہے۔۔۔۔

کون ہے۔۔۔۔دادی بھی دلچسپی سے پوچھتی ہیں۔۔۔۔

دادی زوہا میں نے اس کی آنکھوں میں احد کے لئے پسندیگی دیکھی ہے-----

ارے ہاں یہ تو میں نے سوچا نہیں زوہا بھی تو ہے----میں آج ہی سب سے بات کرتی ہوں پھر اگلے مہینے ہی شادی کی تاریخ رکھ دیتے ہیں------دادی کہتی ہیں تو سوہا مسکرا جاتی ہے جبکہ احد بھی ان کی بات سن کر مسکرا دیتا ہے------

○ ○

یہ تم نے کیا مشورہ دیا ہے دادی کو-----دخان سوہا کو کچن میں کھڑا دیکھ کر اس کے پاس اتا ہے------

کیا---اچھا وہ ویسے اچھا نہیں ہے دونوں کی شادی ہوجاے گی کتنے اچھے لگے گے دونوں ساتھ-----سوہا چائے کا چولہ بند کرتے ہوے کہتی ہے-----

ہمممم ویسے اچھا ہی کیا اب اگلے مہینے کی آخری تاریخ کو شادی بھی رکھ دی ہے----وہ ٹیبل پر بیٹھ کر کہتا ہے-----

ہاں دادی نے بتایا تھا-----

ویسے مجھے افسوس ہورہا ہے دخان کہ آپ کو اتنا برا بھلا کہا سب نے-----

رہنے دو تم خود بھی ملی ہوئی تھی ان کے ساتھ-----دخان سامنے سے سیب اٹھا کر کہتا ہے------

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔اچھا آپ کو کیسے پتا چلا کہ دادی میری۔۔۔سوہا بولتے ہوے چپ ہوجاتی ہے وجہ دخان فورا اسے ائبرو اٹھا کر دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے فون کر کے تمہارا رشتہ مانگ رہی تھی اب بتاؤ ذرا شوہر سے بیوی کا رشتہ مانگ رہی تھی میں پہلا شوہر ہونگا جس کے پاس اس کی بیوی کے لئے رشتہ آیا ہوگا۔۔۔۔۔

تو شوہر کو بھی چاہیے نہ کہ بتا دیں یہ میری بیوی ہے ملازمہ نہیں۔۔۔۔۔سوہا اس کی بات سن کر کہتی ہے تو دخان چپ ہی رہتا ہے۔۔۔۔

دخان ایک بات بولوں۔۔۔سوہا دخان کا مونڈ اچھا دیکھ بات شروع کرتی ہے۔۔۔۔

میں منا کرو گا تم کون سا چپ ہوگی۔۔۔۔دخان سیب کھاتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان مجھے ایک بار بھائی سے بات کروا دیں میں پھر نہیں کہو گی بس ایک بار۔۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو دخان کے سیب کھاتے کھاتے روک جاتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا آج تو یہ بات کردی آیندہ اگر یہ بات یہ پھر روہان کا نام میرے سامنے لیا تو وہ جو چپکلیاں تھی نہ وہ۔۔۔۔

نہیں میں نہیں لونگی سوری۔۔۔۔وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ کر فورا نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

گڈ خیال رکھنا اب۔۔۔۔دخان کھڑا ہوکر اس کے گال کو مسکراتا ہوا تھپتھپاتا ہوا باہر کی طرف جاتا ہے اور سوہا بس اپنے آنسو ہی پی کر رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

کیا چیز تھا وہ کبھی ظالم کبھی رحم دل کبھی دل کرا تو مسکرا کر بات کرلی کبھی غصہ آیا تو یہ نہیں دیکھتا تھا کہ سامنے والے کو تکلیف بھی ہوتی ہے یہ نہیں ۔۔۔۔۔وہ سمندر کی طرح تھا کبھی بلکل خاموش تو کبھی طوفان سا۔۔۔۔۔۔

یہ لیں جلدی سے جاکر یہ سب پھول وہاں لگا دیں۔۔۔۔اور آپ نے ابھی تک یہ لائٹیں نہیں لگائی جلدی کریں مہمان اتے ہی ہونگا۔۔۔۔۔سوہا کبھی کسی کو تو کبھی کسی کو کام کرنے کی ہدایت دے رہی تھی کیونکہ آج احد اور زوہا کا نکاح تھا اور ایک ہفتے بعد شادی تبھی کام بہت بڑ گیا تھا اور دادی نے ان سب کی زمیداری سوہا کو دے دی تھی جو وہ خوشی خوشی نبھارہی تھی۔۔۔۔۔۔

سوہا بیٹا جا تو بھی تیار ہوجا دیکھ صبح سے کام میں لگی ہے۔۔۔۔۔دادی باہر اکر سوہا سے کہتی ہیں جو ایک نوکر کو پھول پکڑوا رہی تھی جو سیڑی پر چڑھا پھولوں کی لڑیوں کو سیٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دادی میں۔۔۔۔اسے یقین نہیں اتا کہ وہ تو یہاں کسی اور مقام سے رہ رہی ہے۔۔۔۔۔

ہاں تو میں نے تیرے کپڑے تیرے کمرے میں رکھوا دیے ہیں جا جاکر تیار ہوجا۔۔۔۔دادی کہتی ہیں تو وہ پھولوں کو وہی رکھیں خوشی سے اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔

جب کمرے میں آتی ہے تو نظر بیڈ پر رکھی بلیو کلڑ کی فراک پر جاتی ہے جس کے گلے پر وائٹ موتیوں سے کام ہوا ہوتا ہے اور باقی بلکل سادی ہوتی ہے وہ فراک سوہا کو بہت پسند آتی ہے وہ پہلے اسے ہاتھ میں لے کر چھو کر دیکھتی ہے اور پھر فراک کو اٹھاے واش روم کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔

○ ○

زہرہ سوہا کو بلاؤ کر لاؤ وہ بھی یہی میک اپ کرلے گی اس کے پاس تو نہیں ہونگی چیزیں میک اپ کی۔۔۔۔زوہا بلکل تیار سی بیٹھی زہرہ سے بولتی ہے جو آئینے کے سامنے کھڑی لیبسٹک لگا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا میں بلا کر لاتی ہوں۔۔۔۔وہ کہتی لیبسٹک رکھتی مڑتی ہی ہے کہ سوہا اسے کمرے میں آتی نظر آتی ہے جسے دیکھ کر وہ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

شہزادی صاحبہ تشریف لا چکی ہیں۔۔۔۔زہرہ شوک سی اسے دیکھ کر کہتی ہے جو اپنا دوپٹہ سمبھالنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے وجہ دوپٹہ زیادہ بڑا تھا۔۔۔۔

زہرہ کی بات پر وہ سر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے تو وہاں موجود زوہا اور عینی بھی اسے دیکھ کر مسکرا دیتی ہیں------

آجاؤ سوہا میں ابھی زہرہ کو بھیج ہی رہی تھی----زوہا مسکرا کے کہتی ہے-----

یار یہ دوپٹہ کیسے سیٹ ہوگا مجھے کرنا نہیں آرہا----وہ دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکتی ہے----

پہلے تم تیار ہوجاؤ پھر میں سیٹ کر دونگی-----عینی اس کے سامنے میک اپ باکس رکھیں کہتی ہے تو وہ مسکرا کر اسے لئے آئینے کے سامنے جاتی ہے-----

سوہا ٹھینک یو تم نے دادی سے میری اور احد کی بات کی-----زوہا کہتی ہے----

اس میں ٹھینک یو والی کون سی بات ہے مجھے تم دونوں ساتھ اچھے لگتے تھے تبھی میں نے کہہ دیا-----وہ چہرے پر کریم لگاتے ہوے کہتی ہے------

تم بہت اچھی ہو سوہا----وہ مسکراتے ہوے کہتی ہے تو سوہا بھی مسکرا دیتی ہے-----

اور تمہارے ساتھ یہ حویلی والے بھی بہت اچھے ہیں جنہوں نے مجھے کبھی ملازمہ نہیں سمجھا-----

تم ملازمہ نہیں ہو تم ہمارے گھر کی فرد ہو-----

اچھا چلو مجھے تیار ہونے دو پھر آج رات دھولکی بھی تو رکھی ہے نہ تمہیں پتا ہے مجھے سب سے زیادہ دھولکی پسند ہے مجھے بہت سے گانے اتے ہیں-----وہ خوشی سے کہتی ہے-----

پھر تو بہت مزہ انے والا ہے۔۔۔۔

ہاں بہت زیادہ۔۔۔۔سوہا کہتی سرہا اپنی آنکھوں میں لگاتی ہے۔۔۔۔۔

○ ○

یہ دخان کہا رہ گیا ہے بولا بھی تھا کہ وقت سے پہلے پہنچ جانا اب دیکھوں اتنی دیر ہوگئی ہے ابھی تک نہیں آیا۔۔۔۔انور موبائل پر بار بار اس کا نمبر ملاتے ہوے کہتے ہیں جو اٹھا ہی نہیں رہا ہوتا۔۔۔۔

آجاے گا وہ زمیش کو بھی لینے گیا تھا نہ اتا ہی ہوگا۔۔۔۔دادی زوہا اور احد کے بیچ میں بیٹھی کہتی ہے سب بس دخان کا ہی انتظار کر رہے تھے جو اکر ہی نہیں دے رہا تھا اب جب وہ آے گا تبھی نکاح بھی شروع کرنا تھا۔۔۔۔

آپ نکاح پڑھائے مولوی صاحب اس نے نہیں آنا۔۔۔انور تنگ اکر کہہ ہی دیتے ہیں جس پر مولوی نکاح کے کلمات پڑھ کر زوہا اور احد سے باری باری پوچھتے ہیں جس پر دونوں راضی خوشی قبول کہہ کر نکاح کے پاک بندھن میں بندھ جاتے ہیں۔۔۔۔

مبارک ہو بہت زیادہ۔۔۔۔سوہا نکاح ہونے کے بعد دونوں کی طرف جھک کر بولتی ہے جس پر دونوں ہی خوشدلی سے جواب دیتے ہیں۔۔۔۔

یہ کیا نکاح ہو بھی گیا میرا انتظار تو کرلیتے۔۔۔۔۔ دخان سب کو گلے ملتا دیکھ غصے سے اکر کہتا ہے جس پر سب کی مسکراہٹ پل بھر میں ہی غائب ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

بہت غلط بات ہے چاچو آپ کو پتا ہے دخان اتنی سپیڈ میں گاڑی چلا کر لایا ہے۔۔۔۔۔دخان کے ساتھ ائی ہوئی لڑکی بھی اگے بڑھ کر افسوس سے کہتی ہے جس پر سوہا اس لڑکی کو غور سے دیکھتی ہے جس نے پنک کلر کی شلوار کمیض پر ہیوی کام والا دوپٹہ لیا ہوا ہوتا ہے جس میں وہ بہت پیاری بھی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

چلو بیٹا کوئی نہیں آج رات دھولکی ہے وہاں انجوئے کر لینا۔۔۔۔۔۔ انور اگے بڑھ کر اس کے لڑکی کے سر پر ہاتھ رکھے کہتے ہے جس پر وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی ہے جبکہ دخان سب کو غصے سے دیکھ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

آپ لوگ پرشان نہ ہوں میں دیکھتی ہوں اسے۔۔۔۔۔زمیش کہتی دخان کے پیچھے جاتی ہے اور سوہا کو بہت عجیب لگتا ہے اس لڑکی کا دخان کے پیچھے جانا میں جانا۔۔۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔۔سوہا اپنے برابر میں کھڑی عینی سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

یہ زمیش ہے میرے بابا کے کزن کی بیٹی مطلب ہماری بھی کزن ہوئی یہ دل کی بہت اچھی ہے اور دخان بھائی کی بہت اچھی دوست بھی ۔۔۔۔۔ عینی بتاتی ہے اور سوہا فورا سے اندر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا۔۔۔وہ جاتی ہے کہ دادی کی آواز پر مڑ کر انھیں دیکھتی ہے۔۔۔۔

بیٹا دخان اور زمیش کے لئے کھانا لگوا دیتی ابھی زمیش ہے تو وہ کھا بھی لیگا۔۔۔۔دادی کی بات سن کر وہ غصہ ضبط کرے اثبات میں سر ہلاتی پہلے کچن کی طرف جاتی ہے اور پھر وہاں سے دونوں کے لئے کھانا لے کر دخان کے کمرے کی طرف جبکہ اسے غصے کے ساتھ رونا بھی آرہا ہوتا ہے۔۔۔۔

سوہا جب دروازہ نوک کرے اندر داخل ہوتی ہے تو دیکھتی ہے کہ دخان سر کو ہاتھوں میں پکڑے بیٹھا ہوتا ہے جبکہ زمیش اس کے برابر میں بیٹھی اسے کچھ سمجھا رہی ہوتی ہے اور یہ سب دیکھ کر سوہا کی آنکھیں غصے سے لال ہوتی ہیں۔۔۔۔

یہ کھانا کھا لیں۔۔۔۔وہ کھانے کی ٹرے ان کے سامنے رکھے کہتی ہے تو دخان اس کی آواز سن کر سر اٹھا کر اسے دیکھتا ہے اور پھر دیکھتا ہی رہ جاتا ہے جو فراک میں لائٹ سا میک اپ کیے بہت ہی پیاری لگ رہی تھی جبکہ آنکھوں میں غصہ لئے اسے دیکھ بھی رہی تھی۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔دخان چلو کھانا کھا لو۔۔۔زمیش سوہا کو مسکرا کر کہتی بریانی کی پلیٹ اٹھا کے دخان کی طرف کرتی ہے دخان جو سوہا کو دیکھنے میں مگن تھا اس کی آواز پر فورا اسے دیکھ کر مسکراتا ہوا اس کے ہاتھ سے پلیٹ لیتا ہے۔۔۔۔

کچھ اور چاہیے ہو تو بانو بی کو آواز لگا دیے گا۔۔۔۔۔۔سوہا کہتی باہر کی طرف جاتی ہے جبکہ اس کی آواز سن کر دخان اندازہ لگا چکا تھا کے وہ روتے ہوے گئی ہے۔۔۔۔۔۔

یہ تم کھا لو میں نیچے جاتا ہوں دھولکی شروع ہونے والی ہے دخان اسے کہتا سوہا کے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا۔۔۔۔۔وہ جب اتا ہے تو سوہا کچن میں بیٹھی رو رہی ہوتی ہے اسے خود پتا نہیں ہوتا کہ اسے سوہا کا رونا اتنا برا کیوں لگ رہا ہے خیر وہ چلتا ہوا اس کے پاس اتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا مجھے کوفی بنا دو۔۔۔۔۔دخان اسے کہتا ہے تو وہ اپنے آنسو صاف کرے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

یہ ایک کام کرو رہنے دو میں زمیش کو کہہ دیتا ہوں وہ بہت اچھی بناتی ہے۔۔۔۔۔وہ کہتا ہے تو سوہا جو کپ نکال رہی تھی اس کی بات سن کر زور سے کپ کو واپس رکھے باہر کی طرف جاتی ہے جس پر دخان ہنس دیتا ہے۔۔۔۔۔

جیلیسی۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتا خود بھی اس کے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

اچھا اب سوہا گانا گائے گی چلو سوہا اب تمہاری باری۔۔۔۔احد سب کو چپ کرتا سوہا سے کہتا ہے تو وہ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

نہیں میں نہیں۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے کہ اسے دخان اور زمیش اندر سے اتے دیکھائی دیتے ہیں جس پر وہ۔۔۔۔۔

میں گاؤ گی چلو شروع کرتے ہیں۔۔۔۔۔سوہا سب بھول کر دخان کو دیکھانے کے لئے عینی سے دھول لے کر اسے بجاتے ہوے گانا شروع کرتی ہے دخان جو زمیش سے باتوں میں لگا تھا سوہا کی آواز اور گانے کے الفاظ سن کے مسکراتا ہوا ان کے پاس اتا ہے۔۔۔۔۔۔

نہ چھڑو ہمیں ہم ستائے ہوے ہیں۔۔۔۔۔۔

بہت زخم سینے پہ کھائے ہوے ہیں۔۔۔۔۔

ستمگر ہو تم خوب پہچانتے ہیں۔۔۔۔

تمہاری اداؤ کو ہم جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔

سوہا کے بول سن کر دخان بیٹھ کر اسے دیکھ کر ایک ائبرو اٹھاتا ہے جیسے کہہ رہا ہو اچھا اور۔۔۔۔۔

دگاباز ہو تم ستم ڈھانے والے۔۔۔۔۔

فریبے محبّت میں اولجھانے والے۔۔۔۔۔

سوہا تو ایسا لگ رہا تھا گانے کے ذریعہ اپنے دل کا حال بیان کر رہی ہوں دخان کو تو اس وقت یہی لگ رہا تھا جس پر وہ اسے مصنوعی غصے سے دیکھتا اور سوہا ایک نظر اسے دیکھ کر عینی کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

یہ رنگی کہانی تم ہی کو مبارک----

تمہاری جوانی تم ہی کو مبارک------

وہ یہ لائن دخان کو زمیش کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر کہتی ہے جس کے مطلب سمجھ کر دخان ماتھے پر بل ڈالے اسے گھورتا ہے جس پر وہ------

ہماری طرف سے نیگہائے ہٹالو-----

ہمیں زندہ رہنے دو اے حسن والوں------

سوہا کی بات سن کر اسے ہنسی آتی ہے جسے وہ بہت جلد چھپا لیتا ہے-----

اچھا بس اب میرا سنو-----دخان سوہا کو اگے گاتا دیکھ روک کر اپنا گلہ کھنکھاڑتا ہے-----

ارے واہ دخان دورانی بھی گانا گائے گے پھر تو مزہ ہی آجاے گا-----زوہا اسے دیکھ کر تالیاں بجاتے ہوے کہتی ہے تو سوہا بھی اسے غور سے دیکھ کر طنزیہ مسکراتی ہے جیسے کہہ رہی ہو میری نکل چور------

سمبھالو ذرا اپنا آنچل گلابی----

وہ اس کے دوپٹہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جس پر احد بیٹھا ہوتا ہے دخان کے الفاظ اور نظروں کو دیکھ کر وہ فورا احد کے نیچے سے اپنا دوپٹہ نکالتی ہے-----

دیکھاؤ نہ ہنس ہنس کے آنکھیں شرابی----

سلوک ان کا دنیا میں اچھا نہیں ہے----

حسینوں پہ ہم کو بھروسہ نہیں ہے----

اٹھاتے ہیں نظریں تو گرتی ہیں بجلی----

ادا جو بھی نکلی قیامت ہی نکلی----

دخان کی بات سن کر سوہا کے لب دھرے سے مسکراتے ہیں----

جہاں تم نے چہرے سے آنچل ہٹایا----

وہاں اہلے دل کا تماشا بنایا-----

دخان زمیش کو دیکھ کر کہتا جس پر سوہا غصے سے اسے گھورتی ہے-----

خدا کے لئے ہم پہ ڈورے نہ ڈالوں-----

یہ لائن وہ سوہا کو دیکھ کر کہتا ہے جس پر سوہا کا منہ حیرانی سے کھول جاتا ہے جیسے کہہ رہی ہو میں ڈورے ڈال رہی ہوں اور پھر دخان ایک آنکھ ونک کر کے ایک اور لائن کہتا ہے-----

ہمیں زندہ رہنے دو اے حسن والوں-----

دخان گانا ختم کر کے سر کو تھوڑا خم کرتا ہے جیسے داد وصول کرتا ہو----

کمال کردیا یار پہلی بار میں نے تیرے منہ سے گانا سنا ہے یہ کہیں زمیش کے انے سے تو نہیں ہوا۔۔۔احد کہتا ہے تو زمیش ہولے سے مسکراتی ہے جبکہ دخان کے لب مسکراتے ہوے سکڑ جاتے ہیں اور وہ سوہا کی طرف دیکھتا ہے جو وہاں سے اٹھ کر جارہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے بس ویسے ہی دل کیا تو گا لیا۔۔۔دخان سوہا کے جانے کے بعد کہتا ہے تو احد مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا جلدی تیار ہوجاؤ ہمیں ابھی نکلنا ہے۔۔۔۔۔دخان سوہا کے کمرے میں اکر کہتا ہے جو اپنے بیڈ کی چادر ٹھیک کر رہی ہوتی ہے مگر اس کے سوال پر نہ سمجھی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

کہاں جانا ہے۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو دخان اس کی آنکھوں کو دیکھ کر بولتا ہوا چپ ہوجاتا ہے جو لال اور سوجی ہوئی ہوتی ہیں یعنی وہ پوری رات روتی رہی ہے۔۔۔۔۔

تم روئی تھیں رات کو۔۔۔۔

نہیں آپ بتائیے کہاں جانا ہے۔۔۔۔۔وہ بغیر اسے دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

لاہور جانا ہے تم بھی ساتھ چلو۔۔۔۔

میرا کیا کام وہاں پر۔۔۔وہ اب الماری سے کچھ چیز نکال رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

تمہیں کام سے ہی لے کر جارہا ہوں میں نیچے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں آجانا۔۔۔۔وہ باہر جاتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

سب کو کیا بولیں گے کہ کہا لے کر جا رہے ہیں۔۔۔۔وہ اس کو جاتا ہوا دیکھ کر بولتی ہے۔۔۔۔۔

دادی کو بتا دیا ہے کہ تمہارے کوئی رشتے دار ہیں ان سے ملوانے لے کر جارہا ہوں۔۔۔۔۔وہ کہتا باہر چلا جاتا ہے اور سوہا ایک لمبی سانس لے کر الماری سے کپڑے نکالے واش روم میں جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی دخان ڈرائیو کرتے ہوے ہر تھوڑی دیر بعد سوہا کو دیکھ رہا تھا جو بلکل چپ سی باہر سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں برا لگا میرا زمیش کے ساتھ اتنا فرینک ہونا۔۔۔۔آخر کار وہی خاموشی کو توڑتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں مجھے کیوں برا لگے گا وہ آپ کی ہونے والی بیوی ہے اچھا ہے دونوں ایک دوسرے کو جان سکے گے۔۔۔۔۔وہ ایک نظر اسے دیکھ کر باہر دیکھ کے کہتی ہے اور دخان اس کی بات سن کر حیران سا ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔۔

تمہیں کس نے بتایا۔۔۔۔۔

زوہا نے------

کیا کہا تھا اس نے----

یہی کہ دخان کا رشتہ زمیش سے تے ہے ابھی سے نہیں بہت سال پہلے سے کچھ غلط فہمی کی وجہ سے یہ رشتہ ختم ہوگیا تھا مگر اب دوبارہ جوڑ گیا ہے اور یہ بھی بتایا تھا کہ یہ رشتہ آپ کی پسند کا ہے------سوہا بتاتی ہے تو دخان چپ ہوجاتا ہے اسے عجیب لگ رہا تھا سوہا کے منہ سے یہ سننا اور برا بھی لگا کہ سوہا کو یہ سب نہیں پتا لگنا چاہیے تھا------

دخان ایک بات بولوں----وہ دخان کی طرف منہ کرے کہتی ہے جس پر دخان اثبات میں سر ہلاتا ہے-----

میں آپ کو منا نہیں کرو گی کہ آپ زمیش سے شادی نہ کرے بس------مجھے کبھی طلاق مت دیے گا-----وہ نم آنکھوں سے اتنی معصومیت سے کہتی ہے کہ دخان کو اس پر ٹوٹ کر پیار اتا ہے------

نہیں دونگا----وہ بس مختصر سا جواب دیتا ہے جس پر سوہا اطمینان سی مسکرا کر باہر دیکھتی ہے-------

میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں تمہیں میری تو-----دخان دل میں سوچ کر مسکرا رہا ہوتا ہے کہ پھر اپنا خیال جھٹک کر لمبی سانس لے کر ڈرائیو کرتا ہے--------

آجاؤ۔۔۔۔دخان گاڑی اپنے لاہور والے بنگلے کے میں روک کر سوہا کی سائیڈ کا دروازہ کھولے اسے کہتا ہے تو وہ اتر کر اس کے پیچھے چلتی ہے کہ لان میں دو چھوٹے چھوٹے خرگوش دیکھ کر مسکراتی ہوئی دخان کے پیچھے جانے کے بجاے ان کے پاس جاتی ہے۔۔۔۔

تم دونوں کتنے کیوٹ ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ دونوں کو ہاتھ میں لئے پیار کرتے ہوے کہتی ہے مگر پھر خیال اتا ہے کہ دخان نے اندر انے کا کہا تھا تو انھیں آرام سے اپنی گود سے اتار کر اندر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

سوہا جب اندر آتی ہے تو ہر جگہ اندھیرا پھلا ہوتا ہے وہ ماتھے پر بل ڈالے دخان کو آواز لگاتی ہے۔۔۔۔

دخان۔۔۔دخان۔۔۔۔وہ کہتی ہے کہ لاونج میں ایک ایک ریڈ بلب جلتا ہے پھر یلّو چھوڑتی چھوڑتی لایٹوں سے پورا لاونج جگمگ کرنے لگتا ہے جس پر سوہا حیرانگی سے اگے پیچھے دیکھتی ہے کہ یہ ہو کیا رہا ہے اور پھر ایکدم ہی پورا لاونج روشنی سے نہا جاتا ہے اور ساتھ ہی سوہا کے اوپر بہت سے گلاب کی پتیاں گرتی ہیں۔۔۔۔

سوہا اپنے اوپر پھول گرتے دیکھ مسکراتی ہوئی دونوں ہاتھ اگے کرے اوپر کی طرف دیکھتی ہے اور پھر اگے اکر لاونچ کو دیکھتی ہے جسے بہت سے بلون سے سجایا ہوا ہوتا ہے وہ سب دیکھ کر خوش ہوجاتی ہے اور حیران بھی-----

بار بار دن یہ آے

بار بار دل یہ گاے-----

دخان ہاتھ میں گٹار لئے مسکراتا ہوا گاتا کمرے سے نکلتا ہے جسے دیکھ سوہا خوشی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیتی ہے-----

تم جیو ہزاروں سال---

یہ میری ہے آرزو----

ہیپی برتھڈے تو یو----

ہیپی برتھڈے ڈیر سوہا----

ہیپی برتھڈے تو یو-------

اسے تو یاد ہی نہیں تھی کہ آج اس کا برتھڈے ہے مگر دخان کو یاد تھی اور اتنی اچھی طرح سے یاد تھی اسے امید نہیں تھی کہ دخان اس کے لئے اتنا کچھ کرے گا------

دخان----یہ سب-----اس سے خوشی کے مارے الفاظ ہی ادا نہیں ہوتے-----

آج تمہاری برتھڈے تھی تو سوچا کچھ اسپیشل کرتے ہیں۔۔۔۔ وہ اپنے گلے کی سائیڈ سے گٹار اتار کر سائیڈ پر رکھتا اس کے پاس اتا ہے۔۔۔۔۔۔

پسند آیا میرا سرپرائز۔۔۔۔وہ سوہا کو دیکھ کر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

بہت زیادہ۔۔۔۔مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ آپ میرے ظالم ہمسفر ہیں۔۔۔۔سوہا کہتی ہے تو دخان اسے گھورتا ہے جسے دیکھ سوہا فورا اپنے الفاظ پر غور کرتی ہے۔۔۔۔۔

سوری سوری۔۔۔۔میرے منہ سے نکل گیا۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو دخان مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔

چلو آج تمہاری ہر خطہ معاف۔۔۔۔۔۔۔

چلو اؤ کیک کٹ کرو۔۔۔۔۔وہ سوہا کو ٹیبل کی طرف لے کر اتا ہے جہاں فل چکلیٹ کیک اس کا منتظر تھا۔۔۔۔۔۔۔

سوہا کیک کٹ کر کے تھوڑا سا ٹکڑا اٹھا کر دخان کو کھلاتی ہے تو بدلے میں دخان بھی اس کے ہاتھ سے کیک کا ٹکرا لے کر اسے کھلاتا ہے۔۔۔۔۔

کیک اچھا ہے نہ۔۔۔۔۔دخان باقی بچا ہوا ٹکڑا خود کھا کر کہتا ہے تو وہ اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

ہلکی ہلکی بارش ہوکر اب روک چکی تھی سڑک مگر اب بھی گلی تھی جس پر دو ہمسفر قدم سے قدم ملا کر چل رہے تھے لاہور کا موسم اب بہتر تھا بارش کی وجہ سے گرمی تھوڑی کم ہوگئی تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے تو یاد بھی نہیں تھا کہ میرے برتھڈے ہے۔۔۔۔۔سوہا اس کے ساتھ چلتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

تم پہلے مجھ پر نظر تو رکھ لو تب تمہیں کچھ یاد ہوگا نہ۔۔۔۔۔۔۔دخان یہ پینٹ کی پوکیٹوں میں ہاتھ ڈالے اس کے ساتھ چلتا ہوا کہتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا دخان ابھی آپ یہ سوچے کہ میں روہان کی بہن نہیں دخان کی بیوی ہوں تب آپ کے کیا خیال ہوگا میرے بارے میں۔۔۔۔۔

دخان کی بیوی ہی سمجھ کر اتنا کچھ کیا ہے روہان کی بہن کو تو میں منہ بھی نہیں لگاتا۔۔۔۔۔دخان طنزیہ مسکرا کر کہتا ہے جس پر سوہا منہ بنا لیتی ہے۔۔۔۔۔

آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔۔

تم کہنا کیا چاہ رہی ہو۔۔۔۔وہ اس کی بات نہ سمجھتا کہتا ہے۔۔۔۔۔

میں یہ کہہ رہی ہوں کہ آج آپ یہ بتائیے کہ میں آپ کو کیسی لگتی ہوں روہان کی بہن کی نظر سے دیکھ کر نہیں دخان کی بیوی کی نظر سے دیکھ کر۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو دخان چلتا ہوا رک جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی سوہا بھی۔۔۔۔

تم۔۔۔۔دخان ہنستا ہوا دوبارہ چل کر بات شروع کرتا ہے۔۔۔۔

تم میری زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ ہو تم بارش کی طرح مجھے پسند ہو جیسے بارش ہر جگہ ہریالی کرتی ہے اسی طرح تمہیں دیکھ کر میرا دل ہرا بھرا ہوجاتا ہے تمہارا چہرہ دیکھ کر مجھے سکون ملتا ہے تمہارے ساتھ اگے زندگی کا سوچنا میرا سب سے پسندیدہ مشغلہ ہے سورج نکلنے سے پہلے سے لے کر غروپ ہونے تک تم میرے ذہن میں رہتی ہو خیر مختصر سا کہتا ہوں تم میری کائنات ہو میری جینے کی وجہ۔۔۔۔۔۔وہ جب بات مکمل کرکے اسے دیکھتا ہے تو سوہا مسکراتے ہوے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

دخان کی بیوی میرے لئے وہ موتی ہے جو ایک سمندر میں موجود سیپی کے اندر سے قسمت سے ملتا ہے اور میں خوش قسمت ہوں کہ وہ دخان میں ہوں۔۔۔۔۔وہ جیب میں دونوں ہاتھ ڈالے کہتا ہے تو سوہا کی آنکھ میں آنسو اجاتے ہیں اسے کہاں یقین آرہا تھا کہ یہ وہی ظالم دخان ہے۔۔۔۔۔

کاش میں صرف دخان کی بیوی ہوتی مگر میں دخان کی بیوی کے ساتھ روہان کی بہن بھی ہوں وہ روہان جس سے دخان شدید نفرت کرتا ہے------سوہا زخمی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے-------

چھوڑو-----آج بس تم دخان کی بیوی ہوں-----وہ اپنا بازو اگے کرے اسے خود سے لگاتا ہے اور سوہا اس کی محبّت پہ دل سے مسکراتی ہے-----

آج تو لگتا ہے چاند مغرب سے نکلا ہے-----سوہا شرارت سے کہتی ہے----

اپنا محاورا درست کرو چاند نہیں سورج ہوتا ہے----دخان اس کے غلط جملے پر کہتا ہے------

میرا محاورا ٹھیک ہے ابھی رات ہے تبھی چاند دن ہوتا ہے تو سورج کہتے ہیں-----

بہت سمجھدار ہوگئی ہو میرے ساتھ رہ کر-----دخان ہنستے ہوے کہتا ہے-----

آپ کو لگتا ہے جبکہ میں پہلے سے ہی سمجھدار ہوں------وہ بھی اکر کے کہتی ہے------

ویسے ایک بات بولوں-----

جی ایک کیا سو باتیں کہیں-----سوہا کہتی ہے تو دخان روک کر اسے دیکھتا ہے------

سوہا تم میری زندگی کی سب سے خوبصورت غلطی ہو-----وہ اتنی سنجیدگی سے کہتا ہے کہ سوہا غور سے اسے دیکھتی ہے اور دخان اس دیکھنے پر ہنس دیتا ہے جس پر سوہا-----

دخان بہت برے ہے آپ۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو دخان ہنستے ہوے اپنا بازو پھلاتا ہے جس کا مطلب سمجھ کر سوہا مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ لگ کر چلتی ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا۔۔۔۔۔۔وہ دونوں ہنستے ہوے اگے بڑھ رہے ہوتے ہیں کہ سوہا اپنا نام سن کر پیچھے مڑتی ہے تو دخان بھی اس کے ساتھ مڑتا ہے اور جسے وہ اپنے سامنے دیکھتے ہیں اسے دیکھ کر دخان کے تو ماتھے پر غصے سے بل آجاتے ہیں جبکہ سوہا اپنے جان سے پیارے بھائی کو اپنے سامنے دیکھ کر مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

روہان گاڑی ڈرائیو کرتے ہوے گھر کی جانب روا دوا تھا اور سوچ بھی رہا تھا کہ آج سوہا کی برتھڈے ہے پہلے ہر برتھڈے پر وہ ضد کر کے گفٹ لیتی تھی اب نجانے کیا دخان اسے گفٹ دیتا ہوگا کہ نہیں اس کی طرح نخرے اٹھاتا ہوگا کہ نہیں یہی سوچتے سوچتے اس کی نظر سڑک کے کنارے چلتے دو وجود پر پڑتی ہے جسے وہ غور سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا۔۔۔۔۔اسے سوہا کی تھوڑی سی جھلک دیکھتی ہے جس پر وہ گاڑی ان کی طرف موڑ لیتا ہے اور پھر کچھ فاصلے پر گاڑی روکے اتر کر ان کے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا۔۔۔وہ مسکراتے ہوے اسے آواز لگاتا ہے جس پر سوہا مڑتی اسے دیکھ کر مسکرا جاتی ہے جبکہ دخان کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں۔۔۔۔

بھائی۔۔۔سوہا خوشی سے اس کی طرف بڑتی ہی ہے کہ دخان اس کا بازو سختی سے پکڑ لیتا ہے جس پر سوہا رک کر دخان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اس کے پاس جانے کی۔۔۔دخان روہان کو خونخوار نظروں سے دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان پلیز بس ایک بار ملنے دیں۔۔۔۔وہ اپنے بازو سے اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوے کہتی ہے جس میں ناکام ہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا تم ادھر اؤ کوئی ضرورت نہیں ہے اس سے ڈرنے کی۔۔۔روہان غصے سے دخان کو دیکھیں کہتا ہے۔۔۔۔

تم اپنی بکواس بند کرو اور تم چلو میرے ساتھ۔۔۔۔وہ روہان کو جھڑلتا اسے اپنے ساتھ اگے لے کر بڑتا ہی ہے کہ سوہا اس سے ایک جھٹکے میں اپنا ہاتھ چھوڑوا کر روہان کے پاس جاتی ہے۔۔۔۔

سوہا اگر تم ایک قدم بھی اگے گئی تو تمہارے لئے اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔وہ اسے غصے سے کہتا ہے تو سوہا وہیں رک کے پیچھے مڑے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

سوہا اس کی بات نہ سنو اپنے بھائی کے پاس اؤ میں کب سے تمہیں دیکھنے کے لئے بیچیں ہوں۔۔۔۔روہان کہتا ہے تو وہ اس کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

وہ اب دونوں کے بیچ میں کھڑی تھی جہاں ایک طرف شوہر تھا تو دوسری طرف بھائی وہ دونوں کو دیکھتی ہے اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ فیصلہ کر لیتی ہے کہ اسے کہاں جانا ہے۔۔۔۔۔

وہ ایک نظر دخان کو دیکھ کر روہان کے پاس جاکر اس کے گلے لگ جاتی ہے اور دخان کا تو یہ سب دیکھ کر ہی خون کھولتا ہے کہ سوہا نے اس کی بات کو رد کردیا۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو یہ تمہیں مارتا تو نہیں ہے۔۔۔۔روہان اسے خود سے الگ کرے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر پیار سے پوچھتا ہے جس پر سوہا نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں بھائی۔۔۔۔

سوہا تم میرے ساتھ چلو ہم کورٹ میں جاکر خلا لے لینگے۔۔۔۔

نہیں بھائی میں دخان کے ساتھ خوش ہوں۔۔۔۔وہ روہان کی بات پر نفی کرتی ایک نظر دخان کو دیکھ کر کہتی ہے جو غصے سے اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ تو دیکھ رہا ہے کتنا خوش ہو۔۔۔۔خیر تم ابھی میرے ساتھ چلو۔۔۔روہان اسے کہتا ہے تو دخان وہیں سے دھاڑتا ہے۔۔۔۔

روہان چھوڑ دو اسے ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔

تم اپنا منہ بند کرو اگر ہمت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو یہ کیا میری بہن کو تکلیف دے رہے ہو بزدلوں کی طرح۔۔۔۔۔روہان کہتا ہے تو دخان اگے بڑتا ہے جسے دیکھ سوہا گھبرا کر روہان کو جانے کا کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

بہ۔۔۔۔ بھائی آپ چلے جائے۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔

سوہا تم چپ رہو میں ہوں نہ اس کا مجرم تو مجھ سے بدلہ لے تم سے کیوں لے رہا ہے اور تم ڈرو نہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔وہ بھی وہی جم کے کھڑا رہتا ہے۔۔۔۔۔

کیا بول رہے تھے تم ۔۔۔۔۔۔تم سے بدلہ لوں تو لو۔۔۔۔دخان کہتے ہی زور سے مکا اس کی ناک پر مارتا ہے اور روہان جو اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا اس کے مارنے پر دوسری طرف ناک پر ہاتھ رکھے جھک جاتا ہے۔۔۔۔۔

دخان یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔ بھائی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔سوہا دخان کے سینے پر ہاتھ رکھے اس کو بیچھے کرے کہتی روہان کو دیکھتی ہے جس کی ناک سے خون نکل رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

بھائی آپ کے تو خون آرہا ہے۔۔۔۔دخان یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔۔۔سوہا اپنے بھائی کو دیکھ کر دخان پر غصہ کرتی ہے۔۔۔۔۔

تیری تو۔۔۔۔۔روہان سمبھل کر جوابی کاروائی کے لئے غصے سے اس کی طرف بڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

نہ نہ روہان غفار مجھے ہاتھ لگانے کی غلطی بھی مت کرنا۔۔۔دخان اس کا ہاتھ ہوا میں ہی پکڑ کر اس کے پیٹ پر زور دار مکا مارتا ہے جسے دیکھ سوہا فورا اگے بڑتی ہے۔۔۔۔۔

چھوڑیں میرے بھائی کو۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑے کہتی ہے تو دخان اپنا ہاتھ اس سے چھوڑواتا ہے جس سے یہ ہوتا ہے کہ سوہا پیچھے جا گرتی ہے اور روہان سوہا کو گرتا دیکھ دخان کے منہ پر زور دار مکا مارتا ہے۔۔۔۔

سوہا دونوں میں ہتاپائی بڑتی دیکھ اٹھ کر ان دونوں کے بیچ میں اکر کھڑی ہوجاتی ہے۔۔۔۔

خدا کے لئے روک جائے۔۔۔۔

سوہا ہٹ جاؤ سامنے سے اس کی ہمت کیسے ہوئی تمہیں دھکا دینے کی۔۔۔روہان دخان کو دیکھ کر غصے سے اس کی طرف بڑتا ہے تو سوہا روہان کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے جبکہ دخان انگلی کی پور سے اپنے ہونٹ سے خون صاف کرتا ہنستا ہے۔۔۔۔۔

اب تمہیں اپنے سوال کا جواب مل جانا چاہیے روہان غفار۔۔۔۔دخان دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے مسکراتے ہوے کہتا ہے جبکہ ہونٹ کے کونے سے ہلکا سا خون بھی رس رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

روہان اور سوہا اس کی بات پر نہ سمجھی سے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔۔

کیا ہوا اتنی جلدی بھول گئے ابھی تو تم نے کہا کہ تم میری بہن کو کیوں تکلیف دیتے ہو تمہارا مجرم تو میں ہوں نہ۔۔۔۔وہ باقاعدہ اس کی نکل اتار کر کہتا ہنستا ہے۔۔۔۔۔

تم کہنا کیا چاہ رہے ہو۔۔۔۔روہان اسے ہنستا دیکھ غصے سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

اب دیکھو میں نے تمہیں دو بار مارا مگر تم مجھے مار نہیں سکے تمہاری بہن کو دھکا کیا دیا تم نے میرا ہونٹ ہی پھاڑ دیا اس کا مطلب یہ ہوا نہ کہ تمہیں خود سے زیادہ بہن کی چوٹ پر تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔۔

دخان میں تجھے زندہ گاڑ دونگا اگر میری بہن کو کچھ بھی کیا۔۔۔۔روہان اس کی بات کا مطلب سمجھ کر کہتا ہے جس پر دخان ہنس دیتا ہے اور سوہا فکرمندی سے کبھی روہان تو کبھی دخان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

سالے۔۔۔۔۔صاحب۔۔۔۔۔تم بس دیکھتے جاؤ میں اب کیا کرتا ہوں۔۔۔۔۔دخان کہتا سوہا کا بازو زبردستی پکڑے اسے اپنے ساتھ گھسٹتا ہے۔۔۔۔

دخان چھوڑ میری بہن کو۔۔۔۔۔روہان اس کے پیچھے جاتا ہے مگر دخان اس کی سنے بغیر سوہا کو پکڑے غصے سے گاڑی کی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولے اسے زور سے اندر بیٹھاتا خود ڈرائیونگ سیٹ سمبھالتا ہے۔۔۔۔۔

دخان چھوڑ دے میری بہن کو دخان۔۔۔۔روہان غصے سے اس کی گاڑی کا شیشہ بجاتے ہوے کہتا ہے اور سوہا اپنے بھائی کو دیکھ کر رونے لگ جاتی ہے کہ کتنا مجبور ہے اس کا بھائی دخان کے سامنے جبکہ دخان زن سے گاڑی اگے بڑھا لیتا ہے اور روہان بس اس کی گاڑی کو جاتا ہوا دیکھ کر ہی رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

دخان غصے میں گاڑی کی سپیڈ تیز کرے ہر گاڑیوں کو پیچھے چھوڑ رہا تھا جبکہ دو سگنل بھی توڑ چکا تھا اور سوہا بیچاری بس زیرے لب کلمہ ہی بیٹھ رہی تھی اور دعا کر رہی تھی کہ سات خیریت سے گھر پھنچ جائے۔۔۔۔

آخر کار سوہا کی دعا قبول ہو ہی جاتی ہے دخان گاڑی بنگلے میں روک کر گاڑی سے اترتا سوہا کی سائیڈ کا دروازہ کھولے شدید غصے سے اس کا بازو پکڑے باہر نکلتا بغیر گاڑی کا دروازہ بند کرے اندر کی طرف لے کر جاتا ہے۔۔۔۔

دخا۔۔۔۔دخان مجھے درد ہورہا ہے۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوے کہتی ہے جس پر دخان روک کر۔۔۔۔

اور جو مجھے درد ہوا وہ۔۔۔۔دخان دھاڑتے ہوے کہتا ہے تو سوہا ڈر کے آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔۔۔

میں نے تمہیں منا کرا تھا نہ کہ مت جاؤ اس کے پاس تو کیوں گئی بولو۔۔۔۔اس کا غصہ اور آواز تیز سے تیز تر ہوتی رہتی ہے۔۔۔۔

و۔۔۔وہ بھائی ہیں۔۔۔۔میرے مجھے۔۔۔۔وہ اس سے گھبراتے ہوے اٹک اٹک کے کہتی ہے۔۔۔۔۔

بھائی مائے فوٹ۔۔۔۔۔اب دیکھو میں جو تمہارے ساتھ کرو گا بھائی کیا تمہیں تو ماں باپ سب بھول جائے گے بس تمہیں جو شخص یاد رہے گا وہ میں ہونگا۔۔۔۔دخان کہتا اسے ایک کمرے کی جانب لے کر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان کیا کرے گے آپ۔۔۔۔دخان معاف کردیں۔۔۔۔دخان پلیز۔۔۔۔سوہا اس کے ساتھ گھسیٹتی ہوئی مسلسل یہی بول رہی تھی اور دخان تو جیسے سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

تمہیں کس چیز سے ڈر لگتا ہے؟؟؟وہ ایک سٹور نما کمرے کے سامنے رک کر اس سے پوچھتا ہے جس پر سوہا نہ سمجھی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

مم۔۔۔۔مطلب۔۔۔۔

تمہیں کس چیز سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔اب کی بار دخان دھاڑتا ہوا کہتا ہے جس سے سوہا کی آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں۔۔۔۔

چپ۔۔۔چپکلی۔۔۔سے۔۔۔وہ ڈرتے ہوے اور روتے ہوے کہتی ہے جس پر دخان کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آجاتی ہے۔۔۔۔۔

آج کی پوری رات تم ان کے ساتھ ہی گزارو گی۔۔۔۔دخان کہتا ہی اسٹور کا دروازہ کھولے سوہا کو اندر دھکا دیتا جس سے سوہا زمین پر جا گرتی ہے۔۔۔۔۔

دخان نہیں ایسا نہ کرے۔۔۔۔سوہا اٹھ کر اس کے پاس آتی ہی ہے کہ دخان فورا دروازہ بند کرکے باہر سے لوک لگا لیتا ہے اور سوہا دروازہ ہی پیٹھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔

دخان آپ نے مجھے ڈرانے کے لئے ایسا کہا تھا نہ کوئی چپکلی نہیں ہے نہ ادھر۔۔۔۔وہ گھبراتے ہوے کمرے میں نظر گھوما کر دیکھتی دخان سے کہتی کیونکہ کمرے میں اندھیرا ہونے کے باعث سہی سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں میں کیوں تم سے جھوٹ کہوں گا روکو ابھی دیکھ جائے گا تمہیں کہ تم اکیلی نہیں ہو تمہارے ساتھ رات گزرنے کے لئے سہیلیاں بھی موجود ہیں۔۔۔۔دخان اس کی آواز سن کر باہر کے سوئچ بورڈ سے ایک بٹن دباتا ہے تو اندر ایکدم پیلا بلب جل اٹھتا ہے۔۔۔۔۔

بلب کی روشنی جیسی ہوتی ہے تو سوہا جو دروازے کے پاس کھڑی ہوتی ہے فورا نظر گھوما کر اپنے پیچھے کمرے کو دیکھتی ہے جہاں اسے کوئی چپکلی نظر نہیں آتی وہ ابھی سکھ کی سانس لیتی ہے ہے کہ اسے اپنے پاؤں پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوتا جس پر وہ گھبرا کر جیسے ہی نیچے دیکھتی ہے تو اس کی جان اس کے لبوں پر آجاتی ہے-----

اس کے پاؤں پر دو موٹی موٹی چپکلیاں چڑ رہی تھی اور چار مزید چپکلیاں اس کی طرف بڑتی ہے جنھیں دیکھ کر وہ چیخ مار کر اپنا پیر جھاڑتی ہے-----

دخان خدا کا واسطہ دروازہ کھول دیں دخان میں یہاں مر جاؤ گی دخان-----وہ زور زور سے دروازہ بجاتے ہوے دخان سے فریاد کرتی ہے مگر وہ ڈھیٹوں کی طرح باہر جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا اس کی چیخ سن رہا ہوتا ہے------

میں نے منا کیا تھا تمہیں کہ مت جاؤ اس کے پاس تم کیوں گئی تھی پھر-----دخان سخت لہجے میں کہتا ہے تو سوہا اپنا سر دروازے پہ ٹکا کر پھوٹ پھوٹ کر روتی ہے-----

دخان------دروازہ کھول دیں-----اس کی نظر دوبارہ چپکلی پر جاتی ہے تو دخان کو پھر کہتی ہے جس پر دخان بیزاری سا منہ بنا کر وہاں سے ہٹ کر لاونج میں لگے صوفے پر اکر بیٹھ جاتا ہے------

پلیز ہٹ جاؤ۔۔۔سوہا روتے ہوے سائیڈ سے ایک ڈنڈا اٹھا کر ایک چپکلی کو پیچھے کرتی ہے مگر وہ پیچھے ہونے کے بجاے اس ڈنڈے پر چڑنے لگتی ہے جس پر سوہا گھبرا کر ڈنڈا دور پھنکتی ہے۔۔۔۔

ایک تو اسٹور بھی اتنا چھوٹا تھا اور اوپر سے اتنا فالتو سامان اب وہ کیا کرتی تبھی اسے ایک کونے میں ایک پرانا سا صوفہ دیکھتا ہے جسے دیکھ سوہا وہاں جاکر اس صوفے پر چڑ کے دونوں پاؤں اوپر کرے سیہم کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

سوہا کی آواز نہ سنتا دیکھ دخان ماتھے پر بل ڈالے دروازے کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔۔

سوہا ابھی سکون سے بیٹھی ہوتی ہے کہ صوفے میں سے ایک چوہا نکل کر سوہا کی گود میں اکر بیٹھتا ہے جس پر سوہا کی چیخ بلند ہوتی ہے جسے سن کر دخان دوبارہ صوفے پر سر ٹیکا کر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

دخان پلیز۔۔۔دروازہ کھول دیں یہاں چوہیں بھی ہے۔۔۔دخان اب کبھی نہیں ملوں گی بھائی سے نہ بات کروگی پلیز۔۔۔۔سوہا روتے ہوے دروازہ پیٹتے ہوے اس سے منت کرتی جس پر دخان کوئی ردے عمل دیے بغیر ایک سگریٹ نکال کر اسے ہونٹوں سے لگاتا لائٹر کی مدد سے جلاتا ہے۔۔۔۔

دخان۔۔۔دخان کھول دیں دروازہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔سوہا چپکلیوں کو دیکھ کر کہتی ہے جس پر دخان ایک کش لگاتا ہنس دیتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

میں نے منا بھی کیا تھا آپ کو کہ مت جائے اس کے پاس اب دیکھیں کتنی تکلیف ہورہی ہے آپ کو۔۔۔۔کشف روہان کی ناک پر پین ٹیوپ لگاتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

وہ ذلیل پتا نہیں سوہا کے ساتھ کیا کرے گا۔۔۔۔روہان غصے سے کشف کا ہاتھ ہٹا کر کہتا ہے۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا سوہا کو آپ۔۔۔۔

کشف اپنی بکواس بند کرو تم تو یہی کہو گی نہ کیونکہ تمہارا کوئی ہے جو نہیں اگر تمہارا بھی کوئی بہن بھائی ہوتا تو تمہیں میرے درد محسوس ہوتا ۔۔۔۔۔

روہان۔۔۔کشف صدمے سے کہتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے تم پر یقین نہیں رہا مجھے پتا ہے تمہیں رابعہ کے بارے میں کچھ تو ضرور پتا ہے۔۔۔۔روہان اسے دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

روہان آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں۔۔۔۔کشف روتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

مجھے شک نہیں یقین ہے کہ اس کے پیچھے ضرور تمہارا ہاتھ ہے۔۔۔۔

روہان۔۔۔۔

ماما بابا۔۔۔آپ لڑ رہے ہیں۔۔۔۔کشف ابھی روہان کو کچھ کہتی ہی ہے کہ صفا کمرے میں اکر پوچھتی ہے جس پر روہان ایک نظر کشف کو دیکھ کر صفا کے پاس اتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا ہم لڑ نہیں رہے آپ ابھی تک سوئی نہیں۔۔۔۔وہ کہتا اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔

نہیں بابا مجھے نیند نہیں آرہی تھی میں نے آپ دونوں کے ساتھ سونا ہے۔۔۔۔صفا کہتی ہے تو روہان مسکرا کر اسے گود میں اٹھائے بیڈ پر لے اتا ہے۔۔۔۔

اب سوجاؤ میں بھی سو رہا ہوں۔۔۔۔روہان اس کے ساتھ لیٹ کر کہتا ہے۔۔۔۔

ماما آپ نہیں سوئے گی۔۔۔۔صفا کشف کو دیکھ کر کہتی ہے جو بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے چیزے سمیٹ رہی تھی۔۔۔۔

نہیں بیٹا آپ کی ماما اب احمر کے ساتھ سویا کرے گی۔۔۔۔روہان اس کی بات سن کر کہتا آنکھیں بند کر لیتا ہے اور کشف اس کی بات سن کر اپنے آنسو روکے کمرے سے باہر چلی جاتی ہے جبکہ صفا اپنے باپ کو دیکھتی ہے جو شاید سونے کا ناٹک کر رہا تھا۔۔۔۔۔

○ ○

سورج کی ہلکی ہلکی لالی آسمان میں پھیل رہی تھی وہی چرند پرند اپنے رب کی حمدوثنا میں مصروف تھے اور انہیں میں ایک قسمت سے ہاری سوہا ابھی تک کمرے میں بند تھی جبکہ دخان صوفے پر بیٹھا رات سے مسلسل سگریٹ پھونک رہا تھا ابھی بھی وہ ایک سگریٹ ختم کرے دوسری اٹھانے ہی والا تھا کہ اسے باہر دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آتی ہے جس پر وہ ڈھیٹ بنا بیٹھا رہتا اپنی سگریٹ اٹھاتا اسے جلا کر ہونٹوں سے لگاتا ہے رات میں روہان کی مار کی وجہ سے ہونٹ پر خون ابھی بھی موجود تھا جو اب جم چکا تھا سارے ملازم کو اس نے دو دن کی چھٹی دے دی تھی وجہ تاکہ سوہا کی برتھڑے اچھے سے سیلیبریڈ کر سکے مگر کل تو سارے مزے کا ہی بیڑا غرق ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔

دخان موبائل اٹھاتا ٹائم دیکھتا ہے تو صبح کے سات بج رہے تھے وہ کچھ سوچ کر سگریٹ کو ایش ٹرے میں پھنک کر کھڑا ہوتا سوہا کے کمرے کی طرف بڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا جو سہم کر کونے میں بیٹھی ہوتی ہے رات بھر وہ نہیں سوئی تھی بس یہی ڈر لگا تھا کہ اگر وہ سو گئی تو چپکلیاں اس کے اوپر چڑ جائے گی وہ تو شکر تھا کہ ابھی تک کوئی چپکلی اس کے پاس نہیں آرہی تھی وجہ رات ایک ٹوٹا ہوا انڈا اسے مل گیا تھا جسے اس نے اپنے سامنے رکھ دیا تھا اور چپکلی انڈے کو دیکھ کر قریب نہیں آتی۔۔۔۔۔

وہ ابھی ویسے ہی بیٹھی تھی کہ آرام سے چیڑ کی آواز سے دروازہ کھولتا ہے جس پر سوہا سر اٹھاکر دیکھتی ہے تو روشنی آنکھوں میں پڑنے کے باعث اس کی آنکھیں چنی ہوجاتی ہے جس پر وہ سامنے ہاتھ کرے دیکھتی ہے تو دخان اس کی طرف بڑ رہا ہوتا ہے جسے دیکھ کر اس آنکھوں میں خوف آجاتا ہے اور وہ مزید دیوار سے لگ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

دخان اتا اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھتا تھوڑی دیر اسے غور سے دیکھتا پھر اس کے چہرے پے آے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے کرتا ہے۔۔۔۔

کیسی گزری رات اپنی سہیلیوں کے ساتھ۔۔۔۔وہ نرم لہجے میں پوچھتا ہے۔۔۔۔

د۔۔۔دخان۔۔۔۔سوہا کی آواز ہی نہیں نکلتی رات بھر چیخ چیخ کر گلہ ہی بیٹھ چکا تھا اور اب بولنے پر تکلیف ہو رہی تھی جو اس کے چہرے سے بھی نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا گلے میں درد ہے کس نے کہا تھا کہ چیخو ہمم۔۔۔۔۔وہ اس کی کان کی بالی کو پکڑ کے دیکھتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

آپ نے۔۔۔۔اچھا نہیں کیا۔۔۔۔وہ بہت مشکل سے بھاری آواز میں روتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

تم نے کون سا اچھا کیا تھا میرے ساتھ میرے منا کرنے کے باوجود اپنے بھائی کے پاس گئی۔۔۔۔۔

کس۔۔۔کتاب میں لکھا ہے۔۔۔کہ بہن اپنے بھائی سے نہیں مل سکتی۔۔۔۔وہ غصے سے اس کا ہاتھ اپنے کان سے ہٹا کر کہتی ہے۔۔۔۔

میری کتاب میں لکھا ہے۔۔۔۔میری کتاب میں لکھا ہے کہ سوہا روہان سے نہیں مل سکتی۔۔۔۔وہ دوبارہ سے اس بالوں میں ہاتھ پھرتا ہوا کہتا ہے۔۔۔۔۔

آپ خدا نہیں ہیں۔۔۔۔

تو میں نے کب کہا کہ معاذ اللہ میں خدا ہوں۔۔۔۔اس کی بات سن کر وہ غصے سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھرتا ایکدم سے اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیتا ہے اور سوہا درد کی شدت سے کرہ اٹھتی ہے۔۔۔۔

اس طرح کی باتیں مت کیا کرو ورنہ تمہیں جان سے مار دونگا سمجھی۔۔۔۔دخان اس کا چہرا اپنے سامنے کرے کہتا زور سے چھوڑتا ہے۔۔۔۔

میں بتاؤ سوہا تمہارے ساتھ مسلہ کیا ہے۔۔۔۔وہ اس کی طرف انگلی کرے کہتا ہے جو گھبراتے ہوے دونوں ہاتھ اپنے منہ کے سامنے کری ہوتی ہے جیسے دخان ابھی اسے مارے گا۔۔۔۔۔

تمہیں محبّت راز ہی نہیں ہے کل میں نے تمہارے لئے کیا کچھ نہیں کیا تمہارے لئے اکیلے یہ سارا گھر سجایا صرف تمہارے لئے تمہارے لئے میں خرگوش لے کر آیا کہ تم خوش ہوجاؤ گی سوچا تھا کل ہم اپنی نئی زندگی شروع کرے گے سارے گلے شکوے مٹا کے اپنی پچھلی ساری غلطیوں کو

اپنے محبّت کے لمس سے دور کردونگا مگر۔۔۔۔وہ کہتا زور سے ہاتھ سوہا کے پیچھے دیوار پر مارتا ہے جس پر سوہا کانپ جاتی ہے۔۔۔۔۔

تمہیں یقین نہیں آرہا نہ چلو میرے ساتھ۔۔۔۔دخان کہتا اس کا ہاتھ پکڑے اپنے کمرے کی طرف لے کر جاتا ہے۔۔۔۔

یہ دیکھو یہ میں نے تمہارے لئے سجایا تھا صرف تمہارے لئے۔۔۔۔۔دخان جب سوہا کو اپنے کمرے میں لاکر چھوڑتا ہے تو کمرہ لال گلاب سے سجا اور مہک رہا ہوتا ہے سوہا کو تو پہلے یقین ہی نہیں اتا کہ یہ سب دخان نے اس کے لئے کیا تھا۔۔۔۔۔

مگر تم ہو ہی نہیں اس کے قابل۔۔۔۔وہ کہتا بیڈ پر موجود گلاب کے پھولوں سے سجے بوکے کو اوکھاڑ کر نیچے پھکتا ہے اور سوہا اس کا غصہ دیکھ کر پیچھے کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔۔۔

کمرے کی ہر چیز دخان کی نظر ہوکر رہ گئی تھی یہ کمرہ تو وہ لگ ہی نہیں رہا تھا جو کچھ دیر پہلے سوہا نے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے میرا دل موم ہورہا تھا میں نے سوچا تھا کہ تمہیں لے کر ہمیشہ کے لئے باہر چلا جاؤ گا وہاں اپنی فیملی بناؤ گا مگر نہیں۔۔۔۔وہ سوہا کی طرف اکر اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑتا شدید غصے سے چیختا ہے۔۔۔۔

تم نے روہان سے مل کر میرا دل توڑ دیا۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔اا۔۔۔۔اب بھی اپنی زندگی۔۔۔۔شروع کرسکتے ہیں۔۔۔۔۔وہ ڈر کے مارے کہتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔سوہا اب نہیں۔۔۔۔وہ اسے چھوڑتا کہتا پیچھے کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔۔

میں نے دیکھ لیا تم بس اپنے بھائی کی ہوں تمہیں بس اپنے بھائی سے پیار ہے میں جتنا بھی کر لوں تم میری کبھی بھی نہیں ہوسکتی۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھ افسوس سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان اب۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ملوں۔۔۔۔گی بھائی سے۔۔۔۔بس آخری بار معاف کردیں۔۔۔۔اب ہمیشہ آپ۔۔۔۔کی محبّت کا مان رکھوں۔۔۔گی۔۔۔۔وہ گلے میں درد کی وجہ سے بہت مشکل سے الفاظ ادا کرتی ہے جسے سن کر دخان نفی میں سر کر ہنستا ہے۔۔۔۔۔۔

ایک تو پتا نہیں محبّت بھی کیسی بلا ہے محبوب کے اگے بندا ہار ہی جاتا ہے اور سوہا بھی ہار گئی تھی اسے بھی کل والا دخان چاہیے تھا مگر اب شاید وہ کبھی نہ ملے۔۔۔۔۔

مجھے کیا پاگل سمجھ رکھا ہے یہ پھر میں کوئی چھوٹا بچا ہوں کہ تم کہو گی اور میں مان جاؤ گا آج سے تم آزاد ہو تم اپنے بھائی کے پاس جانا چاہتی ہو نہ جاؤ آج سے تمہاری ساری سزا ختم میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔۔۔۔۔دخان زخمی مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے دخان کو سوہا کا رات میں روہان سے ملنا اتنا برا لگا کہ وہ اپنا انتقام بھی بھول گیا۔۔۔۔۔۔

نہیں دخان ایسا نہ کرے میں۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں ساری زندگی آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں پلیز۔۔۔۔۔وہ اس کے پاس اکر ہاتھ جوڑتی ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا تم نے سہی کہا میں خدا تھوڑی ہوں جو تم پر حکم چلاؤ گا۔۔۔۔۔

نہیں آپ خدا نہیں ہیں مگر میرے مجازی خدا ہیں آپ کا حکم ماننے کو تو حقیقی خدا نے بھی کہا ہے آپ چاہتے ہیں نہ کہ میں بھائی سے نہ ملوں میں نہیں ملوگی آپ کا ہر حکم مانوگی جو کہیں گے وہ کروگی مگر پلیز مجھے خود سے جدا مت کرے۔۔۔۔۔۔وہ روتے ہوے اس کی منت کرتی ہے وہ کیسے اپنے دخان سے جدا ہوسکتی تھی وہ بھول گئی تھی کہ دخان نے رات میں اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔۔۔

سوہا تم نے رات کو روہان کے سامنے میری بات رد کرکے اپنا مقام گرا دیا ہے میرے سامنے میں تمہیں روکتا رہا مگر۔۔۔۔خیر اب تم آزاد ہو اب تم رہنا اپنے بھائی کے پاس اب میں نہیں روکوں گا میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔

میں دخان درانی اپنے پورے ہوش حواس میں سوہا دخان کو۔۔۔۔۔۔

نہیں دخان نہیں ایسا نہ کرے۔۔۔۔۔۔سوہا فورا اس کے منہ پر ہاتھ رکھے لیتی ہے جس پر دخان زور سے اس کا ہاتھ ہٹاکر اسے بیڈ پر پھکتا ہے۔۔۔۔۔

میں دخان اپنے پورے ہوش و حواس میں سوہا دخان کو ہر ازیت سے اور اپنی قید سے ہمیشہ کے لئے آزاد کرتا ہوں------میں تمہیں----دخان کہتا ہے تو سوہا اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ لیتی ہے اس کی ہمت نہیں تھی کہ وہ ایسے زہریلے الفاظ سنے جبکہ روتے ہوے مسلسل نفی میں سر بھی ہلاتی ہے--------

---

میں دخان اپنے پورے ہوش و حواس میں سوہا دخان کو ہر ازیت سے اور اپنی قید سے ہمیشہ کے لئے آزاد کرتا ہوں------میں تمہیں----دخان کہتا ہے تو سوہا اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ لیتی ہے اس کی ہمت نہیں تھی کہ وہ ایسے زہریلے الفاظ سنے جبکہ روتے ہوے مسلسل نفی میں سر بھی ہلاتی ہے--------

صاحب جی وہ----الہی بخش کمرے میں داخل ہوتا ہے تو سامنے کا منظر دیکھ کر جہاں کھڑا تھا حیرت سے وہی کھڑا رہتا ہے جبکہ دخان اس کے غلط وقت پر انے سے غصے سے اسے دیکھتا ہے--------

کس کی اجازت سے تم گھر میں آے ہو-----

وہ۔۔۔۔صاحب جی میرے پاس بھی ایک چابی ہے اسی سے آیا ہوں۔۔۔وہ بیچارہ شرمندہ سا نظریں جھکائے کہتا ہے اور سوہا اپنے کانوں سے ہاتھ ہٹاکر سکون کا سانس لیتی ہے کچھ بھی تھا مگر الہی بخش اس کے لئے فرشتہ ثابت ہوا تھا۔۔۔۔

آیندہ کے بعد اگر تم مجھے میرے کمرے کے بھی آس پاس نظر آے تو میں تمہارا وہ حال کرو کہ سوچ ہے تمہاری ۔۔۔دفعہ ہوجاؤ یہاں سے۔۔۔۔دخان پہلے سخت لہجے میں کہتا آخر میں غصے سے دھاڑتا ہے جس پر وہ سر ہلاتا فورا باہر کی طرف جاتا ہے اور دخان سوہا کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

دخان سچ میں میں نہیں ملوں گی کبھی بھائی سے کبھی بھی بات نہیں کرو گی بس آپ آخری بار معاف کردیں۔۔۔۔وہ کھڑے ہوکر روتے ہوئے آخری کوشش کرتی ہے جس پر دخان غصے سے سائیڈ ٹیبل سے لیمپ اٹھاتا اسے پوری قوت سے سامنے دیوار پر مارتا ہے جس سے سوہا ڈر جاتی ہے اور دخان باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا دخان کے جانے کے بعد شکر ادا کرتی وہی بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے وہ ابھی ویسے ہی بیٹھی کچھ سوچ رہی ہوتی ہے کہ اسے اپنے پاؤں پر کچھ چلتا ہوا محسوس ہوتا ہے جس پر وہ گھبراتے ہوے جیسے پاؤں دیکھتی ہے تو وہاں کچھ نہیں ہوتا رات کا خوف اب بھی اس پر ہاوی تھا۔۔۔

دخان۔۔۔ برباد کردیا مجھے۔۔۔۔۔وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے روتی ہے کہ اسے اپنے سر میں ایک درد کی ٹیسی سی اٹھتی محسوس ہوتی ہے جس پر وہ آنکھیں بند کرے سر پہ ہاتھ رکھتی ہے وہ درد بس کچھ سیکنڈ کا تھا اور سوہا دوبارہ سے نارمل ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

کشف کب سے اپنے کمرے میں ٹینشن سے یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھی اسے کسی پل چین نہیں آرہا تھا دماغ کہتا کہ روہان کو سب سچ بتا دیں اور دل کہتا نہیں۔۔۔۔۔وہ دل و دماغ کی اس جنگ میں دونوں ہاتھوں سے سر تھامے تھگ کر وہی بیٹھ جاتی ہے کہ اتنے میں روہان کمرے میں اتا ہے۔۔۔۔۔۔

کشف میرے کپڑے اسٹری کردو مجھے جانا ہے کہیں۔۔۔۔۔وہ بولتا جانے ہی لگتا ہے کہ کشف اسے روک لیتی ہے۔۔۔۔۔۔

روہان۔۔۔۔آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو روہان پہلے اسے غور سے دیکھتا ہے اور پھر اثبات میں سر ہلاتا اس کے برابر میں اکر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔

بولو کیا بات کرنی ہے۔۔۔۔۔وہ اسے چپ دیکھ کر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔روہان اگر مجھ سے کبھی غلطی ہوگئی تو کیا آپ مجھے معاف کردیں گے۔۔۔۔۔کشف کی بات پر اس کے ماتھے پر نہ سمجھی کہ بل آجاتے ہیں جنھیں کشف دیکھ بات مکمل کرتی ہے۔۔۔۔

میرا مطلب ہے ایسی غلطی جو آپ کی نظر میں گناہ ہو کیا آپ مجھے معاف کردیں گے۔۔۔۔

تم کہنا کیا چاہ رہی ہو صاف صاف کہو۔۔۔روہان اس کی پہلی جیسی باتوں سے تنگ اکر کہتا ہے۔۔۔۔۔

روہان۔۔۔جو میں آپ کو بتانے جارہی ہو وہ پہلے سن لیجیے گا اور اگر غصہ بھی آے تو بچوں کی خاطر چپ رہیں گا پلیز۔۔۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے کہتی ہے۔۔۔۔

ایسا کیا کیا ہے تم نے۔۔۔۔روہان بغود اسے دیکھتا کہتا ہے۔۔۔۔

روہان۔۔۔۔

کشف بول بھی دو کتنا سسپینس کیریٹ کرو گی۔۔۔۔روہان غصے سے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

روہان۔۔۔رابعہ کی موت کی زمیدار میں ہوں میں نے تم دونوں کو جدا کرا تھا۔۔۔کشف سر جھکائے آنسو بہاتی ہے جبکہ روہان تو اس کی بات سن کر سن ہی ہوجاتا ہے۔۔۔۔

کک۔۔۔کیا کہا۔۔۔تم نے۔۔۔۔روہان کو جیسے یقین نہیں اتا۔۔۔۔

مم۔۔۔میں نے تم دونوں کو الگ کرا تھا۔۔مگ۔۔۔۔

کیا کیا تھا تم نے۔۔۔۔۔روہان اپنا غصہ ضبط کرے سخت لہجے میں پوچھتا ہے جس پر کشف تھوگ نگل کے بتانا شروع کرتی ہے۔۔۔۔۔

اس رات جب رابعہ میرے گھر آئی تھی تو۔۔۔۔۔جیسے جیسے کشف بتاتی ہے روہان کے چہرے کے نکش بدلتے رہتے ہیں اور اس کا غصہ تیز سے تیز تر ہوتا ہے۔۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔مگر میں غلط نہیں تھی۔۔۔۔میں نے بس یہ چاہا تھا کہ رابعہ کی بدنامی نہ ہوں اگر وہ گھر سے بھاگ جاتی تو۔۔۔تو اس کے گھر والے اس کے ساتھ تمہیں بھی مار دیتے میں نے بس دو خاندانوں کی عزت کے لئے۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

کشف کی پوری بات سنے بغیر ہی روہان زور سے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیتا ہے تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ کشف ایک طرف کو جھک جاتی ہے اور جب روہان کو دیکھتی ہے تو آنکھوں میں بے یقینی سی ہوتی ہے اسے کہاں امید تھی اس تھپڑ کی۔۔۔۔۔

کشف تمہیں اندازہ بھی ہے تم نے کیا کیا ہے۔۔۔۔تم نے دو خاندانوں کی عزت تو رکھ لی مگر تم نے پانچ لوگوں کی زندگی تباہ کردی۔۔۔۔۔یہ غلطی نہیں ہے یہ گناہ کیا ہے تم نے۔۔۔۔۔روہان اسے جھنجھوڑتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

روہان میں غلط نہیں ہوں میں نے کبھی تم دونوں کا برا نہیں چاہا۔۔۔۔میں تو بس یہ چاہتی۔۔۔۔۔۔

تم خودغرض ہو کشف تم بس خود کو یقین دلانے کے لئے یہ کہہ رہی ہو کہ تم نے کچھ غلط نہیں کیا مگر میں بتاؤ تم میری نظر میں ایسی گناہگار ہو جس کی کوئی معافی نہیں ہے نہ ہی دنیا میں اور نہ آخرت میں۔۔۔۔۔روہان کا بس نہیں چلتا کہ کشف کو جان سے مار دے۔۔۔۔۔

تمہاری غلطی کی سزا میری بہن کاٹ رہی ہے وہاں وہ ازیت میں ہے اور تم یہاں سکون سے رہ رہی ہو تمہیں کبھی شرم نہیں آئی کبھی دکھ نہیں ہوا میری بہن کا سوچ کر۔۔۔۔۔روہان کہتا ہے تو وہ بس روتے ہی رہتی ہے اب جواب جو نہیں تھا کوئی۔۔۔۔۔۔

ارے اگر مجھ سے شادی کرنی تھی تو مجھے کہتی میں رابعہ کو ویسے ہی منا کردیتا مگر تم اتنی گھٹیا حرکت کرو گی میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔روہان اسے دیکھ کر افسوس سے کہتا ہے جس پر کشف روتے ہوے نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں روہان میں تمہیں پسند کرتی تھی مگر میں نے یہ کبھی نہیں چاہا کہ میری شادی تم سے ہو۔۔۔۔اس دن تم خود مجھے لے کر گئے تھے اپنے ساتھ۔۔۔۔۔۔

پاگل ہوگیا تھا میں دماغ خراب تھا جو تم پر یقین کرلیا۔۔۔۔۔۔روہان اتنی زور سے چیختا ہے کہ بچوں کے ساتھ آسیہ بھی کمرے میں آجاتی ہے جبکہ غفار دکان پر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

مگر اب نہیں اب۔۔۔مجھے عقل آگئی ہے اب تم اس گھر میں ایک سیکنڈ بھی نہیں رہ سکتی ابھی کے ابھی نکلو۔۔۔روہان اس کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف لے کر جاتا ہے جبکہ اپنی ماں اور بچوں کی آواز کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

روہان میری بات سنو روہان ایک بار میری بات سن لو انٹی روکے نہ روہان کو۔۔۔روہان صفا احمر۔۔۔۔۔کشف مسلسل روتے ہوے کہتی ہے مگر آخری کے الفاظ پر روہان رک کر اس پر برس پڑتا ہے۔۔۔۔۔

نام مت لو میرے بچوں کا اپنی گناہگار زبان سے ورنہ میں ایسے الفاظ کہہ دونگا جو میں کہنا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔

روہان ہوا کیا ہے کیوں اس پر اتنا غصہ ہورہے ہو۔۔۔۔آسیہ اگے اکر بولتی ہیں۔۔۔۔۔

امی آپ بچوں کو لے کر اندر چلی جائے میں نہیں چاہتا کہ میرے بچوں پر اس عورت کا سایہ بھی پڑھے۔۔۔۔

روہان ہوا کیا ہے کچھ تو بتاؤ۔۔۔۔ امی سوہا ابھی جس حال میں ہے نہ وہ اس کی وجہ سے ہے۔۔۔۔روہان کہتا ہے تو آسیہ بے یقینی سے کشف کی طرف دیکھتی ہیں۔۔۔۔

نہیں انٹی ایسی بات نہیں ہے میں آپ کو ساری بات بتاتی ہوں۔۔۔۔۔کشف روہان سے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر آسیہ کی طرف جاتی ہے کہ روہان اس کا ہاتھ پکڑ کے باہر کی طرف لے کر جاتا ہے۔۔۔۔۔

نکلو میرے گھر سے۔۔۔۔اب اس گھر میں تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔۔روہان اسے دروازے سے باہر کرے کہتا ہے۔۔۔۔

روہان میں کہاں جاؤ گی میرے ماں باپ نہیں ہیں جو مجھے رکھے گے۔۔۔۔وہ اس کے پاس اکر منت کرتی ہے۔۔۔۔

دارالامان ہے نہ وہاں چلی جاؤ ویسے بھی تم وہاں پہلے بھی رہ چکی ہو تو تمہیں کوئی پرشانی نہیں ہوگی۔۔۔۔روہان کہتے ہی دروازہ بند کردیتا ہے اور کشف جو آخری نظارہ کرتی ہے وہ احمر ہوتا ہے جو اس کے پاس انے کے لئے مچل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

روہان احمر۔۔۔۔کشف روتے ہوے اسے آواز لگاتی ہے مگر جب دیکھتی ہے کہ بہت سے لوگ کھڑے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھ رہے ہیں تو اپنا دوپٹہ سر پر اوڑے ایک نظر گھر پر ڈالے وہاں سے روتے ہوے چلی جاتی ہے شاید کبھی نہ انے کے لئے۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

دخان اور سوہا کو حویلی آے ہوے کچھ ہی دیر ہوئی تھی سوہا تو اتے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ دخان تھوڑی دیر دادی کے پاس بیٹھ کر اب اپنے کمرے میں اگیا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں اکر اپنی مخصوص جگہ (صوفہ) پر بیٹھ کر اپنی محبوب (سگریٹ) کو ہاتھوں میں لئے اسے ہونٹوں سے لگاتا ہے۔۔۔۔

وہ ابھی صوفے سے ٹیگ لگاکر بیٹھا کل کے بارے اور آج صبح کے بارے میں سوچ ہی رہا ہوتا ہے کہ احد غصے سے اس کے کمرے کا دروازہ کھولے اور پھر ویسے ہی دروازہ بند کرے اس کے پاس اکر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

دخان اس کے انے پر آنکھیں کھولے اسے دیکھ کر دوبارہ سے صوفے کی پوشت سے ٹیگ لگاتا آنکھیں موند لیتا ہے۔۔۔۔۔

دخان تو اتنا ذلیل ہوگا میں نے کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔۔احد کہتا ہے تو دخان آنکھیں کھولے غصے سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہا ہے تو۔۔۔۔دخان صوفے کی پوشت کو چھوڑے سیدھا ہوکر بیٹھتا ہے جس پر احد ایک کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

یہ بکواس نہیں تیری اصلیت ہے۔۔۔۔احد ویسے ہی غصے سے اسے انگلی دیکھاتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

احد اوقات میں رہ اپنی ورنہ تیری زبان کھینچ لونگا۔۔۔۔دخان غصے سے کھڑا ہوتا ہے تو احد ہنس دیتا ہے۔۔۔۔۔

کس کس کی زبان کھینچے گا سوہا کو تو گونگا کر دیا ہے اور کیسے کرے گا۔۔۔۔۔احد کی بات سن کر دخان کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔کیا مطلب تیرا۔۔۔۔۔

میرا وہی مطلب ہے جو تجھے سمجھ آرہا ہے مجھے پتا ہے سوہا تیری بیوی ہے اور وہ بدقسمت بیوی جس کے شوہر کو اس کی قدر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔احد کہتا ہے تو دخان حیران سا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

چل ہر ظلم ٹھیک مگر جو کل تو نے کیا وہ کیا تھا پہلے اس کی برتھڈے سیلیبریٹ کی پورا گھر سجایا واو امیزینگ۔۔۔۔۔احد کھڑے ہوکر تالیاں بجاتا اس پر طنز کرتا ہے۔۔۔۔۔

اور پھر تو نے اسے ایسے کمرے میں بند کردیا جہاں ہم نوکروں کو بھی جانے نہیں دیتے صرف اس لئے کیونکہ وہ اپنے بھائی سے ملی تھی چل یہ سب بھی ٹھیک مگر صبح تو اسے طلاق دے رہا تھا لعنت ہو تجھ پر دخان درانی۔۔۔۔۔۔۔دخان اس کے منہ سے اتنا سب سن کر شک سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا نے بتایا ہے نہ تجھے۔۔۔۔ اسے تو میں۔۔۔۔دخان کہتا باہر کی طرف بڑتا ہے کہ احد اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔۔۔۔۔

تو خود سوچ وہ کبھی بتا سکتی ہے مجھے جب اسے پتا ہو کہ اس کے اوپر ایک جلاد نظر رکھا ہوا ہے۔۔۔۔یہ سب مجھے سوہا نے نہیں الہی بخش نے بتایا ہے۔۔۔۔۔

وہ میرا غلام ہو کے تجھ سے وفاداری نبھا رہا ہے۔۔۔۔۔دخان کو الہی بخش پر بہت غصہ اتا ہے۔۔۔۔۔

اس نے یہ سب میرے پوچھنے پر بتایا ہے۔۔۔۔تجھے پتا ہے جب تو سوہا کو غصے سے دیکھتا تھا اور پھر سوہا فورا گھبرا جاتی تھی مجھے پتا نہیں کیوں تم دونوں پر شک ہوتا تھا میں پہلے خود ہی لگا رہا پتا لگانے میں مگر کوئی ثبوت میرے ہاتھ نہ لگا تبھی میں نے الہی بخش کو فون کیا اور اس سے پوچھا پہلے تو وہ منا کرتا رہا مگر پھر میں نے سختی سے پوچھا تو اس نے الف سے ی تک مجھے سب بتا دیا اور ابھی تم لوگوں کے انے سے پہلے جب میں نے اسے فون کیا تو اس نے پتا ہے کیا بتایا۔۔۔۔احد غصے سے اسے دیکھ کر پوچھتا ہے جس پر وہ بھی چہرے پر اٹھائے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں الہی بخش دخان اور سوہا آے ہیں وہاں خریت تو ہے۔۔۔۔احد فون کان سے لگاے کہتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں چھوٹے صاحب کوئی خریت نہیں ہے۔۔۔الہی بخش کی فکرمندی سی آواز گونجتی ہے جس پر احد بھی ٹینشن میں آجاتا ہے۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔ صاحب جی جب میں گھر میں آیا تو ایسا لگا کہ گھر میں کسی کی سالگرہ کی ہے مگر پھر دیکھا کہ نیچے کیک گرا ہوا ہے اور جب اوپر سے آوازیں سنی صاحب اور سوہا کی تو میں فورا اوپر کی طرف بھاگا اور میں چھپ کر ان کی ساری باتیں سن لی مگر جب صاحب جی سوہا کو طلاق دینے لگے تو مجبورا مجھے وہاں جانا پڑھا۔۔۔۔اور اب جب وہ دونوں چلے گئے ہیں تو میں نیچے آیا تو دیکھا اسٹور کا دروازہ کھولا ہوا ہے اندر گیا تو سارا سامان اولٹ پولٹ پڑا تھا جیسے کسی نے بیٹھنے کی جگہ بنائی ہو۔۔۔۔۔

احد اپنی اور الہی بخش کی بات بتا کر دخان کا منہ دیکھتا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ میرا اور اس کا معملہ ہے تو یا کسی کو بھی بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔دخان کہتا بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

دخان نہ کر ایسا مت دے اس کو تکلیف یہ نہ ہو کہ ایک دن تجھے پچھتانا پڑے۔۔۔۔احد افسوس سے کہتا ہے جسے سن کر وہ ہنس دیتا ہے۔۔۔۔

پچھتاؤ گا اور وہ بھی میں۔۔۔دماغ خراب ہے کیا تیرا رابعہ کا بدلہ لے کر مجھے بہت سکون ملتا ہے۔۔۔۔۔

دخان تو کچھ نہیں جانتا تو پانچ سال ہمارے ساتھ نہیں تھا رابعہ نے بھی اچھا نہیں کیا تھا اور جو باتیں ہمیں پتا ہیں وہ------

او شٹ آپ میرے سامنے میری بہن کو برا بول رہا ہے------دخان غصے سے کھڑا ہوکر کہتا ہے------

میں برا نہیں ٹھیک کہہ رہا ہوں تو رابعہ کی وجہ سے ایک ایسی لڑکی کو تکلیف دے رہا ہے جو تجھ سے محبّت کرتی ہے جو تیری ہر ازیت چپ چاپ ہوکر سہ لیتی ہے------احد بھی غصے سے کہتا ہے-----

احد یہاں سے دفعہ ہوجا ورنہ بلاوجہ تیری اور میری لڑائی ہوجاے گی------دخان اس کی باتوں سے تنگ اکر کہتا ہے------

میں دفعہ تو ہوجاؤ گا مگر ایک بات تجھے بتا دوں دخان درانی ایک دن تو تڑپے گا-----تو ٹرپے گا سوہا کے لئے دیکھنا وہ ایک دن تجھ سے بہت دور ہوجاے گی ایک دن آے گا جب وہ تجھ سے شدید نفرت کرے گی اور تو رویے گا اس کے لئے تو اپنے لئے اس کی نظر میں نفرت دیکھ کر رویے گا اور جب اسے تیرے آنسوں کی بھی قدر نہیں رہے گی اور دیکھنا ایسا ہوگا میں بھی یہی ہوں تو بھی یہی ہے-----احد غصے سے کہہ کر کمرے سے چلا جاتا ہے اور دخان کو جیسے چپ سی لگ جاتی ہے------

میں کیوں رونے لگا اس کے لئے رویے گی تو وہ۔۔۔۔۔۔دخان خود سے کہتا مسکراتا ہوا صوفے پر بیٹھ جاتا ہے اور اپنی جلی ہوئی سگریٹ کو اٹھاکر ہونٹوں سے لگاتا صوفے کی پوشت سے ٹیگ لگا کر آنکھیں موند لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے کپڑے تے لگارہی ہوتی ہے وہ کپڑے کو تے لگاتے ہوے رات کے بارے میں سوچ ہی رہی ہوتی ہے کہ بانو بی اس کے کمرے میں اکر جلدی سے دروازہ بند کرے اس کے پاس آتی ہیں جس پر وہ انھیں حیرانگی سے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا بانو بی اتنی جلدبازی میں کیوں آرہی ہیں سب خریت تو ہے نہ۔۔۔۔۔وہ بانو بی کو اپنے پاس سانس بھولتا بیٹھتے دیکھ پوچھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

میری تو خریت ہے۔۔۔۔تو اپنی بتا۔۔۔۔۔صاحب جی کل تجھے کیوں لاہور لے کر گئے تھے۔۔۔۔۔بانو بی پوچھتی ہے تو وہ ایک لمبی سانس لیتی ہے۔۔۔۔۔

بانو بی کو سوہا اور دخان کے نکاح کا پتا چل چکا تھا جب سوہا بیمار ہوئی تھی اور دخان اس کے کمرے میں گیا تھا تب بانو بی سوہا کو دیکھنے آرہی تھی کہ دخان کو سوہا کے پاس بیٹھا دیکھ اور اس کے منہ سے الفاظ سن کر وہ حیران رہ گئی تھی اور پھر اگلی ہی صبح انہوں نے سوہا سے پوچھا تھا جس پر سوہا تو پہلے منا کرتی رہی مگر بانو بی کے اسرار پر اس نے سب بتا دیا کہ کیسے وہ ایک بدلے

کی بھید چڑی ہے اور تب سے جو کچھ ہوتا وہ بانو بی کو بتاتی تھی جس پر بانو بی اس کے اور دخان کے رشتے کے لئے دعا کر دیتی تھی اور وہ بوڑھی ملازمہ اور کر بھی کیا سکتی تھیں-----

بانو بی کل میری سالگرہ تھی جو دخان نے بہت اچھی منائی---سوہا مسکراتے ہوے کہتی ہے تو بانو بی بھی مسکرا دیتی ہیں-----

چلو شکر ہے اس مالک کا کہ صاحب جی کے دل میں رحم تو آیا-----ویسے خیر سے کتنے برس کی ہوگئی ہے------بانو بی دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر کہتی اس سے پوچھتی ہیں-----

بائیس کی-----

ماشاللہ اللہ تم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے-----بانو بی اس کے سر پر ہاتھ رکھے دعا دیتی ہیں جس پر وہ طنزیہ ہنس دیتی ہے----

کل روہان بھائی بھی ملے تھے------

اچھا کب کہاں صاحب جی نے تو نہیں دیکھا-----بانو بی کو پتا تھا تبھی پوچھتی ہیں جس پر وہ کپڑوں کو سائٹ پر کر کے انھیں دیکھ کر ساری بات بتاتی ہے------

کیا----صاحب جی نے تیرے ساتھ اتنا کچھ کیا اور تو اب بھی ہنس رہی ہے--- تو اب بھی اس ظالم کے ساتھ رہے گی لڑکی چھوڑ دے ایسی محبّت یہ بس دکھ دیتی ہے اپنی حالت دیکھی ہے تو نے اور تو اس کے لئے اپنے بھائی کو چھوڑ رہی ہے------بانو بی اس کے مسکرانے پر

غصے سے کہتی ہیں جس پر وہ بانو بی کو دیکھ کر کپڑے اٹھائے الماری کی طرف جاتی ہے جبکہ مسکان اب بھی موجود تھی ہونٹوں پہ-----

کس نے کہا میں اپنے بھائی کو چھوڑ رہی ہوں میں نہیں چھوڑ رہی میں نے ویسے ہی کہا تھا دخان کو وہ مجھ سے چھوٹ بول کر نکاح کر سکتے ہیں میں جھوٹ بول کر نکاح جوڑ نہیں سکتی-------سوہا الماری کا پٹ بند کرتی بانو بی کے پاس اکر بیٹھتی ہے------

وہ تو ٹھیک ہے سوہا مگر اپنی زندگی خراب مت کر بیٹا چھوڑ دے اس انسان کو جسے تیری قدر نہیں تو جوان ہے ابھی پوری زندگی پڑی ہے خوبصورت بھی اور معصوم بھی تجھے تو کوئی بھی مل جائے گا------

مگر بانو بی وہ میرا ظالم ہمسفر تو نہیں ہوگا نہ------بانو بی کی بات پر وہ ہنستے ہوے کہتی ہے-------

مجھے لگتا ہے تو پاگل ہوگئی ہے تبھی اسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہے----

اچھا-----سوہا ان کی بات سنے بس یہی جواب دیتی ہے-------

سوہا مت کر اس سے محبّت سوہا-----

نہیں ہے اب محبّت اب محبّت کے نام سے بھی نفرت ہوگئی ہے------وہ چیخ کر کہتی ہے تو بانو بی حیرت سے اسے دیکھتی ہیں کہ یہ بات سوہا کہہ رہی ہے پھر وہ لمبی سانس لے کر ان کے پاس بیٹھتی ہے-----

بانو بی نہیں ہے مجھے اب اس سے محبّت نفرت ہے اب مجھے دخان سے کب تک محبّت نبھاتی کب تک محبّت کے نام کو دخان کے ساتھ جوڑ کر ذلیل کرتی اب بس ختم محبّت اب نہیں ہے مجھے دخان سے محبّت اب جو لفظ ہوتا ہے نہ ایک نفرت اب کل سے میں دخان کے لئے وہ محسوس کررہی ہوں------

تو پھر تو اس کے سامنے اتنے ترلے کیوں ڈال رہی تھی کیوں نہیں لی پھر اس سے طلاق-----

بانو بی اس کی بات سن کر کہتی ہیں----- یہ بھی بہت جلد پتا چل جائے گا آپ کو خیر ابھی آپ دعا کرے گا کہ مجھے کبھی دخان سے محبّت نہ ہو بلکہ ایک یہ دعا کرئے گا کہ مجھے دخان سے شدید نفرت ہوجاے کل جو کچھ دخان نے میرے ساتھ کیا نہ اس سے مجھے نفرت ہوگئی ہے اور دعا کرئے گا کہ میں ہمیشہ اپنی نفرت میں قائم رہوں آمین------وہ خود ہی کہتی کھڑی ہوتی ہی ہے کہ سر میں دوبارہ وہی صبح والا درد اٹھتا ہے جس سے وہ واپس بیٹھ جاتی ہے-------

کیا ہوا تو ٹھیک تو ہے-----بانو بی اسے یو سر پہ ہاتھ رکھے بیٹھتا دیکھ پوچھتی ہیں-----

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔آجاے بانو بی رابعہ کا کمرہ صاف کرنا ہے مہمانوں کے لئے۔۔۔۔وہ سمبھالتی کھڑی ہوکر کہتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں پہلے تو میرے ساتھ چل۔۔۔۔بانو بی اس کی چادر اٹھا کر اسے دیتی ہیں جسے وہ نہ سمجھی سے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

کہاں۔۔۔۔

ڈاکٹر کے پاس یہ درد بعد میں نقصان دے ہوتے ہیں۔۔۔۔

نہیں میں نہیں جارہی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔وہ فورا سے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر کہتی ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں جاکے بڑی بیگم صاحبہ سے کہتی ہوں وہ ہی تجھے کہیں گی۔۔۔۔بانو بی کہتی باہر کی طرف جاتی ہیں تو مجبورا سوہا ان کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا میں چلتی ہوں آپ دادی کو نہ کہیں۔۔۔۔وہ دوبارہ سے چادر اوڑتی ان کے ساتھ کمرے سے باہر جاتی ہے اگر دادی کو بتاتی تو مطلب پوری حویلی جو پتا چلتا۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا ڈاکٹر)جو عمر میں 34 سے 36 کے لگ رہے تھے (کے سامنے بیٹھی ٹیبل پر رکھیں پین کو دیکھ رہی تھی اور ڈاکٹر کب سے سوہا کی رپورٹ پڑھ رہے تھے جبکہ بانو بی فکرمندی سے ڈاکٹر کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

بلاخر ڈاکٹر رپورٹ پڑھ کے اپنا چشمہ اتار کر سامنے ٹیبل پر رکھتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کو اپس میں ملا کر سامنے ٹیبل پر رکھیں سوہا سے مخاطب ہوتے ہیں------

سوہا-----آپ کو پتا ہے آپ کو کیا بیماری ہے-----ڈاکٹر پوچھتے ہیں تو وہ سر اٹھا کر انھیں دیکھ کر مسکراتے ہوے اثبات میں سر ہلاتی ہے-------

پھر بھی آپ ریلکس ہیں حیرت ہے مجھے آپ پر------ڈاکٹر حیرت سے بولتے ہیں------

کیا بیماری ہے اسے-----بانو بی کو جب کچھ سمجھ نہیں اتا تو پوچ لیتی ہیں جس پر ڈاکٹر سوہا کو دیکھتے ہے جو نفی میں سر ہلاتی ہے جس پہ ڈاکٹر ایک گہری سانس لے کر ان کی طرف متواجہ ہوتے ہیں------

انہیں-----برین ٹیومر ہے مطلب ان کے دماغ میں رسولی ہے-----

کیا-----اسے----مگر-----

زیادہ فکر کی بات نہیں ہے کیونکہ یہ ابھی کچھ مہینے پہلے ہی ان کے دماغ میں پیدا ہوئی ہے ابھی ان کا علاج دوائیوں سے ممکن ہے-----ڈاکٹر کہتے ہیں تو بانو بی کو تھوڑا حوصلہ ہوتا ہے مگر تھوڑا-----

میں کچھ میڈیسن لکھ رہا ہوں آپ نے روز لینی ہے ایک دن کا ناغہ بھی نہیں کرنا اور نہ ہی کوئی ٹینشن لینی ہے۔۔۔۔۔ڈاکٹر پرچی لکھتے ہوے کہتے ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

اور پلیز اپنی بیماری کو سیریس لیں ورنہ یہ موت کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے آپ خوش قسمت ہیں جو آپ کو پہلے پتا چل گیا ورنہ لوگوں کو تو آخری اسٹیج پر اکر پتا چلتا ہے۔۔۔۔ڈاکٹر اسے پرچی دیتے ہوے کہتے ہے جس پر اثبات میں سر ہلاتی کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا تجھے کب پتا چلا تھا اس بیماری کا۔۔۔بانو بی باہر اکر پوچھتی ہیں۔۔۔۔۔

جب بارش میں میں بیہوش ہوگئی تھی تب ڈاکٹر نے میرے ٹیسٹ کیۓ تھے جس کی رپورٹ کسی نے نہیں پڑی تھی یہاں تک کہ ڈاکٹر نے خود بھی نہیں مگر کچھ ہفتے پہلے میں نے وہ رپورٹ پڑلی تھی تب مجھے پتا چلا کہ مجھے یہ بیماری ہے۔۔۔۔۔۔وہ ان کے ساتھ چلتی ہوئی کہتی ہے۔۔۔۔۔

صاحب جی سے طلاق نہ لینے کا مقصد یہ تھا اور اگر یہ تھا تو اس سے انھیں کیا فرق پڑے گا۔۔۔۔بانو بی کہتی ہے تو وہ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

اس سے انھیں کوئی فرق نہیں پرے گا مگر مجھے پڑے گا۔۔۔وہ کہتی اگے کی طرف چلتی ہے جبکہ بانو بی اس کی بات کو نہ سمجھ کر اس کے پیچھے جاتی ہیں۔۔۔۔۔

سوہا بانو بی کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھی جوس کے گلاس کو دیکھتی اس پر ہلکے ہلکے ہاتھ پھر رہی تھی جبکہ بانو بی کب سے اس کے بولنے کی منتظر جوس کا گلاس ختم کر چکی تھیں بلاخر ایک طویل خاموشی کے بعد سوہا ایک گہری سانس لے کر بولنا شروع کرتی ہے------

جب دخان سے نکاح ہوا مجھے اس وقت بھی ان میں کوئی دلچسپی نہیں تھی مگر پھر دخان کی محبّت----- وہ کہتی طنزیہ ہنستی ہے-----اوو سوری----- جھوٹی محبّت دیکھ مجھے ان کی محبّت پر یقین آگیا تھا میں سوچتی تھی کہ یار بندا بلکہ میرا شوہر ہے تو اس میں کیا گناہ ہے کہ میں ان کے ساتھ کہیں بھی جاؤ مگر دخان کی ایک بات اچھی تھی کبھی انہوں نے میرے ساتھ ایسی کوئی حرکت نہیں کی جس سے میری بدنامی ہو اور مجھے ان کی یہی بات اچھی لگتی تھی تبھی میں بھی ان سے سچی محبّت کرنے لگ گئی مگر قسم سے میری محبّت سچی تھی اس میں کوئی کھوٹ نہیں تھا-----وہ کہتی بانو بی کو ایسے بتاتی ہے جیسے یقین دلانا چاہتی ہو جس پر بانو بی اثبات میں سر ہلاتی ہیں------

پھر جب مجھے پتا چلا کہ یہ نکاح یہ محبّت تو ایک بدلہ تھا اس میں دور دور تک کہیں سچائی تھی ہی نہیں مگر پھر بھی پتا نہیں اس وقت مجھے ان سے نفرت نہیں ہوئی-----وہ کہتی نظر اٹھا کر بانو بی کو دیکھتی ہے------

پھر دخان مجھے حویلی لے آے میں سمجھی تھی کہ حویلی والے بھی دخان کی طرح ہونگے مگر نہیں وہ بلکل دخان سے مختلیف ہیں وہ دخان کی طرح دو چہرے نہیں رکھتے سب بہت اچھے ہیں------خیر میں بھی کیا لے کر بیٹھ گئی------وہ آخر میں کہتی نیم سا مسکراتی ہے اور پھر ایکدم ہی اس کی آواز بھاری ہوجاتی ہے-----

کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کیوں میں نے دخان سے محبت کی کیوں ان کی جھوٹی محبت پر آنکھیں بند کرے یقین کرا کاش--- کاش اس وقت ان کی جھوٹی و فرضی محبت اور خوشیوں کو سمجھ جاتی تو آج یو برباد نہیں ہوتی آج یو بیٹھی خود کو کوس نہیں رہی ہوتی مجھے اب خود پر بھی غصہ اتا ہے دل کرتا مار دوں خود کو-----بے رحمی سے ختم کردوں ساری یادوں کو جو دخان کے ساتھ گزاری تھیں------وہ روتے ہوے کہتی ہے جبکہ بانو بی دکھ اور نم آنکھوں سے اس بدقسمت کو دیکھتی ہیں جسے دخان نے برباد کردیا ہے-----

آپ نے پوچھا تھا نہ کہ میں نے دخان سے طلاق کیوں نہیں لی جبکہ میں اس سے اب نفرت بھی کرنے لگ گئی ہوں-----وہ سمبھلتی اپنے آنسو صاف کرے بانو بی سے پوچھتی ہیں جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ہے------

مجھے دخان سے نفرت ہوگئی ہے مگر پوری طرح سے نہیں ہوئی-----لیکن محبّت اب نہیں ہے----وہ آخر میں بتا بھی دیتی ہے کہ کہیں بانو بی محبّت نہ سمجھے------

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا سوہا کہ تو کہنا کیا چاہ رہی ہے ایک جگہ تو کہہ رہی ہے محبّت نہیں ہے اور ایک جگہ کہتی ہے کہ نفرت پوری طرح سے نہیں ہوئی مطلب اس بات کا------بانو بی کو واقع اس کی باتیں بلکل سمجھ نہیں آرہی تھیں------

بانو بی نفرت کی تین سیڑیاں ہوتی ہیں اگر ان تینوں کو چڑ جاؤ نہ تو نفرت شدید ہوجاتی ہے مگر میں ابھی بس دو پر چڑ سکی ہوں-----وہ ان کی بات پر مسکرا کر کہتی ہے جسے بانو بی اب نہیں سمجھ پاتی مگر پھر وہ وضاحت کرتی ہے-----

نفرت کی پہلی سیڑی میں ہمیں اس شخص کی باتوں سے اس کے ساتھ گزارے ہر لمحیں ہر شام سے نفرت ہوجاتی ہے جو مجھے ہوگئی ہے مجھے دخان کے ساتھ گزارے ہر لمحے سے نفرت ہے اب-----وہ نفرت سے یہ بات کہتی ہے-----

پھر آتی ہے نفرت کی دوسری سیڑی جس میں ہم اس شخص کے ساتھ رہنا بھی پسند نہیں کرتے ہمیں نفرت ہوتی ہے جب وہ شخص ہمارے سامنے ہوتا ہے اور میں بھی دخان کے لئے یہ محسوس کرتی ہوں-----

تیسری اور آخری سیڑی میں ہمیں اس شخص کے نام سے نفرت ہوتی ہے جس پر میں ابھی نہیں پہنچی اور شاید جب تک پہنچو اس وقت اس دنیا میں ہی نہ رہو-----وہ زخمی سا مسکراتی ہے------

اللہ نہ کرے سوہا تجھے کچھ ہو دیکھنا تو بلکل ٹھیک ہوجاے گی۔۔۔بانو بی اس کی بات سن کر فورا کہتی ہیں۔۔۔۔

میں نے دخان سے طلاق اس وجہ سے نہیں لی کیونکہ مجھے اس کے نام سے ابھی نفرت نہیں ہوئی میں چاہتی ہو۔۔۔وہ کہتی ہے تو آنسو کا ایک گھولہ اس کے گلے میں اٹکتا ہے جس پر وہ نظریں نیچی کرلیتی ہے جبکہ بانو بی اسے چپ نہیں کرواتی وہ چاہتی ہیں وہ بول لے جیسے وہ چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں کہ جب میری قبر پر تختی لگائی جائے تو اس پر لکھا ہو۔۔۔۔۔مرحومہ زوجہ دخان۔۔۔۔۔وہ یہ کہتی اپنی چادر سے آنسو صاف کرتی ہے جبکہ آنسو روکنے کے چکر میں ہونٹ کپکپارہے ہوتے ہے اور اس کی بات سن کر بانو بی بھی اپنے آنسو نہیں روک پاتی۔۔۔۔۔

سوہا نہ کر ایسی باتیں تجھے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔

بانو بی میں تھک گئی ہوں مجھ سے اور نہیں برداشت ہوتی ازیت اور اب جب خدا نے ایسے موقع دیا ہے تو ایسے ہی ٹھیک ہے میں خوش ہوں۔۔۔۔وہ پہلے روتے ہوے اور پھر مسکراتے ہوے بانو بی کو دیکھ کر بولتی ہے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا تجھے میں حویلی والوں کو بتاؤ گی دیکھنا وہ تیرا علاج کروا دینگے اور پھر تو جب ٹھیک ہوجاے گی نہ تو تو خود صاحب جی کو خلا کے پیپر بھجیو۔۔۔۔۔۔

نہیں بانو بی آپ کسی کو کچھ نہیں بتائے گی آپ کو میری قسم۔۔۔۔۔۔وہ فورا ان کی بات سن کر منا کرتی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں سوہا میں بتاؤ گی تو اپنی قسم واپس لے۔۔۔۔۔۔۔بانو بی نے بھی ٹھان لی تھی بتانے کی۔۔۔۔۔

نہیں میں قسم واپس نہیں لونگی میں دوائیاں لونگی نہ پھر ٹھیک ہوجاؤ گی بس آپ کسی کو کچھ نہیں بتائے گی پلیز۔۔۔۔۔۔وہ ان کا ہاتھ پکڑ کے منت کرتی ہے تو بانو بی اسے دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتی ہیں۔۔۔۔۔

مگر تو دوائیاں لے گی وعدہ کر ورنہ میں بتا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں میں لے لیا کرو گی بس آپ اپنے وعدے پر قائم رہیے گا۔۔۔۔۔۔وہ اس کی بات کاٹ کر کہتی کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں اور تو اب کبھی مرنے مرانے کی باتیں مت کرنا اگر کی تب بھی میں بتا دونگی۔۔۔۔۔بانو بی ایک اور دھمکی دیتی ہیں جس وہ ہنستی ان کا ہاتھ پکڑے ریسٹورنٹ سے باہر آتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان۔۔۔کہا جارہا ہے۔۔۔۔۔دادی دخان کو باہر جاتا دیکھ کہتی ہے جس پر وہ جاتا جاتا رک کر دادی کے پاس اتا ہے۔۔۔۔۔

دادی بے فکر رہے لاہور نہیں جارہا اب احد کی شادی کے بعد ہی جاؤ گا۔۔۔وہ ان کے پاس تخت پر بیٹھ کر کہتا ہے جس پر دادی مسکرا دیتی ہیں۔۔۔۔

مجھے تجھ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔

جی کہیں۔۔۔۔

ابرار) زمیش کے والد (کا فون آیا تھا کہہ رہا تھا کہ احد کی شادی میں دخان اور زمیش کا نکاح ہی کردو اچھا ہے نہ نکاح کے پاک بندھن میں بندہ جائے گے بچے۔۔۔۔دادی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے کہتی ہیں جس پر دخان خاموش ہوجاتا ہے۔۔۔۔

شادی بھلے ایک سال بعد کردے گے۔۔۔۔دادی اسے کچھ نہ بولتا دیکھ کہتی ہیں۔۔۔۔

دادی ابھی میرا کوئی ارادہ نہیں ہے میں سال بعد کرلونگا۔۔۔۔۔دخان دادی کو دیکھیں کہتا ہے جس پر دادی خفہ سی پیچھے منہ کر کے بیٹھ جاتی ہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے جیسے تیری مرضی۔۔۔۔

دادی ناراض کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔۔دخان دادی کو ایسے دیکھ پیار سے کہتا ہے۔۔۔۔

نہیں تو کر لے اپنی مرضی میری تو کسی کو فکر ہی نہیں ہے پتا ہے سب سے زیادہ میں تجھ سے پیار کرتی ہوں میں چاہتی ہوں کہ میں مرنے سے پہلے تیرے بچے دیکھ لوں انھیں اپنی گود میں اٹھا سکو۔۔۔۔دادی حسرت سے کہتی ہیں تو دخان ہنس دیتا ہے۔۔۔۔

تو ہنس کیوں رہا ہے۔۔۔۔۔دادی اسے دیکھ غصے سے پوچھتی ہیں۔۔۔۔۔

دادی ابھی بھی آپ میرا نکاح کرے گی رخصتی نہیں تو میرے بچوں کی فکر لگ گئی ابھی احد کی ہونے دیں ابھی اس کے بچوں کو گود میں لئے گا اور ابھی آپ نے میرے بچوں کی شادی بھی کرنی ہے تو اس کی فکر نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہوگا۔۔۔۔۔۔دخان دادی کی گود میں سر رکھ کر پیار سے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان بس نکاح کرلے میں اور کچھ نہیں بولو گی میری ایک بات مان لے۔۔۔۔۔دادی اس کے بالوں میں ہاتھ پھرتے ہوے پیار سے کہتی ہے جس پر دخان اٹھ کر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

دادی۔۔۔۔

اس کے بعد کسی بات کی ضد نہیں کرو گی بس نکاح کرلے۔۔۔۔۔دادی مظلوم سا منہ بنا کر کہتی ہے تو دخان کسی سوچ میں پر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

بول دخان تیری خاموشی کو میں ہاں سمجھو نہ۔۔۔۔۔دادی آنکھوں میں امید لے کر پوچھتی ہیں جس پر وہ نیم مسکان کے ساتھ اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔

مگر شادی کے لئے مجھے فورس مت کریے گا شادی میں اپنی مرضی سے کرو گا۔۔۔۔۔وہ کہتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں شادی تو اپنی مرضی سے کرنا۔۔۔اب احد کے والیمے میں تیرا نکاح رکھ دیتے ہیں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔دادی کہتی ہے تو وہ اثبات میں سر ہلاتا باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا پھر سے کہہ رہی ہوں دوائی یاد سے لینی ہے۔۔۔۔۔بانو بی سوہا کو پورے راستے یہی سمجھا کر آرہی تھی اور اب بھی وہ اسے یہی بتا رہی تھی کہ دخان سامنے سے اتا دیکھتا ہے جس پر وہ خاموشی سے اندر کی طرف جلدی سے نکل جاتی ہیں جبکہ سوہا جلدی نہیں کرتی وہ ویسے ہی سر جھکائے اندر کی طرف بڑتی ہے۔۔۔۔۔

روکو۔۔۔۔کہاں سے آرہی ہو۔۔۔۔۔دخان سوہا کو دیکھ کر روکتا ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر کے پاس گئی تھی۔۔۔وہ اسے سر اٹھا کر جواب دیتی ہے۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔دخان ماتھے پر بل لا کر پوچھتا ہے۔۔۔۔

میں نے کپڑے دیے تھے اسے وہی پوچھنے گئی تھی کہ سل گئے یا نہیں۔۔۔سوہا اس کے بے تکے سوال پر چڑ کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا سل گئے پھر۔۔۔۔دخان بھی پینٹو کی جیب میں ہاتھ ڈالتا پوچھتا ہے۔۔۔۔

ہاں سل گئے۔۔۔سوہا کہتی اندر کی طرف جاتی ہے کہ دخان اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے جسے وہ حیرت سے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

تم ایک گانا یاد کرلو بہت جلد تم وہ گانے والی ہو۔۔۔۔دخان اسے اپنے سامنے کرے کہتا ہے جس پر سوہا نہ سمجھی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔

میں نکاح کر رہا ہوں زمیش کے ساتھ احد کے والیمے والے دن تو تم وہ گانا یاد کر لینا۔۔۔یار کون سا ہے وہ۔۔۔۔۔دخان ماتھے پر ہاتھ رکھے سوچتا ہے اور سوہا کو اس کی بات سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ وہ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

ہاں ساجن تیری دلہن سجاؤں گی۔۔۔۔وہ والا۔۔۔دخان یاد انے پر مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں گانا یاد کر لوگی مگر ساجن زمیش کے ساتھ میری طرح جانوروں والا سلوک مت کرنا میں تو محبّت کرتی تھی سہ لی وہ لڑکی بہت تیز ہے پورے خاندان میں تمہیں بدنام کر دیگی اور پھر تم کسی کو منہ دیکھانے کے بھی قابل نہیں رہو گے۔۔۔۔سوہا مسکراتے ہوے سخت لہجے میں اسے کہتی اندر کی طرف بڑتی ہے کہ دخان اس کا بازو دباچ کر حویلی کے پیچھے کی طرف لے کر جاتا ہے کہ سوہا تھوڑا چل کر اس سے اپنا بازو چھوڑوالیتی ہے۔۔۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔

تمہارے زیادہ پر نہیں نکل آیے۔۔۔۔۔یہ تم نے مجھے تم کیوں کہا شوہر ہوں تمہارا آپ سے بات کرو تمیز میں رہ کر۔۔۔۔۔۔دخان اس کے ہاتھ چھوڑوانے پر دوبارہ اس کا بازو پکڑئے غصے سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

تمیز سے بات ان سے کی جاتی ہے جو تمیز کے لائق ہوں آپ کو تو تمیز چھو کر بھی نہیں گزرتی۔۔۔۔۔سوہا زور سے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر غصے سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی ہے اور دخان تو سوہا کا یہ روپ دیکھ کر حیران ہی رہ جاتا ہے ابھی تو اس نے بہت حیران ہونا تھا یہ تو ایک چھوٹا سا ٹریلر تھا اس کے لئے۔۔۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے میرے نکاح کا سن کر تمہیں دکھ ہورہا ہے۔۔۔۔۔۔دخان ہنستے ہوے کہتا ہے جس پر وہ بھی طنزیہ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے دکھ زمیش کا ہورہا ہے جو آپ کے پلے بندھے گی۔۔۔۔۔سوہا اسے کہتی حویلی کے اندر کی طرف بڑتی ہے جس پر دخان غصے سے اس کی پشت کو گھورتا ہے۔۔۔۔۔۔اسے کہاں یقین آرہا تھا کہ سوہا اس سے ایسے بات کرے گی۔۔۔۔۔۔

○ ○

زمیش تم رہنے دو ہم کرلیں گے تم بھی اب ایک طرح سے دلہن ہو۔۔۔۔سوہا اس کے ہاتھ سے ڈسٹنگ کا کپڑا لے کر کہتی ہے۔۔۔۔

سوہا بانو بی مل کر رابعہ کا کمرہ صاف کر رہے تھے کہ زمیش بھی ان کے ساتھ ہاتھ بٹانے آگئی تھی۔۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں سوہا مجھے اچھا لگے گا تمہارے ساتھ کام کروا کر۔۔۔۔وہ دوبارہ اس سے کپڑا لے کر گلدستہ اٹھا کر اسے صاف کرتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا تو الماری صاف کردے اس میں جو فالتو چیزیں پڑی ہیں نہ انھیں باہر نکال دے۔۔۔۔بانو بی جالے صاف کرتی ہوئی کہتی ہیں تو سوہا الماری کی طرف جاتی ہے اور پھر الماری کا پٹ کھول کر کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

بانو بی یہ رابعہ کتنی پیاری تھی نہ۔۔۔۔وہ رابعہ کی ایک مسکراتی ہوئی تصویر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

ہاں پیاری بہت تھی مگر غصے کی بھی بہت تیز تھیں بلکل صاحب جی کی طرح۔۔۔۔بانو بی رابعہ کے بارے میں بتاتی ہیں۔۔۔۔

بانو بی مرنے والوں کی برائی نہیں کرتے وہ اچھی جگہ ہوتے ہیں۔۔۔۔سوہا ان کی بات سن کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے تو سمجھ نہیں آتی اتنی پیاری لڑکی کیسے خودخوشی کر سکتی ہے۔۔۔۔سوہا الماری میں سے چیزیں باہر نکالتے ہوے کہتی ہے کہ اس کی بات پر بانو بی اور زمیش مڑ کر اسے دیکھتی ہیں۔۔۔۔۔

کس نے کہا کہ رابعہ نے خودخوشی کی ہے۔۔۔۔بانو بی اس کی بات سن کر کہتی ہیں تو زمیش بھی ان کی بات کو درست سمجھ کر اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

کیا مطلب کس نے کہا۔۔۔۔دخان صاحب نے کہا تھا کہ۔۔۔۔۔سوہا ان کی بات پر نہ سمجھی سے کہتی ہے جس پر بانو بی فورا بات کاٹ کر۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں خودخوشی کی تھی رابعہ نے۔۔۔۔وہ نظریں چرا کر کہتی ہے تو سوہا کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں۔۔۔۔۔

بانو بی کچھ چھپا رہی ہیں آپ۔۔۔۔وہ بانو بی کو دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں میں کیوں کچھ چھپاؤ گی تو جلدی سے صفائی کر پھر اور بھی کام ہیں۔۔۔۔بانو بی جلدی سے کہتی باہر کی طرف جاتی ہیں جس پر سوہا زمیش کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

وہ مجھے بابا کو کال کرنی تھی تو میں کر کے آتی ہوں۔۔۔زمیش مسکرا کر کہتی باہر کی طرف جاتی ہے اور سوہا سوچ میں پڑ جاتی ہے کہ بانو بی نے ایسا کیوں کہا کے کس نے کہا رابعہ کے خودخوشی کی ہے۔۔۔۔۔

کیا بات ہو سکتی ہے۔۔۔۔سوہا سوچتی ہوئی الماری میں سے دوبارہ کچھ چیزیں نکالتی ہے کہ اس کے پاؤں کے اوپر کچھ گرتا ہے جسے وہ اٹھا کر دیکھتی ہے تو وہ خوبصورت سی پنک کلر کی ایک ڈائری ہوتی ہے۔۔۔۔

یہ کیا رابعہ کی ڈائری ہے۔۔۔۔وہ ڈائری کو ہاتھ میں لے کر دیکھتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ کچھ ہے جو حویلی والے دخان سے چھپانا چاہتے ہیں کیا ہے ایسا۔۔۔۔وہ بانو بی کی بات کو سوچ کر کہتی ہے۔۔۔۔

شاید اس میں کچھ ایسا ہو۔۔۔۔

سوہا تو نے ابھی تک الماری صاف نہیں کی۔۔۔۔وہ ابھی سوچ رہی ہوتی ہے کہ بانو بی فورا کمرے میں آتی ہیں جنھیں دیکھ کر وہ ڈائری اپنے پیچھے چھپاتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ہاں بس کر رہی ہوں۔۔۔۔

جلدی کر پھر اور بھی کام ہیں۔۔۔۔بانو بی کہتی باہر چلی جاتی ہے اور سوہا ڈائری کو لئے اپنے کمرے میں جاتی ہے اور کمرے میں اکر اسے اپنے بیڈ کے نیچے رکھ کر دوبارہ رابعہ کے کمرے میں اکر اپنا کام شروع کرتی ہے جو وہ چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔۔۔

○ ○

مجھے ماما کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔مجھے ماما کے پاس جانا ہے۔۔۔۔احمر کب سے روہان کی گود میں بیٹھا روتا ہوا بس یہی بولے جارہا تھا اور روہان کب سے اسے کبھی موبائل دیتا تو کبھی کوئی چیز دے کر بہلا رہا تھا مگر وہ کسی قیمت پر بھی چپ نہیں ہورہا تھا۔۔۔۔۔۔

روہان لے اؤ کشف کو پتا نہیں وہ بچی کہاں گئی ہوگی اس کا تو کوئی ہے بھی نہیں جس کے پاس وہ جائے گی۔۔۔۔آسیہ احمر کی حالت دیکھ کر روہان سے کہتی ہیں۔۔۔۔۔۔

امی وہ نہیں اے گی اس گھر میں اور بہت جگہ ہے اس کے رہنے کی رہ لے گی کہیں۔۔۔۔۔روہان ماتھے پر بل ڈالے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

روہان بیٹا جو ہوا اسے چھوڑ دو وہ تم سے معافی مانگ تو رہی ہے اسے اپنی غلطی کا احساس ہے بیٹا اسے معاف کرکے گھر لے اؤ دیکھو بچا کیسے رو رہا ہے اپنی ماں کے لئے۔۔۔۔۔۔

امی نہیں ہے اس کی غلطی کی کوئی معافی میں نہیں کر سکتا اس کو معاف اور یہ بچے میرے ہیں اس کے نہیں ہیں۔۔۔۔روہان کی آواز غصے سے تیز ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔۔

اپنے باپ کو کیا کہو گے سوچا ہے کچھ۔۔۔۔۔۔۔

ہاں جو سچ ہے وہ بتاؤ گا دیکھنا ابو بھی مجھے ہی ٹھیک کہیں گے۔۔۔۔۔۔۔اسے جیسے یقین تھا۔۔۔۔۔۔

روہان اپنے بچوں پر ترس کھاؤ بیٹا دیکھو تو اس کی کیا حالت ہوگئی ہے۔۔۔۔آسیہ احمر کو مسلسل روتا دیکھ کہتی ہیں۔۔۔۔

امی چپ ہوجاے گا یہ آپ اس کی فکر مت کرے میں سمبھال لونگا اسے۔۔۔۔روہان کہتا اسے لئے کھڑا ہوتا باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

دادو ماما نہیں آے گی کیا۔۔۔۔صفا روہان کے جانے کے بعد آسیہ سے پوچھتی ہے۔۔۔۔

نہیں آے گی بیٹا آپ کی ماما ابھی دادو آجاے نہ پھر ان سے کہنا ٹھیک ہے۔۔۔وہ اسے پیار کرتے ہوے کہتی ہے تو اثبات میں سر ہلادیتی ہیں۔۔۔۔۔۔

○ ○

یہ آپ کے کپڑے۔۔۔۔۔سوہا دخان کے کمرے میں اس کے استری شدہ کپڑے رکھ کر کہتی جاتی ہی ہے کہ دخان اسے روکتا ہے۔۔۔۔

تم نے گانا یاد کرلیا۔۔۔۔وہ سگریٹ کا ایک کش لگاتا ہوا مسکراتا ہوا پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں کرلیا۔۔۔وہ کہتی جانے لگتی ہے کہ کچھ یاد انے پر روکتی ہے۔۔۔۔

میں نے کل رات خواب دیکھا تھا کہ مجھے ایک جان لیوا بیماری ہوگئی ہے۔۔۔۔سوہا دخان کے سامنے کھڑے ہوکر کہتی ہے جس پر دخان کا ہاتھ سگریٹ پیتے ہوے روک سا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اگر مجھے ایسی بیماری ہوگئی تو۔۔۔۔آپ کا کیا ریکشن ہوگا۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہوے پوچھتی ہے جس پر دخان سگریٹ پھنک کر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے تمہیں کبھی ایسی بیماری ہو کچھ بھی ہے مگر۔۔۔مگر تم بیوی ہو میری بھلے ہی ظلم کرتا ہوں لیکن اتنا تو ہے تمہارے بارے میں برا کبھی نہیں سوچ سکتا کہ تمہیں کچھ ہوں ایسی باتیں منہ سے مت نکالا کرو۔۔۔۔دخان اسے بازوں سے پکڑ کے آرام سے کہتا ہے جس پر سوہا حیرانگی سے اسے دیکھتی ہے مگر پھر کچھ ہی دیر میں دخان کا قہقہ کمرے میں گونجتا ہے۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ایسا میں نہیں بولوں گا کسی خوش فہمی میں مت رہنا۔۔۔۔دخان دوبارہ بیٹھ کر اپنی پھینکی ہوئی سگریٹ اٹھا کر ہونٹوں سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے پتا تھا آپ کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتے۔۔۔۔۔سوہا اسے دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔

ہاں اگر اس دن تم میری بات مان لیتی تو پھر مجھے تمہارا دکھ ہوتا۔۔۔۔دخان سگریٹ کا دھواں ہوا کے سپرد کرے مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں آپ ایسے ہی ٹھیک ہیں۔۔۔سوہا کہتی باہر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

سنو۔۔۔

جی۔۔۔۔دخان کی آواز پر وہ بغیر مڑے کہتی ہے۔۔۔۔۔

اگر تمہیں کبھی ایسی بیماری ہو بھی گئی نہ تو مجھے ایک چیز کا دکھ ہوگا کہ کوئی میرا ظلم سہنے والا نہیں ہوگا بس اس سے زیادہ نہیں۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو سوہا اپنے آنسو پی کر بغیر اس کی طرف منہ کرے باہر کی طرف جاتی ہے اس ظالم سے وہ اور امید بھی کیا کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

روہان اپنے باپ کے سامنے سر جھکا کر بیٹھ بس اپنے باپ کی داٹ سنے جارہا تھا جبکہ احمر اب اپنے دادا کی گود میں چپ بیٹھا اپنے باپ کو اس کے باپ سے ذلیل ہوتے ہوے بھی دیکھ رہا تھا جبکہ صفا سیف اور آسیہ چپ چاپ کبھی روہان کو تو کبھی غفار کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں ترس نہیں آیا اس بچی پر کہ وہ کہا جائے گی تمہیں پتا بھی ہے اس کا کوئی نہیں ہے پھر بھی۔۔۔۔غفار غصے سے روہان کو دیکھ کر کہتے ہیں جو ایک نظر اپنے باپ کو دیکھ کر دوبارہ نظریں جھکا لیتا ہے۔۔۔۔۔۔

جب اسے میری بہن پر ترس نہیں آیا مجھے بھی نہیں آیا اور آپ لوگ مجھے کہہ رہے ہیں کوئی یہ کیوں نہیں دیکھ رہا کہ آج سوہا جس حال میں ہے وہ کشف کی ہی غلطی کی وجہ سے ہے نہ وہ رابعہ کے گھر والوں کو فون کرتی نہ آج یہ دن اتا۔۔۔۔۔روہان بھی غصے سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

کشف کا ارادہ ٹھیک تھا مگر طریقہ غلط تھا لیکن تمہیں اس کے ارادے کو دیکھنا چاہیے اس نے چاہا کے رابعہ کی عزت رہ جائے بس۔۔۔۔۔آسیہ بھی بات میں اپنا حصہ ڈالتی ہیں۔۔۔۔

یہ بہت اچھی عزت رکھی اس نے کے وہ مر ہی گئی۔۔۔۔روہان طنز کرتا ہے۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں پتا تم ابھی جاؤ اور اسے لے کر اؤ پتا نہیں کہاں ہوگی وہ کس حال میں ہوگی۔۔۔۔غفار اپنا فیصلہ سناتے ہیں جسے سن کر روہان اپنی جگہ سے کھڑا ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔

میں نہیں جاؤ گا اسے لینے آپ کو سوہا کا نہیں مگر مجھے ہے خیال سوہا کا کشف کی وجہ سے اس دخان نے میری بہن کا جینا حرام کردیا ہے۔۔۔۔۔

اگر تم ایسا کرو گے تو دخان اور تم میں کیا فرق رہ جائے گا اگر وہ تمہاری بہن سے بدلہ لے رہا ہے تو تم بھی اپنی بہن کا بدلہ کشف سے لے رہے ہو بلکہ تم دخان سے زیادہ قصوروار ہو اس نے تو چلو تمہاری بہن کو رہنے کے لئے چھت دی ہے تم نے کشف سے چھت ہی چھین لی یہ جانتے ہوے بھی کہ اس کا اس گھر کے علاوہ کوئی گھر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔غفار بھی غصے سے کھڑے ہوتے ہیں تو روہان شرمندا سا ہوجاتا ہے مگر پھر بھی اپنی بات پر قائم رہتا ہے۔۔۔۔

میں نہیں جاؤ گا اسے لینے وہ غلط ہے۔۔۔۔روہان بول کر اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے کہ غفار کی آواز پر رک جاتا ہے۔۔۔۔

اگر تم کشف کو واپس اس گھر میں نہیں لاؤ گے تو تم بھی اس گھر سے نکل جاؤ۔۔۔۔غفار کی بات پر روہان کے ساتھ آسیہ اور سیف بھی اپنے باپ کی طرف حیرت سے دیکھتے ہیں۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔روہان صدمے سے کہتا ہے۔۔۔۔

میں نے تمہیں معاف کشف کی وجہ سے کیا تھا کہ تم نے اپنی ہمسفر ایک اچھی لڑکی کو چنا ہے اگر وہ ہی نہیں ہے ادھر تو تمہاری بھی اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

ابو آپ اس کے لئے مجھے اس گھر سے نکال رہے ہے اپنے بیٹے کو جبکہ آپ کو پتا بھی ہے کہ اس نے کیا کیا ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں اپنے بیٹے کو گھر سے نکال رہا ہوں اگر وہ قصوروار ہے تو تم بھی اتنے ہی ہو اگر اس نے غلط کیا تو تم نے بھی تو رابعہ کے بارے میں نہ جانا اور کشف سے شادی کرلی تم بھی اگر اتنے اچھے تھے تو جاتے نہ رابعہ کے گھر کیوں نہیں گئے جاکہ پوچھتے اس سے کہ کیوں اس نے ایسا کیا۔۔۔۔۔غفار بھی روہان کو آئینہ دیکھا رہے تھے جس پر وہ چپ ہی رہا تھا۔۔۔۔۔

اب اس طرح میرے سامنے مت کھڑے ہو۔۔۔۔ جاؤ اور جاکر ڈھونڈو اسے اگر وہ ملی تو ہی واپس آنا ورنہ آج سے تمہارا اس گھر سے اور ان بچوں سے کوئی واسطہ نہیں۔۔۔۔۔غفار کی بات سن کر وہ پہلے اپنے باپ کو دیکھتا ہے اور پھر بچوں کو اور پھر غصے سے دروازے کی طرف پڑتا ہے۔۔۔۔

کشف کو اگر تم آج نہ لاسکے تو میں اسے کل ڈھونڈھنے جاؤ گا اور اگر میں اسے لایا تو تم پھر بھی اس گھر میں واپس نہیں اؤ گے تو بہتر ہے اسے ڈھونڈھنا۔۔۔۔غفار اس کا ارادہ سمجھ کر کہتے ہیں جس پر اپنا غصہ ضبط کرے باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا تو نے دوائی لی۔۔۔۔بانو بی سوہا کے کمرے میں اکر پوچھتی ہیں جو کوئی ڈائجسٹ لئے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

نہیں بانو بی ابھی لے لیتی ہوں۔۔۔۔وہ ویسے ہی ڈائجسٹ میں جھکی جواب دیتی ہے جس پر بانو بی اس کے ہاتھ سے ڈائجسٹ چھین کر اس کے سامنے بیٹھتی ہیں۔۔۔۔

ابھی میرے سامنے لو۔۔۔۔

بانو بی میں لے لونگی۔۔۔۔۔

نہیں ابھی میرے سامنے لو۔۔۔۔بانو بی جگ سے گلاس میں پانی ڈال کر اسے دیتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔۔

بانو بی آپ کو یقین نہیں کیا مجھ پر۔۔۔۔وہ پانی کا گلاس پکڑ کے کہتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں۔۔۔اب اگر نہیں لی تو میں جاکر سب کو بتاتی ہوں۔۔۔بانو بی اسے بلیک میل کرتی ہیں۔۔۔۔۔

اچھا لے تو رہی ہوں آپ اپنے وعدے سے تو نہ پھریں-----وہ سائیڈ ٹیبل کی دراز سے دوائیاں نکال کر پانی کے گلاس کو بانو بی کو پکڑاتی ہر ایک پتے سے ایک ایک گولی نکال کر بانو بی سے پانی کا گلاس لے کر ایک نظر بانو بی کو دیکھتی ہے------

چل لے بھی لے مجھے کیا دیکھ رہی ہے---اور دیکھا بس یہ چار ہی ہیں نہ-----بانو بی اسے کہتی دوائیاں چیک کرتی ہیں جو بس چار ہی گولیاں ہوتی ہیں-----

جی بس چار ہی ہیں-----سوہا کہتی دوائی کو بیزاری سے دیکھ کر منہ میں رکھتی پانی کا گلاس لبوں سے لگاتی ہے-----

چل اب تو سوجا میں چلتی ہوں-----وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتی باہر کی طرف جاتی ہیں اور سوہا انھیں جاتا دیکھ فورا واش روم میں بھگتی بیسن کے سامنے کھڑی ہوکر ساری گولیاں باہر نکال دیتی ہے-------

افف کتنی کڑوی تھیں-----منہ میں رکھنے کے باعث پورے منہ کا صواد ہی خراب ہوگیا تھا جو اس کے چہرے کے بدلتے نکش دیکھ ہی پتا چل رہا تھا-----

وہ نل کھول کر دو تین بار پانی سے کلی کرتی ہے تو منہ کا زیکا تھوڑا بہتر ہوتا ہے تو باہر آتی ہے------

سوری بانو بی میں نے آپ سے کیا ہوا وعدہ نہیں نبھایا۔۔۔۔وہ بیڈ پر بیٹھ کر خود سے کہتی ہے کہ کچھ یاد انے پر بیڈ سے اٹھ کر نیچے بیٹھ کر بیڈ کے نیچے جھانکتی ہے تو سامنے ہی اس کی مطلوبہ چیز مل جاتی ہے جسے وہ اٹھا کر بیڈ پر بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔

چلے جی پڑھتے ہیں آج رابعہ کی ڈائری دیکھتے ہیں کیا پتا چلتا ہے۔۔۔۔وہ رابعہ کی ڈائری کھول کر اسے پڑنا شروع کرتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

کشف کب سے سنسان سڑک کے کنارے بیٹھی رویے جارہی تھی نہ وہ دارالامان گئی اور نہ ہی کوئی اور جگہ وہ کافی دیر سے یہی بیٹھی رویے جارہی تھی وہ خود کے لئے نہیں وہ اپنے بچوں کے لئے رو رہی تھی وہ احمر کے لئے رو رہی تھی جو اس کے پاس انے کے لئے مچل رہا تھا وہ ابھی احمر کے بارے میں سوچ رہی ہوتی ہے کہ اسے اپنے برابر میں کوئی بیٹھتا ہوا محسوس ہوتا ہے جس پر وہ فورا ڈر کے اپنے بائیں طرف مڑکر دیکھتی ہے تو ایک تیس سالہ نوجوان منہ پر ماکس لگاے اسے ہی دیکھ رہا ہوتا جسے دیکھ وہ فورا کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

کوو۔۔۔کون ہو تم اٹھو یہاں سے۔۔۔۔کشف ڈرتے ڈرتے کہتی ہے جس پر وہ شخص اٹھا کر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا ہوکر اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

جوان لڑکی کا اس وقت یو سڑک پہ بیٹھنا ٹھیک نہیں ہے اور اگر لڑکی رو رہی ہو تو بلکل نہیں

اصل میں انسانی کتے بہت پھرتے ہیں تبھی------وہ نرم لہجے میں کہتا ہے------

ہاں جیسے تم ہونا-----وہ غصے سے اسے کہتی ہے جس پر کشف کو لگتا ہے کہ وہ ماکس کے پیچھے سے ہلکا سا مسکرایا ہو------

اگر میں انسانی کتا ہوتا تو ابھی تم یو آرام سے نہیں کھڑی ہوتی اور مجھے یو غصے سے تو بلکل نہیں دیکھ رہی ہوتی-----وہ اس کے غصے سے دیکھنے پر کہتا ہے-------

آجاؤ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دیتا ہوں------وہ اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کرتا ہے------

تم بھی انسانی کتے ہی ہو اور مجھے لگتا ہے بہت منجے ہوے ہو اور اپنے کام میں بہت ماہر بھی لگ رہے ہو------

کشف------کشف ابھی اسے اور بھی کچھ بولنے والی تھی کہ اسے اپنے پیچھے سے روہان کی آواز آتی ہے جس پر وہ مڑکر اسے دیکھتی ہے-------

روہان کشف کے سامنے ایک نوجوان کو کھڑا دیکھ اس کے تھوڑا قریب اکر ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھتا ہے------

یہ کون ہے-----روہان اس کی طرف دیکھ کر کشف سے پوچھتا ہے جس پر کشف تو کچھ نہیں مگر وہ شخص مسکرا دیتا ہے------

سوہا کب سے رابعہ کی ڈائری پڑھ رہی تھی مگر اسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نہ ملی کسی صفے پر اس نے اپنی اور دخان کی لڑائی کے بارے میں لکھا تھا تو کبھی اپنے بابا سے داٹ کھانے کے بعد اپنا رونا لکھا تھا سوہا ایسی ہی ہر صفے کو ہٹا ہٹا کے دیکھ رہی تھی کہ اسے ایک جگہ ایک خوبصورت سا دل اور اس میں ایک خوبصورت تقریبا بائیس سال کے لڑکے کی تصویر دیکھتی ہے جسے دیکھ سوہا کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں۔۔۔۔۔

یہ کون ہے اور اس کی تصویر۔۔۔رابعہ کی ڈائری میں کیا کر رہی ہے اس کی ڈائری میں تو بھائی کی تصویر ہونی چاہیئے تھی۔۔۔وہ یہی سوچتی ہے کہ اس کی نظر ایک صفے پر پڑتی ہے جہاں ریڈ مارکر سے بڑا بڑا (حالم) لکھا ہوتا ہے جس کا مطلب تھا کہ تصویر میں موجود لڑکے کا نام حالم ہے سوہا یہی دیکھ کر صفہ پلٹ کر پڑھا شروع کرتی ہے

Dear dairy.....

آج اتنے سالوں بعد حالم آیا ہے اور میں اتنی خوش ہوں کہ خوشی کی حد نہیں۔۔۔۔چلو آج میں تمہیں پتا دیتی ہوں حالم کون ہے ہر وقت بس میں ڈائری میں اس کا نام تو کبھی اس کی تصویر لگا دیتی ہوں مگر کبھی کھل کر ذکر نہیں کرتی۔۔۔۔

حالم میری محبّت ہے مجھے وہ بہت اچھا لگتا ہے اس کا پتا نہیں مگر میرے لئے وہ سب ہے------

سوہا یہ پڑھ کر حیران رہ جاتی ہے اور پھر مزید جاننے کے لئے اگے صفے پر پڑتی ہے-----

Dear dairy.....

حالم سے میری بہت اچھی دوستی ہوگئی ہے وہ بہت اچھا ہے کہتا ہے تم بہت اچھی ہو رابعہ تمہاری جیسی دوست قسمت سے ملتی ہے-----

سوہا ایسے بہت سے صفے پڑھ لیتی ہے جہاں رابعہ نے حالم کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کردیے تھے مگر اصل حیران تو وہ تب ہوتی ہے جب یہ پڑھتی ہے------

Dear dairy.....

آج مجھے بہت غصہ ہے حالم پر وہ آج میرے ہوسٹل مجھ سے ملنے آیا اور اس نے مجھے وہ کہا ہے جو کوئی بھی لڑکی اپنے محبوب کے منہ سے نہیں سننا چاہتی-----

اس نے کہا کہ اسے کشف اچھی لگتی ہے اور میں کشف سے بات کروکہ حالم تم سے شادی کرنا چاہتا ہے مجھے کشف آج بہت بری لگ رہی ہے دل کرتا ہے آج اس کا قتل کردو جو ایک یتیم خانے میں پلی لڑکی کیسے حالم کو پسند آسکتی ہے کیسے جبکہ میں اس سے لاکھ درجے اچھی ہوں

اس کا تو کوئی ہے ہی نہیں اگے پیچھے میں نے حالم کو یہ بتایا تو وہ کہتا ہے مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا------

سوہا کو پڑھ کے لگتا ہے کہ رابعہ نے انتہا غصے کے الم میں لکھا ہوگا وہ اس صفے کو پورا پڑھ کے اگے صفے پر جاتی ہے------

Dear dairy.....

آج کشف نے مجھے کہا کہ اسے روہان پسند ہے وہ محبّت کرتی ہے روہان سے اور مجھے یقین ہے اگر وہ روہان کو کہیں گی تو وہ مان بھی جائے گا مگر کیوں ہر اچھا لڑکا اسے ملے حالم تو مجھ سے دور ہوگیا ہے صرف کشف کی وجہ سے مگر اب میں کشف کو روہان کا نہیں ہونے دونگی میں روہان سے شادی کرو گی اور اسے بتاؤں گی کہ دیکھو ایسے تکلیف ہوتی ہے جب کوئی محبّت چھینتا ہے------

سوہا یہ پڑھ کر اپنا سر تھام کر بیٹھ جاتی ہے-----

یہ اللہ یہ کیا لڑکی تھی-----وہ کہتی دوسرا صفا پلٹتی ہے------

Dear dairy.....

آج میں روہان کے ساتھ بھاگ کر شادی کر رہی ہوں اور کشف کا منہ دیکھنے والا ہے وہ بس روہان کے سامنے اچھی بننے کے لئے ہمارے سامنے مسکرا رہی ہے------

حالم تو اپنی ماما کی پسند سے شادی کر رہا ہے اور مجھے یقین ہے بابا میری بھی شادی کرے گے تبھی کہیں نہ کہیں تو شادی کرنی ہے نہ تو پھر روہان سے کیوں نہیں اچھا ہے وہ پیارا بھی ہے اور سب سے بڑی بات روہان سے شادی کر کے کشف ہر وقت مجھے اور روہان کو دیکھ کر جلے گی جس پر مجھے بہت مزہ آے گا۔۔۔۔۔۔

سوہا کی بس ہوگئی تھی ڈائری پڑھ کے وہ سوچ رہی تھی کوئی ایسا بھی کرسکتا ہے۔۔۔۔۔

بھائی آپ لکی ہیں جو آپ کو کشف بھابھی ملی۔۔۔۔۔سوہا دل میں سوچتی اگے کا صفا پلٹتی ہے جو آخری تھا مطلب یہ رابعہ نے مرنے سے پہلے لکھا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

تم مسکرا کیوں رہے ہو بتاؤ کون ہو تم۔۔۔۔۔۔روہان اس شخص کی مسکراہٹ پر غصے سے کہتا ہے تو وہ شخص اب بھی مسکراتا ہوا ہی اپنا تعاروف کرواتا ہے۔۔۔۔۔۔

میں حالم ہوں یہاں سے گزر رہا تھا تو دیکھا یہ لڑکی اکیلے یہاں بیٹھی رو رہی ہے میں سمجھا شاید گھر کا راستہ وغیرہ بھول گئی ہوگی مگر یہاں اکر مجھے کچھ اور ہی لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔وہ کشف کو دیکھ کر کہتا ہے جو اب روہان کے برابر میں کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔۔۔چلو کشف۔۔۔۔۔روہان اسے غصے سے کہتا کشف کا ہاتھ پکڑے لے کر جاتا ہے کہ اس کی آواز پر رک جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

جب ہیرا ملا ہے تو قدر کرو اس کی ورنہ بہت سے لوگ تراس رہے ہیں قیمتی ہیرے کے لئے تم خوش قسمت ہو کہ ہیرے نے تمہیں خود چنا ہے ------حالم کی آواز پر روہان کے ساتھ کشف بھی مڑکر اسے دیکھتی ہے مگر حالم اب اپنی گاڑی کی طرف بڑھا ہوتا ہے------

اس نے کیا بولا تھا ہیرا----مطلب کیا-----روہان کشف کے ساتھ چلتے ہوے کہتا ہے جس پر کشف کچھ سال پیچھے چلی جاتی ہے-----

کشف مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تمہارے اگے پیچھے کوئی ہے بھی یہ نہیں مجھے بس تم اچھی لگتی ہو مجھے اور کچھ نہیں چاہیے------حالم کینٹین میں اس کے سامنے بیٹھا اسے سمجھا رہا تھا-----

دیکھو حالم میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں تو پلیز مجھے اب دوبارہ تنگ مت کرنا ورنہ مجبورا مجھے یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جانا پڑے گا اور مجھے امید ہے تم نہیں چاہو گے کہ میری پڑھائی خراب ہو-------کشف سخت لہجے میں کہتی ہے تو حالم اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے------

ٹھیک ہے میں اب کبھی تمہیں تنگ نہیں کرو گا اور نہ کبھی یہاں کا رخ کرو گا اگر میری بات سے تم ہارٹ ہوئی تو سوری-----وہ کہتا سیدھا یونی کے مین گیٹ کی طرف جاتا ہے-----

اس دن کے بعد آج کشف اسے دیکھ رہی تھی جو بلکل ویسہ ہی تھا مگر اب مسکراتا بہت تھا جبکہ پہلے ایسا نہیں تھا یہی سوچتے سوچتے کشف روہان کے ساتھ کار میں بیٹھتی ہے------

روہان آپ اب بھی ناراض ہیں۔۔۔۔۔وہ روہان کو غصے میں دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔۔۔
ناراض اپنوں سے ہوا جاتا ہے اور تم میری کچھ نہیں تو پلیز چپ ہوجاؤ میں تمہیں امی ابو کے کہنے پر لینے آیا ہوں ورنہ میں کبھی تمہیں لینے نہ اتا۔۔۔۔۔روہان اسے کہتا گاڑی سٹارٹ کرکے اگے بڑھا لیتا ہے اور کشف چپ ہوکر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔
ان کی گاڑی کے گزرتے ہی حالم ایک نظر روہان کی گاڑی کو دیکھ کر ایک گہری سانس لیتا اپنی گاڑی بھی اپنی منزل کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

Dear dairy.....
بابا این وقت پر وہاں پہنچ گئے تھے اور یو میں جا نہیں سکی اور دخان جب روہان کے گھر گیا تو اس کے گھر والوں نے مجھے کتنا اتنا برا بھلا کہا اور۔۔۔۔روہان نے کشف سے شادی بھی کرلی اس نے مجھے جلانے کے لئے مجھے اپنی پک سینڈ کی مجھے ان دونوں پر بہت غصہ ہے دل کر رہا ہے مار دوں دونوں کو۔۔۔۔۔
مگر خیر میری محبّت مجھے دوبارہ مل رہی ہے بابا نے میرا رشتہ حالم سے تے کردیا ہے میں گھر والوں کے سامنے تو منا کر رہی ہوں کہ مجھے روہان سے ہی کرنی ہے تاکہ وہ بھی سمجھے کہ ہاں

واقع بچی روہان سے محبّت کرتی تھی آج میں بہت خوش ہوں پرسو میں حالم کے نکاح میں آجاؤ گی پھر سب ٹھیک ہوجاے گا۔۔۔اب کشف سے کیا بدلہ لو حالم تو اب میرا ہونے جا رہا ہے نہ اب مجھے شدت سے انتظار ہے جمعے کا۔۔۔۔۔۔۔

سوہا اس کے آخری الفاظ پڑھ کے ڈائری بند کر دیتی ہے اور حیران بھی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اگر رابعہ خوش تھی تو وہ خودخوشی کیسے کر سکتی ہے۔۔۔۔وہ یہی سوچتی ہے پھر کسی خیال کے تحت اٹھا کر ڈائری بیڈ کر نیچے رکھ کر بانو بی کے کمرے کی طرف جاتی ہے اس کا ارادہ بانو بی سے مزید پوچھنے کا تھا اب۔۔۔۔۔

○ ○

بانو بی آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔۔وہ بانو بی کے کمرے میں اکر دروازہ بند کرے کہتی ہے۔۔۔۔۔

تو سوئی نہیں ابھی تک۔۔۔کیا بات پوچھنی ہے۔۔۔۔بانو بی اپنی ٹانگ خود دباتے ہوے کہتی ہیں تو سوہا اٹھ کر ان کے پاس آتی ان کی ٹانگے دباتی بات شروع کرتی ہے۔۔۔۔۔۔

بانو بی یہ حالم کون ہے؟؟؟۔۔۔۔وہ پوچھتی ہے تو بانو بی اسے حیرت سے دیکھتی ہیں۔۔۔۔

حالم دور کے رشتے دار کا بیٹا ہے مگر یہاں ان کا آنا جانا بہت ہے بہت اچھا بچا ہے۔۔۔۔ مگر تو کیوں پوچھ رہی ہے؟؟؟۔۔۔۔۔بانو بی بتا کر پوچھتی ہیں۔۔۔۔۔

حالم کا رشتہ بھی ہوا تھا رابعہ سے؟؟؟-----وہ کہتی ہے تو بانو بی کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں------

ہاں مگر شادی ہو نہیں سکی------لیکن تجھے اتنا سب کچھ کس نے بتایا-----ان کی سوئیں اب بھی وہی اٹکی تھی------

بانو بی وہ چھوڑیں کہ کس نے بتایا ہے آپ آج مجھے یہ بتائیے رابعہ کو کس نے مارا تھا کیونکہ اتنا تو مجھے یقین ہے کہ اس نے خودخوشی نہیں کی------وہ کہتی ہے تو بانو منہ کھولے اسے دیکھتی ہیں------

اسے کیسے نے نہیں مارا تھا وہ------

بانو بی جھوٹ مت بولیئے گا آپ کو میری قسم میں ویسے ہی بیمار ہوں--------سوہا بھی ٹھیک بلیک مل کرتی ہے جس پر بیچاری بانو بی مظلوم سا منہ بنا کر اسے بتاتی ہیں------

رابعہ نے خودخوشی نہیں کی تھی وہ اس کا پیر پیسلا تھا اور وہ نیچے گر گئی تھی مگر یہ بات بھی ہمیں رابعہ کے انتقال کے دو مہینے بعد پتا چلی تھی جب سکینہ----یہاں کی ملازم اور میری نند چھٹیوں سے واپس آئی تھی-----بانو بھی کہتی ہیں تو وہ اثبات میں سر ہلا کر انھیں غور سے سنتی ہے------

جب میں اور وہ کچن میں کام کر رہی تھی تو میں نے بات شروع کی کہ رابعہ بی بی کو خودخوشی نہیں کرنی چاہیے تھی جس پر وہ حیرانگی سے میری طرف دیکھتی کہتی ہے کہ کب رابعہ بی بی نے خودخوشی کی-----

پھر اس نے مجھے بتایا کہ جب وہ اوپر کپڑے ڈال رہی تھی تو رابعہ بی بی چھت کے کونے پر چڑ کر بیٹھ گئی تھی کہتی میں نے کہا بھی کہ بی بی آپ گر جائے گی مگر وہ نہیں مانی اور پھر خود ہی تھوڑی دیر بیٹھ کر جب اٹھنے لگی تو پاؤں اوپر رکھنے کی جگہ انہوں نے نیچے رکھ دیا تھا اور یو وہ چھت سے گر کر فوت ہوگئی میں نے اس کی بات سن کر پھر سارے حویلی والوں کو بتایا تھا------بانو بی بات مکمل کر کے اسے دیکھتی ہیں جو ان کی بات ختم ہونے پر سوچ میں پڑ جاتی ہے-----

اگر بانو بی سب کو پتا ہے تو پھر دخان کو کیوں نہیں پتا کہ اس کی بہن نے خودخوشی نہیں کی------وہ اپنے دماغ میں آیا ہوا سوال پوچھ لیتی ہے------

ایک بار بتایا تھا بڑے صاحب نے دخان صاحب کو جس پر وہ اتنا غصہ ہوے کہ سوچ ہے وہ رابعہ کی موت کو حادثاتی موت سمجھنے کے بجاے اپنے باپ کو ہی غلط کہہ رہے تھے اسی لئے پھر دادی نے کہا کہ جب بھی اس سے بات کرتے ہیں یہ ہم سے بدگمان ہونے لگتا ہے تو اسی

لئے اب کوئی بھی اسے یہ نہیں کہیں گا کہ رابعہ کی موت ایک حادثہ تھی بلکہ یہی کہیں گے کہ اس نے خودخوشی کی تھی۔۔۔۔۔بانو بی ساری بات سوہا کو پتا دیتی ہیں۔۔۔۔۔۔

یہ تو غلط تھا نہ دخان کے ساتھ۔۔۔۔۔۔سوہا فورا کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

مگر یہ لوگ بھی کیا کرتے اب ایک اولاد بچی تھی انور صاحب کے پاس اگر وہ بھی بدگمان ہوجاتا تو وہ کیا کرتے مگر یہ ہے کہ رابعہ کی سچائی سب کے سامنے آگئی تھی اس کی کوئی ڈائری ساد نے پڑھی تھی وہ بھی دخان صاحب کو بتایا تھا مگر اس پر بھی انہوں نے یقین نہیں کیا۔۔۔۔۔۔

دخان کو ڈائری پڑھائی تھی۔۔۔۔۔

نہیں وہ اس وقت باہر تھے تبھی کال پر بات کی تھی اور پھر سب نے رابعہ کا ذکر بھی کرنا ترک کریا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا اب میں نے تجھے سب بتا دیا ہے اب تو جا سوجا صبح مہندی ہے بہت کام ہونگے۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتی ہیں تو سوہا اثبات میں سر ہلا کر کھڑی ہوتی باہر کی طرف جاتی ہے اسے اب ساری بات سمجھ آگئی تھی جب کہ کسی گہری سوچ میں بھی گھوم ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا بانو بی کے کمرے سے نکلتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اسے دخان سیڑیاں چڑتا اوپر اتا دیکھائی دیتا ہے دخان بھی سوہا کو دیکھ چکا تھا تبھی اسے دیکھتے ہوے ہی اوپر آرہا تھا اور سوہا اسے اتا دیکھ نظریں نیچی کرے اپنے کمرے کی طرف بڑتی ہے------

سوہا چھت پر اؤ تم سے بات کرنی ہے------دخان کہتا اوپر کی طرف بڑتا ہے کہ سوہا کی آواز پر مڑکے اسے دیکھتا ہے------

یہی کہہ دیں جو بات ہے میں اوپر نہیں آرہی-----سوہا کہتی ہے تو دخان ماتھے پر بل ڈالے اس کا جائزہ لیتا ہے------

مجھے لگتا ہے تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے تبھی مجھے میرے منہ پر منا کر رہی ہو-----دخان طنزیہ مسکراتا ہے-----

نہیں ابھی تو دماغ درست ہوا ہے خراب تو پہلے تھا-----سوہا بھی اس کی مسکراہٹ دیکھ کر اس پر طنز کرتی ہے------

تم کہنا کیا چاہ رہی ہو-----

کچھ نہیں آپ بتائے کیا بات کرنی تھی آپ نے مجھ سے-----وہ بات بدلتے ہوے کہتی ہے-----

وہ بات تو میں بھول گیا۔۔۔دخان کہتا مسکراتا ہے۔۔۔۔یہ بتاؤ کہ تمہارا وہ بیماری والا خواب کب سچ ہوگا۔۔۔۔وہ پینٹ کی جیبوں میں دونوں ہاتھ ڈالے تھوڑا جھک کر کہتا ہے اور سوہا اس کے سوال پر دکھ سے اسے دیکھتی ہے اور سوچتی ہے کہ اگر میں اسے اپنی بیماری کا بتا بھی دوں تب بھی اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا یہ ہمیشہ سنگدل ہی رہے گا۔۔۔۔۔۔

جو بیماری میں نے خواب میں دیکھی تھی اگر وہ سچ میں مجھے ہوگئی تو مجھے لگتا ہے آپ کو اس وقت بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔سوہا زخمی سا مسکراتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں بلکل ایسا ہی ہے۔۔۔۔وہ فورا ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔۔۔۔۔

تو پھر چھوڑیں کیا کرے گے جان کر۔۔۔۔وہ اپنے آنسو پی کر مسکراتے ہوے کہتی اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے اور دخان جب تک اسے دیکھتا ہے جب تک وہ اپنے کمرے میں چلی نہیں جاتی۔۔۔۔۔

کاش مجھے کوئی فرق نہ پڑتا۔۔۔۔دخان ایک لمبی سانس لے کر کہتا اوپر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا اپنے کمرے میں اکر دروازہ بند کرے وہی بیٹھ کر رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

تمہاری وہ بیماری والا خواب کب سچ ہوگا۔۔۔۔

دخان کی باتیں یاد کر کے وہ اور روتی ہے اور اپنے سر پر لیا ہوا دوپٹہ اتار کر ایسا جدا کرتی ہے جیسے دخان نے نہیں اس بچارے نے یہ الفاظ کہیں ہوں-------

بہت جلد آپ کی خوائش پوری ہوگی دخان بہت جلد----دیکھنا بہت رویے گے آپ مجھے بلائے گے مگر----مگر میں نہیں اؤگی کبھی بھی نہیں اؤگی-----اس کی روتے روتے ہچکی بن جاتی ہے اور پھر وہی درد دوبارہ اس کے سر میں اٹھتا ہے مگر اب درد کی شدت زیادہ تھی-----

آہ-----درد کی وجہ سے منہ سے کراہ نکلی تھی اور پھر درد میں مزید شدت آتی گئی وہ ایک ہاتھ اپنے سر پہ رکھ کے اور ایک اپنے پیچھے کی دیوار پہ رکھیں سہارا لئے کھڑی ہوتی بیڈ تک آتی ہے اور پھر وہاں اکر دھم سے لیٹ جاتی ہے-----

یہ اللہ-----درد کم نہیں ہوتا تو اللہ کو یاد کرتی اٹھ کر بیٹھتی ہے لیکن اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی ناک کے پاس کچھ گیلا گیلا سا ہے نظر جب اپنی جھولی میں جاتی ہے تو خوف سے اس کی آنکھیں پھیل جاتی ہیں اور پھر وہ گھبراتے ہوے اپنا ناک کو چھو کر دیکھتی ہے تو ہاتھ پر ہلکہ سا خون نظر اتا ہے جسے دیکھ وہ فورا واش روم میں بھاگتی ہے--------

واش روم میں اکر بیسن کے سامنے کھڑی ہوکر آئینے میں اپنا جائزہ لیتی ہے جہاں ناک کے ایک سوراخ سے خون کی ایک لکیر ہونٹ تک آتی ہوئی نیچے قطرے کی شکل میں ٹپک رہی تھی وہ

جلدی سے نل کھولے پانی کی چھنٹے اپنے چہرے پر مارتی ہے اور پھر درد کے ساتھ خون بھی آنا بند ہوتا ہے تو نل بند کرے بیسن پر نڈھال سی جھکتی ہے------

میں بہت قریب ہوں اپنی منزل کے----بہت زیادہ----دخان درانی ہمیشہ کے لئے چلی جائے گی سوہا تم سے دور اور پھر ----- کبھی نہیں آے گی-----وہ درد سے ہنستی چہرہ اٹھا کر آئینے میں دیکھ کر کہتی ہنستے ہنستے رونے لگتی ہے اور پھر اپنے آنسو صاف کرے تولیہ سے منہ صاف کرتی باہر آتی ہے--------

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

حویلی میں سورج روز کی طرح اپنے معمول کے مطابق نکلتا ہے مگر آج حویلی میں عجیب ہی افراتفری تھی پوری حویلی آج مہمانوں سے بھری پڑی تھی وہی سوہا آج بھی بانو بی کے ساتھ کام میں لگی تھی دادی نے اسے کہا تھا کہ تم بچیوں کے ساتھ بیٹھ کر انجوائے کرو مگر اس نے بانو بی کو اکیلے کام کرتا دیکھ منا کر دیا تھا ابھی بھی وہ پھول سے بھری ہوئی ٹوکری اٹھائے اوپر کی طرف جارہی تھی کہ کسی سے ٹکر ہوتے ہوتے بچی تھی جب وہ ٹوکری کے پیچھے سے دیکھتی ہے تو------

سوری سوہا میں موبائل میں اتنا مگن تھا کہ تمہیں دیکھ ہی نہ سکا۔۔۔ویسے یہ کہا لے کر جارہی ہو لاؤ مجھے دو میں لے جاتا ہوں۔۔۔۔۔حالم سوہا کی ٹوکری لیتے ہوے کہتا ہے تو سوہا مسکرا کر اسے دے دیتی ہے۔۔۔۔

سوہا کی حالم سے ملاقات صبح ناشتے کی ٹیبل پر ہوئی تھی وہیں دادی نے حالم کا اس سے اور اس کا حالم کو بتایا تھا سوہا کو تو پہلے بھی اس کا پتا تھا مگر پھر بھی سوہا کو حالم عادت کا بہت اچھا لگا ہمیشہ مسکرانے والا اور سب سے بڑی بات وہ چار گھنٹے میں سوہا سے اتنا فرینک ہوگیا تھا جسے سوہا کو برسو سے جانتا ہو بانو بی نے بتایا تھا اسے کہ وہ ہر کسی کے ساتھ ایسا ہی ہے یہاں تک کہ بانو بی کا بھی بہت خیال رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

آپ تو آرام کرنے گئے تھے نہ تو اتنی جلدی آرام کر بھی لیا۔۔۔۔۔سوہا اس کے ساتھ چلتے ہوے پوچھتی ہے جس پر وہ ہمیشہ کی طرح مسکرا کر جواب دیتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں مجھے پسند نہیں ہے زیادہ آرام کرنا تبھی سوچا کہ باہر جاکر دیکھتا ہوں کہ کیا ہورہا ہے۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔سوہا ہنس کے جواب دیتی ہے مگر سامنے سے دروازہ کھولے دخان اپنے کمرے سے نکلتا ہے اور سوہا کو حالم کے ساتھ مسکراتا ہوا دیکھ ماتھے پر بل لے اتا ہے۔۔۔۔

کیا ہورہا ہے۔۔۔۔دخان ان کے سامنے اکر مسکراتے ہوے کہتا ہے جس پر وہ دونوں جو کسی بات پر ہنس رہے تھے دخان کی آواز پر چونک کر اسے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

کچھ نہیں سوہا اتنا بھاری ٹوکرا اٹھا کر لا رہی تھی تو میں نے سوچا میں مدد کروا دیتا ہوں تم بتاؤ تم کیا ناشتہ کر کے دوبارہ سو گئے تھے۔۔۔۔حالم اسے فرش سا دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔

حالم اپنی یہ عادت چھوڑ دو کب تک نوکروں کی مدد کرو گے اپنی لائف پر دیہان دو۔۔۔۔دخان ایک نظر سوہا کو دیکھ کر کہتا ہے جس پر سوہا غصے سے منہ دوسری طرف کر لیتی ہے۔۔۔۔۔

پہلی بات میری لائف کی تم فکر مت کرو وہ میں دیکھ لونگا اور دوسری بات مجھے حالم نہیں حالم بھائی کہہ کر پکارو۔۔۔۔حالم مذاق میں کہتا ہے تو دخان اس کی بات سن کر ہنس دیتا ہے جس پر سوہا حالم کے ہاتھ سے ٹوکری لے کر ایک نظر اسے دیکھتی اگے کی طرف پڑھتی ہے تو دخان بھی مسکراتا ہوا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

تم بس مجھ سے دو سال بڑے ہو تو میں تمہیں کیوں بولوں میں تو نام ہی لونگا تمہارا حالم۔۔۔۔

دخان حالم پر زور دے کر کہتا ہے۔۔۔۔

دخان وہ کرے جس کا اسے کہا جائے ایسا کبھی ہوسکتا ہے۔۔۔۔۔۔

خیر تمہاری مرضی میں کیا کہہ سکتا ہوں بلکہ تمہارے اگے تو میں خود بھی چھوٹا لگتا ہوں۔۔۔۔۔حالم کندھے اوچکا کے بولتا ہے۔۔۔۔

اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔۔دخان اسے کہتا اپنے ساتھ لئے اگے کی طرف بڑتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

کشف بیٹا جاؤ روہان کو ناشتہ دے اؤ وہ اٹھ گیا ہے۔۔۔۔۔آسیہ کچن میں اکر کشف سے کہتی ہیں۔۔۔۔

انٹی انہوں نے کل مجھے اپنے کمرے میں نہیں انے دیا اور آپ کو لگتا ہے وہ میرے ہاتھ کا ناشتہ کھائے گے۔۔۔کشف پراٹھا بناتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

تم جاؤ تو وہ کھا لے گا جاؤ اب۔۔۔آسیہ اسے ناشتے کی ٹرے دیتے ہوے کہتی ہے تو مجبورا وہ آسیہ کو دیکھ کر کچن سے باہر جاتی ہے۔۔۔۔

کشف کمرے کے باہر کھڑے ہوکے پہلے کچھ دیر سوچتی ہے اور پھر اندر قدم رکھتی ہے۔۔۔۔

اندر آتی ہے تو روہان آئینے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا ہوتا ہے اسے شیشے سے دیکھ کر ہاتھ کچھ سیکنڈ کے لئے روکتے ہیں مگر پھر اسے اگنور کرے شیشے میں دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

روہان یہ ناشتہ کرلیں۔۔۔۔کشف اسے کہتی ہے تو وہ ہاتھ میں گھڑی پہنتا صوفے پر اتا ہے اور وہاں بیٹھ کر شوز پہنتا ہے۔۔۔۔

روہان ناشتہ ٹھنڈا ہورہا ہے پہلے ناشتہ کرلیں۔۔۔۔کشف اسے کچھ نہ بولتا دیکھ دوبارہ کہتی مگر اب بھی وہ کوئی جواب نہیں دیتا بلکہ اب اپنا موبائل اٹھا کر باہر کی طرف چلا جاتا ہے۔۔۔۔

امی مجھے ناشتہ دے دیں دیر ہورہی ہے۔۔۔۔کشف کو باہر سے روہان کی آواز سن کر بہت دکھ ہوتا ہے وہ ناشتہ دیکھ کر سوچتی ہے میں بھی تو ناشتہ ہی لائی تھی مگر نہیں اب تو روہان کو میرے ہاتھ کا کچھ اچھا نہیں لگے گا میں خودغرض جو ہوں وہ یہی سوچتی بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے اس کا باہر جانے کا ارادہ اب روہان کے باہر جانے کے بعد کا تھا۔۔۔۔۔

○ ○

کیا ہوا سوہا تمہارا منہ کیوں اترا ہوا ہے باہر کیوں نہیں آرہی۔۔۔۔حالم سوہا کو کچن میں ٹیبل پر بیٹھا دیکھ کہتا ہے جو تیار ہوکر چپ سی ٹیبل کے اوپر انگلی سے لکیرے ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بس سب کے پاس گجرے ہیں میری باری پر گجرے ہی ختم ہوگیے اور مجھے غصے کے ساتھ دکھ بھی ہورہا ہے۔۔۔۔۔وہ اپنے خالی ہاتھ دیکھا کر کہتی ہے جس پر حالم اسے دیکھ ہنس دیتا ہے۔۔۔۔

تمہیں گجرے پسند ہیں۔۔۔۔

جی بہت زیادہ کون لڑکی ہوگی جسے گجرے پسند نہیں ہونگے۔۔۔۔۔۔

اچھا تم اداس مت ہو کچھ کرتے ہیں۔۔۔۔وہ کہتا ادھر ادھر نظریں گھوماتا ہے اور سوہا بڑی غور سے اسے دیکھتی ہے کہ یہ دیکھ کیا رہا ہے۔۔۔۔۔

آپ کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔

میں۔۔۔ہاں مل گیا۔۔۔۔حالم کہتا ایک دیوار سے گلاب کے پھول کی لڑی کو کھینچ کر اتارتا ہے جس پر سوہا کا منہ حیرت سے کھول جاتا ہے۔۔۔۔

یہ کیا کیا آپ نے اتنی مشکل سے میں نے لگائی تھی یہ۔۔۔۔سوہا دکھ سے کہتی ہے ایک تو بیچاری نے کرسی پر چڑ چڑ کے لگائی تھی اور حالم نے ایک جھٹکے میں ہی توڑ دی۔۔۔۔

سوری یار مگر یہ صبح تک سوکھ جائے گے تو اچھا نہیں ہے ابھی ہم اس کو اپنے کام میں لے لیں۔۔۔۔حالم کہتا لڑی ٹیبل پر رکھ کے خود کرسی کھینچ کر بیٹھتا ہے اور سوہا بھی اسے دیکھ کر کرسی پر بیٹھ کر اس کے کام کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

سوئی دھاگہ ہوگا۔۔۔۔حالم اسے دیکھ کر پوچھتا ہے جس پر وہ سر کو اثبات میں ہلا کر اٹھ کے ایک کبڈ کھول کے اس میں سے سوئی دھاگہ نکال کے حالم کو دیتی دوبارہ بیٹھتی ہے۔۔۔۔

وہ بڑی غور سے اس کے کام کو دیکھتی ہے جو دہاگہ کو سوئی میں پیرو کر اب ہر پھول کو احتیاط سے سوئی کے اندر سے گزارتا دھاگہ کے اندر لٹکا دیتا ہے اور سوہا اس کا کام سمجھ کر مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔۔

اسی طرح وہ سارے گلاب کو دھاگہ میں کرے دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔۔۔۔

سوہا اگر تم برا نہ مانو تو میں یہ تمہیں پہنا دوں وہ دراصل پھر میں اسے تمہارے ہاتھ پر تمہاری کلائی کے لحاظ سے باندھ دونگا۔۔۔۔حالم اسے دیکھ کہتا ہے تو سوہا مسکرا کر اپنا ہاتھ اگے کرتی

ہے اور حالم بہت احتیاط سے اس کے ہاتھ کو ٹچ کرے بغیر گلاب کی لڑی کو اس کے ہاتھ پر باندھ دیتا ہے------

دیکھو کیسا لگا-----وہ باندھ کر پوچھتا ہے---------

یہ تو مارکیٹ والے گجرے سے بھی اچھا بنا ہے اور بہت خوبصورت بھی ہے------وہ اپنے دونوں ہاتھ دیکھ کر کہتی ہے اسے واقع بہت پسند آیا تھا-------

تمہیں پسند آیا-----

ہاں بہت زیادہ بہت شکریہ آپ کا-----

اس میں شکریہ کی کیا بات ہے ہم دوست ہیں اور دوست تو اتنا کر ہی سکتے ہیں-----وہ کہتا کھڑا ہوتا ہے تو سوہا اس کی بات سن کر مسکرا دیتی ہے------

اچھا اب میں جارہا ہوں تم بھی آجاؤ اب تو تمہارا مسلہ بھی حل ہوگیا-----

جی آپ چلے میں پانی پی کر آتی ہوں----وہ کہتی ہے تو حالم مسکراتا ہوا کچن سے باہر نکل جاتا ہے اور اس کے نکلتے ہی بانو بی اس کے پاس آتی ہیں------

سوہا تو نے دوائی لی-----سوہا جو پانی پی رہی ہوتی ہے بانو بی کی آواز پر برا سا منہ بناتی ہے------

نہیں-----

جلدی جا ابھی لے دوائی ورنہ میں-----

نہیں بانو بی میں ابھی لیتی ہوں جاکر آپ کیوں فکر کرتی ہیں----سوہا جلدی سے ان کی بات کاٹ کر کہتی پانی ایک ہی سانس میں ختم کرتی کچن سے باہر جاتی ہے اور بانو بی باہر اکر جب تک اسے دیکھتی ہیں جب تک وہ اپنے کمرے میں چلی نہیں جاتی------

اس لڑکی کو بھی بچوں کی طرح رکھنا پڑتا ہے------بانو بھی کہہ کر باہر آجاتی ہیں-----

○ ○

تم کہا تھے حالم------حالم کے انے پر دخان پوچھتا ہے-----

وہ میں اندر گیا تھا تو دیکھا سوہا کچن میں منہ بنا کر بیٹھی ہے------

کیوں اسے کیا ہوا-----دخان اس کی بات پر ماتھے پر بل ڈالے پوچھتا ہے------

اس کے پاس گجرے نہیں تھے تبھی سیڈ تھی پھر میں نے اسے گجرے بنا کر دیے ہیں تو خوش ہوگئی-----حالم مسکرا کر بتاتا ہے جس پر دخان کی آنکھوں میں غصہ سا آجاتا ہے------

اچھا تم ادھر کھڑے ہو میں اتا ہوں انکل کی بات سن کر-----حالم کہتا انور کے پاس جاتا ہے جو اسے ہی بلا رہے ہوتے ہیں اور دخان اپنی مٹھیاں غصے سے بند کرتا اندر کی طرف جاتا ہے--------

سوہا کمرے میں اکر بے دلی سے دوائیاں اٹھا کر ہر ایک پتے میں سے گولی نکالتی اپنی ہتھیلی پر رکھتی ہے اور پھر اسے دیکھتی پانی کا گلاس اٹھا کر بس پانی پی لیتی ہے جبکہ گولیاں اب بھی اس کے ہاتھ میں موجود تھی جنھیں وہ غور سے دیکھ کر ڈیسبین میں پھینک دیتی ہے اور پھر ہاتھ جھاڑ کر جیسی مڑتی ہے تو دخان دروازے پر کھڑا غصے سے اسے گھور رہا ہوتا ہے جسے دیکھ کر پہلے تو وہ ڈر جاتی ہے مگر پھر خود کو سمبھال کر اس سے مخاطب ہوتی ہے------

کچھ چاہیے تھا آپ کو-----وہ پوچھتی ہے تو دخان اندر اکر دروازہ بند کرکے اسے لوک کرتا اس کی طرف بڑھتا ہے جسے دیکھ سوہا خوف سے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتی ہے-------

د----دخان----نیچے سارے موجود ہیں-----وہ کہتی ہے تو دخان ہنس دیتا ہے-----

تو-----

آپ-----وہ کہتی پیچھے دیوار سے جا لگتی ہے اور دخان اس کے قریب اکر دونوں ہاتھ دیوار پر رکھیں اس کے فرار کے سارے راستے بند کر دیتا ہے------

کیوں ڈر لگ رہا ہے مجھ سے-----وہ اسے دیکھ کر کہتا ہے جس پر وہ ایک نظر اسے دیکھ نظریں دوبارہ جھکا لیتی ہے------

میری طرف دیکھو------وہ غصے سے کہتا ہے تو سوہا ڈر کے آنکھیں بند کر لیتی ہے------

دخان کو وہ آنکھیں بند کری ڈری سی سہمی سی بہت پیاری لگتی ہے اوپر سے وہ تیار بھی ہوئی تھی افففف۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر اس کے قریب ہوتا اس پر جھکنے ہی لگتا ہے مگر جب نظر اس کے ہاتھ پر جاتی ہے تو غصہ دوبارہ اس کی آنکھوں میں آجاتا ہے وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ وہ کس کام سے آیا تھا یہاں مگر اب جب یاد اتا ہے تو اس سے دور ہوکر اس کا ہاتھ سختی سے پکڑتا ہے جس پر سوہا آنکھیں کھولے پہلے تو سکھ سا سانس لیتی ہے مگر اس کی گرفت اپنی کلائی پر مظبوط دیکھ اپنا ہاتھ چھوڑواتی ہے مگر ناکام۔۔۔۔۔۔

تمہارا نکاح کس سے ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ سے۔۔۔۔اٹک اٹک کے جواب دیتی ہے۔۔۔۔۔

تمہارا شوہر کون ہے۔۔۔۔۔وہ اب اس کے ہاتھ کو اور سختی سے پکڑتا ہے جس کی وجہ سے اس کی آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ ہیں۔۔۔۔۔

تو پھر تمہارے ہاتھ میں حالم کے نام کے گجرے کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔وہ ایک ائبروں اٹھا کر اس کے تھوڑا قریب ہوکر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ حالم نے۔۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔حالم بھائی کہو اگر دوبارہ تمہارے منہ سے حالم نام سنا تو تمہاری زبان کاٹ کر بہنک دونگا سمجھ آئی جب بھی اسے پکارو گی بھائی کہہ کر۔۔۔۔دخان اس کے ہاتھ سے گجرے اتارتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

دخان پلیز مت۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو دخان گجرے اتار کر اسے زمین پر بہنک کے اپنے پاؤں سے مسل دیتا ہے۔۔۔۔۔

چلو نیچے چلتے ہیں۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے کہتا اس کا ہاتھ پکڑتا ہے کہ اس کے ہاتھ کی ہتھیلی دیکھ کر روک جاتا ہے۔۔۔۔۔

یہ تم نے اپنے ہاتھ پر میرا نام کیوں لکھا ہے۔۔۔۔وہ ماتھے پر بل ڈالے مہندی سے لکھے اپنے نام کی طرف اشارہ کرتا ہے جو سوہا نے کچھ دیر پہلے لکھا تھا۔۔۔۔

سوہا اس کے منہ سے یہ الفاظ سن کر ایکدم غصے میں آجاتی ہے چلو وہ چپ تھی کہ حالم کے گجرے پہن کر اس نے غلط کیا مگر یہ تو اس کا ہی نام تھا نہ پھر وہ کیوں غصہ کر رہا تھا یہی سوچتے ہوے وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر مہندی سے لکھے نام کو خراب کر دیتی ہے مہندی گیلی ہونے کی وجہ سے دونوں ہاتھوں پر پھیل جاتی ہے اور دخان اس کا یہ پاگل پن دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

بس مٹا دیا اب کبھی نہیں لکھوں گی۔۔۔۔وہ کہتی غصے سے دروازہ کھولے باہر نکل جاتا ہے اور دخان ابھی تک ویسا ہی کھڑا رہتا ہے۔۔۔۔

میں نے یہ کب کہا تھا کہ مجھے اچھا نہیں لگا اسے آخر ہوا کیا ہے کچھ دیر پہلے مجھ سے ڈر رہی تھی اور اب۔۔۔۔دخان حیرت سے سوچتا ہے ابھی تو ایک جھٹکہ اور تھا جو دخان درانی کو ملنے والا تھا اور وہ جھٹکا کیا تھا یہ تو کل ہی پتا چلے گا دخان کو۔۔۔۔۔

سوہا کچن میں اکر اپنے ہاتھ کو نفرت سے دیکھتی ہے۔۔۔۔

اب نفرت کی ساری سیڑیاں مکمل ہوئی ہوگئی نفرت آج تمہارے نام سے بھی۔۔۔۔سوہا کہتی اپنا ہاتھ نل کے سامنے کرتی اسے دھوتی ہے مہندی تو صاف ہوجاتی ہے مگر دخان کا نام گہرا تھا لیکن اس کے اوپر پھلی ہوئی مہندی اسے بدنما بنا رہی تھی اور سوہا کہ لئے یہی کافی تھا کہ اس نے اپنا ہاتھ زیادہ رنگ گہرا ہونے سے پہلے ہی دھو لیا تھا۔۔۔۔۔

سوہا یہ کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔بانو بی اس کے پاس اکر پوچھتی ہیں جو روتے ہوے اپنا ہاتھ رگڑ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

بانو بی میں نے کچھ سوچا ہے۔۔۔۔وہ بانو بی کی بات کو اگنور کرے اپنے آنسو صاف کرے کہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

کیا سوچا ہے۔۔۔۔

میں دخان کے نکاح والے دن سب کو بتا دونگی کہ میں دخان کی بیوی ہوں مگر یہ میں دخان کا نکاح ہونے کے بعد بتاؤ گی اور پھر دخان سے کہوں گی کہ مجھے طلاق دے سب کے سامنے۔۔۔۔وہ بانو بی کو مسکراتے ہوے بتاتی ہے۔۔۔۔۔۔

مگر مگر مگر۔۔۔۔۔میں ان سب سے پہلے دخان کو رابعہ کی ڈائری پڑھاو گی جب دخان نکاح کے لئے تیار ہورہا ہوگا تب۔۔۔۔۔سوہا کہتی بانو بی کو دیکھتی ہے جو حیرت سے اسے دیکھ رہی ہوتیں ہیں۔۔۔۔۔۔

سوہا مجھے ڈر لگ رہا ہے کل کیا ہوگا حویلی میں۔۔۔۔۔بانو بی اس کی باتوں سے ڈرتی بھی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

بانو بی کل حویلی کا تو پتا نہیں مگر دخان کو ضرور کچھ ہوگا۔۔۔۔۔وہ دانت پیس کر دخان کا تصور کرے سوچتی ہے اور بانو بی اسے بس دیکھ کر ہی رہ جاتی ہیں۔۔۔۔۔

کیا سوہا کر سکے گی دخان درانی کو برباد یا دخان ہی سوہا کو اڑنے سے پہلے دبوچ لے گا۔۔۔۔۔۔بانو بی سوہا کو دیکھ کر سوچتی ایک گہری سانس لیتی ہیں اب نہ جانے کل کیا طوفان انے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سوہا ساری تیاریاں ہوگئی ہیں مہمان بھی آنا شروع ہوجاے گے اب ایک کام کر تو جاکے تیار ہوجا جب تک میں یہ سب دیکھ لیتی ہوں۔۔۔۔بانو بی سوہا کو کچن سے باہر لاتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ مختصر سا کہتی اپنے کمرے کی جانب بڑتی ہے آج نہ جانے کیوں اس کے درد صبح سے مسلسل ہورہا تھا کبھی درد شدت اختیار کرتا تو کبھی نیم سا ہوجاتا ابھی بھی اس کے سر میں پیچھے کی سائٹ ایک ٹیسی سی اٹھ رہی تھی جسے وہ پیچھے ہاتھ رکھے کم کرنے کی کوشش رہی تھی مگر بے سود۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں آتی تھوڑی دیر بیٹھ کر اپنا سر پکڑتی ہے۔۔۔۔

یہ اللہ بس آج کچھ نہ ہو آج دخان کو وہ ڈائری پڑھادوں اور سب کو ہمارے نکاح کا بتا دوں اور۔۔۔۔۔وہ کہتی چپ ہوتی ہے۔۔۔۔

جب طلاق مانگنے لگو تب بھلے کچھ ہوجاے۔۔۔۔یہ کہتے ہوے اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرتا ہے جسے وہ صاف کرکے اٹھ کر الماری سے اپنے کپڑے نکال کر واش روم جاتی ہے اور جب واپس آتی ہے تو وائٹ فروک جس پر کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے موتیوں سے کام ہوا ہوتا ہے اور لمبا ہمرنگ شیفون کا جسے وہ بیڈ پر رکھ کے آئینے کے سامنے اکر سب سے پہلے اپنا میک اپ کرنا شروع کرتی ہے اسے یہ میک اپ زوہا نے دیا تھا۔۔۔۔

میک اپ جب ہوتا ہے تو مسکراتے ہوے خود کو دیکھ کر بالوں کا جوڑا بناتی ہے۔۔۔۔۔

اب ڈائری کو سہی ہاتھوں میں دیتے ہیں۔۔۔۔۔وہ فراک کو تھوڑا اونچا کرئے جھک کر بیڈ کے نیچے سے ڈائری نکالتی ڈائری جھاڑتی ہے جس پر ہلکی سی مٹی پڑ گئی تھی۔۔۔۔

تم بہت کام کی ہوں میرے لئے۔۔۔۔۔وہ مسکرا کے کہتی دوپٹہ اپنے شانوں پہ ڈال کر باہر دخان کے کمرے کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا دخان کے کمرے کا دروازہ آرام سے دخیل کر اندر داخل ہوتی ہے جبکہ ڈائری اپنے پیچھے چھپائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اندر داخل ہوتی ہے تو کمرے میں پرفیوم اور سگریٹ کی ملی جولی مہک نتھنوں میں جاتی ہے جبکہ صوفے کے سامنے ٹیبل پر ایش ٹرے میں سگریٹ کی راکھ اور بچے ہوے سگریٹ کے ٹکڑے بڑے تھے۔۔۔۔۔

وہ انھیں دیکھ کر کمرے میں نظر گھوماتی ہے تو دخان آئینے کے سامنے کھڑا تیار سا پرفیوم اپنے اوپر چھڑک رہا ہوتا ہے دخان نے ابھی نہیں دیکھا تھا اسے تبھی وہ اسے غور سے دیکھ کر مسکرا رہی تھی جو سفید کاٹن کی شلوار کمیض پر براؤن ویسکوٹ پہنے بلا کا حسین لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے اکر کھڑی ہوتی ہے تو دخان کا ہاتھ اسے دیکھ کر پرفیوم چھڑکتے ہوے رک سا جاتا ہے اب نظارہ ایسا تھا کہ آئینے میں دونوں کا عکس نظر آرہا تھا دونوں ایک مکمل جوڑی لگ رہے تھے ایک خوبصورت جوڑی۔۔۔۔۔۔

مصر تھی یہ کہنا برا نہیں تھا۔۔۔۔۔ اگر وہ عربی شہزادہ تھا تو وہ بھی حسن سوہا کو مسکراتا ہوا دیکھ وہ بھی مسکراتا اس کی طرف مڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

خیر تو ہیں آج بڑی محنت کی ہے خود پر۔۔۔۔۔وہ اس کا جائزہ لیتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

ظاہر سی بات ہے آج شوہر کا نکاح ہے تو بیوی کو تو تیار ہونا چاہیے نہ۔۔۔۔۔وہ بھی مسکرا کر جواب دیتی ہے۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔پہلی بیوی ہے جو شوہر کے نکاح میں اتنی خوش ہے بلکہ اتنا تیار بھی ہوئی ہے تمہیں تو ایک ایوارڈ سے نوازنا چاہیئے۔۔۔۔۔وہ ہنستے ہوے کہتا صوفے پر جاکر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے ایوارڈ نہیں کچھ اور چاہیئے۔۔۔۔۔وہ اسے سگریٹ اٹھاتی دیکھ کہتی ہے جس پر نہ سمجھی سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔

جب سے ہمارا نکاح ہوا ہے آپ نے کبھی میری بات نہیں مانی مگر آج آپ کو میری بات ماننی پڑے گی۔۔۔۔۔

چلو آج ویسے ہی میں بہت خوش ہوں کیا مانگتی ہو بولو۔۔۔۔اس کی بات سن کر وہ سگریٹ کو ہونٹوں سے جدا کر کے ہنستا ہے۔۔۔۔۔

آج آپ اس ڈائری کو پڑھیں گے اور پلیز کوئی بھی بحث کرے بغیر۔۔۔۔۔وہ جیسے ہی ڈائری اگے کرتی ہے تو دخان کے ماتھے پر فورا بل آجاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

یہ رابعہ کی ڈائری تمہارے پاس کیا کررہی ہے ہمت کیسے ہوئی تمہاری اس ڈائری کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔۔دخان ایکدم ہی غصے میں آجاتا ہے۔۔۔۔۔

میں نے کہا آج آپ میری بات مانے گے بغیر کوئی بحث کئے آج آپ یہ ڈائری پڑھے گے اور جانے گے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ یہ چھوڑ دیں کہ ڈائری میرے پاس کیسے ائی۔۔۔۔۔سوہا بھی سخت لہجے میں کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

ادھر دو یہ ڈائری اور نکلو میرے کمرے سے میں نہیں پڑھ رہا اسے جاؤ۔۔۔۔دخان اس سے ڈائری چھین کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان آج آپ کو اسے پڑھنا ہوگا آپ کو۔۔۔۔آپ کو رابعہ کی قسم آج آپ کو جاننا ہوگا کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ۔۔۔۔۔سوہا بھی غصے سے کہتی ہے تو دخان پہلے اسے اور پھر سوہا کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

میں جارہی ہوں میری آخری خوائش سمجھ کر میری یہ بات مان لئے گا۔۔۔۔۔سوہا کہتی باہر کی طرف جاتی ہے اور دخان ڈائری کو دیکھ کر صوفے پر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سوہا تو انتہا کی کوئی بیوقوف لڑکی ہے۔۔۔۔سوہا بانو بی کے ساتھ کھڑی سب مہمانوں کا مسکرا کر استقبال کر رہی تھی جب بانو بی کہتی ہیں۔۔۔۔۔

کیوں بانو بی میں نے کیا کیا۔۔۔۔

تجھے چاہیے تھا کل بارات والے دن سب کے سامنے بتاتی کہ دخان صاحب تیرے شوہر ہیں نکاح کے بعد بتانے کا کیا فائدہ۔۔۔۔وہ اسے لئے ایک ٹیبل پر بیٹھ کر کہتی ہیں۔۔۔۔۔

بانو بی ابھی میں دخان کو رابعہ کی ڈائری دے کر آئی ہوں اور مجھے یقین ہے وہ ضرور پڑھے گا اب آپ خود بتائے جب دخان کو ساری سچائی پتا چلے گی تو کیا وہ نکاح کر سکے گا کیا اس کے اندر سب کے سامنے بیٹھے کی ہمت ہوگی یقینا نہیں ہوگی۔۔۔۔وہ بانو بی کو اپنے دل کی بات بتاتی ہے مگر بانو بی کے ساتھ یہ بات ان کے پیچھے سے گزرتا احد بھی سن لیتا ہے اور وہ سنتے ہی دخان کے کمرے کی جانب جاتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا مجھے آج تجھ سے بہت ڈر لگ رہا ہے تو پہلے والی سوہا بن جا نہ دوبارہ۔۔۔۔بانو بی اسے دیکھ کر کہتی ہیں جس کے چہرے سے مسکراہٹ ہی جدا نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

نہیں بانو بی پرانی سوہا تو اسی دن لاہور میں دخان کے گھر کے اسٹور میں ہی مر گئی تھی یہ جو ہے یہ کوئی اور ہے اور اب پرانی سوہا کبھی نہیں آے گی کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔سوہا کہتی کھڑی ہوکر زوہا کی طرف جاتی ہے جو دلہن بنے بیٹھی تھی جبکہ زمیش کو دخان کے انے کے بعد لانا تھا۔۔۔۔۔۔

○ ○

مگر خیر میری محبّت مجھے دوبارہ مل رہی ہے بابا نے میرا رشتہ حالم سے تے کردیا ہے میں گھر والوں کے سامنے تو منا کر رہی ہوں کہ مجھے روہان سے ہی کرنی ہے تاکہ وہ بھی سمجھے کہ ہاں واقع بچی روہان سے محبّت کرتی تھی آج میں بہت خوش ہوں پرسو میں حالم کے نکاح میں آجاؤ گی پھر سب ٹھیک ہوجاے گا۔۔۔۔اب کشف سے کیا بدلہ لو حالم تو اب میرا ہونے جا رہا ہے نہ اب مجھے شدت سے انتظار ہے جمعے کا۔۔۔۔۔۔۔۔

دخان آخری الفاظ پڑھ کہ سن رہ جاتا ہے جبکہ اب اس کے ہاتھ بھی کانپ رہے تھے وہ جلدی سے ڈائری بند کرکے اسے سامنے ٹیبل پر بھنک کر ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتا ہے جبکہ اس کا اب یہاں بیٹھنا مشکل ہوگیا تھا آج اتنا بڑا سچ جو سامنے اگیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے سگریٹ اٹھا کر اسے جلاتا ہونٹوں سے لگاتا ہے جبکہ ماتھے پر آئی پسینے کو بھی ہاتھ سے صاف کرتا ہے سگریٹ کو ہونٹوں سے لگاتا ہوا بھی اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا تبھی ہی احد دروازہ کھولے اندر داخل ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

احد جب اندر اتا ہے تو اس کی نظر ٹیبل پر پڑی ڈائری اور دخان کے دھواں ہوتے چہرے پر جاتی ہے تو اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آجاتی ہے۔۔۔۔۔۔

تو فائنلی آج دخان درانی کو سچ پتا چل ہی گیا کیسا لگ رہا ہے کبھی ہمارے منہ سے سنی ہوئی باتوں کو پڑھ کر وہ بھی رابعہ کی لکھائی میں پڑھ کر۔۔۔۔۔۔احد اس کے سامنے بیٹھ کر کہتا ہے جو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

احد۔۔۔۔یہ۔۔۔۔

یہ سچ ہے دخان وہ سچ جو تو کبھی سننا نہیں چاہتا تھا یہ وہ سچ ہے جو کبھی ہم تجھے کتوں کی طرح بتاتے تھے یہ وہ سچ ہے جسے تو نے ہر بار جھوٹ کہا۔۔۔۔۔احد سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔۔۔۔

اگر یہ سچ ہے تو پھر رابعہ مرنے سے پہلے روہان کا نام کیوں لے رہی تھی کیوں وہ روہان کو بولا تھی۔۔۔۔۔دخان سگریٹ کو پھنک کر اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ روہان کو نہیں بولا رہی تھی وہ تجھے منا کر رہی تھی جب تو اسے کہہ رہا تھا کے میں تجھے روہان لا کر دونگا ہاں وہ کہہ رہی تھی روہان۔۔۔۔۔مگر وہ نفی میں سر بھی ہلارہی تھی۔۔۔۔۔احد کہتا اس کا چہرہ دیکھ دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان تونے کبھی سچ سنا ہی نہیں۔۔۔۔۔

تو بتاؤ نہ مجھے کیا سچ ہے۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں اب سننا چاہتا ہوں اگر نہیں سنا تو۔۔۔۔تو مجھے کچھ ہوجاے گا۔۔۔۔۔تو بتا مجھے کیا سچ ہے۔۔۔۔۔دخان اس کی طرف منہ گھبراتے ہوے کہتا ہے تو احد بتانا شروع کرتا ہے۔۔۔۔۔

ڈائری کا تو تو نے پڑھ لیا اب یہ سن۔۔۔۔۔جب ہم لاہور سے واپس آرہے تھے تو رابعہ اس وقت چھت سے گری تھی اور ہمارے انے سے پہلے ہی یہ لوگ اسے ہوسپٹل لے کر جا چکے تھے تب عدنان نے رابعہ کوکہتے سنا تھاکہ مجھے روہان نہیں حالم لا دو وہ جب تک ہوسپٹل نہیں پہنچ گئی اس کے زبان پر یہ دو نام تھے روہان نہیں حالم۔۔۔۔۔عدنان کے ساتھ ساد بیٹھا تھا ایمبولینس میں اس نے بھی یہ الفاظ سنے مگر وہ اسے چپ کروا رہے تھے کہ اگر تایا ابو یہ میرے بابا نے سن لیا تو کیا ہوگا۔۔۔۔۔احد کہہ کر چپ ہوتا ہے اور دخان دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیتا ہے۔۔۔۔۔

وہ تجھے کہنا چاہ رہی تھی کہ روہان نہیں حالم مگر۔۔۔ہم جب پہنچے اس وقت بہت دیر ہوگئی تھی اس وقت اس کے منہ سے روہان کے علاوہ کچھ الفاظ ادا ہی نہیں ہورہے تھے کچھ مہینو تک تو میں بھی روہان سے نفرت کرتا رہا مگر جب اس ملازمہ نے بتایا تو عدنان اور احد نے بھی بتا دیا تب ہم نے رابعہ کی یہ ڈائری پڑھی تھے ہم نے تجھے بھی بتانا چاہا مگر تونے کچھ نہیں سنا۔۔۔۔۔

میں نے سوہا کے ساتھ۔۔۔۔بہت۔۔۔غلط کیا۔۔۔۔وہ اٹک اٹک کر کہتا ہے۔۔۔۔

ہاں بہت زیادہ اتنا زیادہ کہ اب سوہا تجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔۔۔احد کہتا ہے تو وہ کھڑا ہوجاتا ہے۔۔۔۔

تو جا۔۔۔اور کہہ دیں سب کو کہ دخان نکاح نہیں کرے گا۔۔۔۔میں تھوڑی دیر میں سب کو سب سچ سچ۔۔۔بتا دونگا۔۔۔۔۔وہ اپنی ویسکوٹ اتار کر بیڈ پر پھنکتا ہے کمرے میں اے سی چلنے کے باوجود اس کے ماتھے پر ننے ننے پسینے کے قطرے تھے۔۔۔۔۔

تیرا دماغ خراب ہے۔۔۔وہاں زمیش دلہن بن کر بیٹھی ہے اور تو۔۔۔اور تو منا کر رہا ہے ابھی چل میرے ساتھ مولوی صاحب بھی اگئے ہیں سب انتظار کر رہے ہیں تیرا۔۔۔۔احد اس کا ہاتھ پکڑ کے لے کر جاتا ہے۔۔۔۔

نہیں چھوڑ مجھے میں نہیں کرو گا میری بیوی بس سوہا ہے تو کہہ دیں جاکر۔۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو احد ہنس دیتا ہے۔۔۔۔۔

وہ بیوی اب تیرے ساتھ نہیں رہے گی بہت جلد وہ تجھ سے الگ ہونے کا سوچ رہی ہے تو بہتر یہی ہے کہ چل میرے ساتھ۔۔۔۔۔احد کہتا زبردستی اسے باہر لے کر جاتا ہے اور دخان تو اس کی بات سن کر کچھ بول نہیں پاتا۔۔۔۔۔

○ ○

ماشاءاللہ سے بہت پیارے لگ رہے ہوں چاروں۔۔۔۔۔دادی احد زوہا زمیش اور دخان کو دیکھ کر کہتی ہیں۔۔۔۔۔جس پر تینوں مسکراتے ہیں سوائے دخان کے جس کی نظر سوہا کو ڈھونڈھ رہی ہوتی ہے مگر پھر وہ اسے ایک جگہ نظر آتی ہے جو اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی دخان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ مسکرا کیوں رہی ہے کیا اس کی بے بسی پر یہ پھر وہ اس پر طنزیہ مسکرا رہی ہے کہ سچ پتا چلنے کے باوجود میں نکاح کر رہا ہوں مگر نہیں اس کی آنکھ میں آنسو ہیں۔۔۔۔۔ہاں سوہا کی آنکھ میں آنسو ہیں دخان اس کی آنکھ میں آنسو دیکھ لیتا ہے دخان اسے دیکھتا رہتا ہے مسلسل۔۔۔۔۔۔

سوہا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے دخان کو دیکھ رہی تھی وہ مسکرا رہی تھی مگر نہ جانے کیوں اس کی آنکھ میں آنسو اگئے تھے اسے خود نہیں پتا تھا کہ کیوں۔۔۔۔۔

وہ ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ اس کے سر میں درد اٹھتا ہے وہی جان لیوا درد مگر اب زیادہ تھا صبح سے بھی زیادہ ایسا جو آج پہلی بار تھا درد کی شدت کا اندازہ چہرے سے بھی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دخان درانی آپ کا نکاح زمیش بنت ابرار سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔۔۔ مولوی صاحب کہتے ہیں مگر وہ تو انھیں سن ہی نہیں رہا تھا وہ تو سوہا کو دیکھ رہا تھا ائبرو سکڑ کے اسے دیکھ رہا تھا کہ اسے کیا ہو رہا ہے وہ ایسے کیوں سر کو پکڑ رہی ہے مگر پھر۔۔۔۔۔ سوہا کے ناک سے خون اتا دیکھ وہ حیران رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا جلدی سے اپنے دوپٹہ سے خون صاف کرنے کی کوشش کرتی مگر درد کے ساتھ آج تو خون بھی نہیں رک رہا تھا یہی دیکھتے وہ آخری نظر دخان پر ڈالتی ہے اور پھر ایکدم آنکھوں کے اگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔۔۔۔۔

دخان جواب دے بیٹا۔۔۔۔ دادی کہتی ہیں اور دخان سوہا کو گرتا دیکھ فورا اس کی طرف بھاگتا ہے جس پر سب حیرانی سے اسے دیکھتے ہے کہ اسے کیا ہوا مگر پھر جب سوہا پر جاتی ہے تو سب اٹھ کر اس کی طرف جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

سوہا۔۔۔۔ سوہا۔۔۔ سوہا کیا ہوا ہے سوہا آنکھیں کھولو۔۔۔ سوہا۔۔۔۔ دخان اس کے پاس بیٹھ کر اس کا چہرہ تھپتھپاتا ہے مگر سوہا تو کچھ سن ہی نہیں رہی تھی وہ اس کی ناک سے خون اتا دیکھ اس کے ہونٹوں سے خون صاف کرتا ہے۔۔۔۔

دخان یہ کیا کر رہے ہو اٹھو۔۔۔ انٹی آپ دیکھیں اسے۔۔۔۔۔ حالم دخان کو یو کرتا دیکھ رخسانہ کو کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

کوئی ہاتھ نہیں لگاے گا اسے پیچھے ہوجاؤ۔۔۔ دخان غصے سے کہتا ہے تو انور کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں۔۔۔۔۔

کون ہے یہ تمہاری جو تم اتنا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

بیوی ہے میری۔۔۔۔ اور کوئی ہاتھ نہیں لگاے گا اسے۔۔۔ یہ الفاظ تھے یہ کسی نے صور پھونکی تھی کہ سب اپنی جگہ سن ہوکر رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

احد گاڑی نکالو جلدی دیکھو اس کے کتنا خون آرہا ہے۔۔۔۔۔ دخان سوہا کو باہوں میں اٹھا کر احد سے کہتا جس پر احد سب کو ایسی حیران چھوڑ کر دخان کے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔

○ ○

سوہا آنکھوں کھولو دیکھو۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔ دخان اس کا سر اپنی گود میں رکھیں مسلسل کہتا ہے تو سوہا تھوڑی سی آنکھیں کھولے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں بس آنکھیں بند مت کرنا مجھے دیکھو۔۔۔۔۔میں دخان صرف تمہارا دخان۔۔۔۔سوہا پلیز آنکھیں بند مت کرنا۔۔۔۔۔دخان کسی بچے کی طرف سوہا کی منت کرتا ہے جس پر سوہا اس کی بات سن کر اس کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹاتی ہے اور احد اس کی بات سن کر طنزیہ ہنستا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی حالت کے زمیدار بھی تم ہی ہو دخان۔۔۔۔یہ جس حال میں ہے نہ تم ہو جس نے اسے اس حال میں پہنچایا ہے۔۔۔۔۔احد غصے سے کہتا ہے مگر دخان کچھ نہیں کہتا وہ اب بھی سوہا کی منت کر رہا تھا کہ وہ آنکھیں بند نہ کرے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

ڈاکٹر۔۔۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔۔۔دخان سوہا کو اٹھائے ہوسپٹل میں اتے ہی ایک واڈ کے بیڈ پر لیٹاتا ڈاکٹر کو آوازیں لگانے لگتا ہے تبھی ایک ڈاکٹر اپنے روم سے نکل کر اتا ہے۔۔۔۔۔

اوو۔۔۔۔مائے گوڈ۔۔۔ نرس دیکھیں انہیں۔۔۔۔۔آپ فکر نہ کرے ہم دیکھتے ہیں آپ باہر جائے۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر دخان کو باہر کی طرف بھیج کر کہتے ہے۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر پلیز اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے پلیز اسے بچا لیں۔۔۔۔۔دخان ہاتھ جوڑ کر ڈاکٹر سے کہتا ہے اور احد اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ دخان ہاتھ جوڑ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

جی ہم دیکھتے ہیں انہیں ہوا کیا ہے آپ فکر نہ کرے۔۔۔۔۔ڈاکٹر کہہ کر دخان کو باہر نکال دیتے ہیں اور دخان مرے قدموں سے چلتا سامنے بینچ پر بیٹھ جاتا ہے اسکا سفید کاٹن کا سوٹ اب

سوہا کے خون سے رنگ گیا تھا جبکہ آنکھیں لال اور بال عجیب طرح سے بکھرے ہوے تھے-----

کیوں فکر کر رہا ہے اس کی تو یہی تو چاہتا تھا کہ وہ تکلیف میں ہو اسے تکلیف ہو تو کیوں کر رہا ہے اس کی فکر تجھے تو خوشی منانی چاہیے کہ تیرا بدلہ پورا ہوا ------احد اسے یو بیٹھا دیکھ کہتا ہے مگر وہ کچھ نہیں بولتا وہ چپ رہتا ہے وہ اپنا دامن دیکھتا ہے جہاں سوہا کا خون تھا اسے کیا ہوا تھا کیوں اتنا خون اس کی ناک سے نکل رہا تھا وہ یہی سوچ رہا تھا کہ تبھی ڈاکٹر اتے ہیں جنھیں دیکھ کر وہ فورا ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے------

کیا ہوا ہے اسے----وہ ٹھیک تو ہے نہ-----

نہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں انھیں برین ٹیومر ہے میڈیسن نہ لینے کی وجہ سے وہ بڑ گیا ہے-----ڈاکٹر کہتے ہیں تو دخان کے ساتھ احد بھی حیران رہ جاتا ہے اور اس کے پیچھے اتے حالم دادی زوہا انور اور رخسانہ بھی------

اب آپ کو ان کے علاج کے لئے لاہور لے کر جانا ہوگا یہاں نہیں ہے اس کا علاج-------

میں لے کر جاؤ گا ابھی لے کر جاؤ گا مگر بس اتنا بتا دو کہ یہ ٹھیک ہوجاے گی نہ-----دخان کہتا ہے تو ڈاکٹر اسے غور سے دیکھتے ہیں-----

جی ہوسکتا ہے کیونکہ زیادہ تر بچ جاتے ہیں اور-----

نہیں نہیں یہ ٹھیک ہوجاے گی میں اسے ابھی لے کر جاؤ گا۔۔۔۔۔دخان اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی کاٹ دیتا ہے۔۔۔۔۔

ابھی ہم نے انھیں درد کا انجکشن لگایا ہے ایک گھنٹے بعد آپ لے کر جاسکتے ہیں۔۔۔۔ڈاکٹر اسے کہتے ہیں تو وہ اثبات میں سر ہلاتا سوہا کے روم میں جاتا ہے۔۔۔۔

وہ روم میں اتا ہے تو سوہا انجکشن کے زیرے اثر سورہی تھی مگر اس کی وائٹ فراک اب خون سے رنگی ہوئی تھی دخان دروازہ بند کرکے اس کے سامنے کرسی کر کے بیٹھتا ہے اور اسی کے پیچھے باقی سب بھی اندر اتے ہیں۔۔۔۔

سوہا مجھے معاف کردو۔۔۔۔مجھے پتا ہے میں نے بہت غلط کیا ہے تمہارے ساتھ مجھے جو سزا چاہیے دینا مگر ایک بار ٹھیک ہوجاؤ پلیز ایک بار آنکھیں کھول کر دیکھو تم جو سزا دوگی مجھے منظور ہوگی بس ایک بار ٹھیک hojaot۔۔۔۔۔دخان اس کے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑے اس پر اپنا ماتھا رکھ کر روتے ہوے کہتا ہے جسے دیکھ پیچھے کھڑے وجود حیران سے اسے دیکھتے ہیں کہ دخان رو رہا ہے وہ دخان جو کسی پر رحم نہیں کھاتا تھا مگر وہ سوہا کے لئے رو رہا ہے احد بھی اسے دیکھ اگے اکر اسے چپ کراتا ہے۔۔۔۔۔

دخان ٹھیک ہوجاے گی وہ تو رو مت۔۔۔۔احد اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے کہتا ہے۔۔۔۔

احد تو گاڑی کا انتظام کر ہم اسے لے کر جائے گے۔۔۔بلکہ میں کہتا ہوں میں اسے باہر لے جاتا ہوں وہاں اس کا علاج اچھے سے ہوجاے گا۔۔۔۔۔دخان آنسو صاف کرے کہتا ہے۔۔۔۔۔ اگر باہر جانے کا ہوا تو ہم اسے وہاں بھی لے جائے گے مگر ابھی یہاں علاج ہے تو بہتر نہیں ہے ہم یہی کروالیں۔۔۔۔۔احد کہتا ہے تو وہ سوہا کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

یہ کون ہے آپ کی۔۔۔۔۔ڈاکٹر سوہا کو چیک کرتے ہوے پوچھتے ہیں وہ لوگ ابھی لاہور پہنچے تھے سوہا کو لے کر۔۔۔۔۔

بیوی ہے میری۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔ان کا اوپریشن کرنا ہوگا دوائیوں سے تو کچھ اثر نہیں ہوگا اب۔۔۔۔۔ڈاکٹر کان سے الہ ہٹا کر کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

تو شروع کرے نہ آپ پیسو کی فکر نہ کرے جتنے چاہیے میں دونگا۔۔۔۔۔۔دخان فورا کہتا تو ڈاکٹر اثبات میں سر ہلاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اوکے آپ باہر جائے ہم ان کو چیک کرکے اوپریشن کی تیاری کرتے ہیں۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کہتے ہیں تو دخان ایک نظر دیکھ کر باہر اتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو نے روہان کو بتایا سوہا کا۔۔۔۔۔۔احد باہر اکر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔

کس منہ سے اس کے سامنے جاؤ۔۔۔۔وہ نڈھال سا بیٹھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا پھر مجھے اس کا نمبر دیں میں بتا دیتا ہوں اس کی بہن ہے وہ اسے پتا ہونا چاہیے۔۔۔۔احد اپنا ہاتھ اگے کرتا ہے تو دخان جیب سے موبائل نکال کر اسے دیتا ہے مگر پھر اندر سے سوہا کی آواز سن کر احد کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

یہ سوہا کی آواز ہے نہ۔۔۔۔۔

ہاں چل دیکھتے ہیں۔۔۔۔احد کہتا ہے تو دخان فورا کھڑے ہوکر اندر جاتا ہے مگر اندر کا تو نظارہ ہی الگ ہوتا ہے دو نرسوں نے سوہا کو پکڑ رکھا تھا اور ڈاکٹر انجکشن بھر رہے تھے جبکہ سوہا مسلسل خود کو چھوڑواتی ہوئی چیخ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے کیوں لاے ہو یہاں میں نے کہا چھوڑو مجھے نہیں کروانا مجھے علاج چھوڑو۔۔۔۔۔سوہا کے الفاظ سن کر دخان اگے اتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا کیا ہوا ہے کیوں چیخ رہی ہو دیکھو ابھی تم ٹھیک ہوجاؤ گی کچھ نہیں ہوگا تمہیں۔۔۔۔

مجھے نہیں ٹھیک ہونا۔۔۔۔مجھے پتا ہے میں ٹھیک ہونگی تم پھر مجھے ازیت دوگے پھر مجھے رولاؤ گے مجھے نہیں جینا۔۔۔مجھے مر نے دو۔۔۔۔۔سوہا دخان کو دیکھ کر اور غصے میں اکر کہتی نرس سے اپنے آپ کو چھوڑوالتی ہے اور پھر ہاتھ میں لگی ہوئی ڈرپ کو اپنے ہاتھ سے کھینچ کر اتارتی ہے۔۔۔۔

سوہا یہ کیا کر رہی ہو پاگل تو نہیں ہوگئی۔۔۔۔۔دخان فورا اس کا ہاتھ پکڑ کے خون روکتا ہے جو ڈرپ کھینچنے کی وجہ سے نکلا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں ہوگئی ہوں میں پاگل نہیں جینا مجھے نہیں رہنا اب جب مرنے لگی ہوں تو سکون سے مرنے دو مجھے دخان چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔سوہا کہتی ہے مگر دخان اس ہاتھ نہیں چھوڑتا اور باقی سب بس ان دونوں کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔

اگر آپ کہیں تو میں انہیں نیند کا انجکشن لگا دیتا ہوں۔۔۔۔۔ڈاکٹر دخان سے کہتے ہیں۔۔۔۔۔

نہیں مجھے ہاتھ بھی مت لگانا دخان اسے منا کرو کہ مجھے مت لگائے انجکشن۔۔۔۔۔سوہا دخان سے کہتی ہے تو دخان ڈاکٹر کو آنکھوں کے اشارے سے کچھ کہتا جسے وہ سمجھ کر اثبات میں سر ہلاتے ہیں۔۔۔۔۔

سوہا میری بات سنو ابھی تمہارا علاج ہوجاے گا اگر تم اس وجہ سے در رہی ہو کہ تمہیں تکلیف ہوگی تو میں کہتا ہوں تمہیں کچھ نہیں ہوگا اتنی سی بھی تکلیف نہیں ہوگی تم ٹھیک ہوجاؤ گی۔۔۔۔دخان اس کے پاس بیٹھ کر پیار سے سمجھاتا ہے جسے سن کر سوہا رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے اوپریشن سے ڈر نہیں لگ رہا دخان۔۔۔۔۔۔ مجھے تم سے لگ رہا ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ اگر میں بچ گئی تو تم پھر مجھے ازیت دوگے میرے اندر اور ہمت نہیں ہے تکلیف سہنے

کی۔۔۔۔وہ کہتی اپنے آنسو صاف کرتی ہے۔۔۔۔مجھے مرنے دو میرا علاج مت کرواؤ دیکھو میں نے کبھی تم سے کچھ نہیں مانگا نہ تو پلیز مجھے چھوڑ دو مجھے نہیں جینا میں تھک گئی ہوں دخان۔۔۔۔۔۔سوہا روتے ہوے کہتی ہے تو دخان کی بھی آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں جنھیں وہ صاف کرکے ڈاکٹر کو اشارہ کرتا ہے اور ڈاکٹر اشارہ ملتے ہی سوہا کے بازو پر انجکشن لگا دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔سوہا کو جب اپنے بازو پر کچھ چبتا ہے دخان سے فورا ہاتھ چھوڑواتی ہے مگر شکر کے انجکشن لگ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

سوہا تمہیں ٹھیک ہونا ہے تمہیں میں کچھ نہیں ہونے دونگا کچھ بھی ہوجاے میں تمہیں بچا لونگا پھر میں تمہیں بتاؤ گا کہ میں تمہیں اب ازیت نہیں دونگا۔۔۔۔۔۔دخان اس کی آنکھیں بند ہوتی آرام سے اسے لیٹا کر کہتا اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اب جب تک ان کا اوپریشن نہیں ہوجاتا ہمیں انہیں نیند میں ہی رکھنا ہوگا ورنہ ہمیں ڈر ہے کہ یہ اپنے آپ کو کچھ کر نہ لیں۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر کہتے ہیں تو دخان اثبات میں سر ہلاتا سوہا کو دیکھتا ہے جو اب مکمل طور پر نیند میں جاچکی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

دخان کب سے بینچ پر سر جھکا کر بیٹھا تھا کبھی اٹھ کر سوہا کو باہر سے ہی دیکھ لیتا تو کبھی دروازہ کھولے جھانک کر دوبارہ بینچ پر اکر بیٹھ جاتا احد کب سے اس کے سامنے بیٹھا اس کی ہر ایک حرکت دیکھ رہا تھا کہ کیسے وہ پرشان ہو رہا ہے کیسے اس کے لئے فکرمند ہے سوہا کی بیماری کی ٹینشن میں اس نے رات سے کچھ نہیں کھایا تھا اب تو صبح کے چار بج رہے تھے نہ اسے نیند آرہی تھی نہ اسے بھوک لگ رہی تھی اسے بس فکر تھی تو سوہا کی یہاں تک کہ اس نے اپنے کپڑے بھی چینج نہیں کئے تھے یہ وہ دخان تو نہیں لگ رہا تھا جس کے کپڑوں پر ایک چھوٹا سا چائے کا دھبہ بھی لگ جاتا تو پوری حویلی سر پر اٹھا لیتا تھا کہ آخر اس کے کپڑوں پر دھبہ کیسے لگا مگر اب یہی دخان سوہا کے خون سے رنگے کپڑوں میں آرام سے بیٹھا ہے اسے نہ غصہ آرہا تھا نہ اولجھان ہورہی تھی مگر اب کیا فائدہ پہلے تم ازیت دو پھر معافی کی امید لگا کر بیٹھ جاؤ یہ کہا کا اصول ہے------احد اسے دیکھتا سوچتا ہے اسے دخان پر غصہ تو بہت تھا مگر اب اس پر ترس بھی آرہا تھا اس کی حالت دیکھ کر-----

دخان دوبارہ کھڑا ہوکر سوہا کے روم کے دروازے کے پاس جاکر کھڑا ہوتا ہے اور پھر-----

بس ایک بار ٹھیک ہوجاؤ پھر کبھی نہیں ستاو گا کبھی غصہ نہیں کرو گا جو سزا دینی ہو دے دینا لیکن ایک بار ٹھیک ہوجاؤ پلیز-----دخان اسے دروازے پر لگے گول شیشے میں سے دیکھ نم آنکھوں سے کہتا ہے------

دخان بیٹھ جاؤ ابھی وہ سو رہی ہے۔۔۔۔احد کہتا ہے تو وہ اثبات میں سر ہلاکر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا نام کی پیشنٹ ادھر آئی ہے؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔احد کے کانوں میں سوہا کا نام اتا ہے تو وہ گردن موڑ کر ریسیپشن کی طرف دیکھتا ہے جہاں ایک تقریبا تیس سالہ لڑکا اور ان کے ساتھ ایک 55 سالہ شخص کھڑے فکرمندی سے پوچھ رہے تھے وہ شخص تو غفار تھے ہاں وہ غفار ہی تھے احد نے انھیں پہچان لیا تھا اور جو لڑکا ان کے ساتھ تھا یقینا وہ روہان تھا احد انھیں ہی دیکھ رہا تھا ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی اب احد اور دخان کی طرف اشارہ کر رہی تھی جس دیکھ روہان اور غفار بھی انھیں دیکھتے ہیں اور روہان دخان کو دیکھ کر ہی غصے سے اگے بڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا کیا ہے میری بہن کے ساتھ تونے بول تیرا بدلہ پورا ہوگیا یا ابھی رہتا ہے۔۔۔۔۔روہان اتے ہی دخان کو گریبان سے پکڑ کے اٹھاتا مارنا شروع کرتا ہے جبکہ دخان اگے سے کوئی جوابی کاروائی نہیں کرتا وہ اس سے مار کھاتا رہتا ہے احد ہی لڑائی بڑتی دیکھ اٹھ کر روہان کو پیچھے کرتا ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوگیا ہے آپ کو یہ ہسپتال ہے پیشنٹ کا ہی خیال کرلیں۔۔۔۔ایک نرس اگے اکر کہتی ہے۔۔۔۔۔

معذرت۔۔۔۔۔غفار کہتے ہیں تو نرس غصے سے روہان کو دیکھ کر اگے نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔

اس کی وجہ سے میری بہن اس حال میں ہے جو ہوا ہے اس نے کیا ہے۔۔۔۔۔یہ چاہتا تھا کہ جیسے رابعہ مری ہے ویسے وہ بھی مر جائے لو ہوگئی تمہاری خوائش پوری یہ ابھی بھی اذیت رہتی ہے۔۔۔۔۔۔روہان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ دخان کو زندہ گاڑ دے جبکہ دخان اپنی ناک سے ہلکا سا اتا خون جو روہان کے مارنے سے آیا تھا اسے صاف کرکے بینچ پر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔

روہان میری بات سنو وہ ٹھیک ہوجاے گی تم فکر مت کرو بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔

سوہا کہا ہے۔۔۔۔۔روہان اس کی بات اگنور کرے کہتا ہے جس پر احد سامنے کمرے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور روہان اشارہ ملتے ہی ایک غصلی نظر دخان پر ڈال کر روم میں جاتا ہے تو غفار بھی اس کے پیچھے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

دخان تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔احد دخان کو اپنی ناک کے پاس سے خون صاف کرتا دیکھ کہتا ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔

دادی تایا ابو تائی امی آرہے ہیں شاید اور بھی کوئی آرہا ہے۔۔۔۔۔احد بتاتا ہے تو وہ چپ ہی رہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان تو گھر جاکر کپڑے چینج کرکے آجا جب تک میں ادھر ہوں۔۔۔۔احد اسے دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں میں اسی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔وہ نفی میں سر ہلا کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

تجھے اولجھان نہیں ہورہی۔۔۔۔احد اس کے کپڑے دیکھ کر کہتا ہے جس پر دخان زخمی سا ہنس دیتا ہے۔۔۔۔

نہیں سوہا کا خون میرے کپڑوں پہ لگا ہے تو لگتا ہے وہ میرے بہت قریب ہے میں انھیں کپڑوں میں ٹھیک ہوں مجھے سکون مل رہا ہے اس میں۔۔۔۔

دخان۔۔۔۔

میں ابھی روہان اور غفار انکل سے بھی معافی مانگ لونگا میں نے ان کا بھی تو دل دکھایا ہے نہ۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو احد اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

ڈاکٹر کیا ہوا ہے اوپریشن نہیں کر رہے سوہا کا۔۔۔۔دخان ڈاکٹر کو باہر جاتا دیکھ کہتا ہے۔۔۔۔نہیں ابھی ان کے لئے ڈاکٹر اسلام آباد سے آرہی ہیں وہ بس پہنچنے والی ہونگی۔۔۔۔۔

تم لوگوں کا دماغ تو خراب نہیں ہے کل رات سے ہم یہاں بیٹھے اب رات ہونے والی ہے کل تم نے کہا صبح ہوگا صبح کہا شام میں اور اب کہہ رہے ہو کہ ڈاکٹر نہیں آئی۔۔۔۔دخان کو اس کی بات سے ایکدم ہی غصہ آجاتا ہے۔۔۔۔

سر وہ بڑی ڈاکٹر ہیں وہ بس آتی ہونگی آپ پلیز غصہ نہ کرے۔۔۔۔ڈاکٹر آرام سے کہتے وہاں سے چلے جاتے ہیں جس پر دخان اسے غصے سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا کے روم کے باہر سارے ہی تھے دادی بینچ پر بیٹھ تھی انور رخسانہ آمنہ زوہا غفار آسیہ بھی انہیں کے ساتھ بینچ پر بیٹھے تھے حالم احد روہان الگ الگ دیوار سے ٹیگ لگا کر کھڑے تھے اور دخان ان کے بیچ میں ٹینشن سے ٹہل رہا تھا اور روہان بار بار اسے غصے سے غور رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے تو ابھی تک دکھ ہورہا ہے کہ میری حویلی کی بڑی بہو اپنی ہی حویلی میں نوکرانی بن کر رہ رہی تھی دخان میں تجھے اس کے لئے کبھی معاف نہیں کروگی تو نے بہت برا کیا ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔۔دادی روتے ہوے دوپٹہ کے پلو سے اپنے آنسو صاف کرتی کہتی ہیں۔۔۔۔۔

آپ بھی کسی کہہ رہی ہیں جسے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر ہم سب بھی مل کر اسے گالیاں دیں نہ تب بھی یہ ڈھیٹ ہی رہے گا یہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔۔۔۔۔روہان کو بھی بولنے کا موقع چاہیے تھا۔۔۔۔۔

دخان اب بھی کچھ نہیں کہتا وہ اب چپ کر کے تھوڑی دور سب سے الگ بینچ پر جاکر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان کون ہے آپ میں سے۔۔۔۔۔ایک نرس سوہا کے روم سے باہر اکر کہتی ہے جسے سن کر دخان فورا کھڑا ہوکر اس کے پاس جاتا ہے۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔میں دخان ہوں۔۔۔۔۔

آپ کو پیشنٹ بولا رہی ہیں۔۔۔۔نرس کہتی اندر چلی جاتی ہے اور دخان ایک نظر سب کو دیکھ کر اندر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان اندر اتا ہے تو سوہا پیچھے تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھی اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی ہوتی ہے مگر دروازے کی آواز پر دخان کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

دخان آرام سے چلتا ہوا اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتا ہے اور سوہا دخان کے کپڑوں کو غور سے دیکھتی ہے جس کا سفید کرتا ہلکا لال ہورہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے۔۔۔۔دخان ہلکا سا مسکرا کر پوچھتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔

ہوجاے گی ابھی ڈاکٹر انے والی ہیں تمہارا اوپریشن ہوگا تو پھر تم ٹھیک ہوجاؤ گی۔۔۔دخان اس کی بات سن کر اس کا ہاتھ پکڑ کے کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان ابھی جو نرس تھی نہ وہ مجھے کہہ رہی تھی کہ تم جب تک خود نہیں چاہوں گی کبھی ٹھیک نہیں ہوگی۔۔۔وہ کہتی ہے تو دخان نہ سمجھی سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔۔

تو میں نہیں چاہتی کہ میں ٹھیک ہوں۔۔۔اب میں ٹھیک نہیں ہونگی نہ میں۔۔۔میرا اوپریشن مت کرواؤ میں نہیں چاہتی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

سوہا کیا ہوگیا ہے تمہیں تم ٹھیک ہوجاؤ گی تمہیں ٹھیک ہونا ہے اور تمہارا اوپریشن ضرور ہوگا۔۔۔۔دخان اس کی بات سن کر تڑپ کر بولتا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے کروادو اوپریشن اچھا ہے جو کچھ دنوں بعد مرنا ہوگا آج ہی مرجاؤ گی۔۔۔۔وہ اس سے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر بولتی ہے اس نے بس ٹھان لی تھی کہ اسے اب نہیں جینا۔۔۔۔

سوہا کیوں کر رہی ہو ایسا۔۔۔۔دخان تڑپ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔ تکلیف ہورہی ہے۔۔۔دخان درانی کو تکلیف ہورہی ہے مجھے بھی ہوتی تھی۔۔۔مجھے بھی ایسے ہی تکلیف ہوتی تھی جب تم مجھے نظر انداز کرتے تھے اپنی بہن کا بدلہ مجھ سے لیتے تھے مجھے بھی ایسے ہی تکلیف ہوتی تھی جب میں چاہتی تھی کہ دخان بھی مجھ سے میری طرح محبّت کرے مگر تم محبّت کے بدلے نفرت دیتے تھے تو مجھے بلکل ایسے ہی تکلیف ہوتی بلکہ اس سے زیادہ۔۔۔۔سوہا روتے ہوے غصے سے اسے کہتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا ترس ہی کھالو مجھ پر۔۔۔۔دخان نم آنکھوں سے کہتا ہے۔۔۔۔

تم نے کھایا تھا ترس مجھ پر جو میں کھاؤں میں بھی ایسے ہی آتی تھی نہ تمہارے پاس۔۔۔تم کیوں بھول رہے ہو کہ تم نے مجھے کتنا تنگ کیا ہے کتنا رولایا ہے مجھے بارش والی رات بھول

گئے کیا۔۔۔اور وہ چپکلی وہ یاد نہیں نوکرانی تک بنایا مجھے کیا کیا یاد دلاؤ میں تمہیں دخان بولو کیا کیا۔۔۔۔اس کے بعد میرے اندر ہمت نہیں ہے کہ میں تمہیں معاف کرو یہ پھر ترس کھاؤ تم پر۔۔۔۔سوہا روتے روتے کہتی ہے اور دخان کسی مجرم کی طرح سر جھکا کر بیٹھا ہوتا ہے ہاں وہ مجرم ہی تو تھا سوہا کا۔۔۔۔

میں تم سے معافی نہیں مانگ رہا کیونکہ۔۔۔۔کیونکہ میں نے جو کیا ہے وہ معافی کے قابل نہیں ہے تم مجھے ساری زندگی معاف مت کرنا چاہے ترس بھی مت کھاؤ پر مرنے کی بات مت کرو تم مجھے جو سزا دوگی نہ مجھے منظور ہے میں افف تک نہیں کرو گا تمہاری سزا مجھے قبول ہے پر پلیز مرنے کا مت کہوں۔۔۔۔دخان کسی بچے کی طرح اس کی منت کررہا تھا۔۔۔۔

تمہاری سزا میری موت ہی ہے ساری زندگی پچھتاؤ گے رو گے تمہیں کبھی سکون نہیں آے گا دخان درانی یہی تمہاری سزا ہے۔۔۔۔سوہا چیخ کر کہتی ہے جس پر دخان روتے ہوے نفی کرتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں سوہا یہ نہیں کوئی اور سزا دے دو یہ نہیں اس کے علاوہ جو سزا دینا چاہتی ہو وہ دے دو مگر تمہاری مو۔۔۔۔نہیں نہیں یہ نہیں۔۔۔۔دخان کہتے کہتے خود ہی نفی کرتا ہے۔۔۔۔

اگر سزا مجرم کی مرضی کی ہو تو وہ سزا تھوڑی ہوتی ہے وہ تو بس تھوڑی سی تکلیف ہوتی ہے مگر میں تمہیں تکلیف نہیں دونگی میں تمہیں سزا دونگی سزا وہ جو ازیت ناک ہو کبھی سنا ہے کہ کسی

مجرم کو اس کی پسند سے سزا دی گئی ہے نہیں نہ کیونکہ اگر سزا مجرم کی مرضی سے دینے لگ جائے تو دنیا کا ہر ایک انسان مجرم بن جائے۔۔۔۔۔وہ کہتی بے رحمی سے اپنے آنسو صاف کرتی ہے۔۔۔۔۔

تمہاری سزا میری موت ہے تمہیں بھی تو پتا چلے تکلیف کیا ہوتی ہے اذیت کیا ہے ظلم کیا ہے ان سب کو ملاؤ تو سزا بنتی ہے یہ سزا ہے تمہاری اب آخری بار دیکھ لو مجھے اس کے بعد شاید قیامت والے دن ملاقات ہو۔۔۔۔۔وہ کہتی طنزیہ مسکراتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا مت کرو ایسا میں مر جاؤ گا۔۔۔۔۔دخان اس کے اگے ہاتھ جوڑ کر روتا ہے۔۔۔۔۔

ارے اتنی جلدی ابھی نہیں ابھی کچھ سال سزا کاٹ لینا پھر جب میری طرح تھک جاؤ تو بھلے مر جانا جیسے میں مر رہی ہوں ابھی لیکن سزا لازمی کاٹنا ورنہ میں سمجھوں گی کہ تم بزدل تھے۔۔۔۔۔سوہا کے الفاظ سن کے دخان کا بیٹھنا مشکل ہوگیا تھا تبھی وہ اٹھ کر باہر آجاتا ہے اور سوہا اس کے جاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

اس کے لئے بھی تو یہ سب کہنا مشکل تھا کون اپنی موت پر خوش ہوتا ہے بھلا۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان کے باہر اتے ہی احد اور حالم فورا اس کے پاس اتے ہیں اور اس کا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھ کر ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں جبکہ روہان اب بھی کھڑا اسے گھور رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان فکر مت کر ڈاکٹر آگئی ہے ابھی کچھ دیر میں اوپریشن شروع ہونے والا ہے بس پھر سوہا دیکھنا بلکل ٹھیک ہوجاے گی۔۔۔۔حالم اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔

وہ آرہی ہیں ڈاکٹر۔۔۔۔احد ڈاکٹر کو دیکھ کر کہتا جس پر سارے ہی اسے دیکھ کر کھڑے ہوجاتے ہیں۔۔۔۔

اپ لوگ فکر نہ کرے بس اللہ سے دعا کرے انشااللہ بچی کو کچھ نہیں ہوگا میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروگی اسے بچانے کی۔۔۔۔ڈاکٹر جن کی عمر تقریبا 50 تک کی تھی ان کے سامنے کھڑی ہوکر نرم لہجے میں کہتی ہیں ان کے گرین کورٹ گرین ماکس اور ہاتھ میں گلفس سے لگ رہا تھا کہ وہ اوپریشن کرنے کے لئے تیار ہیں۔۔۔۔

پلیز آپ اسے بچا لینا اسے کچھ مت کرنا وہ جو بولتی ہے اسے بولنے دینا بس اسے ٹھیک کردینا پلیز۔۔۔۔دخان ان کی منت کرتا ہے۔۔۔۔

بیٹا بچانے والی ذات اللہ کی ہے اس سے کہوں وہ بچاے گا میں تو بس علاج کر سکتی ہوں منت کرنی ہے اس کے سامنے جاکر کرو۔۔۔۔وہ پیار سے سمجھاتی اگے بڑتی ہیں کہ دخان کی آواز پر رک جاتی ہیں۔۔۔

ڈاکٹر کوشش کرے گا اس کے بالوں کو کچھ نہ ہو اسے بہت پسند ہیں اپنے بال۔۔۔۔۔وہ کہتا ہے تو ڈاکٹر مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی اگے بڑتی ہیں جبکہ سارے دخان کو دیکھتے ہیں ان سب نے پہلی بار تو دیکھا تھا یہ والا دخان۔۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دخان ڈاکٹر کی بات سن کر ہسپتال سے باہر اکر اپنی منزل کی طرف جارہا تھا اور اپنی منزل پر پہنچ کر سر اٹھا کر دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

وہ مسجد کے سامنے کھڑا غور سے اس کے اوپر لکھیں گئے الفاظ کو دیکھتا ہے جہاں خوبصورتی سے بڑا سا)اَللہُ اَکْبَر (لکھا ہوتا ہے بیشک وہی تو سب سے بڑا ہے وہ اسے زیرے لب دوہرا کر آنکھیں بند کرتا ہے تو آنسو کی ایک لڑی اس کے گال پر بہتی ہے جس وہ صاف کرکے اندر قدم رکھتا ہے۔۔۔۔۔

وہ مسلمان ہونے کے باوجود بھی کبھی کبھی نماز پڑھتا تھا جب دل کیا پڑھ لیا ورنہ نہیں مگر آج اسے مسجد انے میں شرم آرہی تھی کہ اللہ بھی کہتا ہوگا جب خود پر پڑی تو مجھے یاد کرلیا مگر نہیں یہ تو ہماری سوچ ہے اللہ کبھی ہمیں یہ نہیں کہتا وہ تو کہتا ہے اے بندے تو میرے پاس آ تو سہی میں تجھے کیوں لوٹاؤں گا۔۔۔۔۔

وہ استین کہونیوں تک موڑ کر وضو کرتا ہے اور پھر وضو سے فارغ ہوکر نماز کے لئے اندر کی طرف جاتا ہے------

اندر اتا ہے تو بس کچھ ہی لوگ مسجد میں بیٹھے ہوتے ہیں وہ انھیں دیکھ کر سب سے اگے اکر کھڑا ہوتا استینو کو ٹھیک کرتا نماز کے لئے نیت باندھتا ہے-----اگے پیچھے والے لوگ اسے حیرت سے دیکھتے ہیں وجہ اس کے خون والے کپڑے----ایک صاحب تو اٹھ کر اسے کہنے والے تھے کہ امام صاحب ان کا ہاتھ پکڑ کے دوبارہ بیٹھا دیتے ہیں-----

امام صاحب وہ ان کپڑوں میں نماز پڑھ رہا ہے کپڑے تو چینج کرلیتا-----وہ صاحب امام صاحب کے روکنے پر کہتے ہیں-----

یہ اللہ اور اس کا معملہ ہے ابھی نماز ادا کرلے پھر کہہ دینا اور دعا کرو جس پرشانی میں وہ اللہ کے پاس اس حالت میں آیا ہے اللہ وہ پرشانی دور کردے-----امام صاحب کے کہنے پر وہاں بیٹھے دو لوگ اور امین کہتے ہیں------

○ ○

روہان کیسی ہے سوہا اب------کشف احمر کو گود میں اٹھائے اتے ہی روہان کے پاس آتی ہے اور حالم جو دوسری طرف منہ کرے بیٹھا تھا اس کی آواز پر فورا اسے دیکھتا ہے جو پرشان سی کالی چادر اوڑے بچے کو گود میں اٹھائے روہان کی بولنے کی منتظر ہوتی ہے------

تم کس کے ساتھ آئی ہو اور صفا کہا ہیں۔۔۔۔روہان اسے دیکھ فکرمندی سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

سیف کے ساتھ آئی ہو صفا اس کے پاس ہے وہ آرہا وہ۔۔۔۔کشف باہر کی طرف اشارہ کرتی ہے جہاں سے سیف صفا کو اٹھائے آرہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

بتائے نہ کیسی ہے وہ۔۔۔۔۔

اوپریشن ٹھٹھر میں لے کر گئے ہیں اسے۔۔۔۔روہان بس مختصر سا جواب ہے تو کشف چپ ہوکر روہان کے برابر میں کھڑی ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔۔

آپ ادھر بیٹھ جائے بچے کو گود میں لی ہوئی ہے تہگ جائے گی۔۔۔۔۔حالم اسے کھڑا دیکھ اٹھ کر اپنی جگہ پر اشارہ کرتا ہے اور کشف تو بھول ہی گئی تھی کہ حالم بھی تو ادھر ہی ہوگا۔۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔وہ زیادہ کچھ کہنے کے بجاے کہتی احمر کو لئے وہاں بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

دخان کہا گیا ہے۔۔۔۔۔رخسانہ سب کو دیکھ کر پوچھتی ہیں۔۔۔۔۔

پتا نہیں ابھی سوہا کے لئے دعا کرو اسے چھوڑ دو سارے۔۔۔۔۔انور رخسانہ کی بات پر غصے سے کہتے ہیں تو سارے ہی چپ سے انھیں دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

یہ اللہ میری بچی کو اچھا کردیں۔۔۔۔آسیہ روتے ہوے دعا کرتی ہیں تو سب ایک زبان ہوکر امین کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان نماز سے فارغ ہوکر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ جاتا ہے اسے کوئی فکر نہیں ہوتی کہ اسے ایسے روتا ہوا کتنے لوگ دیکھ رہے ہیں اسے بس یہ پتا تھا اس کا رب اس کے سامنے ہے اسے سن رہا ہے اسے دیکھ رہا ہے اس کا رونا اس کے آنسو اس کی فریاد------

اللہ پاک میں بہت گناہگار ہوں بہت زیادہ شاید جتنی تکلیف میں نے سوہا کو دی ہے مجھے پتا ہے میں نے جو کبھی ایک نیکی بھی کی ہوگی نہ وہ بھی میرے گناہ نے کھالی ہوگی-----وہ کہتا ہے تو امام صاحب اور اس کے قریب اکر بیٹھ جاتے ہیں------

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں میرے پاس لفظ نہیں ہے کہ کیسے تجھ سے دعا مانگو میرے اللہ مجھے معاف کردے میں توبہ کرتا ہوں ہر گناہ سے میں آج سے یہ عہد کرتا ہوں خود سے کہ کبھی نماز نہیں چھوڑو گا کبھی کسی کو تکلیف نہیں دونگا میرے اللہ سوہا کو ٹھیک کردے اسے ایک نئی زندگی دے دے میرے مالک میں اس سے بھی معافی مانگ لونگا میں نے جس جس کا دل دکھایا ہے میں سب سے معافی مانگ لونگا بس میرے اللہ سوہا کو ٹھیک کردے -----وہ روتے ہوے کہتا ہے------

اگر وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے دور ہوجاؤ میں اس سے دور ہوجاؤ گا کبھی اسے اپنی شکل نہیں دیکھاؤ گا لیکن میرے اللہ اسے مجھے واپس کردے اسے ٹھیک کردے اس کا اوپریشن کامیاب

ہوجاے۔۔۔۔دخان کہتا اپنے منہ پر ہاتھ پھرتا ہے تو امام صاحب امین کہتے ہیں جس پر وہ فورا اپنے دائیں جانب دیکھتا ہے جہاں ایک بزرگ جن کے بال کو ڈاڑھی سفید تھی اسے مسکراتے ہوے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اوپریشن تھٹھر کے باہر سارے پرشان سے تھے کچھ زیرے لب کچھ پڑھ رہا تھا تو کوئی دیوار سے ٹیگ لگا کر کھڑا تھا تو کوئی ٹہل رہا تھا سب کے دل میں بس یہی دعا تھی کہ سوہا کا اوپریشن کامیاب ہوجاے۔۔۔۔

اور وہاں اندر ڈاکٹر بار بار نظر اٹھا کر مشین میں سوہا کی دل کی دھڑکن چیک کر رہی تھی جو اوپر نیچی ہوکر اگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر یہ لڑکی کہہ رہی تھی اسے نہیں جینا۔۔۔نرس ڈاکٹر کے ساتھ کھڑی کہتی ہیں۔۔۔۔

چپ ہوجاؤ کچھ نہیں ہوگا اسے۔۔۔۔ڈاکٹر اسے جھڑک کر اپنا کام کرتی ہیں ہے کہ ایک مشین کی آواز تیز ہونے سے سب ڈاکٹر ٹینشن میں آجاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اس کی دل کی دھڑکن تیز ہورہی ہیں جلدی کرے۔۔۔۔نرس گھبراتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔

او کسیجن دیکھو۔۔۔فورا۔۔۔ڈاکٹر کی آواز سنتے ہی نرس فورا سے مشین چیک کرتی ہے جبکہ ڈاکٹر ڈرپ چیک کرتے ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر لگتا ہے مشکل ہے۔۔۔۔ایک ڈاکٹر سوہا کی آنکھیں کھول کر دیکھتے ہوے کہتے ہیں کہتے تو باقی سب بھی اپنے کام کرتے ہوے رک جاتے ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر اسد اللہ پر امید رکھیں کچھ نہیں ہوگا ہم اسے بچا لینگے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحبہ اللہ پر امید ہے مگر وہ دیکھیں۔۔۔۔ڈاکٹر ان کا مشین کی طرف کرتے ہیں جہاں کبھی لائن سیدھی ہوتی ہے تو کبھی اوپر نیچے۔۔۔

مشین کو دیکھ کر ڈاکٹر رک کر پہلے ڈاکٹر کو دیکھتی ہیں اور پھر سوہا کو جو بیہوش سی پڑی تھی۔۔۔۔۔

اوپریشن ٹھیٹر کے باہر سارے سوہا کے لئے دعا کر رہے تھے وہاں دخان مسجد میں بیٹھا مسلسل امام صاحب کی بتائی ہوئی تسبی کر رہا تھا اور اندر سوہا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی اب نجانے دخان اور باقی سب کی دعا قبول ہونی تھی یہ سوہا نے جو خود اپنے لئے دعا کی تھی وہ۔۔۔۔

شکر اللہ کا اوپریشن کامیاب ہوگیا۔۔۔ورنہ مجھے ڈر تھا کہ بچی کو کچھ ہونہ جائے اب سونیہ نرس) تم اسے واڈ میں شفٹ کردینا اور ابھی کسی سے ملنے نہیں دینا جب تک اسے ہوش نہ (آجاے۔۔۔۔۔ڈاکٹر کہتی مڑتی ہی ہیں کہ مشین کی آواز دوبارہ تیز ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

یہ کیا ہورہا ہے۔۔۔اس کی ہارٹ بیٹ اتنی تیز کیوں ہورہی ہے۔۔۔۔۔ایک ڈاکٹر سوہا کو اوکسیجن ماکس لگاتے ہوے کہتے ہیں۔۔۔۔

ہٹے۔۔۔نرس اوکسیجن تھوڑی تیز کرے اسے سانس لینے میں مشکل ہورہی ہے۔۔۔۔ڈاکٹر کہتی ہے تو نرس فورا اوکسجن تیز کرتی ہے ابھی جہاں اوپریشن ٹھٹھر میں سکون تھا وہی اب ہفرا تفری مچ گئی تھی۔۔۔۔

سوہا۔۔۔سوہا آپ مجھے سن سکتی ہیں۔۔۔سوہا لمبی لمبی سانس لیں سوہا۔۔۔آنکھیں کھولی رکھیں۔۔۔۔ڈاکٹر اس پر جھک کر اس کے ناک کے پاس اوکسیجن ماکس ٹھیک کرتے ہوے کہتی ہیں۔۔۔۔

سوہا۔۔۔سوہا۔۔۔سانس لو بیٹا۔۔۔۔سوہا کو مسلسل اپنے کانوں میں یہی آواز آرہی تھی جب وہ تھوڑی آنکھیں کھولتی ہے تو ڈاکٹر اس پر جھکی اسے بار بار سانس لینے کا کہہ رہی تھی وہ انھیں دیکھتی رہتی ہے اور پھر ایکدم ہی اس کی آنکھوں کے اگے کوئی اور ہی منظر گھومتا ہے جہاں دس سالہ سوہا ہاتھ میں گڑیا پکڑے ہنستے ہوے بھگ رہی تھی اور اس کے پیچھے روہان ہر وہ پل اس

کی آنکھوں کے اگے گھومتا ہے جہاں وہ خوش تھی مگر پھر منظر دوبارہ چینج ہوتا ہے جہاں وہ ایک سیڑی پر تنہا کھڑی تھی پیچھے دیکھتی ہے تو دخان سیڑی کے پاس کھڑا اسے بلا رہا تھا اس کے لئے رو رہا تھا جسے وہ غصے سے دیکھ کر منہ موڑے اوپر کی طرف دیکھتی ہے جہاں اس کے دادا اپنا ایک ہاتھ اگے کرے کھڑے ہوتے ہیں ان کے پیچھے سفید سی روشنی پھلی تھی وہ دوبارہ مڑ کے دخان کو دیکھتی ہے جو اب بھی کھڑا اپنا ہاتھ اگے کے اسے بولا رہا ہوتا ہے اور پھر وہ دوبارہ اسے اگنور کرے مسکراتے ہوے اوپر کی طرف سیڑی چڑتی ہے جہاں اس کے دادا اس کا ہاتھ پکڑنے کے لئے کھڑے تھے۔۔۔۔

نو نو نو۔۔۔۔سوہا آنکھیں بند مت کرنا۔۔۔۔ڈاکٹر اسے آنکھیں بند کرتی دیکھ کہتی ہے مگر تب ہی مشین کی آواز پر سب اپنی جگہ رک سے جاتے ہیں جہاں اب لائن سیدھی ہوگئی تھی۔۔۔۔۔

○ ○

بیٹا اب جاؤ جاکہ دیکھو تمہاری بیوی کا اوپریشن کامیاب ہوگیا ہوگا اور وہ ٹھیک ہوگی۔۔۔۔امام صاحب دخان کو اب بھی تسبی پڑتے دیکھ کہتے ہیں جو پڑتے پڑتے بار بار اپنے آنسو صاف کر رہا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔میں جاتا ہوں۔۔۔۔وہ کہتا تسبی کو اپنی آنکھ سے لگا کر اٹھتا ہے کہ جاتے جاتے امام صاحب کی آواز پر رک کر انھیں دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

جب کبھی اللہ سے ملنے کا دل کرے یہ اس کے آمنے سامنے بات کرنا چاہوں تو سجدے میں چلے جانا وہاں اللہ بلکل ہمارے سامنے ہوتا ہے۔۔۔۔امام صاحب کہتے ہیں تو وہ اثبات میں سر ہلاتا ہسپتال کی جانب جاتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

سارے جو باہر پریشان سے بیٹھے تھے ڈاکٹر کے باہر انے پر سارے ہی کھڑے ہوکے ان کی طرف جاتے ہیں۔۔۔۔۔

اور دخان جو ابھی ہی داخل ہوا تھا ڈاکٹر کو دیکھ کر جلدی جلدی قدم اٹھاتا ان کی جانب بڑتا ہے۔۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر کیسی ہے سوہا۔۔۔روہان فورا پوچھتا ہے تو ڈاکٹر ایک نظر سب کو دیکھ کر روہان سے افسوس سے کہتی ہیں۔۔۔

ایم سوری ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی مگر وہ شاید خود نہیں چاہتی تھی جینا۔۔۔۔ڈاکٹر کہتی ہیں تو وہاں موجود لوگ بے یقینی سے انھیں دیکھتے ہیں اور دخان تو جہاں ہوتا ہے وہیں سن ہوکر کھڑا ہوجاتا ہے کیا آسان تھا یہ سننا کہ جس کے لئے تم رورو کے زندگی مانگو اور اسے موت مل جائے دخان کا حال بھی کچھ ایسے ہی تھا وہ بے یقینی سے دیکھ رہا تھا بس

خاموش سا اس میں اتنا نہیں تھا کہ اگے اکر ڈاکٹر کو کہہ سکے کہ نہیں میں نے دعا کی ہے وہ زندہ ہوگی مگر نہیں وہ بس دیکھ رہا تھا اور آنسو کسی لڑی کی طرح آنکھ سے جاری تھے------

نہیں میری بچی کو کچھ نہیں ہوسکتا تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو-----آسیہ روتی ہوئی کہتی ہیں جبکہ باقی سب کا حال بھی آسیہ سے مختلیف نہیں ہوتا------

دخان-----احد اسے یو کھڑا دیکھ اس کے پاس اتا ہے-----

سوہا---سوہا چلی گئی مگر---میں نے تو---احد کی آواز پر وہ ہوش میں اتا ہی اٹکتے ہوے کہتا ہے جس پر احد نم آنکھوں سے اسے گلے لگاتا ہے-----

دخان حوصلہ کر یار------احد کہتا ہے تو دخان اسے خود سے دور کرتا غصے سے دیکھ کر ڈاکٹر کی جانب جاتا ہے اور ان کے سامنے جاتے ہی-----

اپ ایک بار اور چیک کرے اسے مجھے یقین ہے وہ زندہ ہوگی وہ بس چاہتی ہے کہ مجھے تکلیف ہو اسے کہو ہاں ہورہی ہے تکلیف بلکہ ازیت مل رہی ہے-----وہ روتے ہوے کہتا ہے تو انور اور رخسانہ اسے حیرت سے دیکھتے ہیں------ اسے کہو اٹھ جائے بس ایک بار اسے چیک کرو وہ زندہ ہے پلیز اسے کہو مجھے تنگ نہ کرے میں اس کی طرح مظبوط نہیں ہوں مجھے بہت ازیت مل رہی ہے اسے بس ایک بار جاکہ کہیں مجھے پتا ہے اس کا دل بڑا ہے یہ سن کر وہ خود کہہ دے گی کہ میں دخان کو تکلیف دینے کے لئے کر رہی تھی اسے کہو نہ جاکے---وہ ڈاکٹر کے سامنے

کسی بچے کی طرح روتے ہوے ہاتھ جوڑے کہتا ہے تو ڈاکٹر کی بھی آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں کہ اتنا مضبوط مرد کیسے رو رہا ہے-----

بیٹا میں نے چیک کیا ہے اسے وہ-----

نہیں بس ایک بار چیک کرے مجھے پتا ہے وہ زندہ ہے-----وہ کہتا بے رحمی سے اپنے آنسو صاف کرتا ہے-----

اپ اسے جاکر دیکھیں میں اللہ سے کہتا ہوں کہ اسے کہیں وہ مجھے تنگ نہ کرے مجھے پتا ہے وہ زندہ ہے-----وہ کہتا باہر کی طرف جاتا ہے احد اور باقی سب کو لگتا ہے وہ جیسے پاگل ہوگیا ہو اس کی باتوں سے ہی ایسا لگ رہا تھا-----

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

ارے بیٹا کیا ہوا واپس کیوں آگئے-----امام صاحب اسے اتا دیکھ کہتے ہیں جو ابھی بھی اپنے آنسو اپنی استین سے صاف کرتے ہوا آرہا ہوتا ہے--------

امام صاحب------وہ چلی گئی-----نہیں وہ مجھے تنگ کر رہی ہے وہ مجھے ازیت دینے کے لئے یہ سب کر رہی ہے----وہ روتے ہوے کہتا ہے تو امام صاحب حیرت سے اسے دیکھتے ہیں جو اب تھوڑا سا اگے جاکر بغیر کوئی نیت باندھ کر سجدے میں گر جاتا ہے اور پھوٹ پھوٹ کر روتا ہے مسجد میں سب ہی موجود اسے دیکھ اپنے اپنے کام سے رک جاتے ہیں------

یہ اللہ مجھے دعا مانگنی نہیں آتی بہت گناہگار ہوں معاف کردے میرے رب مجھے پتا ہے وہ زندہ ہے اللہ پاک اسے واپس بھیج دے میں وعدہ کرتا ہوں اس کو کبھی اپنی شکل نہیں دیکھاؤ گا جب تک وہ مجھے معاف نہیں کرے گی کبھی بھی اس کے سامنے نہیں جاؤ گا بس ایک بار اسے زندگی دے دے بس ایک بار میرے اللہ۔۔۔۔وہ روتے ہوے ایسے بولتا ہے کہ وہاں بیٹھے سب کے دل کانپ جاتے ہیں اور امام صاحب نم آنکھوں سے اوپر کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

میرے رب اس پر ترس ہی کھا لے تیرے لئے تو کچھ نہ ممکن نہیں ہے بیشک تو بڑا رحم کرنے والا ہے اس بچی کو زندگی دے دے اور اسے معاف کردے میرے پاک رب۔۔۔۔۔امام صاحب کہتے منہ پر ہاتھ پھرتے ہے اور جب نظر دخان پر جاتی ہے تو وہ ابھی بھی ویسے ہی سجدے میں گرا اپنے رب کے سامنے رو رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا مسکراتے ہوے اگے بڑتی ہے اور جیسے ہی دادا کا ہاتھ تھامنے لگتی ہے دادا ہاتھ فورا پیچھے کرلیتے ہیں وہ انھیں حیرت سے دیکھتی ہیں جو اب نفی میں سر ہلا کر پیچھے کی طرف جاتے ہیں اور اسے لگتا ہے کہ وہ بھی پیچھے کی طرف جارہی ہے وہ گھبرا کر جیسے مڑتی ہے تو دخان اب بھی کھڑا اسے پکار رہا تھا وہ دوبارہ دادا کی طرف دیکھتی ہے جہاں اب بس بند دروازہ تھا اور پھر ایکدم اندھیرا۔۔۔۔۔

نرس جو اس کے پاس ہی کھڑی کچھ اٹھا رہی ہوتی ہے سوہا کے سانس لینے کی آواز پر اٹھ کے اسے دیکھتی ہے جو مشکل سے سانس لے رہی تھی وہ سوہا کو دیکھ مشین کو دیکھتی ہے جہاں اب بھی سیدھی لائن تھی اسے جب کچھ سمجھ نہیں اتا تو فورا باہر کی طرف جاتی ہے------

حوصلہ رکھیں اللہ کو یہی منظور تھا-----ڈاکٹر آسیہ کو حوصلہ دیتے ہوے کہتی ہے باہر تو جیسے قیامت تھی ہر کوئی رو رہا تھا احد سے لے کر دادی تک-----

ڈاکٹر-----ڈاکٹر پیشنٹ سانس لے رہی ہے جلدی آے-----نرس جیسے کہتی ہے ڈاکٹر حیرت سے سب کو دیکھ کر اندر کی طرف جاتی ہیں اور سارے اپنے آنسو صاف کرے ایک امید کی کرن نظر آتی دیکھ اوپریشن ٹھٹھر کے باہر کھڑے ہوجاتے ہیں-----

ہٹھو----ڈاکٹر سوہا پر جھوکے دو ڈاکٹر کو سائیڈ پر کرکے کہتی خود اسے چیک کرتی ہیں-----

او کسیجن دو اسے فورا جلدی کرو-----ڈاکٹر کہتی ہیں تو نرس فورا اثبات میں سر ہلاتی ہے------

سوہا جب آنکھیں کھولتی ہے تو اسے اپنے اوپر لگا سفید بلب نظر اتا ہے اور کچھ ملی جولی آوازیں شیز بیک----شی اس بیک-----وہ سنتی ہے کہ کوئی خوشی سے کہہ رہا ہے اور پھر بازو میں ہلکا سا کچھ چبتا ہے اور دوبارہ آنکھوں کے اگے اندھیرا چھا جاتا ہے--------

یہ زندہ تھی مگر کیسے------ڈاکٹر سوہا کو دیکھ کہتی ہیں تو ایک نرس شرمندا سی اگے آتی ہے-------

وہ ڈاکٹر آپ نے کہا تھا کہ اب یہ نہیں بچ سکتی تو میں نے مشین اوف کردی تھی مجھے معاف کردیں۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو سارے ڈاکٹر غصے سے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

مس سونیہ آپ نئی ہے یہاں تبھی آپ کو چھوڑ رہے ہیں اگر اسے کچھ ہوجاتا اور پھر ہمیں آپ کی احماقت کا پتا چلتا تو ہم آپ کو پولیس کے حوالے کردیتے وہ لڑکی سانس لے رہی تھی بھلے آرام سے مگر لے رہی تھی آپ انتہا کی کوئی بیوقوف ہیں۔۔۔۔ڈاکٹر غصے سے کہتی باہر کی طرف جاتی ہیں جبکہ وہ شرمندا سی آنسو صاف کرتی ہے۔۔۔۔۔

وہ باہر آتی ہیں تو سارے بلکل سامنے ہی کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔

کیا ہوا اسے وہ ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔غفار اگے اکر پوچھتے ہیں۔۔۔۔

اس پاک ذات کا شکر ادا کرے جس نے آپ کی بیٹی کو ایک نئی زندگی دی ہے۔۔۔۔۔ڈاکٹر کہتی ہیں تو وہاں سب کے خوشی کے مارے آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں اور سب ہی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔۔۔۔

ہم اس سے مل سکتے ہیں۔۔۔۔زوہا اگے اکر پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں ابھی نہیں۔۔۔۔ابھی اسے تھوڑی آرام کی ضرورت ہے صبح آپ کو اجازت مل سکتی ہے۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔ان کے لئے تو یہی کافی تھا کہ سوہا ٹھیک ہے۔۔۔۔

سوہا کے شوہر کہاں ہیں انھیں بھی بتا دیں۔۔۔ڈاکٹر کہتی ہوئی اگے چلی جاتی ہیں جبکہ احد ڈاکٹر کی بات سن کے باہر کی طرف جاتا ہے احد کو جاتا دیکھ حالم بھی اس کے پیچھے جاتا ہے اور روہان بھی کچھ سوچ کر ان دونوں کے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

امام صاحب اور باقی سب بھی دخان کے پیچھے کچھ فاصلے پر کھڑے اسے دیکھ رہے تھے جس نے ابھی تک سجدے سے سر نہیں اٹھایا تھا جو ابھی تک رو رہا تھا اور بار بار ایک ہی الفاظ دھورا رہا تھا۔۔۔۔

یہ اللہ مجھے معاف کردے بس ایک بار اسے زندگی دے دے میں کبھی اسے اپنی شکل نہیں دیکھاؤ گا بس ایک بار۔۔۔۔وہ سجدے میں روتے ہوے بس یہی کہتا جارہا تھا۔۔۔۔

احد جو ابھی آیا تھا مسجد دخان کو یو دیکھ کر اپنی جگہ رک جاتا ہے اور اس کے پیچھے ہی حالم اور روہان۔۔۔۔روہان تو اسے دیکھ کر ہی حیران رہ جاتا ہے جو اس کی بہن کی زندگی مانگ رہا تھا جبکہ حالم اپنے آنسو صاف کرے مسکراتے ہوے اس کے پاس جاکر بیٹھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان تمہاری دعا قبول ہوگئی سوہا کو زندگی مل گئی اللہ نے اسے نئی زندگی دے دی۔۔۔۔حالم کہتا ہے تو دخان حالم کے کہیں گئے الفاظ پر پہلے غور کرتا ہے اور پھر روتے ہوے سجدے میں ہی مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔میرے رب میرا اللہ۔۔۔شکریہ میری سوہا کو نئی زندگی دینے کے لئے اسے مجھے واپس دینے کے لئے۔۔۔۔وہ کہتا اپنا سر اٹھا کے آنسو صاف کرے حالم کو دیکھتا ہے مسلسل سجدے میں رہنے کے باعث ناک اور ماتھا لال ہوگیا تھا اور کچھ آنکھ رونے کی وجہ سے سوجھ گئی تھی جس سے وہ معصوم سا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہاری دعا تمہارے دل سے نکلی تھی اور تم نے اپنے رب سے ایسے دعا مانگی جیسے وہ تمہارے سامنے ہے اور دیکھو اللہ نے سن لی وہ واقع تمہارے سامنا تھا تمہیں سن رہا تھا تمہیں دیکھ رہا تھا اس نے تمہاری بیوی کو ایک نئی دے دی۔۔۔۔امام صاحب اگے اکر کہتے ہیں جس پر وہ سامنے لگی خانے کعبہ کی تصویر کو دیکھتا مسکراتا ہے۔۔۔۔

یہ لڑکا کب سے یوہی سجدے میں اپنی بیوی کے لئے دعا مانگ رہا تھا اور دیکھو اللہ نے سن لی۔۔۔۔ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہتا ہے تو روہان اس آدمی کو دیکھتا پھر دخان کو جس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں مگر اب چہرہ مسکرا رہا تھا وہ چلتا ہوا اس کے پاس اتا ہے۔۔۔۔

چلو اب چلتے ہیں۔۔۔۔احد اس کے پاس کھڑا کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان جیسی کھڑا ہوتا ہے روہان کو دیکھ کر شرمندا سا نظریں جھکا لیتا ہے-----

مجھے معاف کردو روہان میں نے بہت غلط کیا تمہاری بہن کے ساتھ اور تم سب کے ساتھ بھی----وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہے تو روہان خاموشی سے اس کے جوڑے ہاتھ دیکھتا ہے جبکہ احد اور حالم کبھی دخان تو کبھی روہان کو دیکھتے ہیں------

روہان کچھ دیر یوہی کھڑا رہتا ہے اور پھر کچھ کہیں بغیر ہی باہر چلا جاتا ہے جس پر دخان اپنے ہاتھ نیچے کرلیتا ہے------

کچھ نہیں ہوتا ایک دن سب ٹھیک ہوجاے گا دیکھنا روہان کے ساتھ تمہیں سوہا بھی معاف کردے گی-----حالم اسے کہتا ہے تو وہ اثبات میں سر ہلاتا باہر کی طرف بڑتا ہے کہ امام صاحب کی آواز پر رکتا ہے-----

اپنے وعدے پر قائم رہنا جو تم نے اپنے رب سے کیا ہے-----وہ کہتے ہے تو دخان کچھ دیر انھیں دیکھتا رہتا ہے اور پھر مسکراتا ہوا اثبات میں سر ہلاکر باہر چلا جاتا ہے اس کے لئے مشکل تھا مگر اب وعدہ کیا تھا اور وعدہ تو نبھانا تھا نہ--------

○ ○

دخان جاکہ سوہا سے مل لے وہ ابھی بیہوش ہے-----احد دخان کے پاس اکر کہتا ہے جو بینچ پر سر جھکا کر بیٹھا زمین پر نہ جانے کیا گھور رہا تھا------

ابھی ہسپتال میں بس احد حالم روہان اور دخان ہی تھے باقی سارے کچھ دیر پہلے ہی جاچکے تھے دادی لوگ حویلی نہیں گئے تھے وہ دخان کے لاہور والے گھر میں ہی تھے۔۔۔۔۔۔

اگر وہ ہوش میں آگئی تو۔۔۔۔۔دخان سر اٹھا کر اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

ابھی نہیں آئی گی تو مل لے جاکر۔۔۔۔۔حالم بھی کہتا ہے تو دخان اثبات میں سر ہلاتا ایک نظر روہان کو دیکھ کر کمرے میں جاتا ہے۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں اتا ہے تو سوہا گہری نیند میں ہوتی ہے وہ دروازہ بند کرتا اس کے سامنے اکر کرسی پر بیٹھتا ہے اور مسکراتے ہوے اس کا ڈرپ والا ہاتھ اٹھا کر اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔۔۔۔۔۔

آج تو تم نے ڈرا ہی دیا تھا ڈاکٹر نے کہا سوہا نہیں رہی پتا ہے اس وقت کیا حالت تھی۔۔۔۔مجھے سچ میں آج پتا چلا کہ ازیت کیا ہوتی ہے تکلیف اور سزا کیا ہوتی ہے جب ڈاکٹر نے کہا کہ سوہا نہیں رہی اس وقت ایسا لگا جیسے میرے سب کچھ کوئی مجھ سے لے گیا ہو اور اب میں بس بے یارو مددگار کھڑا ہوں کچھ گھنٹے پہلے میرے لئے زندگی کے سب سے مشکل لمحے تھے۔۔۔۔۔وہ کچھ دیر پہلے کا سوچتا ہوا کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

میں معافی کے قابل نہیں ہوں۔۔۔۔مگر میرا اللہ جانتا ہے میں شرمندا ہوں اپنے کئے گئے ہر ستم پر۔۔۔۔۔میں شاید کبھی کسی کے لئے نہیں رویا مگر۔۔۔۔آج تمہارے لئے رویا

ہوں۔۔۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔۔وہ اس کے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھ کے نظریں اس کے ہاتھ پر گاڑے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے بھی ہیں تم سے محبّت ابھی سے نہیں بہت پہلے سے۔۔۔۔مگر کبھی ظاہر نہیں کی۔۔۔۔مجھے رابعہ جو یاد آجاتی تھی۔۔۔۔ جب تمہیں تکلیف دیتا تھا تم سے زیادہ مجھے تکلیف ہوتی تھی مگر میں۔۔۔۔۔۔خیر ان باتوں کا اب کیا فائدہ۔۔۔۔۔وہ بات کو بیچ میں ہی چھوڑے زخمی سا مسکراتا ہے۔۔۔۔۔۔

تم چاہتی تھی نہ کہ میں تم سے دور ہوجاؤ کبھی اپنی شکل نہیں دیکھاؤ تو لو اب میں جارہا ہوں تم سے دور ہمیشہ کے لئے اب جب تک تم نہیں چاہو گی میں نہیں اؤ گا کبھی اپنی شکل نہیں دیکھاؤ گا بس ایک احسان کردے نہ کہ۔۔۔۔خود سے کبھی میرا نام جدا مت کرنا۔۔۔۔۔وہ کہتا اپنے آنسو صاف کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہوسکے تو مجھے معاف کردینا اب پتا نہیں ملاقات ہو بھی یہ۔۔۔۔۔۔ نہیں مگر میرے دل میں ہمیشہ تم رہو گی۔۔۔۔۔۔وہ کہتا اس کا ہاتھ دیکھتا مگر نظر وہاں جاتی ہے جہاں کچھ روز پہلے سوہا نے اس کا نام اپنے ہاتھ پر مہندی سے لکھا تھا۔۔۔۔۔۔وہ دکھ سے اسے دیکھتا ٹیبل پر رکھا ایک پین اٹھاتا ہے اور اسے سوہا کی ہتھلی پر آرام سے چلاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا دخان۔۔۔۔۔وہ لکھ کر زیرے لب کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان بس سوہا کا ہے اور سوہا بس دخان کی ہم دونوں کے بیچ کوئی نہیں آے گا۔۔۔۔

مجھے معاف کردینا سوہا تمہارا ظالم ہمسفر بہت برا ہے مگر یہ بس تمہارا ہے اور یہ اب سدھر بھی گیا ہے لیکن تم نہیں دیکھ سکو گی اپنے سیدھے ظالم ہمسفر کو جب تمہیں ہوش آے گا میں تمہیں نظر نہیں اؤ گا میں تو شاید اپنی منزل پر پہنچ بھی چکا ہونگا۔۔۔۔وہ کچھ سوچتے ہوے کہتا ہے اور پھر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

تم سے دور رہ کر بہت اذیت میں رہو گا ہوسکے تو معاف کردینا اپنے ظالم کو۔۔۔۔وہ نم آنکھوں سے کہتا اس کے ماتھے پر پیار کی ایک نشانی دیتا ہے اور پھر کچھ دیر اسے دیکھ کر باہر چلا اتا ہے اسے پتا تھا اگر یہاں تھوڑی دیر اور روکا رہا تو اپنے وعدے پر قائم نہیں رہ سکے گا۔۔۔۔۔

○ ○

دخان باہر اتا ہے تو روہان حالم احد سامنے ہی بیٹھے اس کے انے پر سر اٹھا کر اسے دیکھتے ہیں وہ انھیں دیکھ کر خاموشی سے حالم کے برابر میں اکر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

میں جارہا ہوں۔۔۔وہ کہتا ہے تو تینو اسے نا سمجھی سے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

کہاں۔۔۔کہاں جارہا ہے۔۔۔۔احد ہی پوچھ لیتا ہے۔۔۔۔

پتا نہیں مگر بہت دور۔۔۔میرے جانے کے بعد سوہا کا خیال رکھنا اور اسے کہنا کہ میں جب تک نہیں اؤ گا جب تک وہ نہ چاہے۔۔۔۔وہ کہتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

دخان اپنے ماں باپ اور دادی کا تو سوچو بس سوہا نہیں ہم سب بھی یہاں ہیں۔۔۔۔احد اس کی بار سن کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

ماں باپ دادی اور باقی سب بھی مجھ سے خفا ہیں مجھے سب کسی مجرم کی طرح دیکھ رہے ہیں کوئی مجھے معاف نہیں کرے گا۔۔۔۔وہ کہتا ہے تو کوئی کچھ نہیں بولتا کیونکہ وہ جھوٹ تھوڑی کہہ رہا تھا یہی سچ تھا کوئی بھی اسے معاف کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔۔۔۔۔

مجھ پر ایک احسان کرنا سوہا کو کبھی خلا مت لینے دینا۔۔۔۔۔وہ تینو کو دیکھ کر کہتا باہر کی طرف جاتا ہے یہ تو کوئی اس سے پوچھے کہ وہ کیسے جارہا تھا مگر نہیں کوئی نہیں سمجھ سکتا۔۔۔۔۔

وہ باہر اکر گاڑی کا دروازہ کھولتا ہی ہے کہ حالم اسے آواز دے کر روکتا ہے۔۔۔۔۔

دخان۔۔۔دخان رک تو ذرا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔وہ اسے دیکھ دروازہ دوبارہ بند کردیتا ہے۔۔۔۔۔

کیوں جارہا ہے یار مت جا تو یہاں رہ کر اسے یقین دلانا کہ تو اس سے محبّت کرتا ہے تو شرمندا ہے۔۔۔۔حالم اسے دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔

نہیں حالم یہاں رہا تو وہ مجھے دیکھ کر اور غصہ کرے گی اور اس کی نفرت میرے لئے اور بڑے گی اسی لئے میں یہاں نہیں رہنا چاہتا۔۔۔۔

دخان۔۔۔۔حالم افسوس سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

حالم میں نے اس سے محبّت سچے دل سے کی تھی ابھی سے نہیں بہت پہلے سے جب اسے تکلیف ہوتی تھی تو درد مجھے بھی ہوتا تھا جب وہ روتی تھی تو دل میرا بھی دکھتا تھا مگر۔۔۔۔مگر میں اپنی بہن کے بدلے میں اندھا ہوگیا تھا کاش۔۔۔۔کاش یہ سچ مجھے بہت پہلے پتا چل جاتا تو آج یہ دن نہیں اتا۔۔۔۔لیکن میں سچ کہہ رہا ہوں میں اس سے محبّت کرتا تھا مگر کبھی ظاہر نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔۔وہ بے بسی سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان یہ دنیا ظاہر کو دیکھتی ہے باطن کو نہیں جو تمہارے دل میں ہے تمہیں چاہیئے کہ تم اسے ظاہر کرو ورنہ دنیا کبھی یقین نہیں کرتی اب تم یہی دیکھ لو سوہا اپنی محبّت ظاہر کرتی تھی تو آج سب اس پر ترس کھا رہے ہیں جبکہ اب کسی کو تمہارے آنسو بھی نظر نہیں آرہے اسی لئے جو تم دل سے ہو وہی تم ظاہر کرو۔۔۔۔۔حالم اسے سمجھاتا ہے تو وہ اسے دیکھتا رہتا ہے اور پھر مسکراتے ہوے گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے۔۔۔۔۔

اب کب واپس اؤ گے۔۔۔۔۔

جب سوہا مجھے معاف کرے گی اور خود مجھے بولاے گی۔۔۔۔وہ گاڑی میں بیٹھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

اگر اس نے تمہیں کبھی معاف نہیں کیا تو۔۔۔۔حالم ویسے ہی پوچھ لیتا ہے مگر دخان کو اس کی بات دل پر لگتی ہے جسے سن کر وہ افسردہ ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔۔

تو سمجھ لینا دخان مر گیا۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتا گاڑی اگے بڑھالیتا ہے اور حالم کی نظریں دور تک اس کی گاڑی کا پیچھا کرتی ہیں۔۔۔۔۔

خدا نہ کرے کہ اب دوبارہ کوئی حالم بنے۔۔۔۔۔حالم ایک لمبی سانس لیتا ہسپتال کے اندر جاتا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ دیکھو۔۔۔۔احد دخان کے جانے کے بعد سوہا کے روم میں جاتا ہے اور جب واپس اتا ہے تو اپنا موبائل جو اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوتا ہے روہان کو دیکھاتا ہے جسے روہان نا سمجھی سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا دیکھوں۔۔۔۔۔

میں نے یہ موبائل ویڈیو پر لگا کے اندر رکھ دیا تھا تاکہ دخان کی باتیں سن سکو اور دیکھ سکو کہ وہ سوہا کو دیکھ کر کیا کرتا ہے۔۔۔۔احد ویڈیو پلے کر کے اپنے ہاتھ میں پکڑتا اس کے برابر میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

ہوسکتا ہے اسے پتا ہو ویڈیو بن رہی ہے تبھی ایسی حرکت کر رہا ہو۔۔۔۔روہان آدھی ویڈیو دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں یہ موبائل میں نے چھپا کر رکھا تھا خیر تمہیں یقین نہیں آرہا تو میں کیا کرسکتا ہوں۔۔۔۔احد دخان کو سوہا پر جھکتا دیکھ ویڈیو بن کردیتا ہے۔۔۔۔۔

یہ ویڈیو میں نے سوہا کے لئے بنائی ہے تاکہ اسے بھی دیکھا سکو۔۔۔۔احد کہتا ہے اور روہان چپ سا بیٹھا رہتا ہے۔۔۔۔۔

کہاں جارہا ہے وہ کچھ بتایا اس نے۔۔۔۔

کچھ نہیں بتایا اس نے۔۔۔۔ احد کے سوال پر حالم باہر سے اتے ہوے کہتا اس کے برابر میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے سوہا معاف کردے گی دخان کو۔۔۔۔حالم احد کے ساتھ بیٹھا چائے پیتے ہوے پوچھتا ہے وہ دونوں صبح کا ناشتہ کرنے ہسپتال کی کینٹین میں آے تھے جبکہ روہان نے ان کے ساتھ آنا پسند نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔۔

جہاں تک مجھے لگتا ہے۔۔۔۔نہیں۔۔۔کیونکہ دخان نے ظلم کی حد کردی تھی اور مجھے نہیں لگتا سوہا اسے معاف کرسکے گی۔۔۔۔احد اس کی بات پر کچھ سوچتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

مگر دخان نے محبّت کی بھی تو حد کردی تھی نہ تم نے وہ نہیں دیکھا کہ کیسے وہ مسجد میں رو رہا تھا مجھے لگتا ہے دخان کی دعا سے ہی سوہا صحتیاب ہوئی ہے۔۔۔۔

مگر اب کیا فائدہ ان سب کا پہلے جو انسان تم سے محبّت کرے اس کی محبّت کو تم پاؤں کی جوتی سمجھو اور پھر جب وہ مرنے لگے تو معافی مانگ لو یہ کہاں کا اصول ہے ٹھیک ہے سوہا اسے معاف نہ کرے۔۔۔۔۔احد کی بات پر حالم افسوس سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

احد وہ شرمندہ ہے اسے افسوس ہے مجھے لگتا ہے سوہا اسے معاف کر دے گی وہ لڑکی جب تمہاری بنائی ہوئی ویڈیو دیکھے گی دیکھنا اس کی محبّت جاگ اٹھے گی۔۔۔۔

چلو دیکھتے ہیں میری بات ٹھیک ہوتی ہے یہ تمہاری۔۔۔۔احد جیب سے پیسے نکالتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔پتا نہیں دخان کہا ہوگا مجھے تو اس کی ٹینشن لگی ہے وہ جس حالت میں گیا ہے نہ وہ بس میں ہی جان سکتا ہوں اس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ جانا نہیں چاہتا وہ بس اس ڈر سے گیا ہے کہ سوہا ہوش میں اتے ہی اس دیکھ کر غصہ کرے گی۔۔۔۔۔وہ فکرمندی سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

وہ دبئی ہی گیا ہوگا کیونکہ وہاں اس کا ایک فلیٹ بھی ہے اور بھلا کہاں جاسکتا ہے۔۔۔۔احد اس کے ساتھ باہر اتے ہوے کہتا ہے اور حالم بس خاموشی سے اس کے ساتھ قدم ملاتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

دخان ائیرپورٹ پر کب سے بینچ پر سر جھکا کر بیٹھا کسی گہری سوچ میں تھا ساتھ ہی اس کا سفری بیگ بھی پڑا تھا۔۔۔۔

تم کیوں سب کو تنگ کرتے ہو دخان آج تمہاری وجہ سے سوہا اس حال میں تھی اگر اسے کچھ ہوجاتا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کرسکتا تھا کہ میرے گھر کی بچی کے ساتھ اتنا ظلم ہوا ہے۔۔۔۔انور غصے سے اس پر دھاڑتے ہیں۔۔۔۔

دخان میں تجھ سے سب سے زیادہ محبّت کرتی تھی مجھے تجھ پر مان تھا مگر آج تجھ سے محبّت کے ساتھ مان بھی ختم ہوگیا۔۔۔۔دادی بھی اس سے منہ پھر لیتی ہے اور وہ چپ سا ہاتھ میں

سفری بیگ لئے نظریں جھکا کر کھڑا سب کی باتیں سن رہا تھا ہر ایک اپنی نفرت اس پر ظاہر کر رہے تھے اور وہ بھی سب کی نفرت سہ رہا تھا وہ اسی لائق تھا یہ وہ سوچ رہا تھا۔۔۔۔

یہ سب رونا دھونا تمہارا سب دیکھاؤا تھا یہ خون والے کپڑے پہنے رہنا سب۔۔۔۔انور کہتے ہیں تو وہ نظر اٹھا کر انھیں دیکھتا ہے۔۔۔۔

بابا یہ دیکھاوا نہیں تھا مجھے سچ میں۔۔۔۔

بس رہنے دو دخان اب تو تمہارے ہر لفظ سے جھوٹ کی بو آتی ہے مجھے تو یقین ہی نہیں رہا تم پر۔۔۔۔اب تم جارہے ہو مجھے پتا ہے جاؤ گے دبئی وہی اپنے فلیٹ پر اور پھر کچھ مہینو بعد واپس آجاؤ گے سوہا سے معافی مانگو گے اور تم کر بھی کیا سکتے ہو۔۔۔۔انور اس کی بات کاٹ کر کہتے ہیں جس پر وہ اپنی مٹھی زور سے بند کرتا ہے۔۔۔۔۔

دادی اللہ حافظ۔۔۔۔دخان مزید ذلیل ہوتا دیکھ دادی کے سامنے سر جھکا کر کہتا ہے مگر دادی اس کے سر پر ہاتھ رکھنے کے بجائے اسے غصے سے دیکھ کر وہاں سے اٹھ جاتی ہیں۔۔۔۔۔

دخان تم اسی قابل ہو۔۔۔انور بھی کہتے اندر کی طرف چلے جاتے ہیں اور دخان ایک نظر اپنی ماں کو دیکھ باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

دخان کے دماغ میں سب کی باتیں نفرت سب گھوم رہی تھی یہی سوچ سوچ کر وہ سر تھام کر بیٹھ جاتا ہے کیا میری غلطی کی معافی نہیں ہے۔۔۔۔

دخان۔۔۔۔دخان ابھی سوچ ہی رہا ہوتا ہے کہ اسے اپنے کانوں میں آواز آتی ہے جس پر وہ سر اٹھا کر اپنے سامنے دیکھتا ہے جہاں حالم جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تم کیوں اے ہو جاؤ یہاں سے میری فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

آپ کی فلائٹ کب کی پرواز کر چکی ہے دخان صاحب۔۔۔۔حالم ہنستا ہوا اس کے برابر میں بیٹھتا ہے اور دخان حیرانگی سے پہلے اسے اور پھر سامنے لگی بڑی سکرین کو دیکھتا ہے جہاں فلائٹ کی ٹائمینگ آرہی تھی۔۔۔۔

مگر میں تو دو گھنٹے سے یہاں بیٹھا ہوں مجھے پتا کیوں نہیں چلا۔۔۔وہ پرشانی سے کہتا ہے۔۔۔۔

کیونکہ آپ کا دل اور دماغ سوہا کے پاس تھا میں ایسی تجھ سے ملنے آیا تھا سوچا تجھ سے مل کر تجھے سمجھاؤ گا مگر جب یہاں آیا تو تیری فلائٹ کی انوسمنٹ ہورہی تھی انوسمنٹ سن کر میں واپس جانے والا تھا کہ نظر میری تجھ پر پڑی جہاں تو سوچوں میں گھم بیٹھا تھا میں ادھے گھنٹے سے وہاں کھڑا تھا مگر تو اٹھا ہی نہیں اور تیری فلائٹ تجھے لئے بغیر ہی دبئ چلی گئی۔۔۔۔حالم کو بہت خوشی ہوتی ہے کہ اس کی فلائٹ مس ہوگئی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں دوسری ٹکٹ لے لیتا ہوں۔۔۔وہ کہتا کھڑا ہوتا ہے کہ حالم اس کا ہاتھ پکڑ کے دوبارہ بیٹھا دیتا ہے۔۔۔۔

مت جا یار ایک بار بس ایک بار سوہا کا سامنا کر اس سے معافی مانگ تو نے اس کو تکلیف دی تھی نہ تو اب اس کی تکلیف برداشت کر اگر تو ایسے چلا جائے گا نہ تو سوہا کے ساتھ سب سمجھے گے کہ تو بزدل ہے میری بات مان لے پلیز ایک مہینہ تو رہ کر دیکھ سوہا کے ساتھ بس ایک مہینہ۔۔۔۔۔ حالم کہتا ہے تو وہ چپ سا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

میں نے اللہ سے وعدہ کیا ہے کہ سوہا کو کبھی اپنی شکل نہیں دیکھاؤ گا۔۔۔۔۔

دخان مگر تو نے یہ بھی تو کہا تھا نہ جب تک سوہا نہیں چاہے۔۔۔۔ میں سوہا کو مناؤ گا کہ تجھے بس ایک موقع دے دے مجھے یقین ہے وہ راضی ہوجاے گی۔۔۔۔۔ حالم کہتا ہے تو وہ کچھ دیر سوچتا ہے۔۔۔۔

حالم تو گھر جا میں نہیں اؤ گا اس کے سامنے۔۔۔۔ دخان اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کے کہتا ہے جس پر حالم افسوس سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

حالم کہاں گیا ہے۔۔۔۔۔ دادی جو ابھی سب کے ساتھ ہسپتال آئی تھیں حالم کو نہ دیکھ کر احد سے پوچھتی ہیں۔۔۔۔۔

وہ دخان سے ملنے ائیرپورٹ گیا ہے کہتا ہے اسے واپس لے کر اؤ گا۔۔۔۔۔

وہ بس ایک بار کہیں گا اور وہ ابھی جائے گا۔۔۔روہان طنزیہ مسکراتا ہے۔۔۔۔۔

ہمیں معاف کردینا ہمیں اگر پتا ہوتا کہ سوہا ہماری بہو ہے تو ہم کبھی اس کے ساتھ برا ہونے نہیں دیتے۔۔۔۔دادی سامنے بیٹھے غفار کو کہتی ہیں جنھیں سن کر غفار فورا نفی میں سر ہلاتے ہیں۔۔۔۔

ارے اماں آپ یہ کیا کر رہی ہیں ہمیں آپ سب سے کوئی شکایت نہیں ہے۔۔۔۔

جی ہمیں تو بس دخان پر غصہ ہے۔۔۔۔روہان بھی اگے اکر کہتا ہے۔۔۔۔

بیٹا غصہ تو ہمیں بھی ہے اس پر مگر اب کیا کرے بیٹا بھی ہے وہ ہمارا۔۔۔۔رخسانہ کہتی ہیں تو انور انھیں غصے سے دیکھتے ہیں جنھیں دیکھ وہ نظریں جھکا لیتی ہیں۔۔۔۔

بس اب ہم خلا لے لینگے۔۔۔ہم اپنی بیٹی کو اور تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔غفار کہتے ہیں تو دادی کو تھوڑا دکھ ہوتا ہے مگر پھر وہ خاموش رہتی ہیں۔۔۔۔

انکل سوہا سے ایک بار پوچھ لیجئے گا شاید وہ نہیں چاہے خلا۔۔۔۔احد فورا کہتا ہے۔۔۔۔

وہ کیوں اب اس کے نکاح میں رہنا چاہے گی جس نے اسے تکلیف دی۔۔۔۔روہان غصے سے کہتا ہے جس پر احد کو بہت غصہ اتا ہے مگر وہ خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

کیسی طبیعت ہے اب سوہا آپ کی۔۔۔۔ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرتے ہوے پوچھتی ہیں۔۔۔۔
ٹھیک ہے اب۔۔۔۔بس مختصر سا جواب۔۔۔۔
ہمم گڈ۔۔۔اپنے گھر والوں سے ملنا چاہو گی وہ سب باہر بیٹھے ہیں تم سے ملنے کے لئے۔۔۔۔ڈاکٹر پیار سے کہتی ہیں جس پر وہ نیچے منہ کرے اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔
ٹھیک ہے میں ابھی بھیجتی ہوں انھیں۔۔۔ڈاکٹر کہتی باہر کی طرف جاتی ہیں اور سوہا اپنی ہتھلی کھول کر دیکھتی ہے جہاں سوہا دخان لکھا ہوتا ہے اسے دیکھ کر اس کی آنکھ سے ایک آنسو اس کی ہتھلی پر گرتا بہہ جاتا ہے۔۔۔۔
دروازہ کھولنے کی آواز پر وہ آنسو صاف کرے باہر کی طرف دیکھتی ہے جہاں سے غفار آسیہ سیف روہان کشف دادی انور رخسانہ احد زوہا اور بچے اندر اتے ہیں۔۔۔۔۔
کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔۔غفار اس کے سر پر ہاتھ رکھ کے بولتے ہیں جس پر بس اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔
بیٹا ہمیں معاف کردو ہمیں بلکل علم نہیں تھا کہ تم میری بہو ہو۔۔۔۔رخسانہ اگے اکر اسے کہتی ہیں جس پر وہ نفی کرتی ہے۔۔۔۔

انٹی آپ کیوں معافی مانگ رہی ہیں مجھے آپ سب سے کوئی شکوہ نہیں ہے-----

اور دخان سے-----دخان سے ہے----احد فورا پوچھتا ہے جس پر سب سوہا کی طرف دیکھتے ہیں------

نہیں دخان سے بھی کوئی شکوہ نہیں ہے بس نفرت ہے------

سوہا تم فکر مت کرو ہم اس سے خلا لے لینگے اس شخص کا نام بھی میں تمہارے نام سے جدا کر دونگا بہت تکلیف دی ہے اس نے تمہیں-----روہان سوہا کی بات سن کر فورا کہتا ہے جس پر سوہا نیچے منہ کرلیتی ہے------

السلام علیکم-----حالم روم میں اتے ہی سب کو سلام کرتا ہے جس کا جواب سب ہی ایک زبان ہوکر دیتے ہیں------

اور احد اسے اندر اتا دیکھ اس کے پیچھے دیکھتا ہے جہاں کوئی نہیں ہوتا-----

دخان کہا ہے-----احد اس کے قریب انے پر پوچھتا ہے-----

وہ چلا گیا میں نے روکا اسے مگر وہ نہیں روکا-----حالم تھوڑا اونچا بولتا ہے تاکہ سوہا بھی سنے اور سوہا اس کی آواز سن کے نہ سمجھی سے اسے دیکھتی ہے------

سوہا کو کسی نے بتایا نہیں-----حالم سوہا کو دیکھ کر کہتا ہے جس پر سوہا روہان کو دیکھتی ہے-----

تم آگئے ہو تم بتا دو۔۔۔۔۔۔روہان چڑ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

عجیب ہو بھئی۔۔۔۔سوہا دخان دبئی چلا گیا ہے وہ کہتا ہے جب تک نہیں اؤ گا جب تک سوہا نہیں چاہے گی اور یہ بھی کہا ہے کہ اسے کہنا مجھ سے خلا نہیں لے یہ اس کا احسان ہوگا مجھ پر۔۔۔۔۔حالم کہتا ہے تو سوہا اس کی بات سن کر خاموش رہتی ہے۔۔۔۔۔

ظالم تھا نہ تبھی ظلم ہی کرے گا اب دور چلا گیا مجھے اس حال میں چھوڑ کے اپنے لئے نفرت تو دیکھ لیتا میری نظر میں۔۔۔۔۔سوہا سوچتی اپنی ہتھلی دیکھتی اپنے اور دخان کے نام کو ہاتھ سے مسل کر مٹا دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

دخان نے کہا اور ہم نے مان لیا ہم تو لینگے خلا چاہے کچھ بھی کرلو سوہا تم بتاؤ تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔۔۔۔روہان کہتا سوہا سے پوچھتا ہے جس پر سوہا حالم کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر لینا ہے تو کچھ مہینو بعد لے لینا مگر ابھی نہیں ابھی کچھ ٹائم رک جانا پلیز سوہا۔۔۔۔۔حالم اس کی منت کرتا ہے تو سوہا کچھ نہیں کہتی وہ بس چپ رہتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا سوہا تم ہمارے ساتھ جاؤ گی نہ حویلی۔۔۔۔زوہا اس کے پاس اکر بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں میں اپنے گھر جاؤ گی۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا پلیز ہمارے ساتھ چلو۔۔۔۔۔زوہا منت کرتی ہے تو احد فورا اسے ٹوکتا ہے۔۔۔۔۔

زوہا جب وہ منا کر رہی ہے تو کیوں فورس کر رہی ہو اسے جانے دو اسے اپنی فیملی کے پاس۔۔۔۔احد کی بات پر وہ سوہا کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

سوہا تم چپ چپ کیوں ہوں کچھ کہو کوئی بات کرو کچھ تو بولو۔۔۔۔کشف اس کے پاس اکر بیٹھتی ہے۔۔۔۔

مجھے گھر لے کر چلے میرا یہاں دم گھوٹتا ہے۔۔۔۔وہ کشف کی بات پر کہتی ہے۔۔۔۔

ہاں میں نے ڈاکٹر سے بات کی ہے کل ہم گھر چلے گے تم فکر مت کرو۔۔۔۔روہان اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے جس پر اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

○ ○

آج دخان کو دبئ آے ہوے ایک مہینہ ہوگیا تھا اور سوہا سے دور ہوے بھی وہ سوہا سے بلکل دور ہوگیا تھا نہ اسے کال کرتا تھا اور نہ پاکستان گیا تھا مگر ابھی کچھ دیر پہلے ایک کال نے اسے پاکستان انے پر مجبور کردیا تھا جہاں دادی کی طبیعت بہت خراب تھی اور وہ اسے ہی بلا رہی تھی وہ ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ اگر سوہا سے سامنا ہوا تو۔۔۔۔نہیں نہیں وہ جہاں آے گی میں اس سے دور ہوجاؤ گا ہاں یہ ٹھیک ہے وہ خود ہی سوچ کر کہتا اٹھ کر اپنی پیکنگ کرتا ہے کہ تبھی اس کا موبائل بجتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔وہ موبائل کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔۔۔

تم آرہے ہو۔۔۔۔اگے سے احد کی آواز گونجتی ہے۔۔۔۔

ہاں آرہا ہو۔۔۔۔۔

آرہے ہو تو دل بڑا کر کے آنا۔۔۔۔۔احد کی بات پر وہ بیگ اٹھاتے ہوے رک جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔

سوہا خلا لینے کے لئے راضی ہوگئی ہے اس کے بھائی نے کہا ہے کہ اسے کہو اتے ہی سوہا کو چھوڑ دے ورنہ وہ خلا لے لگی۔۔۔۔۔۔احد اسے ساری بات بتاکر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

تم نے سوہا سے پوچھا ہے وہ بھی یہی چاہتی ہے۔۔۔۔۔اسے لگتا ہے کہ احد کہہ دے گا نہیں وہ نہیں چاہتی مگر جواب بہت مختلیف تھا۔۔۔۔۔

ہاں میں اور زوہا گئے تھے اسکے پاس مگر اس نے کہا وہ نہیں رہنا چاہتی دخان کے ساتھ وہ کہتی ہے اسے کہو مجھے چھوڑ دے۔۔۔۔۔۔

دخان اب تو کیا کرے گا۔۔۔۔۔۔احد اسے کچھ نہ بولتا دیکھ کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں اب میں کیا کرو گا مجھے لگتا ہے اب مجھے وہ کرنا پڑے گا جس کی کسی کو امید بھی نہیں ہوگی۔۔۔۔۔دخان کہتا فون کاٹ دیتا ہے اور احد اس کی بات پر حیران سا فون کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

اب سوہا کے سامنے جانا ہی ہوگا۔۔۔وہ بیگ پیک کرتا خود سے کہتا ہے جبکہ آنکھیں بھی لال ہورہی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا دخان بھی آرہا ہے ابھی بھی سوچ لو تمہارا کیا فیصلہ ہے زندگی تم نے گزارنی ہے روہان نے نہیں۔۔۔۔۔کشف اس کے پاس کھڑی کہتی ہے جو الماری میں کچھ ڈھونڈھ رہی تھی۔۔۔۔۔

بھابھی میں نے فیصلہ کر لیا ہے مجھے نہیں رہنا دخان کے ساتھ یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔۔

سوہا میرے پاس بیٹھو اور میری بات غور سے سنو۔۔۔۔کشف اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھاتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

دیکھو سوہا میں یہ نہیں کہہ رہی کہ دخان غلط نہیں ہے وہ غلط ہے مگر اس سے زیادہ غلط اس کے گھر والے ہیں جنہوں نے اسے بتایا نہیں۔۔۔۔

بھابھی بتایا تھا انہوں نے مگر دخان کسی کی سنتے ہیں جو اپنے گھر والوں کی سنتے۔۔۔سوہا کو کشف کی بات بہت بری لگتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا اگر دخان نہیں سن رہا تھا تو اسے ایک تھپڑ مار کے بتاتے کے دیکھ تیری بہن غلط تھی اسے غصے سے کہتے کیا کرتا وہ گھر سے چلا جاتا نہ مگر سچائی تو پتا چل جاتی اور اس طرح پھر وہ تمہاری

زندگی تو عذاب نہیں بناتا لیکن اس کے گھر والے اس ڈر سے چپ رہے کہ اگر اسے کہا تو وہ ہمیں ہی غلط سمجھے گا اور پھر چلا جائے گا ہمیں چھوڑ کے۔۔۔۔کشف کہتی ہے تو سوہا اس کی باتوں پر غور کرتی ہے مگر پھر نفی بھی کرتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے بس اتنا یاد ہے کہ دخان نے میرے ساتھ غلط کیا اور میں نہیں چاہتی اب ان کے ساتھ رہنا بات ختم۔۔۔۔سوہا کہتی کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

دخان کے بعد کر سکو گی کسی سے شادی۔۔۔۔کشف کی بات پر وہ رک جاتی ہے۔۔۔۔۔

بولو بنا سکو گی کسی کو اپنا ہمسفر یہ پھر دخان جیسی محبّت کرسکو گی اس کے ساتھ۔۔۔۔کشف کھڑی ہوکر اس کے پاس آتی ہے۔۔۔۔۔

میں شادی نہیں کرو گی۔۔۔۔۔

یہ تو تم کہہ رہی ہو نہ مگر روہان تو کرے گے وہ تو ابھی سے کہہ رہے ہیں کہ سوہا کے لئے کوئی اچھا لڑکا مل جائے۔۔۔۔کشف اسے روہان کی بات بتاتی ہے۔۔۔۔۔۔

بھابھی ایسا کچھ نہیں ہوگا میں شادی نہیں کرو گی اور آپ پلیز مجھے میرے فیصلے پر کھڑا رہنے دیں روہان بھائی سے میں بات کر لونگی۔۔۔۔۔وہ کہتی اس کی سائیڈ سے نکلتی ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا شادی تو کرنی پڑتی ہے ورنہ اکیلی عورت اس معاشرے میں ایک پتھر کے برابر ہے جسے ہر کوئی پاؤں سے ٹھوکر مارتا ہوا نکل جاتا ہے ہر عورت کو ایک محافظ چاہیے ہوتا ہے جو بہتر اس کا شوہر ہی ہوتا ہے۔۔۔۔کشف اس کا ہاتھ پکڑ کے کہتی ہے۔۔۔۔

بھابھی پلیز دخان کی حمایت مت کرے مجھے نہیں رہی اس سے محبت سب جہاں اسے غلط کہہ رہے ہیں وہی آپ کیوں اسے ٹھیک سمجھ رہی ہیں وہ غلط ہے اس نے میرے ساتھ جو کیا ہے وہ اپ کو کیوں نہیں دیکھ رہا۔۔۔۔سوہا ایکدم ہی غصے میں آجاتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا سب اسے ویسے کیوں نہیں دیکھ رہے جیسے میں دیکھ رہی ہوں وہ تمہارے لئے کتنا رویا تھا تمہیں تو پتا بھی نہیں ہے مگر تب بھی کسی نے اس پر ترس نہیں کھایا۔۔۔کشف بھی سخت لہجے میں کہتی ہے۔۔۔۔

وہ ڈرامہ تھا اس کا بس اور کچھ نہیں مجھے احد نے دیکھائی تھی ویڈیو مگر مجھے ترس نہیں آیا اس پر۔۔۔۔مجھے نہیں رہی محبت۔۔۔۔وہ آخر میں غصے سے کہتی ہے جس پر کشف اسے افسوس سے دیکھتی ہے۔۔۔۔

بہت بچتاؤ گی سوہا دخان کو کھو کر۔۔۔۔

میں انہیں حاصل کر کے بچتا رہی ہوں بھابھی کھو کر سکون میں اؤ گی۔۔۔۔وہ کہتی باہر کی طرف جاتی ہے اور کشف ایک لمبی سانس لے کر وہی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

دادی کے کمرے میں اس وقت سارے ہی حویلی والے موجود تھے جبکہ دخان دادی کے پاس بیڈ پر بیٹھا ان کے پاؤں دبا رہا تھا------

دخان میری ایک بات مان لے-----دادی کی بوجھی ہوئی آواز پر وہ سر اٹھا کر انھیں دیکھتا ہے جیسے پوچھ رہا ہو کیا دادی-----

سوہا سے معافی مانگ لے اسے واپس اس حویلی میں ملکہ بنا کر لے آ----دادی کہتی ہیں تو وہ لب بھینچ کر نیچے منہ کر لیتا ہے----

دادی میں نے بہت معافی مانگی اس سے مگر وہ مجھے معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہے----

تم نے اس کے ساتھ جیسے بہت اچھا کیا ہے نہ جو وہ تمہیں معاف کردے گی----انور سخت لہجے میں کہتے ہیں-----

بابا آپ تو ایسے کر رہے جیسے میں نے قتل کیا ہو جس کی کوئی معافی نہیں ہے----دخان اپنے باپ کی بات سن کر غصے سے مگر آہستہ سے کہتا ہے-----

تم نے قتل ہی تو کیا ہے سوہا کے جذبات کا اس کی محبت کا اس نے جو تمہارے ساتھ خواب دیکھے تھے ان سب کا۔۔۔تمہیں بھی قتل کرنے کے برابر سزا ملنی چاہیے۔۔۔۔۔زمیش جو وہی بیٹھی تھی اس کی بات پر بھڑک اٹھتی ہے۔۔۔۔

زبان سمبھال کر بات کرو تمہیں کوئی حق نہیں میرے اور سوہا کے بیچ میں پڑنے کا مجھے پتا ہے تمہیں کس چیز کا دکھ ہے۔۔۔۔دخان بھی اس کی بات پر غصے سے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے اور سوہا کے بیچ میں انے کا اور کس دکھ کی بات کر رہے ہو تم؟؟؟۔۔۔۔وہ سینے پر ہاتھ باندھ سوالیاں نظروں سے کہتی ہے جبکہ سارے کبھی زمیش تو کبھی دخان کو دیکھتے ہیں جو دونوں آج سہی لڑنے کے مونڈ میں تھے۔۔۔۔

تمہیں اس بات کا دکھ کہ تمہارا نکاح مجھ سے کیوں نہیں ہوا۔۔۔۔۔دخان اس کی طرف انگلی کرے کہتا ہے اور زمیش اس کی بات پر طنزیہ ہنس دیتی ہے۔۔۔۔۔

خوش فہمی میں مت رہو مجھے دکھ نہیں خوشی ہورہی ہے کہ شکر میرا نکاح تم سے نہیں ہوا ورنہ اگر مجھے نکاح کے بعد پتا چلتا کہ سوہا تمہاری بیوی ہے تو تم سوچ بھی نہیں سکتے تھے دخان کہ میں تمہارے ساتھ کیا کر سکتی تھی۔۔۔۔۔زمیش دانت پیس کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

زمیش بیٹھ جاؤ دخان تم بھی بیٹھو۔۔۔۔۔رخسانہ دونوں کو دیکھ کر کہتی ہیں۔۔۔۔۔

ایک منٹ ماما یہ کس بات کا اتنا بھرم دیکھا رہی ہے اور تم کر کیا رہی ہو یہاں تمہیں شرم نہیں آتی وہاں رہتے ہوے جہاں تمہارا نکاح ہونے سے پہلے ہی ختم ہوگیا ابھی کوئی عزت دار لڑکی ہوتی نہ تو واپس ادھر کا رخ ہی نہ کرتی۔۔۔۔۔۔دخان کی بات پر وہاں موجود سب ہی منہ کھولے دخان کو دیکھتے ہیں اور زمیش کو جیسے چپ ہی ہوجاتی ہے اس کے الفاظ سن کر۔۔۔۔۔

دخان کیا بول رہا ہے۔۔۔۔دادی آہستہ سے کہتی ہے۔۔۔۔۔

دادی اور جو یہ کہہ جارہی ہے وہ کوئی نہیں دیکھ رہا۔۔۔۔۔دخان فورا کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان اپنے الفاظ پر غور کرو پہلے تو میں چاہتی تھی کہ سوہا تمہارے پاس واپس آجاے اب میں اسے خود جاکے کہوں گی کہ وہ تم سے خلا لے کر کسی اچھے لڑکے سے شادی کرلے تاکہ اس کی زندگی میں بھی خوشیاں آے اگر تمہارے ساتھ رہے گی تو خوشیاں تو دور کی بات ہے وہ مسکرا بھی نہیں سکے گی۔۔۔۔۔زمیش سخت لہجے میں کہتی دخان کو سہی والا غصہ دلا گئی تھی۔۔۔۔۔

زمیش اپنی زبان کو لگام دو ورنہ میں اسے کھینچ لونگا۔۔۔۔۔دخان کہتا اس کی طرف بڑتا ہے کہ سب ہی اپنی جگہ سے کھڑے ہوجاتے ہیں اور انور دخان کے اگے اکر اس کے منہ پرایک زور دار تھپڑ مارد یتے ہیں جس سے ماحول میں ایکدم ہی سنناٹا چھا جاتا ہے جبکہ دخان منہ پر ہاتھ رکھیں انور کو بے یقینی سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

اپنی بیوی کو تو عزت دے نہیں سکے تم سے دوسری عورت عزت کی کیا امید رکھے ارے اپنا نہیں تو اپنے خاندان کا ہی خیال کرلو یہ کزن ہے تمہاری جس پر تم ابھی ہاتھ اٹھانے والے تھے۔۔۔۔۔انور شدید غصے میں کہتے ہیں جبکہ حالم غصے سے زمیش کو دیکھتا ہے کیونکہ نہ وہ ایسے الفاظ کہتی نہ اسے ایسے کرنا پڑتا۔۔۔۔۔

کاش بابا یہ تھپڑ آپ مجھے اس وقت مارتے جب میں یہ یقین نہیں کررہا تھا کہ رابعہ نے خودخوشی کی ہے آج جو میں اس حال میں ہوں وہ سب آپ لوگوں کی غلطی ہے آپ لوگوں کی وجہ سے میں نے سوہا کے ساتھ اتنا برا کیا بابا آپ جو رابعہ سے نفرت ظاہر کرتے تھے نہ مجھے اس سے لگتا تھا کہ رابعہ نے خودخوشی کی ہے اگر آپ مجھے آرام سے بیٹھا کے سمجھاتے تو کیا میں سمجھتا نہیں جیسے بسنس کی باتوں کے لئے مجھے بیٹھاتے تھے آرام سے سمجھاتے تھے تو کیا اس وقت نہیں بتا سکتے تھے ارے یہ بھی چھوڑے مجھے کبھی آپ لوگوں نے یہ نہیں کہا کہ ایک بار رابعہ کی ڈائری پڑھ لو۔۔۔۔دخان غصے سے کہتا ہے تو وہاں جیسے سب کو چپ لگ جاتی ہے کیونکہ کہیں نہ کہیں تو اس کی بات میں سچائی تھی نہ۔۔۔۔۔

تمہیں کہا تو تھا رابعہ کی ڈائری پڑھ لو تم نے کیوں نہیں پڑھی اور اب تمہارا کوئی حق نہیں بنتا ہمیں برا کہنے کا۔۔۔۔اعجاز اگے اکر ماتھے پر بل لئے کہتے ہیں۔۔۔۔۔

تو مارتے نہ مجھے تھپڑ جیسے ابھی مارا ہے کرتے مجھ سے ایسی ہی نفرت جیسے ابھی سب کر رہے ہیں کیوں نہیں کیا اس وقت یہ سب جو ابھی کر رہے ہیں۔۔۔۔وہ بھی ویسے ہی کہت ہے۔۔۔۔

مجھے برباد کردیا آپ لوگوں نے بس اس وجہ سے کہ میں آپ لوگوں سے دور نہ ہوجاؤ ایک اولاد جو بچی تھی آپ کے پاس کردیا اس اولاد کو برباد اور خوار۔۔۔۔سکون مل رہا ہے ہوگا نہ مجھے اس حال میں دیکھ کر ہر کسی سے ہر جگہ سے نفرت مل رہی ہے مجھے۔۔۔۔وہ غصے سے کہتا سب کی طرف دیکھتا ہے جو سب چپ ہی رہتے ہیں اور وہ سب پر ایک نظر ڈال کر لمبے لمبے دنگ بھرتا باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔

یہ ہمیشہ ہمیں پرشان کرتا ہے دیکھنا کبھی اس کی وجہ سے میں مر جاؤ گا۔۔۔۔انور غصے سے کہتے صوفے پر سر تھام کر بیٹھتے ہیں۔۔۔۔

اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔رخسانہ فورا کہتی ہیں جبکہ باقی سارے خاموشی سے بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

○ ○

روہان صفا کے اسکول میں پیرینٹس میٹنگ ہے تو آپ کل چلے گے نہ میرے ساتھ۔۔۔۔کشف اس کے سامنے بیٹھ کر بولتی ہے جو کسی کام میں مصروف ہوتا ہے۔۔۔۔

تم خود چلی جانا میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔۔۔وہ روکھے پن سے کہتا ہے کیونکہ ابھی تک روہان کو رابعہ کا سچ پتا نہیں چلا تھا تبھی ابھی تک اسے یہی لگ رہا تھا کہ کشف ہی رابعہ اور اس کی مجرم ہے۔۔۔۔۔

روہان کب تک آپ ایسے منہ بنا کر رکھیں گے کب تک ایسے ہی چلتا رہے گا آپ کو پتا ہے اس سے بچوں پر کتنا برا اثر پڑ رہا ہے صفا بڑی ہورہی ہے وہ سمجھتی ہے کہ اس کے ماں باپ میں ناراضگی ہے وہ روز مجھ سے پوچھتی ہے کہ۔۔۔۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہی ہوتی ہے کہ روہان بیزاری سا منہ بنا کر وہاں سے اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

روہان ناراضگی اپنی جگہ مگر بچوں کے لئے ہم ایک تو ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو روہان باہر جاتا ہوا رک کر اسے دیکھتا ہے اور کشف فورا کھڑی ہوکے اس کے پاس آتی ہے۔۔۔۔۔

پلیز بچوں کے معملے میں ہم ایک ہیں آپ کل میرے ساتھ چلے گے اسکول۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو روہان کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلاتا باہر چلا جاتا ہے جبکہ کشف بس خاموشی سے کمرے میں ہی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا بیٹا کیا کر رہی ہو۔۔۔۔غفار کب سے سوہا کو کچن میں کھڑا دیکھ پوچھتے ہیں جو نجانے کیا کر رہی تھی۔۔۔۔

ابو آج میں سب کے لئے بریانی بنا رہی ہوں۔۔۔وہ کچن سے ہی آواز لگاتی ہے تو غفار کے ساتھ آسیہ بھی مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

چلو شکر میری بیٹی کا دل تو بہلا ورنہ میں سمجھ رہا تھا اب یہ ہمیشہ چپ ہی رہے گی۔۔۔۔غفار اپنی انکھو سے چشمہ اتار کر کہتے ہیں۔۔۔

ہاں اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔وہ غفار صاحب آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔آسیہ ان کے مونڈ اچھا دیکھ کہتی ہیں۔۔۔۔

ہاں کہو کیا بات ہے۔۔۔وہ ان کی طرف پہلو بدلتے ہیں۔۔۔۔

میں کہہ رہی تھی سوہا اگر خلا لے لے گی تو کیا وہ خوش رہ سکے گی کسی اور کے ساتھ مطلب مجھے نہیں لگتا وہ دخان کو بھول پائے گی۔۔۔۔وہ کہتی ہیں تو غفار کے ماتھے پر بل آجاتے ہیں۔۔۔۔

آپ کہنا کیا چاہ رہی ہیں آسیہ بیگم کھل کر کہیں۔۔۔غفار ماتھے پر بل لاکر پوچھتے ہیں۔۔۔۔

میں بس یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ ایک بار سوہا کو بیٹھا کر پوچھ لے کیا کہ اس کی کیا مرضی ہے یہ نہ ہو بعد میں وہ پچھتائے۔۔۔۔

دیکھیں آسیہ بیگم اس انسان نے میری بیٹی کے ساتھ جانور سے بھی بتر سلوک کیا ہے مجھے نہیں لگتا وہ اب بھی اس کے حق میں فیصلہ دے گی تو بہتر ہے آپ بھی اپنے دماغ سے یہ بات نکال دیں کے سوہا بعد میں پچھتائے گی۔۔۔غفار تھوڑا سخت لہجے میں کہتے ہیں جسے سن کر آسیہ اثبات میں گردن ہلاتی ہیں۔۔۔۔۔۔

○ ○

کمرے میں مکمل اندھیرا تھا بس باہر سے چاند کی ہلکی سی روشنی پردوں کو چیرتی اندر داخل ہورہی تھی کمرہ اے سی کی وجہ سے ٹھنڈا جبکہ سگریٹ اور پرفیوم کی ملی جلی مہک سے کمرا مہک رہا تھا وہی دخان صوفے پر پاؤں سامنے ٹیبل پر رکھیں ہاتھ میں آدھی سگریٹ کو کبھی ہونٹوں سے لگتا تو کبھی جدا کرتا جدا کرنے سے ایک دھواں کا گولہ اس کے چہرے کو کچھ سیکینڈ کے لئے ڈھک رہا تھا وہ کسی گہری سوچ میں تھا تبھی اپنے کمرے میں داخل ہونے والے وجود کو دیکھ نہیں سکا۔۔۔۔۔

پتا تو تب چلا جب اس نے کمرے کی لائٹ ان کی۔۔۔وہ حالم تھا جو کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کیوں آے ہو چلے جاؤ یہاں سے مجھے ابھی کسی سے بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہی کہتا مگر حالم جانے کے بجاے اس کے سامنے اکر بیٹھتا ہے۔۔۔۔

دخان تو کیوں کر رہا ہے سب کو پریشان دیکھ انکل کی حالت کیا ہوگئی ہے چل انکل کا نہیں تو دادی کا ہی خیال کر لے وہ بیمار ہیں اور تو ان کے سامنے ایسے زہریلے الفاظ بول کے آیا ہے جس سے میرا بھی دل دکھا ہے تو کیا ان کا نہیں دکا ہوگا۔۔۔۔حالم کہتا ہے تو وہ سیدھا ہو کے بیٹھتا ہے اس کے سیدھا ہوکر بیٹھنے پر حالم کو اس کے گال پر تھپڑ کا نشان نظر اتا ہے جو ابھی تک تھا مگر اب ہلکا تھا۔۔۔۔

دیکھ حالم تجھے کچھ نہیں پتا جہاں غلطی میری ہے وہاں ان سب کی بھی ہے صرف میں ہی قصوروار نہیں ہوں سوہا کو ہارٹ کرنے میں چل میں مانتا ہوں میں نے غلط کیا میں معافی بھی مانگنا چاہتا ہوں مگر یہ جو آج زیشن نے بات کی اور بابا نے مجھے تھپڑ مارا وہ کیا ٹھیک تھا؟؟؟۔۔۔۔وہ ماتھے پر بل ڈالے اس سے سوال کرتا ہے۔۔۔۔

وہ بھی غلط تھا مگر یہاں زیادہ تو غلط ہے۔۔۔حالم کچھ سوچ کہ بولتا ہے تو دخان بیزاری سا منہ بنا کر پہلو بدلتا ہے۔۔۔۔

دخان سوہا کے پاس جا اور اس سے معافی مانگ لے مجھے یقین ہے وہ تجھے معاف کردے گی۔۔۔۔

وہ مجھے معاف نہیں کرے گی اور میں نے بھی تو قسم کھائی ہے جب تک وہ نہیں چاہے گی تب تک میں اس کے سامنے نہیں جاؤ گا۔۔۔۔وہ افسوس سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے نمبر دے سوہا کا۔۔۔۔حالم کچھ سوچ کر بولتا ہے۔۔۔۔۔

کیوں تو نے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔دخان حیرت سے پوچھتا ہے جس پر حالم خود ہی اس کا موبائل اٹھا کر سوہا کا نمبر ڈھونڈھ کر اسے ہونے موبائل پر ملاتا ہے۔۔۔۔۔

حالم تو کیا کرنے والا ہے۔؟؟؟۔۔۔۔دخان اس کا ہاتھ پکڑ کے روکتا ہے۔۔۔۔۔

تو بس دیکھتا جا۔۔۔۔۔حالم مسکرا دیتا جبکہ دخان گھبراتے ہوے اسے دیکھتا ہے جو موبائل پر نمبر ملا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سوہا کیا کر رہی ہو۔۔۔۔کشف اس کے کمرے میں اکر کہتی ہے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بھابھی بس ایسی یہ کتاب پڑھ رہی تھی۔۔۔۔وہ ہاتھ میں لی ہوئی کتاب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔۔

ہمم اچھی بات ہے۔۔۔۔۔ویسے آج تم ماشاللہ سے بہت خوش لگ رہی ہو اسی طرح رہا کرو نہ اچھی لگتی ہو مسکراتے ہوے۔۔۔۔۔۔کشف اس کے پاس بیٹھ کر بولتی ہے جس پر وہ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

بھابھی بظاہر تو میں خوش ہوں مطمین ہوں مگر میرے اندر جو طوفان ہے نہ اسے بس میں ہی محسوس اور دیکھ سکتی ہوں کوئی دوسرا میرے درد کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتا۔۔۔۔سوہا کہتی ہے تو

اس کے لہجے سے ہی اس کا دکھ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کتنا ٹوٹ چکی ہے کشف کو یہی لگتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا تو کیوں پھر خود کے ساتھ ظلم کر رہی ہو میری جان جو تمہارا دل کہتا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔کشف اس کا ہاتھ پکڑ کے بولتی ہے۔۔۔۔

بھابھی پہلے بھی تو دل کی سنی تھی کیا ہوا کچھ حاصل ہوا مجھے نہیں نہ بس میں خالی ہاتھ رہ گئی اب میں دل کو اپنے خیالات پر ہاوی نہیں ہونے دونگی میں دماغ کی سنوگی دل تو دخان کی ہی طرفداری کرتا ہے مگر دماغ میرا ہے وہ مجھے غلط سوچنے نہیں دیتا جو سچ ہے بس وہی بتاتا ہے۔۔۔۔وہ اپنے آنسو پی کر درد سے کہتی ہے۔۔۔۔

سوہا۔۔۔۔

بھابھی یہ میری زندگی ہے پلیز آپ اس میں نہ پڑے میں دخان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو نہیں رہنا چاہتی آپ بار بار اکر مجھے مت سمجھایا کرے میرا فیصلہ نہیں بدلنے والا۔۔۔۔سوہا اسے دوبارہ بولتی دیکھ کہتی ہے جس پر کشف خاموشی سے کچھ دیر اسے دیکھتی وہاں سے اٹھ کر چلی جاتی ہے جبکہ سوہا ابھی اپنی کتاب اٹھانے ہی والی ہوتی ہے کہ اس کا موبائل رینگ کرتا ہے۔۔۔۔

یہ اس کا پرانا والا موبائل تھا جو وہ دخان کے ساتھ جاتے ہوے یہی بھول گئی تھی اور اب جب موبائل اٹھاتی ہے تو رونگ نمبر دیکھ کر رکھ دیتی ہے-----

○ ○

کیا ہوا اٹھا نہیں رہی-----دخان اس کو موبائل کان سے ہٹاتا دیکھ کہتا ہے-----

نہیں یار اٹھا نہیں رہی----دوبارہ ٹرائے کرتا ہوں----وہ کہتا دوبارہ ملاتا ہے-----

سوہا دوبارہ کال آتی دیکھ کچھ سوچ کر اٹھا لیتی ہے-----

ہیلو-----سوہا کی آواز سن کر دخان کے لبوں پر میٹھی سی مسکان آجاتی ہے جو حالم سے چھپ نہیں سکی-----

السلام علیکم سوہا میں حالم بات کر رہا ہوں-----

وعلیکم السلام----کیسے ہیں آپ-------سوہا حالم کا نام سن کر مسکرا کر پوچھتی ہے-----

میں بلکل ٹھیک تم کیسی ہو اور گھر میں سب کیسے ہیں-----حالم مزید پوچھتا ہے-----

گھر میں سب ٹھیک ہیں-----وہ کہتی ہے تو دخان کے لبوں سے مسکراہٹ فورا غائب ہوجاتی ہے مطلب وہ ٹھیک نہیں تھی اس کے دماغ میں یہی خیال اتا ہے-----

اچھا اور کیا کر رہی تھی میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا نہ تمہیں-----

ارے نہیں نہیں میں بس ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔سوہا کہتی ہے تو دخان حالم کو اشارے میں کہتا ہے۔۔۔۔۔

اس سے پوچ میری یاد آتی ہے۔۔۔۔۔حالم کو اس کا اشارہ بلکل سمجھ نہیں اتا مگر پھر بھی جو اسے سمجھ اتا ہے پوچھ لیتا ہے۔۔۔۔۔

میری یاد آتی ہے۔۔۔۔۔حالم کہتا ہے تو دخان اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتا ہے جس پر حالم اسے گھورتا ہے جبکہ وہاں سوہا نہ سمجھی سے موبائل کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

کیا مطلب آپ کا۔۔۔۔سوہا پوچھتی ہے جس پر دخان موبائل پر ہاتھ رکھیں حالم کے قریب ہوکر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

ابے سالے پوچھ میری یاد آتی ہے مطلب دخان کی۔۔۔۔۔دخان تو ایسے کہہ رہا تھا جیسے سوہا اسی کا انتظار کیے تو بیٹھی ہے حالم پوچھے گا اور وہ جھٹ سے کہیں گی ہاں مجھے دخان کی بہت یاد آرہی ہے حالم اس کی بات سن کر غصے سے سوچتا اسے خود سے دور کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

میرا مطلب حویلی والوں کی یاد آتی ہے۔۔۔۔۔

جی بہت زیادہ بہت اچھا وقت گزرا میرا آپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔۔۔سوہا مسکرا کر کہتی ہے۔۔۔۔

اچھا سوہا تم سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔۔حالم مین پوائنٹ پر اتا ہے۔۔۔۔۔

جی کہیں میں سن رہی ہوں۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ کیا تم ایک بار دخان کا سامنا کر سکتی ہو مطلب کیا تم اسے اپنے سامنے انے کی اجازت دے سکتی ہو۔۔۔۔ حالم کہتا ہے تو دخان کی وہیں سانس رک جاتی ہے اور سوہا کا حال بھی کچھ ایسی تھا۔۔۔۔

نہیں میں ان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔ سوہا سخت لہجے میں کہتی ہے جس پر دخان نیچے منہ کر لیتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا بس اسے اجازت دے دو کہ وہ تمہارے سامنے آسکے دیکھو وہ ابھی ادھر ہی ہے اور مجھے یقین ہے تم سنڈے کو آرہی ہو دادی کو دیکھنے تو دخان بھی ادھر ہوگا تو پلیز اسے اجازت دے دو کہ وہ بس تمہارے سامنے آسکے۔۔۔۔ حالم کہتا ہے تو دخان ایک امید کی کرن نظر آتی دیکھ موبائل کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

سوہا حالم کی بات سن کر کچھ دیر سوچتی ہے اور پھر۔۔۔۔

ٹھیک ہے مگر انھیں کہیں گا کہ کسی خوش فہمی میں نہ رہیں کہ میں ان کے ساتھ اب بھی زندگی گزاروں گی۔۔۔۔ سوہا کے ان الفاظ سے دخان کا بہت دل دھکتا ہے اور حالم خدا حافظ کرکے موبائل بند کردیتا ہے۔۔۔۔۔

اب تو تیاری کر کل لاہور جانے کی۔۔۔۔ حالم کہتا ہے تو دخان نہ سمجھی سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

کیا مطلب لاہور جانے کی تیاری کروں۔۔۔۔

کل تو سوہا کے گھر جائے گا اور اس کے گھر کے ہر ایک فرد سے معافی مانگے گا تیری وجہ سے ان سب کو بھی تکلیف ہوئی ہے۔۔۔۔حالم کہتا ہے تو وہ اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں کل جاؤ گا مگر اس سے پہلے بابا اور دادی سے معافی مانگو گا انھیں بھی آج میری باتوں سے تکلیف ہوئی ہے۔۔۔۔

ہاں گڈ۔۔۔۔بس اب مجھے ڈر ہے کہ روہان تجھے ذلیل نہ کرے۔۔۔۔حالم کسی ڈر کی وجہ سے کہتا ہے۔۔۔۔

ہوجاؤ گا یار ذلیل بھی میں نے بھی تو بہت کچھ غلط کیا ہے۔۔۔۔دخان کہتا سگریٹ جلاتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میں بھی کل چلا جاؤ گا اسلام آباد۔۔۔۔حالم کہتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

کیوں تم کب آے تھے۔۔۔۔

میں پرسو آیا تھا دادی کی طبیعت کا سن کر اور زمیش بھی میرے ساتھ ہی آئی تھی اور کل ہی میرے ساتھ واپس چلی جائے گی۔۔۔۔حالم اسے یہ بھی بتاتا ہے کہ زمیش پہلے سے یہاں موجود نہیں تھی جس پر دخان مختصر سا جواب دیتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔

ہاں اب سوجا یہ چھوڑ دے اپنی محبوب کو۔۔۔۔۔حالم اسے سگریٹ ہونٹوں سے لگاتا طنز کرتا ہے جسے سن کر دخان ہنس دیتا ہے۔۔۔۔۔

محبوب بھی کہہ رہے ہو اور پھر چھوڑنے کا بھی کہتے ہو حد ہے یار اگر چھوڑنے کا کہو تو محبوب مت کہو اور اگر محبوب کہو تو چھوڑنے کا مت کہو۔۔۔۔۔دخان صوفے سے ٹیگ لگا کر کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا تو پھر اس دوشمن کو چھوڑ دو۔۔۔۔۔حالم وہی کھڑا کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان اپنے دشمن کو اتنی آسانی سے نہیں چھوڑتا چاہے وہ دشمن سگریٹ ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔دخان بھی ایک کش لگاتا ہوا کہتا ہے۔۔۔۔۔

تم سے بات کرنا بھنس کے اگے بین بجانے کے برابر ہے۔۔۔۔دخان اس کی بات سن کر مسکراتا سگریٹ کو ہونٹوں سے لگانے ہی لگتا ہے کہ۔۔۔۔۔ دو ادھر اسے مجھے ہر وقت خود کش لگاتے رہتے ہو۔۔۔۔۔حالم اس کے ہاتھ سے سگریٹ لے خود ہونٹوں سے لگاتا باہر کی طرف جاتا ہے اور دخان حیرت سا کبھی اپنے خالی ہاتھ تو کبھی حالم کو دیکھتا ہے جو لائٹ بند کرتا باہر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

یار یہ کیا بدتمیزی تھی اگر پینی تھی تو بتا دیتے یو منہ سے چھینے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔دخان کہتا ایک اور سگریٹ اٹھاتا اسے جلا کر ہونٹوں سے لگاتا صوفے سے ٹیگ لگا کر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے مگر انھیں کہیں گا کہ وہ کسی خوش فہمی میں نہ رہیں کہ میں ان کے ساتھ اب بھی زندگی گزارو گی۔۔۔۔سوہا کی بات ایکدم اس کے دماغ میں اجاتی ہے جسے سوچتا وہ اداس ہوجاتا ہے۔۔۔۔

کیا سوہا یہ اس کے گھر والے مجھے معاف کرسکے گے یہ پھر بے عزت کرکے گھر سے نکال دینگے۔۔۔۔۔دخان نجانے کب تک یہی سوچتا رہتا ہے اور نجانے کتنی ہی سگریٹ جلاتا ختم کرتے رہتا ہے اب جب تک اسے نیند نہ آجائے تب تک وہ سوہا کے بارے میں سوچتا سگریٹ کو جلاتا ہونٹوں سے لگاتا رہے گا۔۔۔۔۔

بابا میں شرمندہ ہوں پلیز مجھے معاف کردیں۔۔۔دخان کب سے انور کے پاس بیٹھا ان سے معافی مانگ رہا تھا مگر وہ تو جیسے اسے سن ہی نہیں رہے تھے وہ تو آرام چشمہ لگاے اخبار پڑھ رہے تھے۔۔۔

بابا سوری۔۔۔۔۔

دخان یہ اچھا ہے پہلے تم دل دکھاؤ اور پھر معافی مانگ لو۔۔۔انور اس کی بات پر غصے سے کہتے ہیں۔۔۔

بابا میں سوہا کے گھر جارہا ہوں اس سے معافی مانگنے آپ مجھے معاف کردیں تبھی میں وہاں جاؤ گا۔۔۔۔وہ ان کی بات سن کر بس یہی کہتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے جب وہ تمہیں معاف کردیں تو میں بھی معاف کردوں گا۔۔۔۔وہ اسے دیکھ اخبار کو ایک جھٹکا دے کر کھولے اپنے منہ کے سامنے کرتے ہیں۔۔۔۔

بابا میں۔۔۔۔

دخان تمہاری گاڑی وہ کھڑی ہوئی ہے۔۔۔۔وہ اخبار پڑتے ہوے ہی کہتے ہیں تو دخان ایک نظر انھیں دیکھ خاموشی سے اٹھ کر اپنی گاڑی کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔

دخان۔۔۔دخان گاڑی میں بیٹھنے ہی والا ہوتا ہے کہ حالم حویلی سے اتے ہوے اسے آواز لگاتا ہے جبکہ اس کے ساتھ زمیش بھی ہوتی ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔

پہلی بار سسرال جارہا ہے تو خالی ہاتھ مت جانا کچھ لیتے ہوے جانا۔۔۔۔حالم کہتا ہے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھتا ہے۔۔۔

تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے سوہا میکے گئی ہے اور میں اسے لینے جارہا ہوں۔۔۔معافی مانگے جارہا ہوں اور پتا بھی نہیں ہے کہ معافی ملتی ہے یہ زلت۔۔۔وہ کہتا سر جھٹکتا ہے۔۔۔

تم نہ امید تو نہ ہو انشاللہ اچھا ہی ہوگا۔۔۔۔حالم کو اس پر ترس اتا ہے جبکہ وہ حالم کی بات سن کے مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

دخان وہ۔۔۔۔ سوری میں نے کل زیادہ ہی بول دیا ہے تھا۔۔۔زمیش اسے گاڑی میں بیٹھتا دیکھ شرمندہ سی کہتی ہے تو دخان طنزیہ مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔

نہیں تم معافی مت مانگو یہاں پر بھی کہیں نہ کہیں میری ہی غلطی ہوگی ورنہ کوئی غلط نہیں ہوسکتا میں کچھ کرتا ہوں تو ہی اگلا بندہ مجھے کہتا ہے تمہیں معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔وہ نرمی سے کہتا گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اگے بڑھالیتا ہے جبکہ زمیش اور حالم بس اس کی گاڑی کو دیکھتے رہتے ہیں۔۔۔۔

سوہا کو چاہیے اب معاف کردے دخان کو وہ کتنی محبّت تو کرتا ہے نہ چلو غلطی ہر کسی سے ہوتی ہے اس سے بھی انجانے میں ہوگئی اب وہ معافی بھی تو مانگ رہا ہے۔۔۔۔زمیش حالم سے کہتی ہے مگر حالم تو کسی اور ہی سوچ میں ہوتا ہے۔۔۔۔

حالم میں تم سے بات کر رہی ہوں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔کیا کہہ رہی تھی تم۔۔۔۔وہ جیسے خیالوں سے باہر اتا ہے۔۔۔۔

کچھ نہیں تمہارا دیہاں پتا نہیں کہاں ہے چلو دیر ہورہی ہے ہمیں۔۔۔۔۔وہ اسے کہتی اگے بڑتی ہے کہ حالم کی بات سن کر رک کے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

تم چلی جاؤ میں ایک دو دن تک جاؤ گا واپس ابھی میں لاہور جارہا ہوں۔۔۔۔۔

تمہارا کچھ زیادہ دل نہیں لگ گیا یہاں۔۔۔۔وہ ائبرو اٹھا کر پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں یہی سمجھ لو میں تمہیں ڈرائیور کے ساتھ چھوڑوا دیتا ہوں پہنچ کے میسیج کر دینا۔۔۔۔وہ کہتا اگے کی طرف جاتا ہے اور زمیش کچھ دیر وہیں کھڑی اسے دیکھتی پھر اسی کے پیچھے جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اب پتا نہیں حالم کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان کب سے گاڑی میں بیٹھے سوہا کے گھر کو دیکھتے ہوے سوچ رہا تھا کہ اندر جائے یہ نہیں جبکہ بار بار اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی کو بھی دیکھ رہا تھا جو بتا رہی تھی کہ وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے یہاں کھڑا بس سوچ ہی رہا ہے۔۔۔۔۔

کافی دیر سوچنے کے بعد آخر کار وہ ایک فیصلہ لیتا ہے اور پھر سامنے شیشے میں خود کا جائزہ لیکر اپنے سائیڈ کی سیٹ سے کچھ پھل اور کیک اٹھاتا ہے جو اس نے راستے سے لئے تھے۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اترتا سست رفتار سے چلتا بلاخر سوہا کے گھر کے دروازے کے سامنے کھڑا ہوہی جاتا ہے جبکہ اس کا دل گھبرا بھی رہا ہوتا ہے ہاں دخان درانی گھبرا رہا تھا ڈر رہا تھا سوہا کے گھر جانے سے اس کا سامنا کرنے سے اس کے آنکھوں میں اپنے لئے نفرت دیکھنے سے۔۔۔۔

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ دروازے کو ہلکا سا کھٹکھٹاتا ہے اور پھر تھوڑا پیچھے ہوکر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

کون ہے۔۔۔اندر سے کشف کی آواز آتی ہے تو وہ تھوڑا سکون میں اتا ہے کہ چلو پہلا سامنا اس سے نہیں ہوا۔۔۔۔

کشف جیسی دروازہ کھولتی ہے تو اپنے سامنے دخان کو کھڑا دیکھ حیران رہ جاتی ہے اور دخان اسے حیران دیکھ ہلکا سا مسکراتا ہے۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔دخان مسکراتے ہوے کہتا ہے تو کشف بھی ہلکا سا مسکرا کر جواب دیتی ہے۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔میں ٹھیک ہوں مگر تم یہاں۔۔۔اسے سمجھ نہیں اتا وہ یہاں کیوں آیا ہے۔۔۔

جی۔۔۔وہ۔۔۔مجھے آپ سب سے اور۔۔۔۔سوہا سے ملنا تھا۔۔۔۔

سب سے۔۔۔مگر کیوں۔۔۔وہ دونوں ائبرو اٹھا کر پوچھتی ہے۔۔۔۔

جی آپ اندر انے دینگی تو میں بتاتا ہوں یہاں گلی میں اچھا نہیں لگے گا۔۔۔۔وہ نظریں جھکا کر کہتا ہے تو کشف کچھ سوچ کر دروازے کے سامنے سے ہٹ کر اسے اندر انے کا راستہ دیتی ہے۔۔۔۔

آجاؤ-----

شکریہ----یہ میں لایا تھا----وہ اندر اکر اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوے شوپر کشف کے سامنے کرتا ہے جنھیں دیکھ کشف مسکرا دیتی ہے-----

اس کی کیا ضرورت تھی----

کوئی بات نہیں----آپ چلے اگے----وہ کہتا اگے کی طرف اشارہ کرتا ہے تو کشف دروازہ بند کرے اندر کی طرف جاتی ہے اور دخان اس کے پیچھے------

○ ○

ابو میں نے بات کی جمیل انکل سے انہوں نے کہ میں بہت جلد اپنی دکان تمہیں ہی بیچوں گا-----روہان غفار کے ساتھ بیٹھا کہتا ہے جس پر وہ اسے کچھ کہنے ہی والے ہوتے ہیں کہ کشف کو اتا دیکھ اور اس کے پیچھے دخان کو دیکھ کر ماتھے پر بل ڈالے روہان کو دیکھتے ہیں-----

روہان اپنے باپ کو دیکھ کر جیسے ہی مڑتا ہے تو سامنے دخان کو اتا دیکھ غصے سے کھڑا ہوتا ہے جبکہ سیف جو وہی بیٹھا تھا فورا وہ بھی سیدھا ہوکر بیٹھتا ہے-----

تم یہاں کیا کر رہے ہو کشف تم نے اسے اجازت کیسے دی اندر انے کی----روہان پہلے دخان کو پھر کشف کو کہتا ہے-----

انکل دخان ہم سب سے بات کرنا چاہتا ہے ہمیں اسے ایک موقع دینا چاہیئے۔۔۔۔کشف روہان کی جگہ غفار سے کہتی ہے۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ہم سے بات کرنے کی نکلو میرے گھر سے۔۔۔۔

روہان ایک بار میری بات تو سن لو انکل بس 10 منٹ دے دیں مجھے میں زیادہ وقت نہیں لونگا۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو غفار کچھ سوچ کر سامنے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔۔۔۔

ابو آپ اس کی بات سنے گے یہ جھوٹا ہے اس نے میری بہن کو۔۔۔۔

روہان ایک منٹ بیٹھ جاؤ سن لیتے ہیں اس کی بات۔۔۔۔غفار کو بھی اس پر ترس آہی جاتا ہے تو روہان کو بھی مجبورا بیٹھنا پڑتا ہے۔۔۔۔

انٹی کو بھی بلا لیں ساتھ ہی بات کرلینگے۔۔۔۔دخان بیٹھ کر کشف کو کہتا ہے تو وہ اٹھ کر آسیہ کے کمرے میں جاتی ہے اور جب واپس آتی ہے تو آسیہ سر پر دوپٹہ لئے حیرت سے پہلے دخان اور پھر سب کو دیکھ کر غفار کے برابر میں بیٹھ جاتی ہیں۔۔۔۔

بولو اب کیا بات ہے۔۔۔۔۔روہان بیزاری سے کہتا ہے تو دخان نظریں جھکاے بولنے کے لئے لفظ ترتیب دیتا ہے۔۔۔۔

میں آپ سب سے معافی مانگنے آیا ہوں مجھے پتا ہے میں نے جو کیا وہ بہت غلط تھا میری وجہ سے جو آپ لوگوں کا دل دکھا اس کے لئے پلیز آپ لوگ مجھے معاف کردیں۔۔۔وہ کہتا ہے تو سب ہی اسے غور سے دیکھتے ہیں۔۔۔

تم خود بتاؤ تم نے جو میری بیٹی کے ساتھ کیا کیا اس کی معافی ہے۔۔۔۔غفار کہتے ہیں تو وہ نفی میں سر ہلاتا ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔مگر آپ لوگ دل بڑا کر کے مجھے معاف تو کرسکتے ہیں نہ ایک موقع تو اللہ بھی دیتا ہے تو آپ لوگ بھی مجھے ایک موقع دے دیں میں وعدہ کرتا ہوں سوہا کو اتنی خوشیاں دونگا کے وہ پچھلی ساری تکلیفیں بھول جائے گی یہ میں بس کہہ نہیں رہا ہوں میں ایسا کرو گا۔۔۔۔وہ سر اٹھا کر غفار اور روہان کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

ہمیں یقین نہیں ہے تم پر جو شخص اپنی بہن کا بدلہ لے سکتا ہے وہ کچھ بھی کرسکتا ہے۔۔۔روہان اپنے ماں باپ کو چپ دیکھ کہتا ہے۔۔۔

ہاں مگر مجھے نہیں پتا تھا کہ یہاں میری بہن ہی غلط تھی اس نے تو خودخوشی کی ہی نہیں تھی۔۔۔۔دخان زخمی سا مسکرا ہے جس پر روہان اس کی بات پر فورا کشف کو دیکھتا ہے جبکہ کشف بھی اس کی بات پر حیرانی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

مطلب کیا۔۔۔رابعہ نے خودخوشی نہیں کی تھی۔۔۔۔کشف ہی پوچھتی ہے جس پر وہ نفی میں سر ہلاتا انھیں سارا قصہ بتاتا ہے۔۔۔۔

وہ جیسے جیسے بتاتا ہے ویسے ویسے روہان کا غصہ بیٹھتا جاتا ہے۔۔۔۔۔

میں نے خود اس کی ڈائری پڑھی تھی اگر وہ ڈائری میں پہلے پڑ لیتا تو آج یہ دن نہیں

اتا۔۔۔۔دخان ساری بات بتا کر انھیں دیکھتا ہے جہاں روہان اب نیچے منہ کرے بیٹھا ہوتا ہے جبکہ کشف کے چہرے پر ایک سکون سا آجاتا ہے۔۔۔۔۔

انکل انٹی روہان پلیز مجھے معاف کردو میں غلط تھا میں مانتا ہوں میں سچ کہتا ہوں سوہا کو بہت خوش رکھوں گا بس ایک بار مجھے معاف کردو۔۔۔۔وہ کہتا ہے تو غفار اپنا چشمہ اتارتے ہیں جبکہ روہان تو کشف کی طرف شرمندہ سا دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں تمہیں معاف کرتا ہوں مگر سوہا کا جو فیصلہ ہوگا ہم وہی مانے گے ہم اس پر اب کوئی زور زبردستی نہیں کرے گے۔۔۔غفار صاحب کہتے ہیں تو دخان مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔انٹی آپ نے کیا مجھے معاف۔۔۔وہ آسیہ کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ہیں۔۔۔۔

میں نے بھی آپ کو معاف کردیا۔۔۔۔

اور میں نے بھی۔۔۔پہلے سیف اور پھر کشف کہتی ہے تو اسے جیسے سکون آجاتا ہے مطلب اس کا یہاں آنا بیکار نہیں گیا۔۔۔۔

روہان تم نے۔۔۔۔وہ روہان کی طرف دیکھتا ہے جو سر جھکا کر بیٹھا ہوتا ہے۔۔۔۔

روہان نے بھی تمہیں معاف کردیا ہے اب بندہ یہ بھی سوچے کے وہ کسی کو معاف کرے گا تو اگلا بندہ بھی اسے معاف کرے گا نہ۔۔۔۔روہان کی جگہ کشف کہتی ہے جس کا مطلب سب ہی سمجھ لیتے ہیں سوائے دخان کے۔۔۔۔

روہان واقعی۔۔۔دخان اسے دیکھتا پوچھتا ہے تو وہ اثبات میں سر ہلاتا ہے جس پر دخان تو مانو خوش ہی ہوجاتا ہے اب اسے یقین ہوگیا تھا کہ سوہا بھی معاف کردے گی۔۔۔۔

بہت بہت شکریہ آپ سب کا آپ کو پتا نہیں ہے میرے دل سے ایک بوجھ ہلکا ہوگیا ہے۔۔۔۔اگر اب آپ اجازت دیں تو میں سوہا سے مل لوں بس تھوڑی دیر پکّا۔۔۔۔وہ سب کو مسکراتا دیکھ پوچھتا ہے اب جس کے لئے وہ اتنا سب کچھ کر رہا تھا اس سے ملے بغیر چلا جائے یہ کہا ہوسکتا تھا۔۔۔۔

سوہا تم سے ملنا نہیں چاہتی۔۔۔۔غفار فوراً کہتے ہیں۔۔۔۔

میں منا لونگا اسے آپ اجازت دے دیں۔۔۔وہ کہتا ہے تو غفار آسیہ کی طرف دیکھتے ہیں جس پر مسکراتی اثبات میں سر ہلاتی ہے تو غفار بھی اثبات میں سر ہلاتے ہیں جبکہ روہان بس چپ ہی رہتا ہے۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔انکل۔۔۔وہ کہتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا کا کمرہ لیفٹ سائیڈ پر سب سے آخر والا ہے۔۔۔کشف اسے مزید بتاتی ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا کمرے کی طرف بڑتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

دخان سوہا کے کمرے کے باہر کھڑا ہوتا ہے اور پھر ایک لمبی سانس لے کر اندر داخل ہوتا ہے جہاں سوہا صفا اور احمر کو کوئی کہانی سنا رہی تھی دخان بھی دروازے پر کھڑا اس کی کہانی سن کر مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔

وہ دخان کو دیکھ نہیں سکتی تھی کیونکہ اس نے اپنا بیڈ اس طرح سے ڈیکوریڈ کیا تھا کہ دخان اسے دیکھ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

پھر کیا ہوا پھپھو۔۔۔صفا کو اسٹوری انٹرسٹینگ لگتی ہے۔۔۔۔

پھر وہ شہزادی شہزادے سے ناراض ہوگئی۔۔۔سوہا صفا اور احمر کو دیکھ کر بتاتی ہے جس پر دخان مسکراتا ہوا اگے بڑتا ہے۔۔۔۔

پھر-----

پھر شہزادے نے شہزادی سے سوری کرا اور پھر شہزادی راضی ہوگئی اور یو وہ دونوں ہنسی خوشی رہنے لگے-----دخان احمر کو گود میں اٹھا کر خود سوہا کے سامنے بیٹھتا مسکراتے ہوے کہتا ہے اور سوہا تو حیران ہی ہوجاتی ہے اسے اپنے سامنے دیکھ کر-----

کیا ہوا بیگم صاحبہ میں کوئی خلائی مخلوق نہیں ہوں جو آپ مجھے ایسے دیکھ رہی ہیں-----دخان سوہا کو خود کو حیرت سے تکتا دیکھ ہنستے ہوے کہتا ہے-----

آ-----آپ کب آے اور کیوں----وہ تھوڑا سمبھل کر کہتی ہے-----

میں تھوڑی دیر پہلے آیا ہوں اور تم سے معافی مانگنے آیا ہوں تمہارے گھر والوں نے تو مجھے معاف کردیا ہے یہاں تک کہ تمہارے ہٹلڑ بھائی نے بھی ورنہ مجھے لگا تھا کہ وہ مجھے غصے میں مارنا ہی نہ شروع کردے-----دخان تھوڑا مزے لیتے ہوے بتاتا ہے-----

جب انہوں نے معاف کردیا ہے تو آپ میرے پاس کیوں آے ہیں-----وہ اسے دیکھ کر پوچھتی ہے-----

سوری سوری میں نے ڈسٹرب کردیا----وہ ذرا صفا اور احمر کو لینے آئی تھی----دخان کہنے ہی والا ہوتا ہے کہ کشف کمرے میں اکر کہتی ہے جس پر سوہا نیچے منہ کر لیتی ہے-----

کوئی نہیں----دخان احمر کو اسے دیتے ہوے کہتا ہے------

تمہارے لئے تو یہاں آیا ہوں۔۔۔۔سوہا میں تمہارے لئے سب کے سامنے جھک رہا ہوں سب سے معافی مانگ رہا ہوں اب تمہیں بھی چاہیے مجھے معاف کردو میں مانتا ہوں کہ میں غلط تھا مجھے سے بہت غلطیاں ہوئی مگر ایک بار تو معافی مل سکتی ہے نہ۔۔۔۔وہ کہتا اس کا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔۔

ہاتھ مت لاگے مجھے اور سب معاف کرسکتے ہیں میں نہیں۔۔۔وہ اپنا ہاتھ دور کرے کہتی ہے۔۔۔۔

سوہا پر کیوں۔۔۔۔

سب نے وہ اذیت نہیں سہی جو میں نے سہی تھی کوئی میری طرح رات بھر سردی کی بارش میں کھڑا نہیں رہا تھا میں اکیلی تھی کوئی نوکرانی بن کر نہیں رہا تھا۔۔۔اور کوئی ایک کمرے میں بند رہا جہاں چپکلیاں اور چوہے تھے وہاں بھی بس میں ہی تھی۔۔۔تو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔۔۔۔ آپ نے سب سے معافی مانگی ٹھیک مگر میں آپ کو معاف نہیں کروگی۔۔۔۔

سوہا تم جو چاہے مجھے سزا دے دینا میں تیار ہوں تم چاہو تو مجھے بھی بارش میں کھڑا کردینا ایک رات کے لئے نہیں ایک ہفتے کے لئے جو سزا ہو مجھے دے دینا مگر پلیز مجھے معاف کردو میں شرمندہ ہوں بہت زیادہ پلیز۔۔۔۔دخان آخر میں اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیتا ہے جس پر سوہا فورا کھڑی ہوجاتی ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے معاف کیا آپ کو اب آپ جائے۔۔۔۔

تم نے سچ میں مجھے معاف کردیا سوہا تھینک یو سوہا۔۔۔تمہیں پتا نہیں ہے تم نے کتنا بڑا احسان کیا ہے مجھ پر۔۔۔۔۔دخان بھی کھڑا ہوکر کہتا ہے تو سوہا چپ ہی رہتی ہے۔۔۔۔

چلو حویلی چلتے ہیں سب تمہارا انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو سوہا مسکراتے ہوے نفی کرتی ہے۔۔۔۔

معاف کیا ہے بس میں نے آپ کو آپ کے ساتھ مزید زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔وہ کہتی ہے تو دخان کی مسکان پل بھر میں غائب ہوجاتی ہے۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔

مطلب یہ کہ کل میں کورٹ آرہی ہوں بھائی کے ساتھ آپ سے خلا لینے آپ کو بھی آیا ہوگا نہ فون میرے وکیل کا۔۔۔۔وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر پوچھتی ہے۔۔۔۔

ہاں مگر سوہا وہ تو پہلے آیا تھا نہ اب تو تم نے مجھے معاف بھی کردیا ہے۔۔۔۔

معاف کیا ہے بس زندگی نہیں گزارنی۔۔۔۔

سوہا کیوں یار ایسا کیوں کر رہی ہو میں کہہ تو رہا ہوں۔۔۔۔

میں نہیں رہنا چاہتی آپ کے ساتھ آپ کیوں نہیں سمجھ رہے محبّت کرتے ہیں نہ مجھ سے بولے محبّت کرتے ہیں نہ------وہ غصے سے کہتی پوچھتی ہے جس پر دخان مظلوم سا منہ بناتا ہے------

خود سے بھی زیادہ کرتا ہوں-----

تم پھر مجھے آزاد کردیں میں نہیں رہنا چاہتی آپ کے ساتھ محبّت کرنے والے یہی چاہتے ہیں کہ ان کا محبوب خوش رہے تو میں آپ سے الگ ہوکر خوش رہوں گی مجھے چھوڑ دیں-----سوہا کہتی ہے تو دخان کا دل بہت دکھتا ہے اس کی بات پر-----

اتنی نفرت کرنے لگ گئی ہو----دخان کو کہاں یقین آنا تھا-----

آپ خود ہی تو کہتے تھے کہ میری خوائش ہے تمہیں مجھ سے نفرت ہوجاے لو ہوگئی نفرت اب آپ کیوں تڑپ رہے ہیں------سوہا اس پر طنز کرتی ہے------

سوہا مجھے ایک------

میں نہیں رہنا چاہتی آپ کے ساتھ دخان کیوں نہیں سمجھ رہے آپ----مجھے نہیں رہنا مجھے آزاد کردے پلیز چھوڑ دیں میری جان چھوڑ دیں مجھے میرے حال پر-----وہ اس بار چیخ کر کہتی ہے تو دخان کی آنکھ نم ہوجاتی ہے-----

میرے۔۔۔۔ بغیر رہ لوگی ۔۔۔۔۔۔یہ مجھ سے الگ ہوکر تم خوش ہوگی۔۔۔۔۔وہ اپنے آنسو پی کر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں خوش رہوگی اور آپ کے بغیر تو سکون سے رہوگی ابھی آپ کے نام کے ساتھ میں بے سکون ہوں۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو اس کی آنکھ بھی نم ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے کل کورٹ میں تم سے ملاقات ہوگی کل تمہیں اپنے نام سے آزاد کردونگا۔۔۔۔۔دخان کہتا روکتا نہیں ہے بلکہ باہر چلا جاتا ہے اور سوہا وہ خود کو سمبھالنے کے لئے ایک بک اٹھا لیتی ہے مگر پھر بھی اس کی آنکھ سے ایک آنسو بہہ ہی جاتا ہے جسے وہ جلدی سے صاف کرتی بک پڑنے لگتی ہے۔۔۔۔۔۔

دخان باہر اتا ہے تو سارے ویسے ہی وہی بیٹھے ہوتے ہیں وہ انھیں دیکھتا بغیر خدا حافظ کہیں باہر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اسے کیا ہوا۔۔۔۔آسیہ دخان کو دیکھتی ہوئی پوچھتی ہیں۔۔۔۔۔

پتا نہیں اؤ سوہا کے پاس چلے۔۔۔۔غفار اٹھا کر سوہا کے کمرے کی طرف جاتے ہیں تو ان کے پیچھے ہی باقی سب بھی۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان کیا ہوا کچھ تو بتا دخان۔۔۔۔حالم جو دخان کے لاہور والے گھر میں آگیا تھا دخان کو اتے ہی اپنے کمرے میں جاتا دیکھ فورا اس کے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

دخان کیا کہا سوہا نے۔۔۔۔وہ اس کے کمرے اکر پوچھتا ہے جو اب صوفے پر بیٹھ کر اپنے شوز اتار رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے الگ ہوجاؤ چھوڑ دوں میں اسے اتنا آسان ہے کیا یہ سب۔۔۔۔وہ درد سے کہتا ہے۔۔۔۔

دخان میری مان تو چھوڑ دے اسے۔۔۔۔حالم کہتا ہے تو وہ سر اٹھا کر اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

ہاں چھوڑ دونگا اسے۔۔۔دخان کہتا واش روم کی طرف جاتا ہے اور حالم بس لب بیچے باہر آجاتا ہے۔۔۔۔اب پتا نہیں کل کا سورج کیا لے کر آے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

صفا احمر سوگیے۔۔۔۔روہان کشف کے کمرے میں اتے پوچھتا ہے جس پر بس اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

تم کہا جارہی ہو۔۔۔۔وہ کشف کو تکیہ اور چادر اٹھاتا دیکھ پوچھتا ہے۔۔۔۔

وہی جہاں روز جاتی ہوں یاد نہیں آپ نے ہی کہا تھا کہ اب سے تم میرے کمرے میں نہیں سوگی تب سے میں بچوں کے کمرے میں سوتی ہوں نہ تو وہی جارہی ہوں۔۔۔کشف کہتی ہے تو روہان اٹھ کر اس کے پاس اتا ہے۔۔۔۔۔

کشف میں شرمندہ ہوں پلیز مجھے معاف کردو میں نے تم پر ہاتھ بھی اٹھایا اور تمہیں گھر سے بھی نکالا تھا۔۔۔۔۔روہان شرمندہ سا کہتا ہے تو کشف مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

مجھے پتا تھا آپ کو جب سچ پتا چلے گا آپ خود مجھ سے معافی مانگے گے تبھی میں نے آپ کو پہلے ہی معاف کردیا تھا میرے لئے یہی کافی ہے آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا ہے۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو روہان مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔

تمہارا دل اتنا بڑا ہے۔۔۔۔

ہاں بہت کیوں کہ میں سمجھتی ہوں کہ معاف کرنے والا زیادہ بڑا ہوتا ہے یہ تو ہمارے نبی کی بھی سنت ہے کہ سب کو معاف کرنا سیکھو تو پھر میں کیا چیز ہوں۔۔۔۔وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی معاف کرنے والا تو بہت بڑا ہوجاتا ہے۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔۔۔

اب ہمیں سوہا کو بھی سمجھنا ہے کہ وہ بھی دخان کو معاف کردیں۔۔۔۔کشف کہتی ہے تو روہان کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

روہان غلطی سب سے ہوتی ہے معاف کردینا چاہیے آپ پلیز سوہا کو سمجھائے۔۔۔۔

آج ابو نے بھی تو سمجھایا تھا بلکہ ہم سب نے تو کیا وہ مانی تھی۔۔۔۔روہان دوپیر کی بات یاد دلاتا ہے۔۔۔۔

اپ کل اس سے دوبارہ بات کرنا مجھے یقین نہیں آرہا سوہا اتنی سنگدل کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔کشف سوہا کا سوچ کر کہتی ہے۔۔۔۔

مجھے بھی یہ وہ والی سوہا تو لگ ہی نہیں رہی جو کچھ مہینے پہلے تھی ویسے تم سوہا سے کیا بات کر رہی تھیں۔۔۔۔روہان کچھ دیر پہلے کی ملاقات کا پوچھتا ہے جس پر کشف اسے بتاتی ہے۔۔۔۔

سوہا تم اتنی پتھر دل کیوں ہوگئی ہو وہ تم سے کتنی بار تو معافی مانگ رہا ہے سب کے سامنے جھک رہا ہے وہ کتنا رویا تھا تمہارے لئے۔۔۔۔کشف کو غصہ آجاتا ہے۔۔۔

بھابھی جب کسی کی محبّت کو بار بار ٹھوکر مارو گے نہ تو وہ پتھر ہی بن جاتی ہے میرا دل بھی پتھر کا ہوگیا ہے اب دخان کے رونے یا جھکنے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں بھی پتھر ہوگئی ہوں۔۔۔۔سوہا غصے سے کہتی ہے تو کشف کے پاس الفاظ ہی نہیں ہوتے کہ اسے کیا سمجھائے۔۔۔۔۔

سوہا واقع میں ایک پتھر بن گئی ہے۔۔۔روہان اس کی بات سن کر کہتا ہے جس پر کشف نیچے منہ کرلیتی ہے۔۔۔۔

اچھا تم اب یہی رہو گی نہ وہاں مت جانا۔۔۔روہان کچھ یاد انے پر کہتا ہے جس پر کشف مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

جی یہی رہو گی آپ کے پاس۔۔۔کشف کہتی ہے تو روہان ہنس دیتا ہے۔۔۔۔

کشف اور روہان کی زندگی میں تو دوبارہ سے خوشیاں آگئی مگر اب کل دیکھنا تھا کہ کیا دخان سوہا کو طلاق دے دیگا ؟؟؟؟کیا وہ دونوں الگ ہوجاے گے ؟؟؟؟؟ کیا دونوں کا ساتھ بس یہی تک ہوگا؟؟؟؟ یہ پھر کوئی اور ہے جو اسے روک لیگا کون دادی کیا دادی اسے اپنی قسم دینگی؟؟؟اب یہ تو کل کا سورج ہی بتا سکتا ہے کہ کل دونوں جدا ہونگے یا ایک-----

---

تم تیار ہو-----حالم کمرے میں اکر دخان سے پوچھتا ہے جو آئینے کے سامنے کھڑا اپنی شرٹ کی آستین فولٹ کرتا ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھتا ہے جبکہ کوئی جواب نہیں دیتا-----

تم رات کو سوئے نہیں----وہ اس کی آنکھیں اور سامنے ٹیبل پر آدھے جلے سگریٹ دیکھ کر پوچھتا ہے جو شاید رات بھر جاگ کر بس کش ہی لگاتا رہا ہوگا-----

نہیں نیند نہیں آئی----وہ نظریں جھکا کر مختصر سا کہتا صوفے پر بیٹھ کر اپنے شوز پہنتا ہے----

تو----آج سوہا کو چھوڑ دوگے ؟؟؟---حالم پوچھتا ہے تو وہ نظر اٹھا کر اسے دیکھتا ہے جو اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے-----

تم اپنے گھر نہیں جارہے-----دخان شوز کے فیتے باندھتے ہوے بات ہی بدل دیتا ہے-----

نہیں آج چلا جاؤ گا کوٹ سے واپسی پر۔۔۔وہ کہتا ہے تو دخان اثبات میں سر ہلاتا کھڑا ہوکر باہر کی طرف قدم بڑھاتا ہے جبکہ حالم ایک گہری سانس لے کر اس کی پیروی کرتا ہے۔۔۔۔

○ ○

چلیں بھائی میں تیار ہوں۔۔۔۔سوہا سر پر چادر اوڑے باہر آتے ہوے کہتی ہے جبکہ اس کے انے پر سب ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔

سوہا ایک بار اور سوچ لو بیٹا۔۔۔۔روہان کھڑا ہوکر کہتا ہے جس پر وہ اسے غور سے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

بھائی آج آخری دن ہے پلیز مجھے کوئی یہ دوبارہ نہ کہیں کہ سوچ لو میں نے سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ لیا ہے۔۔۔وہ تنگ ہی آگئی تھی کب سے بس سوچنے کا سن کر۔۔۔

سوہا۔۔۔

بھائی چلیں ورنہ میں خود چلی جاؤ گی۔۔۔۔سوہا کہتی ہے تو روہان غفار کو دیکھتا ہے جو اسے سوہا کے ساتھ جانے کا اشارہ کرتے ہیں جس کا مطلب سمجھ کر روہان سوہا کو اپنے ساتھ انے کا کہتا ہے۔۔۔۔

بعد میں رونا مت جب ہم تمہاری کہیں شادی کرے گے کیونکہ بیٹی کی شادی کرنی پڑتی ہے۔۔۔غفار اسے جاتے ہوے کہتے ہیں جن کی بات پر وہ رکتی ضرور ہے مگر نہ مڑتی ہے اور

نہ ہی کچھ کہتی ہے بس ایک گہری سانس لیکر اپنے بیگ کو کندھے پر درست کرے باہر چلی جاتی ہے-----

اللہ بہتر کرے میری بیٹی کے لئے---آسیہ کہتی ہے تو کشف اور غفار ہولے سے آمین کہتے ہیں

ظاہر سی بات ہے کون ماں باپ چاہے گے کہ ان کی بیٹی طلاق لے-----

○ ○

کوٹ میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی وہیں پر دخان حالم احد اور انور کھڑے سوہا کا انتظار کر رہے تھے جبکہ دخان اداس سا ساتھ ہی چیئر پر بیٹھا تھا-----

میں اتا ہوں کال سن کر---حالم موبائل پر ایک کال آتی دیکھ کہتا ہے تو دخان اثبات میں سر ہلاتا ہے جبکہ احد اسے مشکوک نظروں سے دور تک دیکھتا ہے-----

یار مجھے حالم کچھ بدلہ بدلہ سا لگ رہا ہے تجھے نہیں لگ رہا---احد دخان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر کہتا ہے جس پر دخان بس ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھ کر دوبارہ نظریں جھکا لیتا ہے------

پتا نہیں تمہیں کیوں لگ رہا مجھے تو ایسا کچھ نہیں لگا-----وہ کندھے اوچکا کر کہتا ہے----

تم اپنے غم سے نکلو تو تمہیں کچھ اور دیکھیں نہ-----احد چڑ کر کہتا دوبارہ کھڑا ہوتا ہے جبکہ دخان اب بھی ویسے ہی بیٹھا ہوتا ہے-----

تایا ابو آپ بیٹھ جائے تھک جائے گے۔۔۔۔احد انور کو کب سے کھڑا دیکھ کہتا ہے جس پر وہ آنکھوں میں غصہ لئے دخان کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔

میری زندگی تو اس نے تھکا دی ہے اب کھڑے رہنے سے کیا تھکوں گا۔۔۔۔انور کہتا ہے تو دخان بیزاری سے پہلو بدلتا ہے انھیں بھی کوئی موقع چاہیے ہوتا ہے دخان پر طنز کرنے کا۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا تم میری زندگی کی سب سے خوبصورت غلطی ہو۔۔۔ نجانے دخان کی کیا کیا باتیں اس کے دماغ میں گھوم رہی تھی کبھی دخان کا محبّت کرنا تو کبھی دخان کا اذیت دینا سب ابھی اس کے دماغ میں گھوم رہا تھا آج وہ ان سب سے آزاد ہونے جارہی تھی آج وہ دخان کا نام خود سے نوچ کر الگ کررہی تھی جس سے اسے بھی تکلیف ہوتی مگر کیا کرے اب وہ پتھر ہوگئی تھی پتھر پر پتھر مارو تو وہ ٹوٹ تو جاتا ہے مگر رہتا تو پتھر ہی ہے نہ بس سوہا بھی وہی پتھر ہوگئی تھی جسے تکلیف تو ہورہی تھی مگر پھر بھی اس نے دخان سے الگ ہونا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی مزید اس کے بارے میں سوچتی کہ گاڑی جھٹکے کھاتے ہوے روکتی ہے۔۔۔۔

کیا ہوا بھائی گاڑی کیوں روک دی۔۔۔وہ گاڑی روکنے پر روہان سے پوچھتی ہے جو گاڑی کی چابی کو بار بار گھوماتا ہے اور گاڑی ہر بار اسٹارٹ ہوکر دوبارہ بند ہوجاتی ہے۔۔۔۔

پتا نہیں خود ہی بند ہوگئی ہے میں چیک کرتا ہوں شاید کوئی مسلہ ہوگیا ہو جب تک تم ادھر ہی بیٹھو۔۔۔روہان کہتا دروازہ کھولنے ہی لگتا ہے کہ ایکدم اس کے سامنے سے گاڑی فول سپیڈ سے گزرتی ٹن کھا کر ان کی گاڑی کے سامنے روکتی ہے گاڑی کے روکتے ہی اس میں سے تین لڑکے جنہوں نے کالے کپڑے اور کالا ہی چہرے پر ماکس لگایا ہوتا ہے اب ہاتھ میں گن لئے ان کی طرف بڑتے ہیں جنھیں دیکھ سوہا کے ساتھ روہان بھی گھبرا کر دروازہ فورا بند کرتا ہے۔۔۔۔۔

باہر نکلو دونوں فورا۔۔۔۔ان میں سے ایک لڑکا کھڑکی پر جھک کر اپنی گن سے باہر انے کا اشارہ کرتا ہے جسے دیکھ سوہا خوف سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

دیکھو بھائی ہمیں جانے دو ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔سوہا ہی ہمت کرکے بولتی ہے جس پر وہ لڑکا سوہا کو دیکھ کر اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کرتا ہے جس پر اس کا ساتھی سر ہلاتا اگے بڑ کر سوہا کی طرف کا دروازہ کھولتا ہے اور سوہا اسے دیکھ فورا ڈر کے روہان کی شرٹ پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔

چھوڑ دو میری بہن کو میں تمہیں کیش دیتا ہوں اسے چھوڑ دو جو چاہیے میں تمہیں دونگا۔۔۔۔روہان بھی سوہا کا ہاتھ پکڑ کے کہتا ہے جس پر وہ تینو قہقہ لگا کر ہنستے ہیں۔۔۔۔۔

جب پورا اے ٹی ایم ہمیں مل رہا ہے پھر کیش کی کیا ضرورت۔۔۔۔وہ خباثت سے کہتا سوہا کا ہاتھ پکڑے ایک جھٹکے سے باہر نکالتا اپنی گاڑی کی طرف بڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔ بھائی بچاے مجھے۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔ سوہا مسلسل اس سے ہاتھ چھوڑواتی ہوئی آواز لگاتی ہے جس سے تنگ اکر وہ لڑکا اپنی جیب سے ایک انجکشن نکال کر سوہا کے سر کے پیچھے لگا دیتا ہے اور سوہا کچھ ہی دیر میں اس کی باہوں میں جھول جاتی ہے۔۔۔۔۔

روہان سوہا کو بیہوش ہوتا دیکھ جلدی سے گاڑی سے اترتا ان کے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔

چھوڑ دو میری بہن کو ورنہ۔۔۔۔۔روہان ابھی اور کہتا کہ وہی لڑکا دوبارہ روہان کے پاس اکر اس کے سر پر گن رکھتا ہے۔۔۔۔۔

اگر اب پیچھے آے تو بہن کے ساتھ تجھے بھی اڑا دونگا سمجھا۔۔۔۔۔وہ غصے سے کہتا روہان کو دھکا دیتا فورا گاڑی کی طرف بھاگتا ہے۔۔۔۔۔

روک جاؤ تمہیں میں چھوڑو گا نہیں۔۔۔۔۔روہان سمبھل کر اٹھتا اس کے پیچھے جاتا ہے مگر اس سے پہلے ہی وہ گاڑی تیزی سے اگے بڑھا چکے تھے اور روہان پرشان سا دوبارہ گاڑی کی طرف اتا اپنا موبائل اٹھا کر دخان کو فون ملاتا ہے سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ اسے سمجھ نہیں اتا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔

یہ لو وہ لوگ پتا نہیں کب آے جب تک آپ لوگ کچھ کھا لو۔۔۔حالم ہاتھ میں برگر کے پیکٹ پکڑے ان کے پاس اکر کہتا ہے جبکہ دخان اب بھی ویسا ہی بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

تم تینو کھا لو میں باہر کا کھانا نہیں کھاتا۔۔۔انور کہتے ہیں تو وہ اثبات میں سر ہلاتا ایک پیکٹ احد اور ایک پیکٹ دخان کے سامنے رکھتا ہے کہ جبھی دخان کا موبائل رینگ کرنے لگتا ہے جس پر وہ خیالوں سے باہر اکر اپنا موبائل اٹھا کر دیکھتا ہے اور حیران رہ جاتا ہے۔۔۔۔

کیا ہوا کس کا فون ہے۔۔۔حالم اسے حیران سا دیکھ کر پوچھتا ہے تو انور بھی اس کی طرف مڑتے ہیں۔۔۔۔

روہان کیوں فون کررہا ہے۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے سوہا کا ارادہ بدل گیا ہوگا جلدی اٹھا۔۔۔احد کہتا ہے تو وہ فورا کال ریس کر کے کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔

ہیلو دخان۔۔۔دخان جو خوش ہوگیا تھا احد کی بات سن کر اب روہان کی گھبرائی ہوئی آواز پر ٹینشن سے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

کیا ہوا سب خریت تو ہے نہ۔۔۔۔۔وہ پرشانی سے پوچھتا ہے جس پر روہان اسے سب بتاتا ہے۔۔۔۔۔

کیا مگر کون تھے وہ۔۔۔۔تم انھیں پہچان سکتے ہو۔۔۔۔۔وہ روہان کی بات سن کر فکرمندی سے کہتا ہے جبکہ اس کی بات پر انور احد اور حالم بھی اپنی جگہ پرشانی سے کھڑے دخان کے پاس اتے ہیں۔۔۔۔۔

نہیں ان کے چہرے پر ماکس تھا میں نے دیکھا نہیں انھیں۔۔۔۔۔روہان کی آواز ایسی تھی جیسے وہ ابھی رو دیگا۔۔۔۔۔

اچھا تم فکر مت کرو میں پولیس اسٹیشن جاتا ہوں وہاں ایف آئ ار کٹواتے ہیں انشاللہ مل جائے گی میں ڈھونڈھ لونگا اسے تم فکر مت کرو۔۔۔۔دخان کہتا فورا فون کاٹتا ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا سوہا کو۔۔۔۔۔انور اس کے موبائل کان سے ہٹانے پر پوچھتے ہیں۔۔۔۔۔

سوہا کو کسی نے کڈنیپ کرلیا ہے ہمیں فورا پولیس میں رپورٹ کرنی ہوگی۔۔۔۔۔دخان کہتا فورا اگے بڑھتا ہے اور اس کے پیچھے ہی پرشان سے وہ تینو۔۔۔۔۔

مگر کون اسے کڈنیپ کرسکتا ہے۔۔۔۔۔حالم اس کے ساتھ قدم ملاتا ہوا پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

پتا نہیں مجھے کس نے یہ حرکت کی ہے اور کیوں۔۔۔۔دخان کہتا گاڑی میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

حالم تمہاری گاڑی کہا ہے۔۔۔۔انور حالم کو بیٹھتے دیکھ پوچھتے ہیں جس پر وہ سر پر ہاتھ مار کے گاڑی کا دروازہ بند کرتا ہے۔۔۔۔

میں اپنی گاڑی میں اتا ہوں۔۔۔۔۔۔وہ کہتا اپنی گاڑی کی طرف بڑتا ہے اور دخان زن سے گاڑی اگے بڑھا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سوہا کو ہوش اتا ہے تو وہ خود کو نرم سے بیڈ پر لیٹا ہوا پاتی ہے جبکہ سر ابھی تک بھاری ہورہا تھا وہ آہستہ سے آنکھیں کھولتی ہے تو نظر اوپر چلتے پنکھے پر جاتی ہے اور اسے دیکھ کر ہی اسے کچھ دیر پہلے کا منظر آنکھوں کے سامنے گھومتا ہے جس پر جلدی سے اٹھتی ہے یقینا کچھ دیر پہلے جو ہوا وہ بہت برا تھا۔۔۔۔

میں کہاں ہوں۔۔۔۔وہ کمرے میں نظر گھوماتے ہوے گھبراتے ہوے سوچتی ہے جبکہ اپنی سائیڈ پر رکھی ہوئی چادر کو اٹھا کر خود پر اچھے سے اوڑلیتی ہے۔۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔۔کون لایا ہے مجھے یہاں اور کیوں۔۔۔۔۔وہ دروازے کی طرف دیکھ کر کہتی ہے اسے سمجھ نہیں آتی کہ کون اسے لا سکتا ہے اور کیوں جبکہ اس کی کسی سے دشمنی بھی نہیں ہے وہ سوچتی ہے کہ کچھ ہی دیر میں دروازہ کھولے کوئی اندر اتا ہے جسے دیکھ وہ حیران ہی رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ۔۔۔۔اسے جیسے یقین نہیں اتا۔۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔۔انا والا شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ چلتا ہوا اس کے پاس اتا ہے۔۔۔۔

ک۔۔۔کیوں لائے ہے مجھے یہاں۔۔۔۔وہ گھبراتے ہوے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

اچھا سوال ہے مگر میں جواب دینا نہیں چاہتا۔۔۔۔وہ مسکراتا ہوس کہتا سامنے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھتا ہے۔۔۔۔

ویسے ایک خوبصورت لڑکی کو کڈنیپ کیوں کرتے ہیں یہ تو تمہیں بھی پتا ہوگا۔۔۔۔وہ ایک سائیڈ کی مسکراہٹ کے ساتھ خباثت سے کہتا ہے۔۔۔۔

مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ آپ اتنے گھٹیا انسان ہیں میں کتنا اچھا سمجھتی تھی آپ کو مگر آپ تو انتہا کے بے شرم اور منافق انسان ہیں شرم نہیں آتی آپ کو ایسی سوچ رکھتے ہوے۔۔۔۔۔سوہا غصے سے کہتی ہے جس پر وہ ہنس دیتا ہے۔۔۔۔

آج تو تم طلاق لے رہی ہو نہ اپنے شوہر سے تو میرا راستہ تو صاف ہی ہوا نہ اور شرم کی کیا بات اس میں ؟؟؟۔۔۔۔وہ کہتا ہے تو سوہا غصے سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں پتا ابھی کہ ابھی سوہا کو ڈھونڈھ کر لاؤ ورنہ یہ تم سب کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔دخان پولیس اسٹیشن میں غصے سے افسر کے سامنے کھڑا دہاڑتا ہے۔۔۔۔

دیکھیں مسٹر دخان ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کرے گے آپ بس پرشان نہیں ہوں آپ ابھی گھر جائے ہمیں جیسے ہی کچھ پتا چلتا ہے آپ کی وائف کا ہم آپ کو فورا انفوم کرے گے۔۔۔۔۔افسر کہتے ہے تو دخان غصے سے وہی بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

جب تک اسے نہیں ڈھونڈھو گے میں نہیں جاؤ گا۔۔۔۔۔وہ کسی ضدی بچے کی طرح کہتا ہے جس پر افسر بیچارہ بیچارگی سے انور کی طرف دیکھتا ہے جیسے کہہ رہا ہو آپ ہی کچھ کرے۔۔۔۔۔

دخان چلو مل جائے گی وہ ابھی گھر چلتے ہیں یہاں بیٹھنا اپنا وقت برباد کرنے کے برابر ہے۔۔۔۔انور اس بار نرمی سے کہتے ہیں جس پر وہ نظر اٹھا کر انھیں دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں دخان چلو یہاں بیٹھنا فالتو ہے۔۔۔۔۔روہان بھی کہتا ہے تو وہ کچھ سوچ کر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

اگر اسے ایک خروچ بھی ائی تو میں ان کے ساتھ تمہیں بھی نہیں چھوڑو گا سمجھے۔۔۔۔دخان جاتے جاتے افسر پر غصے کرتا باہر جاتا ہے جبکہ پیچھے احد افسر سے معذرت کرتا ہے جو بیچارہ دخان کے غصے سے خوف کھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

○ ○

کون کر سکتا ایسی حرکت ہمارا تو کوئی دشمن بھی نہیں ہے روہان تمہارا کوئی دشمن ہو جو ایسی حرکت کرے۔۔۔۔۔انور پولیس

اسٹیشن سے باہر اتے ہوے کہتے روہان سے پوچھتے ہیں۔۔۔۔

نہیں انکل ہماری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔۔۔۔۔روہان کچھ سوچ کر جواب دیتا ہے۔۔۔۔۔

آپ لوگ گھر جائے میں جب تک سوہا کو نہیں ڈھونڈ لیتا جب تک گھر نہیں جاؤ گا۔۔۔۔۔دخان گاڑی کے پاس پہنچ کر چابی انور کو دیتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

دخان پولیس ڈھونڈھ رہی ہے تم فکر مت کرو وہ مل جائے گی۔۔۔۔

نہیں بابا میں اسے ڈھونڈھ کر ہی واپس اؤ گا آپ روہان کو بھی اس کے گھر چھوڑ دیے گا۔۔۔۔۔وہ روہان کی طرف اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں میں بھی تمہارے ساتھ اسے ڈھونڈھو گا میں۔۔۔۔۔

نہیں میں اور احد ہے نہ ہم ڈھونڈھ لینگے اسے تم گھر جاؤ انکل انٹی پرشان ہونگے سوہا کو میں ڈھونڈھ لونگا اور مجھے جیسے ہی پتا چلے گا میں فورا تمہیں انفارم کرو گا۔۔۔۔۔دخان اس کی بات کاٹ کر کہتا ہے تو وہ کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔

تمہارے پاس تو گاڑی نہیں ہے تم کیسے ڈھونڈھو گے اسے۔۔۔۔۔انور گاڑی میں بیٹھنے لگتے ہے کہ یاد اتا ہے دخان اور احد کے پاس تو گاڑی ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

حالم کے پاس ہے وہ ابھی اتا ہوگا گاڑی کی فکر نہ کرے آپ۔۔۔۔۔

حالم کہاں گیا ہے۔۔۔۔انور کو سمجھ نہیں آتی اتنی پرشانی میں وہ کہاں جاسکتا ہے۔۔۔۔

اس کے ایک دوست کا اکسیڈینٹ ہوگیا تھا وہ لاہور میں آیا ہوا تھا تو حالم اس کے پاس گیا ہے ابھی اتا ہوگا بس۔۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو وہ مطمین سے گاڑی میں بیٹھتے ہیں اور انہیں کے ساتھ روہان بھی۔۔۔۔۔

دخان جیسے کچھ پتا چلے ہمیں فورا بتانا۔۔۔انور گاڑی میں بیٹھے کہتے ہیں جس پر وہ سر ہلاتا ہے اور انور گاڑی اگے بڑھا دیتے ہیں۔۔۔۔۔

حالم کیوں نہیں آیا ابھی تک چل چل کے تانگے درد کر گئی ہیں۔۔۔۔احد جو کب سے اس کے ساتھ چلے جارہا تھا تھگ کر وہی سڑک کے کنارے بیٹھ جاتا ہے اور دخان بھی رک کر اسے دیکھتا اسی کے برابر میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔

لو آگیا وہ۔۔۔۔احد دور سے حالم کی گاڑی کو اتا دیکھ فورا کھڑا ہوتا ہے جبکہ دخان گاڑی کو دیکھتا ہے کھڑا نہیں ہوتا۔۔۔۔

کیا ہوا کچھ پتا چلا سوہا کا۔۔۔۔حالم گاڑی سے اتر کر تیز قدم چلتا ان کے سامنے اکر کھڑا فکرمندی سے پوچھتا ہے جس پر دخان جو سر جھکا کر بیٹھا تھا اس کے سوال پر سر اٹھا کر اسے دیکھتا ہنس دیتا ہے اسی کے ساتھ ہی حالم جو ابھی پرشان سا لگ رہا تھا دخان کے ہنسنے پر اس کے چہرے پر بھی مسکان آجاتی ہے جبکہ احد حیران سا کبھی دخان تو کبھی حالم کو دیکھتا سوچتا ہے کہ انہیں کیا ہوا۔۔۔۔

تم لوگ ہنس کیوں رہے ہو۔۔۔۔

کیونکہ سوہا کو کڈنیپ کرنے والا اور کوئی نہیں دخان ہی ہے۔۔۔۔حالم مسکراتا ہوا کہتا ہے جس پر دخان بھی مسکراتا ہوا کھڑا ہوکر اپنی پینٹ صاف کرتا ہے جس پر مٹی لگ گئی تھی جبکہ احد تو منہ کھولے دخان کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

سوہا کو کڈنیپ کیا مگر کیوں؟؟؟؟؟

کیونکہ وہ ناراض تھی مجھ سے اور خلا لینا چاہتی تھی مجھ سے اور میں اسے خلا نہیں دینا چاہتا تبھی جب کچھ سمجھ نہیں ایا تو اسے کڈنیپ کروالیا۔۔۔۔دخان کے بھی کام نرالے تھے۔۔۔۔

دخان تو کیا چیز ہے کون اپنی بیوی کو کڈنیپ کرکے اس سے معافی مانگتا ہے اور تو ہم سب کے ساتھ مل کر اسے ایسے ڈھونڈھ رہا تھا جیسے وہ سچ میں کڈنیپ ہوگئی ہو۔۔۔احد کو تو کبھی دخان کی سمجھ ہی نہیں آئی تھی پتا نہیں وہ کیا کیا کرتا تھا۔۔۔

پھر مانتے ہو نہ دخان کو میں وہ کرتا ہوں جو کرنا ہی ناممکن ہوتا ہے۔۔۔دخان تھوڑا اترا کے جیب میں ہاتھ ڈالے مسکراتا ہے۔۔۔۔

تو تو شیطانی دماغ رکھتا ہے مجھے لگتا ہے شیطان تجھ سے ٹیوشن لیتا ہوگا۔۔۔۔احد کہتا ہے تو دخان اسے گھوری سے نوازتا ہے مطلب اتنے اچھے لڑکے کو اس نے شیطان کہہ دیا عقل مند بھی تو کہہ سکتا تھا نہ۔۔۔۔۔

مگر یہ کسے کرا تم نے تمہارے ذہین میں یہ خیال کیسے آیا اور تم دونوں یہ اکیلے تو نہیں کرسکتے تھے اور کون تمہارے ساتھ ملا ہوا ہے۔۔۔۔۔احد کو سمجھ نہیں اتا تو پوچھ لیتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ میں تمہیں بعد میں بتاؤ گا ابھی دخان تم جاؤ سوہا کے پاس مجھے تو اس نے اچھا خاصا ذلیل کردیا ہے اور اسے بتا دینا کہ میں غلط نہیں ہوں یہ سب میں نے تمہارے کہنے پر کیا ہے۔۔۔۔۔۔حالم احد کو چپ کروا کر دخان کو کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

تم نے ایسا کیا کہا اسے کہ اس نے تمہیں ذلیل کردیا۔۔۔۔۔دخان آئبرو اٹھا کر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

وہ تم اسی سے پوچھ لینا اور ہاں میں نے تمہارا نہیں بتایا اسے وہ یہی سمجھ رہی ہے کہ میں نے اسے کڈنیپ کیا ہے۔۔۔۔۔۔حالم پوری ڈیٹیل دیتا ہے۔۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔دخان کچھ سوچ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

کیا سوچ رہے ہو۔۔۔۔۔حالم اسے سوچوں میں گم دیکھ کر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں بیوی کو کڈنیپ کیا ہے تو وہ غصہ تو نہیں کرے گی نہ۔۔۔۔۔

نہیں نہیں بلکل نہیں وہ تو آپ کی نظر اتارے گی آپ کی بلاے لیگی کہ میرے شوہر نے مجھے کڈنیپ کیا ہے بس اس لئے کیونکہ میں اسے معاف نہیں کر رہی تھی واہ۔۔۔۔۔۔حالم ایسے کہتا ہے کہ احد کی ہنسی چھوڑتی ہے اور دخان اس کا مطلب سمجھ کر برا سا منہ بناتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا لاؤ چابی دو میں چلتا ہوں پھر صبح ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔دخان حالم کے ہاتھ سے چابی لے کر نہیں چھین کر کہتا اگے بڑتا ہے۔۔۔۔۔

اوے چابی تو دے ہم کس پر جائے گے۔۔۔۔۔حالم اپنے خالی ہاتھ دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

رکشے میں آجانا۔۔۔۔دخان دور سے ہی آواز لگاتا ہے تو حالم برا سا منہ بنا کر احد کی طرف دیکھتا ہے جو اب بھی کسی سوچ میں کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیا ہوا۔۔۔۔۔

یار میں سوچ رہا ہوں دخان نے پولیس اسٹیشن میں رپورٹ کیوں کروائی اور وہ بھی اتنی دھمکی دینے کے بعد جب ۔۔۔۔۔احد کا سوچنا بھی ٹھیک تھا۔۔۔۔۔۔

اس افسر کی دخان سے اچھی جان پہچان ہے اور اس ناٹک میں وہ بھی شامل تھا۔۔۔۔۔حالم کہتا ہاتھ بڑھا کر ایک رکشہ روکتا ہے جبکہ احد اس کی بات پر حیران سا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

آجاؤ رکشے میں بیٹھ کے دیکھ لینا مجھے۔۔۔۔حالم اس کا ہاتھ پکڑ کے رکشے میں بیٹھاتا ہے جبکہ احد اسے غصے سے گھورتا ہے جس کا جواب وہ مسکرا کر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

دخان جو ابھی ہی بنگلے میں آیا ہوتا ہے یہ فیض کا بنگلا تھا وہ اب باہر چلا گیا تھا اور اس کا یہ بنگلا خالی تھا تبھی دخان نے اس سے یہ کچھ دنوں کے لئے لے لیا تھا دخان جیسی اندر داخل ہوتا ہے تو نظر اوپر کمرے میں جاتی ہے جہاں سوہا تھی-----

وہ آرام سے سیڑیاں چڑتا سوہا کے کمرے کے پاس جاکر کھڑا ہوتا ہے اور پھر دھاڑکتے دل کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھولے آرام سے اندر داخل ہوتا ہے تو نظر سامنے کھڑی سوہا پر جاتی ہے جو کھڑکی کی طرف منہ کرے سینے پر ہاتھ باندھے نہ جانے باہر کیا دیکھنے میں مصروف تھی------ سوہا کسی کی موجودگی کو محسوس کرکے خود کو مظبوط ثابت کرنے کے لئے ویسے ہی کھڑی رہتی ہے اور دخان چلتا ہوا اس کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے------

اگر دخان کو پتا چل گیا نہ کہ آپ ان کی بیوی پر کب سے گندی نظر رکھیں ہوے تھے تو یقین جانے وہ آپ کی آنکھیں نکل دیتے----- سوہا بغیر اس کی طرف منہ کرے سخت لہجے میں کہتی ہے جبکہ دخان جو کچھ بولنے والا تھا اس کی بات پر اسے حالم پر بہت غصہ اتا ہے کہ پتا نہیں اس نے سوہا سے کیا بات کی تھی مگر پھر سوچتا ہے اس نے جو کیا اس کے لئے تو کیا یو اس کا غصہ اتر جاتا ہے-----

غلط کہہ رہی ہو اگر دخان کو پتا چلتا نہ کہ اس کی بیوی کو کسی نے نظر بھر کر بھی دیکھا ہے تو یقین جانو وہ پہلے اسے جان سے مارتا پھر اس کے گوشت کا کیمہ بنا کر کتو کو کھلاتا اور پھر جس

آنکھ سے اس نے دخان کی بیوی کو دیکھا تھا نہ ان آنکھوں سے پھر وہ کنچے کھیلتا ایسے تھوڑی چھوڑ دیتا دخان۔۔۔۔۔دخان معصومیت سے کہتا ہے جبکہ سوہا اس کی آواز پر حیران سی ماتھے پر بل ڈالے مڑتی ہے تو دخان پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے لیکن چہرے پر دنیا بھر کی معصومیت سجی ہوتی ہے جبکہ وہ بلکل معصوم نہیں تھا۔۔۔۔۔

آپ نے مجھے کڈنیپ کیا ہے۔۔۔۔۔سوہا حیران اور غصے کے ملے جولے تاصورات چہرے پر سجاے کہتی ہے اور دخان ڈھٹوں کی طرح مسکراتا ہوا اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔۔

آپ نے مجھے کڈنیپ کیا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔سوہا حیران اور غصے کے ملے جولے تاصورات چہرے پر سجاے کہتی ہے اور دخان ڈھٹوں کی طرح مسکراتا ہوا اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔۔

میں پوچھ سکتی ہوں کیوں؟؟؟۔۔۔۔۔وہ سخت لہجے میں پوچھتی ہے جبکہ غصہ ایسا تھا کہ ابھی ساتھ پڑا گلدان اٹھا کر اسے ماردے۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔دخان شرارت سے کہتا سوہا کا سہی والا خون جلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں پھر بھی پوچھوں گی کہ آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اللہ اللہ بیگم صاحبہ اتنا غصہ ویسے تم کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی مجھے قتل کرنے کا۔۔۔۔دخان قاتیلانا مسکراہٹ کے ساتھ کہتا بیڈ پر دونوں ہاتھوں کو پیچھے کرے سہارا لئے بیٹھتا ٹانگ پہ ٹانگ رکھتا سوہا کا خون سہی سے جلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں پوچھتی ہوں مجھے کیوں لاے ہیں یہاں۔۔۔۔۔وہ غصے سے اس کے سامنے کھڑی سوال کرتی ہے جبکہ دخان اب بھی آنکھوں میں پیار بھرے اسے مسکراتا ہوا دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

تم پہلے سے اور زیادہ پیاری ہوگئی ہو ماشاءاللہ۔۔۔۔دخان بھی اپنی ہی دنیا میں پہنچا ہوا تھا جبکہ سوہا کو اس کی بات سے تپ ہی چڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے کیوں لاے ہیں یہاں جواب دیں۔۔۔۔

ویسے تمہاری یہ لٹ تھوڑی لمبی ہوگئی ہے نہ اسے کٹوالو۔۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو سوہا اپنے منہ پر آتی لٹ کو پیچھے کرتی ہے۔۔۔۔

آپ کو شرم نہیں آئی اپنی ہی بیوی کو کڈنیپ کرتے ہوے۔۔۔۔۔

تمہیں آئی تھی خلا کا سوچتے ہوے۔۔۔۔وہ ائبرو اٹھا کر سوال کرتا ہے۔۔۔۔۔

آپ نے جو حرکت کی ہے نہ وہ انتہائی گھٹیا حرکت ہے۔۔۔۔۔۔وہ شدید غصے سے کہتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں تم جو کرنے جارہی تھی وہ تو جیسے بہت نیک حرکت تھی نہ۔۔۔۔۔دخان بھی برابر جواب دیتا ہے اور سوہا کا غصہ مزید بڑتا ہے۔۔۔۔۔

آپ مجھے کیوں سکون میں نہیں رہنے دیتے کیوں ہر وقت میری خوشیوں کے قاتل بنے رہتے ہیں۔۔۔۔۔سوہا اتنی زور سے کہتی ہے کہ دخان حیران رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا میں تمہاری خوشیوں کا قاتل ہوں میں تو تمہاری زندگی میں خوشیاں لانا چاہتا ہوں جو تمہیں تکلیف دی ہے اس کا قرض چکانا چاہتا ہوں اور تم کہہ رہی ہو میں تمہاری خوشیوں کا قاتل ہوں۔۔۔۔دخان اس کے سامنے کھڑا ہوکر دکھ سے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

آپ بس میری زندگی میں اذیت بن کر آے ہیں خوشیاں کی تو بات آپ رہنے دیں تو اچھا ہی ہوگا۔۔۔۔۔

سوہا کیوں اتنی پتھر دل ہوگئی ہو میں تم سے معافی مانگ رہا ہوں کتنی بار میں تمہارے اگے جھک رہا ہوں مگر تم ہو کہ تمہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔۔۔دخان کو بہت دکھ ہوتا ہے سوہا کو یو دیکھ کر۔۔۔۔۔

ہاں ہوگئی ہوں پتھر دل نہیں اتا مجھے آپ پر ترس اور نہ ہی مجھے کوئی فرق پڑتا ہے کہ آپ رویے معافی مانگے یا مجھے کڈنیپ کرے۔۔۔۔سوہا غصے سے چیختی ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا پلیز مجھے معاف کردو میں۔۔۔۔۔

بس کردیں بس۔۔۔آپ کے یہ ہاتھ جوڑنے یہ مظلوم سی شکل بنانے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے نہیں رہنا یہاں میں جارہی ہوں۔۔۔۔سوہا دخان کی بات کو غصے سے کاٹ کر کہتی باہر کی طرف قدم بڑھاتی ہے دخان کی کرک آواز پر رک جاتی ہے۔۔۔۔

وہی رک جاؤ سوہا ورنہ۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو سوہا مڑکر اسے دیکھتی چلتی ہوئی اس کے پاس آتی ہے۔۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔ورنہ کیا کرے گے آپ مارے گے مجھے یہ پھر بارش میں کھڑا کرے گے پوری رات یہ پھر کمرے میں بند کردیں گے جہاں چپکلیاں اور چوہے ہوتے ہونگے بولے ورنہ کیا کرے گے آپ۔۔۔۔سوہا اس کی آنکھوں میں دیکھیں غصے سے کہتی ہے جبکہ دخان ماتھے پر بل لئے خاموشی سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

اس کے علاوہ آپ کر بھی کیا سکتے ہیں آپ تو بس۔۔۔۔۔

چپ۔۔۔ایکدم چپ۔۔۔اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی دخان کا صبر جواب دے جاتا ہے اور غصہ کچھ ہی پل میں اس پر حاوی ہوتا ہے جبکہ سوہا اسے غصے میں دیکھ دو قدم پیچھے ہوتی ہے۔۔۔۔۔

میں کب سے کہہ رہا ہوں سوہا معاف کردو سوہا معاف کردو مگر تمہیں تو اپنی انا پیاری ہے میں نے اگر غلط کیا ہے تو معافی بھی تو مانگ رہا ہوں نہ-----دخان غصے سے دہاڑتا ہے جس پر سوہا کی آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں-----

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ مجھے چھوڑ دیں میں تھک گئی ہوں مجھے اپنی مرضی سے جینے دیں-----اس کے رونے پر دخان کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھتا ہے-----

سوہا تم رو کیوں رہی ہوں مجھے تمہاری بات پر غصہ آگیا تھا اچھا سوری میرا ارادہ تمہیں رولانے کا نہیں تھا اور پلیز چھوڑنے کی بات مت کرو تم چھوڑنے کی بات کرتی ہو تو مجھے غصہ آجاتا ہے-----دخان اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ کے پیالے میں لئے پیار سے کہتا ہے جبکہ سوہا خاموشی سے نیچے نظریں کرلیتی ہے-----

سوہا مجھے چھوڑو گی تو نہیں نہ-----دخان اسے کچھ نہ بولتا دیکھ پوچھتا ہے جس پر سوہا اسے دیکھتی اپنے چہرے سے اس کا ہاتھ ہٹاتی ہے------

مجھے نفرت ہے آپ سے شدید----وہ سپاٹ لہجے میں کہتی ہے تو دخان کا سارا حوصلہ جیسے ٹوٹ سا جاتا ہے-----

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ میں اپنے گھر جارہی ہوں۔۔۔۔وہ کہتی اپنے آنسو کو بے رحمی سے صاف کرتی باہر کی طرف جاتی ہی ہے کہ دخان غصے سے اس کا ہاتھ پکڑ کے بیڈ پر پھنکتا ہے۔۔۔۔

تم یہاں سے بس ایک صورت میں نکل سکتی ہو میری بیوہ ہوکر اس سے پہلے تمہارے نام کو خدا کے علاوہ مجھ سے کوئی جدا نہیں کرسکتا اگر تم اپنی ضد کی پکی ہو تو میں بھی کچھ کم نہیں ہوں تم مجھے معاف نہیں کرسکتی تو میں بھی اپنا نام تمہارے نام سے جدا نہیں کرسکتا

سمجھی۔۔۔۔۔دخان انگلی دیکھاتا سخت لہجے میں کہتا روکتا نہیں باہر چلا جاتا ہے اور سوہا غصے سے اپنا دوپٹہ اتار کر نیچے پھنکتی ہے۔۔۔۔۔

میں نہیں رہو گی تمہارے ساتھ دخان سن لو مر جاؤ گی میں مگر تمہارے ساتھ کبھی نہیں رہو گی۔۔۔۔وہ چیخ کر کہتی ہے تاکہ دخان کو بھی اس کی آواز جائے جبکہ دخان باہر کھڑا اسے سنتا وہیں دروازے کے سائیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

روہان کیا ہوا آپ کو اور۔۔۔اور سوہا کہاں ہے۔۔۔۔کشف جیسے ہی دروازہ کھولتی ہے تو روہان کی حالت کو دیکھیں پرشانی سے پوچھتی ہے۔۔۔

سوہا کا کڈنیپ ہوگیا۔۔۔روہان اندر اتے ہوے عام سے لہجے میں کہتا ہے جس پر اندر بیٹھے غفار اور آسیہ فکرمندی سے کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔

کس نے کیا ہے اس کا کڈنیپ اور تم واپس کیوں آگئے پولیس میں رپورٹ تو کرتے۔۔۔غفار بیچارے ٹینشن میں آجاتے ہیں۔۔۔۔

ابو فکر کی بات نہیں ہے کڈنیپ کرنے والا اور کوئی نہیں اس کا اپنا شوہر ہی ہے۔۔۔۔روہان بیٹھتے ہوے کہتا ہے تو کشف کے ساتھ سب ہی حیران سے اسے دیکھتے ہیں جبکہ سیف روہان کے سامنے بیٹھتا ہے۔۔۔۔

مطلب دخان بھائی نے آپی کا کڈنیپ کروایا ہے؟؟؟

ہاں اس نے کروایا ہے مجھے کچھ گھنٹے پہلے ہی پتا چلا جب۔۔۔۔

پتا نہیں کون تھے وہ مجھے تو فکر لگی ہوئی ہے وہ سوہا کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔۔۔روہان حالم اور دخان کے ساتھ چلتا ہوا فکرمندی سے کہتا ہے جس پر دخان رک کر پہلے اسے اور پھر حالم کو دیکھ کر اشارہ کرتا اندر جاتا ہے جس پر حالم اثبات میں سر ہلاتا روہان کا ہاتھ پکڑ کے سائیڈ پر لے کر جاتا ہے۔۔۔۔

کیا ہوا مجھے ادھر کیوں لاے ہو۔۔۔روہان کو سمجھ نہیں آتی وہ اندر جانے کے بجاے اسے کونے میں کیوں لے آیا۔۔۔۔

دیکھو فکر مت کرو سوہا ٹھیک ہے اسے کچھ نہیں ہوا اسے دخان نے ہی کڈنیپ کیا ہے۔۔۔ حالم اسے رازداری کے انداز میں بتا ہے کہ روہان اس کی بات سن کر ہی فورا کہتا ہے۔۔۔۔ کیا۔۔۔ دخان نے مگر کیوں۔۔۔

بھائی آہستہ کہہ لو یہ پولیس اسٹیشن ہے۔۔۔ حالم اگے پیچھے دیکھتے ہوے کہتا ہے روہان بھی اثبات میں سر ہلاتا ہے اور پھر حالم اسے سب بتا دیتا ہے کہ دخان نے کیوں کڈنیپ کیا ہے سوہا کو۔۔۔۔۔۔

اسی لئے اس نے کڈنیپ کیا ہے اسے۔۔۔۔ روہان پانی کا گلاس منہ سے لگانے سے پہلے انھیں ساری بات بتاتا ہے تو سارے جیسے سکون میں آجاتے ہیں۔۔۔

مجھے تو بہت خوشی ہوئی کہ دخان نے سوہا کو کڈنیپ کرلیا اس کے ساتھ ایسی ہونا چاہیے جب مانے گی نہیں تو یہی ٹھیک ہے۔۔۔ آسیہ کو جیسے بہت خوشی ہوتی ہے تو کشف بھی مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں پہلے مجھے اس پر غصہ آیا تھا پھر سوچا کیا پتا سوہا ایسے ہی مان جائے۔۔۔۔ روہان مسکرا کر کہتا ہے۔۔۔۔

اللہ کرے اب راضی کرلے دخان اسے۔۔۔۔ غفار کہتے ہیں تو سب ایک زبان ہوکر امین کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

مجھے خود صبح گاڑی میں بتایا تھا دخان نے جب ہم کوٹ کے لئے نکل رہے تھے۔۔۔۔حالم احد کو بتاتا ہے جو سننے کے لئے کچھ زیادہ ہی بے چین تھا۔۔۔۔

دخان جب ہمارے ساتھ کوئی رہنا نہیں چاہے نہ تو اسے چھوڑنے میں ہی ہماری بھلائی ہے۔۔۔۔احد دخان کا منہ دیکھیں کہتا ہے جو اداس سا بیٹھا ڈرائیو کر رہا تھا اور دخان اس کی بات سن کر مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔

کس نے کہا میں اسے چھوڑ رہا ہوں۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔حالم کو اس کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگتے۔۔۔۔

وہ کہاوت تو سنی ہوگی تم نے کہ جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی ٹیڑی کرنی پڑتی ہے اور اگر جب بھی نہ نکلے تو پھر دبے کو توڑ ہی دو میں نے بھی یہی کرا ہے بس تم نے میرا ساتھ دینا ہے۔۔۔۔دخان مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

تو کیا کرنے والا ہے اب۔۔۔۔حالم پوچھتا ہے تو وہ مسکراتے ہوے سب بتاتا ہے۔۔۔۔۔

تو پھر تو مجھے پہلے ہی بتا دیتا جب ہم کورٹ میں تھے۔۔۔۔احد اس کی بات سن کر کہتا ہے۔۔۔۔

جب انور انکل بھی سامنے تھے نہ تبھی میں نے بتایا نہیں۔۔۔۔

کیا ٹائم ہورہا ہے یار کتنے دیر تک سوتے رہے ہیں ہم۔۔۔۔احد اور حالم ابھی بیٹھے ہی تھے کہ انھیں اوپر سے کسی کی انگڑای لیتی ہوئی آواز آتی ہے حالم تو ایک نظر اوپر دیکھ کر نیچے منہ کر لیتا ہے جبکہ احد حیران سا اوپر کی طرف دیکھتا ہے جہاں سے عدنان اور ساد انگڑایاں لیتے ہوے نیچے آرہے ہوتے ہیں۔۔۔۔

یہ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔وہ جتنا حیران ہوسکتا تھا ہورہا تھا۔۔۔۔

یہ ہی تھے جنھوں نے سوہا کو کڈنیپ کیا تھا۔۔۔۔حالم کہتا ہے تو عدنان اور ساد اپنی دانتوں کی نمائش کرواتے ہوے اکر ان کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہیں۔۔۔۔

حالم مجھے گھر چھوڑدو صبح میں نے یونی بھی جانا ہے۔۔۔۔احد کچھ کہنے ہی والا تھا کہ زمیش اوپر سے آتی حالم کے سامنے کھڑی ہوتی ہے جبکہ احد کا سر گھوم جاتا ہے اسے سمجھ نہیں اتا یہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔

کوئی اور بھی ہے تو آجاؤ۔۔۔وہ اوپر کی طرف دیکھیں پوچھتا ہے۔۔۔۔

کوئی نہیں ہے بس ہم ہی تھے۔۔۔عدنان موبائل یوز کرتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔

یہ زمیش۔۔۔

میں نے ہی سوہا کو سہارا دے کر گاڑی میں بیٹھایا تھا۔۔۔۔زمیش کہتی ہے تو احد نفی میں سر ہلاکر اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

چلو بس اب اپنے اپنے کمرے میں جاؤ زمیش میں تمہیں صبح چھوڑ دونگا گھر ابھی انور انکل ادھر ہی ہیں۔۔۔۔حالم کو جیسے ہی یاد اتا ہے وہ فورا کہتا ہے تو سارے جلدی سے اٹھ کر اوپر کی طرف جاتے ہی ہیں کہ ایک کرک دار آواز پر جہاں ہوتے ہیں وہی رک جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

حالم ترچی نظروں سے احد کو دیکھتا ہے جو تھوگ نگل کر اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

دخان گیا۔۔۔۔وہ اپنی گردن کی طرف ہاتھ کا چاکو بنا کر کہتا مرتا ہے تو انور آنکھوں میں غصہ لئے انھیں ہی دیکھ رہے ہوتے ہیں ان کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ انہوں سے سب سن لیا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان کی آنکھ اپنے چہرے پر آتی روشنی سے کھلتی ہے جو کمرے کی کھڑکی میں سے پردوں کو چیرتی اندر آرہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں کھولے اٹھ کر ٹائم دیکھتا ہے تو صبح کے 9 بج رہے ہوتے ہیں اسے سب سے پہلے خیال سوہا کا اتا ہے اور وہ اٹھ کر پہلے فریش ہونے واش روم جاتا ہے اور جب اتا ہے تو شیشے کے سامنے کھڑا اپنا جائزہ لیتا جلدی سے باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا کے کمرے کا دروازہ آرام سے کھولے وہ اندر جھانکتا ہے جہاں سوہا آرام سے خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی اسے ایسے سوتا دیکھ اس کے چہرے پر نرم سی مسکان آجاتی ہے اسے

دیکھتے ہی وہ آرام سے دروازہ بند کرے کچن میں اتا ہے تاکہ اپنی بیگم صاحبہ کے لئے اچھا سا ناشتہ بنا سکے------

سوہا جیسے کروٹ بدلتی ہے تو اس کی آنکھ فورا کھول جاتی ہے جبکہ ابھی تک ویسے ہی لیٹی ہوتی ہے اور سوچتی ہے کہ یہاں سے کیسے نکلا جائے رات دیر سے سونے کی وجہ سے سر بھاری بھاری سا ہورہا تھا اور بھوک بھی بہت لگ رہی تھی رات میں کچھ کھایا جو نہیں تھا وہ یہی سوچتے ہوے اٹھ کر بیٹھتی ہے اور اپنے بالوں کو جوڑے میں قید کر ہی رہی ہوتی ہے کہ دروازہ کھولے دخان اندر اتا ہے جبکہ اس کے ہاتھ میں ناشتے کی ٹرے دیکھ کر وہ ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھتی ہے------

گڈ مارننگ بیگم صاحبہ کیسی ہے آپ اور نیند کیسی آئی رات میں----وہ ٹرے لئے فریش سا اس کے سامنے ٹیبل کرے اس پر ٹرے رکھتا ہے جبکہ سوہا کی بھوک اپنے سامنے انڈا پراٹھا دیکھ کر اور بڑ جاتی ہے-----

بس کچھ دن ہم ادھر رہے گے پھر وہی اپنے گھر چلے گے ٹھیک ہے اور ویسے مجھے زیادہ اچھا تو بنانا نہیں اتا مگر تمہارے لئے بہت اچھا بنایا ہے----دخان اس کے برابر میں بیٹھ کر کہتا تو سوہا ایک نظر اسے دیکھتی ہے جو اب پراٹھا اور انڈا ٹرے سے اٹھا کر اس کے سامنے رکھ رہا تھا-----

کھاؤ ورنہ ٹھنڈا ہوجاے گا۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو وہ ناشتے کو دیکھ کر ایک نیوالا توڑے جیسے منہ میں رکھتی ہے تو دخان کو دیکھ کر نوالہ فورا منہ سے نکالتی ہے جبکہ دخان پرشان سا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

کیا ہوا اچھا نہیں بنا کیا۔۔۔

اتنا نمک اس میں کیا پوری برنی ڈال دی تھی نمک کی۔۔۔وہ عجیب سا منہ بنا کر کہتی اپنے منہ کا ذائقہ درست کرنے کے لئے چائے کا کپ اٹھا کر لبوں سے لگاتی ہے اور چائے کا وہ گھونٹ بھی وہ مشکل سے اپنے اندر اتارتی ہے جو کسی اذیت سے کم نہ تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا چائے میں چینی زیادہ ہے۔۔۔۔دخان اس کا منہ دیکھیں کہتا ہے۔۔۔۔

چائے میں کیا ڈالا ہے اس میں عجیب سے بدبو آرہی ہے۔۔۔۔۔وہ ناک چڑھا کر کپ کی طرف اشارہ کرتی ہے تو دخان کچھ سوچتا ہے اور پھر یاد انے پر خود پر ہنس دیتا ہے۔۔۔۔

دیکھو یار میں بھول ہی گیا تھا میں نے اس میں انڈا پھٹا تھا اور کپ دھویا ہی نہیں اور چائے ڈال دی۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو سوہا کی آنکھیں حیرت سے پھل جاتی ہے مطلب اسے اتنا نہیں ہوا کہ کپ ہی دھو لے یا پھر دوسرا کپ ہی لے لیتا۔۔۔۔۔

جب نہیں اتا بنانا تو کیوں گئے تھے کچن میں۔۔۔

تمہیں خوش کرنا چاہتا تھا مگر یہاں تو اولٹا ہی ہوگیا۔۔۔۔وہ افسوس سے چائے کو دیکھ کر کہتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے آپ کبھی خوش نہیں کرسکتے آپ کچھ بھی کرلیں میں کبھی آپ سے راضی نہیں ہونگی تو بہتر ہوگا مجھ پر آپ وقت برباد مت کرے۔۔۔۔سوہا اسے دیکھ کر کہتی ہے جو اب برتن اٹھا رہا ہوتا ہے مگر اس کی بات پر برتن چھوڑے اس کے قدموں کے پاس بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا میں مانتا ہوں میں غلط تھا ہر کسی سے غلطیاں ہوتی ہیں مجھ سے بھی ہوگئی ہے غلطی بلکہ گناہ لیکن ایک موقع تو سب کو ملتا ہے نہ مجھے بھی ایک موقع دے دو مجھے معاف کردو

سوہا۔۔۔۔وہ آنکھوں میں امید لئے کہتا ہے جس پر سوہا آرام سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑواتی ہے۔۔۔۔

دخان میں نے آپ کو بہت موقعیں دیے ہیں بہت۔۔۔۔اتنے کہ مجھے بھی یاد نہیں مگر اب میرے پاس نہ تو آپ کے لئے کوئی معافی ہے اور نہ ہی کوئی موقع آپ مجھے چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔۔۔۔وہ آرام سے کہتی آخر میں بیزاری سے کہتی ہے جس پر دخان کو اس کی چھوڑنے والی بات پر غصہ آجاتا ہے۔۔۔۔

مجھے معاف نہیں کرو گی نہ مت کرو مگر تم اب اس گھر سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالو گی ادھر ہی رہو گی تم صرف دخان کی ہو میں کبھی بھی اپنا نام تم سے جدا نہیں کرو گا کبھی بھی نہیں اگر ہوسکے تو یہ بات اپنے دماغ میں ڈال لو کہ دخان کے علاوہ تم پر کسی کا حق نہیں ہے-----دخان غصے سے جھک کر کہتا ہے جس پر سوہا تھوڑی پیچھے ہوتی ہے-----

میں ابھی کمپنی جارہا ہوں الہی بخش اور اس کی بہن یہی ہیں تمہارے پاس کچھ چاہیئے ہوتو انھیں کہہ دینا ہماری ملاقات اب رات میں ہوگی-----دخان آرام سے کہتا باہر کی طرف جاتا ہے اور سوہا غصے سے اپنے سامنے رکھیں برتن کو اٹھا کر نیچے پھینکتی ہے------

مجھے کچھ کرنا ہوگا مجھے پتا ہے یہ بھی تمہاری کوئی چال ہوگی مجھے ازیت دینے کے لئے مگر اب میں اور تمہارا کھلونا نہیں بنو گی میں چلی جاؤ گی ہاں میں یہاں سے چلی جاؤ گی-----وہ خود سے کہتی کوئی فیصلہ لیتی ہے-----

○ ○

تمہارے صاحب نہیں آے ابھی تک-----سوہا نیچے اکر کچن میں کام کرتی الہی بخش کی بہن سے پوچھتی ہے------

نہیں باجی جی بھائی بتا رہے تھے ان کا فون آیا تھا وہ دیر سے آئے گے اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ آپ سے کھانے کا بھی پوچھ لو۔۔۔وہ ساری بات بتاتی ہے تو سوہا کچھ سوچنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

باجی جی آپ کے لئے کچھ کھانے کے لئے لاؤ۔۔۔وہ لڑکی سوہا کو چپ دیکھ کر پوچھتی ہے۔۔۔۔۔ نہیں ابھی بھوک نہیں ہے اور مجھے تنگ مت کرنا میں آرام کر رہی ہوں کمرے میں۔۔۔۔سوہا کہتی ہے تو وہ لڑکی اثبات میں سر ہلاتی اپنے کام میں لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا کمرے میں جانے کے بجاے لان میں آتی ہے جہاں الہی بخش پودوں کو پانی دے رہا ہوتا ہے اسے دیکھ وہ اس کے پاس آتی ہے۔۔۔۔۔

رات ہورہی ہے اور آپ اس وقت پانی دے رہے ہیں۔۔۔۔اسے حیرت ہوتی ہے کہ رات کے وقت کون پودوں کو پانی دیتا ہے۔۔۔۔۔

وہ بیگم صاحبہ آج دن میں نہیں دیا تھا نہ تبھی ابھی دے رہا ہوں۔۔۔۔وہ پانی دیتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا آپ یہ رہنے دیں میرا کمرہ بہت گندا ہورہا ہے اسے صاف کردیں جاکر۔۔۔۔سوہا کہتی ہے تو وہ نل بند کرے اثبات میں سر ہلاتا اندر کی طرف جاتا ہے اور سوہا اسے سیڑیاں چڑتی دیکھ مین دروازے کی طرف آتی ہے۔۔۔۔

بس اب باہر کوئی نہ بیٹھا ہو۔۔۔۔سوہا دروازہ کھولتے ہوے کہتی ایک نظر اندر ڈال کر باہر قدم رکھتی ہے جہاں واقع کوئی نہیں ہوتا جسے دیکھ وہ سکھ کا سانس لیتی ہے۔۔۔۔

یہ کیا لاہور ہے یہ کوئی اور جگہ۔۔۔۔سوہا اگے چلتے ہوے سوچتی ہے جہاں بس کچھ ہی بنگلے بنے تھے مطلب یہاں ابھی آبادی ہورہی تھی وہ چادر کو سر پر درست کرے ایک نظر پیچھے بھی دیکھتی ہے جہاں وہ فیض کے گھر سے بہت دور آگئی تھی جبکہ اب وہ جہاں جارہی تھی وہ بلکل سنساں سڑک تھی جبکہ رات کا اندھیرا بھی بڑ رہا تھا۔۔۔۔

یہ اللہ کوئی مدد کے لئے بھیج دو۔۔۔وہ جلدی جلدی قدم اٹھاتی اگے بڑھی رہی ہوتی ہے رات کہ اسے اپنے پیچھے سے ایک گاڑی آتی محسوس ہوتی ہے جس پر مڑتی ہے تو روشنی آنکھوں کے اگے آتی ہے اور وہ کچھ سوچ کر جلدی سے اپنا ہاتھ اگے کرے اس گاڑی کو روکتی ہے جبکہ گاڑی میں بیٹھا شخص اسے دیکھ کر گاڑی اس کے سامنے روکتا ہے۔۔۔۔

میری مدد کردیں مجھے میرے گھر جانا ہے پلیز آپ مجھے میرے گھر چھوڑ دیں پلیز۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو اندر بیٹھے بزرگ جن کی سفید دارھی ہوتی ہے سوہا کو کچھ دیر دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتے پیچھے کا دروازہ کھولتے ہیں جس دیکھ سوہا فورا بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

بہت شکریہ آپ کا میں آپ کو بتاتی ہوں کہ کہاں جانا ہے ۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو بزرگ اسے بیک مڑر سے دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتے ہیں۔۔۔۔

بہت شکریہ آپ کا میں آپ کو بتاتی ہوں کہ کہاں جانا ہے ----وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوے کہتی ہے تو بزرگ اسے بیک مڑر سے دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتے ہیں-----

وہاں مین روڈ پر ہی آپ مجھے اتار دیے گا----سوہا سارا راستہ بتا کر کہتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگتی ہے جہاں گاڑیاں اپنی راستے روا دوا تھیں وہیں اسے فکر بھی تھی کہ اگر دخان کو پتا چلا کہ میں گھر سے آگئی ہوں تو کیا ہوگا اس کا کیا ردے عمل ہوگا مجھے گھر پر نہ دیکھ کر وہ یہی سوچتی ہوئی باہر دیکھتی ہے جہاں اس کے گھر کی طرف جاتی سڑک اس کے سامنے سے گزر رہی تھی اور گاڑی اگے نکل گئی تھی-----

انکل اس طرف جانا ہے آپ کہاں لے کر جارہے ہیں-----وہ گھبراتے ہوے ایک نظر انھیں اور پھر باہر پیچھے اپنے گھر کی سڑک کو دیکھ کر کہتی ہے مگر انکل تو سن ہی نہیں رہے تھے وہ تو آرام سے ڈرائیو کرنے میں مصروف تھے----

انکل گاڑی روکیں-----وہ انھیں دیکھ کر کہتی ہے مگر اب بھی بس وہ خاموش سے ڈرائیو کر رہے ہوتے ہیں جبکہ سوہا کو خود پر بہت غصہ اتا ہے کہ کیوں وہ گھر سے باہر نکلی-----

کھولے دروازہ----

شش۔۔۔۔انکل ہونٹوں پہ انگلی رکھیں اسے کہتے ہیں جس پر وہ گھبراتے ہوے دروازہ کھولنے کی کوشش کرتی ہے جو لاک ہوتا ہے جس پر سوہا کو اپنی بے بسی پر بہت رونا اتا ہے تبھی گاڑی ایک سنسان سڑک پر روکتی ہے جس پر سوہا ڈر کر انھیں دیکھتی ہے جو اب اتر کر اس کی طرف آرہے تھے جنھیں دیکھ کر وہ خوف سے پیچھے ہوتی ہے۔۔۔۔

پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔۔وہ انھیں دروازہ کھولتے دیکھ کہتی اپنے منہ پر ہاتھ رکھیں رونے لگ جاتی ہے جبکہ وہ اسے دیکھ کر تھوڑا اندر کو جھکتے ہیں۔۔۔۔

دخان ۔۔۔۔۔۔اسے اس وقت دخان شدت سے یاد اتا جس کا اظہار وہ روتے ہوے کر بھی دیتی ہے اور پھر۔۔۔۔

جی دخان کی جان۔۔۔۔دخان کی آواز سن کر وہ اپنے منہ سے ہاتھ ہٹاتی ہے تو دخان سامنے کھڑا اپنی نکلی دارھی ہٹا کر اسے مسکراتا ہوا دیکھ رہا ہوتا ہے اسے اب تھوڑی تسلی تو ہوتی ہے مگر دخان پر غصہ بھی بہت اتا ہے جس نے اس کی جان ہی نکال دی تھی۔۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نہ کہ تمہیں مجھ سے کوئی جدا نہیں کرسکتا پھر کیوں گھر سے باہر قدم نکالا۔۔۔۔دخان نرمی سے کہتا ڈرائیونگ سیٹ پر اکر بیٹھتا ہے جبکہ سوہا اب غصے سے باہر دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

بیگم صاحبہ کون سے ریسٹرونٹ جانا ہے مجھے پتا تھا تم گھر میں بور ہوگئی ہوگی مگر مجھے صبح ہی بتا دیتی یو اکیلے نکلنے کی کیا ضرورت تھی ------دخان اپنا گال کھوجاتے ہوے

back mirror

سے اسے دیکھ کر کہتا ہے جو غصے سے باہر دیکھ رہی ہوتی ہے-----

ویسے میں سمجھ تھا تم مجھے یو اچانک دیکھ کر فورا میرے گلے لگ جاؤ گی مگر افسوس رے میری قسمت کہاں میرے نصیب میں محبّت اور پیار ہے-----دخان ایک گہری سانس لے کر کہتا ہے جس پر ایک نظر اسے دیکھتی ہے جبکہ اب وہ کچھ کہتی ہی نہیں-----

تقریبا 15 منٹ کی ڈرائیو کے بعد دخان گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے پاس روکتا ہے اور سوہا اس ریسٹورنٹ کو دیکھ ہی پہچان جاتی ہے کیونکہ یہ وہی ریسٹورنٹ تھا جہاں وہ دخان کے ساتھ پہلے بھی آچکی ہے------

چلو آجاؤ----دخان گاڑی سے اتر کر اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولے کہتا ہاتھ اگے کرتا ہے جسے سوہا بس ایک نظر دیکھتی ہے----

مجھے نہیں کھانا بھوک نہیں ہے-----وہ سخت لہجے میں کہتی ہے تو دخان اس کا ہاتھ پکڑے آرام سے اسے باہر نکالتا ہے جبکہ سوہا غصے سے اسے دیکھتی مجبورا اس کے ساتھ قدم ملاتی ہے------

یہاں یاد ہے ہم پہلے بھی آچکے ہیں جب-----
جی یہی سے میری بری قسمت کا وقت شروع ہوا تھا-----وہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی اس کی بات کاٹ کر کہتی ہے جبکہ دخان ایک نظر اسے دیکھ بغیر کچھ کہیں ریسٹورنٹ کا دروازہ کھولتا ہے-----

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سوہا اور دخان رات گیارہ بجے گھر آے تھے جبکہ دخان نے اسے ابھی تک نہیں بتایا تھا کہ اسے کیسے پتا چلا کہ وہ گھر سے باہر نکلی ہے اور نہ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کیونکہ سوہا پھر بھی اس پر غصہ ہی ہوتی تبھی اب دخان چپ ہی رہتا تھا------
ابھی بھی دخان کمرے میں بیٹھا سگریٹ پھونک رہا تھا جبکہ سوچ بھی رہا تھا کہ کیا سوہا ہمیشہ ایسے ہی رہے گی وہ کبھی راضی نہیں ہوگی کیا ان دونوں کی زندگی ایسے ہی گزر جائے گی وہ ابھی اور سوچتا کہ باہر بادل گرجنے کی آواز پر وہ خیالوں سے باہر اتا ہے اور بادل کے گرجنے پر اسے سب سے پہلا خیال سوہا کا اتا جس پر وہ سگریٹ کو پھینک کر فورا اس کے کمرے کی طرف جاتا ہے-----
وہ سوہا کے کمرے کے باہر کھڑا کچھ سوچ کر دروازہ کھولتا ہے تو نظر بیڈ پر اپنے اوپر اچھے سے کمفرٹر اوڑے دب کر لیٹی ہوئی سوہا پر جاتی ہے مطلب اسے ڈر لگ رہا تھا لیکن اب اسے کسی

کے سہارے کی ضرورت نہیں تھی دخان یہی سوچتے نرمی سے مسکراتا ہوا بغیر اسے دیسٹرب کئے دروازہ بند کرے اپنے کمرے کی طرف جا ہی رہا ہوتا ہے کہ اس کی نظر نیچے لان پر پڑتی ہے جہاں اب بارش آہستہ آہستہ تیز ہورہی تھی-----

م----مجھے سر----سردی ل----لگ رہی ہے پلیز----مجھے جانے دیں-----

چپ کر کے وہی کھڑی رہو------ورنہ میرا تو پتا ہے نہ تمہیں-----

اسے بارش کو دیکھ وہی رات یاد آتی ہے جب سوہا اس کی کتنی منت کر رہی تھی اور وہ---وہ کیا کر رہا تھا اسے سکون مل رہا تھا سوہا کو تکلیف میں دیکھ کر------

دخان اپنی ہی باتیں یاد کرتا دکھ اور شرمندگی سے آنکھیں بند کرتا ہے اور پھر کچھ سوچ کر آنکھیں کھولے لان کی طرف قدم اٹھاتا ہے------

کچھ دیر میں بارش کی آواز سوہا کے کانوں میں پڑتی ہے تو وہ کمفرٹر سے منہ نکال کر کھڑکی کی طرف دیکھتی ہے جہاں بارش کی بوندیں اب کمرے کے اندر بھی آرہی تھی وہ اسے دیکھ اٹھ کر کھڑکی بند کرنے کی غرض سے اس طرف جاتی ہے مگر جیسے ہی کھڑکی بند کرنے لگتی ہے تو نظر لان میں کھڑے دخان پر جاتی ہے جو پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے آنکھیں موندے اوپر منہ کرے کھڑا بارش میں آرام سے بھیگ رہا تھا اور سوہا کھڑکی بند کرنے کے بجاے پردوں کو سائیڈ پر کرے وہی کھڑی ہوجاتی ہے-----

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتی----

مجھے آپ سے نفرت ہے شدید-----

دخان آپ مجھے چھوڑ کیوں نہیں دیتے-----

آپ بس میری خوشیوں کے قاتل ہیں----

دخان کے دماغ میں نجانے سوہا کی کون کون سی باتیں گھوم رہی تھیں جس پر وہ اپنا ضبط کھو دیتا ہے اور پھر وہ ہوتا ہے جو سوہا کے ساتھ شاید اسے بھی نہیں تھی وہ سوہا کی بتاتیں سوچتے ہوے روتا ہوا نیچے دھم سے بیٹھتا ہے آج اسے پتا چلا تھا کہ اذیت کیا ہے جب خود کو محسوس ہوا جب خود کو تکلیف ہوئی وہ آج اپنی تکلیف پر نہیں بلکہ سوہا کی تکلیف پر رو رہا تھا جو کبھی اس نے سوہا کو بارش میں کھڑا کرے دی تھی وہ آج اتنا روتا ہے جیتا کبھی اس نے سوہا کو بھی رلایا تھا------

سوہا جو اوپر کھڑی اسے ہی دیکھ تھی اس کو ایسے بیٹھتا دیکھ اپنے دل پر ہاتھ رکھے تھوڑی اگے ہوکر اسے دیکھتی ہے جسے دیکھ کر ہی لگ رہا تھا کہ وہ رو رہا ہے بہت------ نجانے کیوں سوہا کو دکھ ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے اس کا دل کرتا ہے کہ ابھی جائے اور اسے اٹھا کر کہیں دخان میں نے تمہیں معاف کیا تم رو مت----مگر نہیں وہ نہیں جاتی وہ وہی کھڑی اسے روتا ہوا ٹوٹتا ہوا دیکھتی رہتی ہے اب بھی دماغ نے دل کی نہیں چلنے دی وہ اسے تھوڑی دیر دیکھ کر کھڑکی

بند کرے اپنے بیڈ پر اکر بیٹھتی کچھ سوچ کر لیٹ جاتی ہے مگر نیند بھی دل کا ساتھ دے رہی تھی جبکہ دماغ اسے اٹھنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

نجانے کتنی دیر دخان روتا رہتا ہے اگر کوئی اسے ایسے دیکھ لیتا تو کسی نے بھی یقین نہیں کرنا تھا کہ وہی دخان ہے جو ہمیشہ ہنستا تھا ان پر جو روتے ہیں رولاتا تھا سوہا کو اور آج وہ خود رو رہا ہے کافی دیر رونے کے بعد وہ اپنے آنسو صاف کرے اوپر دیکھتا ہے جس سے بارش کا پانی اس کے آنسو کے نشان کو رازداری کی طرح مٹا دیتا ہے۔۔۔۔

بارش بھی تو ایک رازدار ہے دوست کی طرح ہے یہ بھی آنسوؤں کو کسی سچے دوست کی طرح صاف کردیتی ہے آنسوؤں کے نشان کو چھپا لیتی ہے جیسے بندا کبھی رویا ہی نہیں ہو دخان کی بھی بارش آج رات رازدار تھی اس کی دوست تھی جو اس کے ساتھ روتے ہوے اس کے آنسو بھی صاف کر رہی تھی اس کے چپ ہونے پر آسمان روتا ہے۔۔۔۔

مگر وہ نہیں اٹھتا وہ وہی بیٹھا رہتا ہے ویسے ہی ہاں بس اب رو نہیں رہا تھا وہ اب سوہا کا درد محسوس کر رہا وہی بارش میں بیٹھے کسی گہری سوچ میں بیٹھا رہتا ہے۔۔۔۔

○ ○

مریم تم بی بی جی اور صاحب جی کے لئے ناشتہ بنا دینا جب تک میں باہر سے سبزیاں لے اؤ گا تاکہ دوپیر کے کھانے میں بن سکے۔۔۔الہی بخش اپنی بہن کے ساتھ کواٹر سے نکلے بنگلے کے

اندر جاہی رہا ہوتا ہے کہ اسے دخان لان میں گیلی گہاس یر لیٹا دیکھتا ہے جسے دیکھ وہ فورا اس کی طرف جاتا ہے جبکہ مریم اپنے بھائی کو یو اچانک بھاگتا دیکھ جب دیکھتی ہے تو وہ بھی اپنے بھائی کے پیچھے جاتی ہے-----

صاحب جی----مریم بی بی جی کو بلاؤ-----الہی بخش دخان کو اٹھاتے ہوے مریم کو کہتا ہے جس پر وہ سر ہلاتی اندر کی طرف جاتی ہے-----

صاحب جی----صاحب جی----کیا ہوا آپ کو----الہی بخش اسے ہلاتا ہے تو دخان ہلکی سی آنکھیں کھولے اسے دیکھتا ہے جبکہ الہی بخش اس کی آنکھیں کھولنے پر رب کا شکر ادا کرتا ہے------

صاحب جی کیا ہوا تھا آپ رات یہاں سو گئے تھے مگر رات میں تو بہت بارش ہورہی تھی----الہی بخش کچھ سوچ کر پوچھتا ہے جبکہ دخان اس کی بات کا کوئی جواب دیے بغیر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے سہارا لئے اٹھ کر آرام سے اندر کی طرف جاتا ہے------

کیا ہوا اتنی زور سے کیوں دروازہ بجا رہی ہو----سوہا دروازہ کھولے مریم کو کہتی ہے جس پر مریم اپنی سانس درست کرتی اسے بتاتی ہے------

باجی جی وہ صاحب جی لان میں بیہوش پڑے ہیں----بس مریم کا یہ کہنا تھا اور سوہا جلدی سے لان کی طرف بڑتی ہیں مگر پھر چلتی ہوئی سیڑیوں پر ہی روک جاتی ہے جہاں دخان آرام سے چلتا

سیڑیاں چڑ رہا ہوتا ہے جبکہ پورے کپڑے گیلے ہونے کے ساتھ مٹھی کے بھی ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

دخان آدھی سیڑیاں چڑ کر سوہا کو نظر اٹھا کر دیکھتا ہے جسے دیکھ کر ہی لگ رہا تھا وہ اسے ہی دیکھنے آئی ہے وہ اسے دیکھتا مسکرا ہوا نفی میں سر ہلاتا۔۔۔۔

میں بیہوش نہیں ہوا تمہاری طرح شاید رات بارش ویسی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔وہ اسے دیکھتا کہہ کر اوپر کی طرف جاتا ہے جبکہ سوہا خاموش سی اسے جاتا ہوا دیکھتی ہے اور سوچتی ہے کہ بارش رات میں ویسے ہی ہوئی تھی جیسے اس اذیت دے رات کو ہوئی تھی مگر تم مضبوط تھے۔۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

سوہا بے چینی سے اپنے کمرے میں ٹھلتے ہوے دخان کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ پتا نہیں وہ ٹھیک ہوگا یا نہیں جبکہ ڈاکٹر کو دیکھ کر نجانے کیوں اس کا دل دخان کو دیکھنے کا کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میں کیوں سوچ رہی ہوں ان کے بارے میں انہوں نے بھی تو میرے ساتھ یہی سب کچھ کیا تھا نہ۔۔۔۔سوہا خود سے کہتی بیڈ پر بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔

لیکن رات میں پھر انہوں نے میرا خیال بھی تو رکھا تھا تو بس میں بھی اپنا قرض اتار دونگی ہاں۔۔۔وہ خود سے کہتی ٹائم دیکھتی ہے جہاں رات کے 8 بج رہے تھے اور پھر کچھ سوچ کر قدم دخان کے کمرے کی طرف بڑھاتی ہے۔۔۔۔

کیا ہوا دخان کو۔۔۔۔وہ الہی بخش کو دخان کے کمرے سے نکلتے ہوے دیکھ کر پوچھتی ہے۔۔۔۔ بی بی جی بخار بہت تیز ہو رہا ہے ڈاکٹر کو بھی بلایا تھا وہ بھی چیک کرکے دوائیاں دے کر گئے ہیں مگر صاحب سے تو اٹھا ہی نہیں جارہا شاید بخار نے انھیں توڑ کر رکھ دیا ہے۔۔۔۔الہی بخش سہی کہہ رہا تھا اسے توڑ دیا ہے مگر بخار نے نہیں سوہا کے رویے نے۔۔۔۔

اچھا آپ مجھے ایک باؤل میں پانی اور کپڑا لا دیں میں پٹیاں رکھ دیتی ہوں ابھی اتر جائے گا بخار۔۔۔سوہا کچھ سوچ کر کہتی دخان کے کمرے کی طرف جاتی ہے جبکہ الہی بخش اثبات میں سر ہلاتا کچن کی طرف۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں آتی ہے تو دخان آنکھیں بند کرا لیٹا بخار میں تپ رہا ہوتا ہے جسے دیکھ سوہا اندر اکر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتی بخار چیک کرتی ہے جو واقع کسی انگارے کی طرح ہورہا تھا۔۔۔۔

بی بی جی یہ لیں۔۔۔۔الہی بخش اسے باؤل پکڑاتا باہر چلا جاتا ہے اور سوہا باؤل لئے دوسری سائیڈ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر کپڑے کو پانی میں بھگو کر اسے نچوڑتی اس کے ماتھے پر پٹی رکھتی ہے جبکہ دخان کو کچھ پتا نہیں ہوتا کہ اس کے پاس کون بیٹھا ہے۔۔۔۔

سوہا نجانے کتنی بار پانی بدلتی یہی عمل دھورا کر دخان کا بخار ایک حد تک کم کرچکی تھی۔۔۔۔۔
شکر بخار ہلکا تو ہوا اب صبح تک اتر بھی جائے گا۔۔۔۔سوہا دخان کا ماتھا چیک کرتی کہتی اٹھنے ہی لگتی ہے کہ دخان اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے جس پر وہ چوک کر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔
بس آج رات میرے پاس رک جاؤ پھر کبھی نہیں کہوں گا۔۔۔۔۔دخان آنکھیں بند کرے ہی کہتا اپنا ہاتھ اس کی طرف کرتا ہے جس پر سوہا کچھ سوچ کر اس کا ہاتھ پکڑے لیٹ جاتی ہے۔۔۔۔۔
اپ سو جائے میں یہی ہو آپ کے پاس۔۔۔۔۔وہ لیٹے ہوے کہتی ہے تو دخان مسکراتا ہوا آنکھیں کھولے اس کی طرف کروٹ لیتا ہے۔۔۔۔۔
کاش بارش پہلے ہوجاتی یہ میں پہلے بیمار پڑ جاتا۔۔۔۔۔۔وہ اس کے چہرے پر آے بالوں کو کان کے پیچھے کرے کہتا ہے جبکہ سوہا خاموشی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔
دخان میں نے کہیں سنا تھا کہ عورت جس مرد سے محبّت کرتی ہے اسے سر کا تاج بنا لیتی ہے اور جب وہی عورت اسی مرد سے نفرت کرنے پر آے تو اسے اپنے پاؤں کی دھول بھی نہیں سمجھتی۔۔۔۔۔ نجانے کیوں سوہا کہتی ہے مگر دخان پہلے اس کی بات سن کر چپ ہوجاتا ہے اور پھر کچھ سوچ کر مسکراتا ہوا تھوڑا اس کے قریب ہوکر کہتا ہے۔۔۔۔۔
اور میں نے سنا ہے عورت بہت نرم دل ہوتی ہے وہ اپنے شوہر کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔سوہا اس کی بات پر بس خاموشی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

سوہا تم ایک بار مجھے معاف تو کر کے دیکھو میں تمہارے سارے شکوے دور کردونگا۔۔۔۔دخان تھوڑا اگے ہوکر اس گال پر ہاتھ رکھیں ہونٹوں پر انگلی پھرتا ہے جس پر سوہا اس کا ارادہ بھمپ کر جلدی سے اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹاتی اٹھ کر بیٹھتی ہے اور پھر ایک نظر اسے دیکھتی اپنی چادر لئے بیڈ سے اتر کر کمرے سے باہر چلی جاتی ہے جبکہ دخان خاموش سا لب بیچ کر رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

اگر محبّت نہیں تھی تو کیوں میرا بخار کم کیا مرنے دیتی مجھے۔۔۔۔۔دخان درد سے کہتا سیدھا سیدھا ہوکر لیٹتا آنکھیں بند کرتا ہے تو ایک آنسو آنکھ سے اس کے گال سے بہتا کان تک جاتا غائب ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔

سوہا جلدی سے کمرے میں اکر دل پر ہاتھ رکھیں دروازہ بند کرے بیڈ پر اکر بیٹھتی ہے جبکہ چادر کو گلے سے کھینچ کر دور پھنکتی سر تھام کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

دخان تم نے اتنا کچھ کیا ہے کہ میں۔۔۔۔۔وہ خود سے کہتی رونے لگ جاتی ہے اور پھر جلدی سے اپنے آنسو صاف کرے لیٹ کر آنکھیں بند کرتی ہے اسے اب اچھا نہیں لگتا تھا دخان کے لئے رونا مگر وہ کیا کرتی اس کا دل نرم پڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

صبح روز کے معمول پر ہوتی ہے جہاں سورج آسمان پر چڑ چکا تھا وہی دخان اور سوہا اپنے اپنے کمرے میں ابھی تک سو رہے تھے۔۔۔۔

دخان کی آنکھ باہر سے شور کی آواز پر کھولتی ہے جس پر وہ تھوڑی سی آنکھیں کھولے ٹائم دیکھتا ہے تو دوپیر کے 12 بج رہے تھے باہر سے آواز ایسی تھی کہ جیسے کوئی لوہے کی چیز لے کر بجا رہا ہو۔۔۔۔

وہ اٹھ کر نہ سمجھی سے آواز پر غور کرتا ہے اور پھر پاؤں میں چپل ڈالے باہر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔

باہر اتا ہے تو نظر کمرے سے نکلتی سوہا پر جاتی ہے جو آنکھیں مسلتے ہوے باہر اکر دخان کو دیکھتی ہے یقینا اس کی بھی آنکھ اسی شور سے کھولی تھی دخان اسے دیکھ سیڑیوں کی طرف جاتا ہے اور اسی کے پیچھے سوہا بھی کہ دیکھیں تو کون ہے جو اس طرح گھر میں شور ڈال رہا ہے مگر آدھی سیڑیوں پر پہنچ کر دونوں ہی حیران سے سامنے کا نظارہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جہاں دادی صوفے پر بیٹھی تھی جبکہ انور اعجاز آمنہ غفار روہان ان کے سامنے بیٹھے کسی بات پر مسکرا رہے تھے جبکہ زہرہ ہاتھ میں ایک توا لئے اسے کسی چیز سے بجا رہی تھی اور عدنان ساد بندر کی طرف سامنے ناچ رہے تھے۔۔۔۔

یہ سب دیکھ کر دخان اور سوہا حیران سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں کہ یہ ہو کیا رہا ہے-----

ارے آگیے دونوں----روہان کی نظر جب اوپر جاتی ہے تو مسکراتے ہوے کہتا ہے جسے سن کر زہرہ توا چھوڑے بھاگ کر سوہا کے پاس آتی ہے اور عدنان ساد دخان کے پاس-----

آجاؤ ہم آپ دونوں کے اٹھنے کا ہی انتظار کر رہے تھے-----زہرہ کہتی ہے تو سوہا نا سمجھی سے اسے دیکھتی ہے-----

آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں اور کب آے-----دخان اتے ہی پوچھتا ہے-----

ارے ہم تو صبح 9 سے آے ہوے ہیں مگر تم تو اٹھ ہی نہیں رہے تھے اسی لئے میں نے زہرہ کو کہا ذرا توا بجا دے شاید یہ لوگ شور سے اٹھ جائے-----دادی کہتی ہے تو زہرہ دادی کے پاس بیٹھ جاتی ہے جبکہ دخان اور سوہا اب بھی حیران ہی کھڑے تھے-----

چلو بھئی غفار اپنی بیٹی کو لے کر جاؤ ہم بھی اپنے لونڈے کو لے کر جارہے ہیں-----دادی اٹھتے ہوے کہتی تو غفار مسکراتے ہوے سوہا کا ہاتھ پکڑتے ہیں جبکہ دخان کچھ کہنے ہی والا ہوتا ہے کہ انور اس کے سامنے آجاتے ہیں-----

چلو نلائک بہت ایش کرلیا تم نے اب ذرا گھر چلو-----انور کہتے اس کا ہاتھ پکڑتے ہیں-----

بابا کہاں لے کر جارہے ہیں مجھے ابھی کام ہے کمپنی میں میں وہاں-----

تمہاری کمپنی احد دیکھ رہا ہے ابھی تم گھر چلو۔۔۔۔دادی باہر نکلتے ہوے اس کی بات کاٹ کر کہتی ہیں۔۔۔۔

تمہیں بخار تھا۔۔۔۔انور گاڑی کے پاس پہنچ کے پوچھتے ہیں جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔

ابو کہاں جارہے ہیں ہم۔۔۔۔سوہا گاڑی میں بیٹھ کر پوچھتی ہے۔۔۔۔

بیٹا ہم اپنے گھر جارہے ہیں۔۔۔۔غفار مڑ کر مسکراتے ہوے کہتے جبکہ سوہا جو اپنے گھر جانے کے لئے گھر سے بھی بھاگ گئی تھی اب اس کا بلکل دل نہیں کرتا دخان سے دور جانے کا جبکہ دخان اسے گاڑی میں بیٹھا دیکھ اسے دیکھتا ہے جو اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے مگر یہ نظر کی سوال جواب زیادہ دیر نہیں چلتے کیونکہ روہان جلد ہی گاڑی بنگلے سے باہر نکال لیتا ہے اور دخان بے بس سا کھڑا بس اس کی گاڑی کو جاتا ہوا دیکھتا ہے۔۔۔۔

یہ ہو کیا رہا ہے کوئی مجھے بتائے گا ورنہ میں نہیں جاؤ گا سوہا کو اس کے ابو لے گئے آپ مجھے لے کر جارہے ہیں کیا کر رہے ہیں آپ لوگ۔۔۔۔دخان ضدی لہجے میں کہتا تھوڑی دور جاکر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

انور اعجاز اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالو بہت نخرے کر رہا ہے یہ۔۔۔۔دادی کہتی ہے تو دخان انور اور اعجاز کو اپنی طرف بڑتا دیکھ فورا اگے اتا ہے۔۔۔۔

ا۔۔۔اچھا اچھا میں بیٹھ رہا ہوں مگر بتائے تو۔۔۔۔۔دخان ڈر کر فورا گاڑی کے پاس ہوتا ہے اور زہرہ اسے دیکھ کر ہی مسکراتے ہوے دروازہ کھولتی ہے۔۔۔۔۔۔

دخان بھائی وہ چھوڑ دیں آپ بس گاڑی میں بیٹھے ۔۔۔۔۔زہرہ کہتی ہے تو دخان اسے غور سے دیکھ کر گاڑی میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

الہی بخش ادھر آ بیٹا۔۔۔۔۔دادی گاڑی میں بیٹھ کر کہتی ہیں تو الہی بخش جلدی سے ان کی طرف اتا ہے۔۔۔۔۔

جی دادی۔۔۔۔

یہ بنگلا اچھے سے صاف کرکے دخان والے گھر پر آجانا۔۔۔۔دادی کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلاتا ہے تو دادی مسکراتے ہوے اس کے سر پر ہاتھ رکھتی انور سے مخاطب ہوتی ہے۔۔۔۔۔

بیٹا انور کیا گاڑی میں بس ہمیں مزے کے لئے بیٹھایا ہے چلانا نہیں ہے۔۔۔۔۔دادی کے طنز پر سب اپنی ہنسی دباتے ہیں جبکہ دخان اب بھی حیران سا سب کے منہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جی اماں چلتے ہیں۔۔۔۔۔انور کہتے ہی گاڑی سٹارٹ کرتے گاڑی باہر نکالتے سڑک پر چڑھا دیتے ہیں جبکہ دخان کو کچھ سمجھ نہیں اتا کہ یہ ہو کیا رہا ہے آخر یہ لوگ کرنا کیا چاہتے ہیں کہیں مجھے پیار پیار سے سوہا کو طلاق تو نہیں دلوادے گے۔۔۔۔۔نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا دخان سوچتا

خود ہی جلدی سے نفی کرتا ایک لمبی سانس لے کر اپنے برابر میں بیٹھے زہرہ عدنان کو دیکھتا ہے جو موبائل پر کوئی ویڈیو دیکھیں ہنس رہے ہوتے ہیں وہ انھیں دیکھتا بیزاری سا منہ بنا کر باہر دیکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ اللہ جانے اب اگے کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا یہ لو میں نے تمہارے کپڑے استری کردیے ہیں جلدی سے جاکر تیار ہوجاؤ۔۔۔۔کشف سوہا کے کمرے میں اکر کہتی ہے جو نجانے بیٹھیں کیا سوچ رہی تھی یقینا اپنے ساتھ کچھ دیر پہلے ہونے والے واقعہ کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی جو اسے خود نہیں پتا چل رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے جبکہ کشف کی آواز پر وہ چوک کر خیالوں سے باہر آتی ہے۔۔۔۔

پر بھابھی تیار کیوں ہونا ہے۔۔۔۔وہ حیرت سے پوچھتی ہے۔۔۔۔

آج مہمان آرہے ہیں تو اسی لئے اچھا سا تیار ہوجاؤ۔۔۔اچھا تم تیار ہو میں ذرا کچن کا بھی دیکھ لوں انٹی کب سے اکیلی لگی ہوئی ہیں پھر میں نے بچوں کو بھی تیار کرنا ہے۔۔۔۔

کون مہمان آرہے ہیں۔۔۔ وہ ان کی بات کو اگنور کرے پوچھتی ہے جبکہ اسے بلکل سمجھ نہیں آتی کہ ایسے کون سے مہمان ہیں جن کے لئے اتنی تیاری ہورہی ہے۔۔۔۔

بس ہیں کوئی بہت خاص۔۔۔کشف مسکرا کے کہتی ہے جبکہ سوہا اسے نہ سمجھی سے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا چلو جلدی تیار ہوجاؤ میں جاتی ہوں مجھے ویسی بہت کام ہیں۔۔۔کشف اسے خود کو تکتا دیکھ فورا کہتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا آپ بچوں کو دیکھیں میں امی کے ساتھ کام کروادیتی ہوں تیار بعد میں ہوجاؤ گی۔۔۔۔۔اس کا ویسے بھی دل نہیں کررہا تھا تیار ہونے کا تبھی کھڑے ہوکر پاؤں میں چپل پہنتی ہے۔۔۔۔۔

ارے نہیں نہیں تم بیٹھو میں کر لونگی بس تم تیار ہوجاؤ جلدی سے۔۔۔کشف اسے بیٹھا کر باہر کی طرف جاتی ہے جبکہ سوہا کو بلکل سمجھ نہیں اتا کہ ہو کیا رہا ہے آخر صبح اچانک مجھے وہاں سے لے آے اور اب تیار ہونے کا کہہ رہے ہیں وہ سوچتے ہوے اپنے کپڑے دیکھتی ہے اور پھر گہری سانس لے کر انھیں اٹھائے واش روم میں جاتی ہے۔۔۔۔۔

○ ○

دخان صوفے کے کونے سے ٹیگ لگا کر بیٹھا ماتھے پر بل ڈالے سب کو غور سے دیکھ رہا تھا جو سب اپنی ہی تیاری میں لگے ہوے تھے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی جب خود نے کہیں جانا تھا تو اسے کیوں گھسیٹ کر لاے اور لاے تو لاے ساتھ میں سوہا کو بھی الگ کردیا ظالم معاشرہ کبھی دو

دلوں کو ملنے نہیں دیگا اونہہ۔۔۔۔دخان دل میں سوچتا اٹھ کر اپنے کمرے میں جانے ہی لگتا ہے کہ دادی کی آواز پر رک کر انھیں دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

ادھر آ یہ دیکھ یہ کیسے لگ رہا ہے۔۔۔۔دادی ایک لال دوپٹہ جس کے کونے پر کرن لگی ہوئی تھی ہاتھ میں لے کر دخان سے پوچھتی ہیں۔۔۔۔۔۔

دادی میں لڑکی تھوڑی ہوں جو آپ مجھ سے پوچھ رہی ہیں ماما چاچی پھپھو اور یہ لڑکیاں بیٹھی ہوئی ہیں ان سے پوچھے ورنہ آدھی عورت احد سے مشورہ لیں اسے ویسے بھی بہت شوق ہے عورتوں کے بیچ رہنے کا۔۔۔۔۔دخان چڑ کر کہتا ہے جبکہ احد جو زوہا کے ساتھ بیٹھا اس کا کوئی سوٹ دیکھ رہا تھا دخان کی بات پر نظر اٹھا کر اسے گھورتا ہے۔۔۔۔۔

ارے ادھر آ ہم تیرے لئے لڑکی دیکھنے جارہے ہیں تو اب جائے گے تو اسے یہ دوپٹہ بھی تو پہنانا ہوگا نہ تبھی پوچھ رہی ہوں کیونکہ بیوی تو تیری ہوگی۔۔۔۔۔دادی کہتی ہیں اور دخان منہ کھولے انھیں دیکھتا ہے کہ دادی کو پتا نہیں ہے میں شادی شدہ ہو اور ایک بیوی کا مالک بھی۔۔۔۔۔

دادی میں شادی شدہ ہوں اور آپ کو بتاتا چلو کہ میری بیوی بھی ہے سوہا۔۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو سارے اسے ایسے دیکھتے ہیں جیسے اس نے کوئی انوکھی بات کی ہو۔۔۔۔۔۔

احد اسے لڑکی کی تصویر دیکھا مجھے پتا تھا تو پہلے یہی کہیں گا کہ لڑکی کی تصویر دیکھاؤ۔۔۔۔دادی اس کی بات سن کر کوئی اور ہی جواب دیتی ہے جبکہ دخان جتنا حیران ہوسکتا تھا ہورہا تھا اس نے تو کہا بھی نہیں تھا کہ اسے لڑکی کی تصویر دیکھاؤ۔۔۔۔

دادی میں نے کب کہا مجھے لڑکی دیکھنی ہے۔۔۔۔

ارے ہاں ہاں پیاری ہے اور پڑھی لکھی بھی ہے۔۔۔۔دادی پھر اس کے سوال کا الٹا جواب دیتی ہے۔۔۔۔

دادی۔۔۔۔

دادی کو چھوڑ اپنی ہونے والی بیوی دیکھ۔۔۔۔احد اٹھ کر اسے بولتا ہوا روک کر اس کے سامنے موبائل کرتا مسکراتا ہوا کہتا ہے جسے پر دخان غصے سے اس کا موبائل چھین کر نیچے پھینک دیتا ہے جس سے ماحول میں سناٹا سا چھا جاتا ہے۔۔۔۔

میں کیا کہہ رہا ہوں اور آپ لوگ کیا سمجھ رہے ہیں میں کہہ رہا ہوں میں شادی نہیں کرو گا میری شادی ہوئی تو ہے۔۔۔۔دخان کو غصہ ہی آجاتا ہے جبکہ بخار کی وجہ سے چڑچڑا بھی ہورہا تھا جبکہ سب اس کے غصے پر خاموش ہی ہوگیے تھے مگر۔۔۔۔

اچھا میں لڑکی سے کہہ دونگی کہ وہ ایک بار تجھ سے بات کرلے بس۔۔۔۔دادی اس کے غصے کو کسی کھاتے میں نہ لاتے ہوے کہتی ہیں جس پر دخان غصے سے نفی میں سر ہلاتا وہاں سے چلا

جاتا ہے مطلب اس کا بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اب رات میں وہ انور سے ہی بات کرے گا اس نے سوچ لیا تھا۔۔۔۔

لڑکا شرما گیا دادی۔۔۔۔زہرہ پہلے کنفوم کرتی ہے کہ دخان چلا گیا نہ پھر دادی سے ہنستے ہوے کہتی ہے جس پر سب ہی ہنس دیتے ہیں جبکہ احد دکھ سے اپنے موبائل کی ڈیڈ باڈی اٹھا زوہا کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

چلو کوئی نہیں ہوتا ہے ایسا اکثر تم نے صبح میرا موبائل چارج سے ہٹایا دیکھو تمہیں سزا مل گئی آب تمہارا موبائل ٹوٹ ہی گیا۔۔۔۔زوہا کہتی ہے تو احد پانچوں انگلیاں اپنے منہ پر پھر کر اسے دیکھتا ہے جیسے کہہ رہا ہو بیٹا تمہیں تو میں دیکھ لونگا ذرا کمرے میں اؤ۔۔۔۔جبکہ زوہا اس کا اشارہ سمجھ کر ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہتی ہے جیسے کہہ رہی ہو جاجا دیکھیں ہے بہت تیرے جیسے اور احد اس کے اشارے کا مطلب سمجھ کر غصے سے اسے اور پھر اپنے موبائل کو دکھ سے دیکھ کر باہر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا کہا آرہی ہو کمرے میں جاؤ مہمان بیٹھے ہوے ہیں۔۔۔۔کشف سوہا کو کمرے سے اتا دیکھ فورا اس کے پاس جاکر اسے کمرے میں لے کر جاتی ہے۔۔۔۔۔

تو بھابھی میں مہمانوں سے ملنے ہی جاری ہوں اتنا تیار آپ نے مجھے کیا کمرے میں بیٹھا کر مہمانوں کی باتیں سنانے کے لئے کیا تھا۔۔۔اسے کشف کی باتیں بلکل سمجھ نہیں آتی ہے جبکہ کشف کچھ سوچ کر اس کا ہاتھ پکڑے کچن میں کر جاتی ہے۔۔۔۔

ادھر اؤ ذرا یہ چائے اٹھا کر میرے ساتھ چلو۔۔۔کشف کہتی ہے تو سوہا ٹرے اٹھانے ہی لگتی ہے کہ کچن میں اتنے سارے مٹھائی کے ٹوکرے دیکھ کر حیرانگی سے کشف کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

یہ کیا ہے بھابھی اتنے سارے مٹھائی اور میوے کے ٹوکرے۔۔۔۔سوہا پوچھتی ہے تو کشف اس کا دوپٹہ سر پر سہی سے اڑاتی ہے۔۔۔۔

یہ تمہیں تھوڑی دیر میں پتا چل جائے گا ابھی چلو میرے ساتھ۔۔۔۔کشف کہتی اسے اپنے ساتھ لئے ڈرینگ روم کی طرف بڑتی ہے جہاں سارے مہمان بیٹھے ہوے تھے۔۔۔۔

سوہا جیسی کمرے میں آتی ہے تو سامنے مہمانوں کو دیکھ کر حیران ہی رہ جاتی ہے جبکہ اسے دیکھ زوہا اٹھ کر اس کے پاس آتی ہے۔۔۔۔

کیسی ہو سوہا آجاؤ یہ میں رکھ دیتی ہوں۔۔۔زوہا مسکراتے ہوے اس کے ہاتھ سے ٹرے لے کر سامنے ٹیبل پر رکھتی ہے جبکہ سوہا اب بھی ویسے ہی حیران سی کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

سوہا ادھر آ میری بچی میرے پاس۔۔۔۔دادی کی آواز سن کر وہ ایک نظر اپنے ماں باپ کو دیکھتی ان کے پاس جاتی ہے۔۔۔

کیسی ہو بیٹا۔۔۔سوہا ان کے سوال پر نا سمجھی سی ان کو دیکھتی مطلب صبح تو ان سے ملی تھی اور اب وہ حال احوال پوچھ رہی ہیں مگر پھر بھی وہ جواب دے ہی دیتی ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔۔

بیٹا آپ کی کیا مصروفیات ہے مطلب آپ نے کہا تک اسٹڈی کی ہے۔۔۔۔رخسانہ پوچھتی ہیں تو وہ کشف کی طرف دیکھتی ہے جو مسکراتے ہوے اسے بتانے کا اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔

میں نے

BA

کیا ہوا ہے۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔احد مسکراتے ہوے کہتا ہے جبکہ سوہا کو ایسا لگتا ہے جیسے وہ ان سب سے پہلی بار مل رہی ہو۔۔۔۔

تو پھر جس کام کے لئے ہم یہاں آے ہیں وہ کرلیتے ہیں۔۔۔انور مسکراتے ہوے کہتے ہیں تو غفار بھی مسکرا دیتے ہیں۔۔۔

بِسْمِ اللہِ کرے۔۔۔۔

ہاں تو بھئی میں آج تمہاری بیٹی کا رشتہ لینے آئی ہوں اپنے پوتے دخان کے لئے۔۔۔دادی کہتی ہے اور سوہا کو پانی پیتے ہوے پھندا سا لگتا ہے۔۔۔

ارے ارے کیا ہوا بیٹا تم ٹھیک ہو۔۔۔رخسانہ جو اس کے برابر میں ہی بیٹھی ہوتی ہیں فورا سے اس کی پیٹھ سہیلاتی ہے جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

میں ذرا اتا ہوں۔۔۔احد جس سے اپنی ہنسی روکی نہیں جارہی تھی اٹھ کر کمرے سے باہر چلا جاتا ہے جبکہ زوہا اس کی پوشت کو غصے سے گھورتی ہے۔۔۔۔

ہاں تو غفار بتاؤ دوگے اپنی بیٹی کا رشتہ۔۔۔دادی دوبارہ پوچھتی ہیں تو غفار مسکراتے ہوے اثبات میں سر ہلاتے ہیں۔۔۔۔

جی سمجھے یہ آپ کی بیٹی ہے آپ جب چاہے اسے اپنے گھر لے جائے گا۔۔۔۔

چلو پھر یہ ہماری ہوئی۔۔۔۔دادی اٹھ کر سوہا کو لال دوپٹہ اور ہاتھ میں کچھ پیسے رکھ کر کہتی ہیں جبکہ سوہا کو سمجھ نہیں اتا یہ ہوکیا رہا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

دخان ٹینشن میں اپنے کمرے میں ٹہلتا دادی اور سب کی باتیں یاد کر رہا تھا اور سوچ بھی رہا تھا کہ اگر سوہا کو پتا چلا کہ اس کی شادی ہورہی ہے تو وہ کیا سوچے گی اس کے بارے میں لیکن پھر اسے یاد اتا ہے کہ نہیں اس کے ابو اور بھائی بھی تو اسے لے کر گئے تھے کیا وہ میری اور سوہا کی طلاق کروا کر اس کی بھی کہیں شادی کردینگے نہیں نہیں نہیں۔۔۔افففف۔۔۔ وہ پتا نہیں کیا کیا سوچتا بیڈ پر سر تھام کر بیٹھ جاتا ہے اور پھر۔۔۔۔

نہیں میں سوہا کو ابھی ہی جاکر لے اتا ہوں بیوی ہے میری کون روکے گا۔۔۔ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔دخان کہتا اپنا موبائل اور کی اٹھا کر کمرے سے باہر جاتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

اچھا تو پھر تے رہا اس مہینے کی آخری تاریخ کو شادی ہے اس سے پہلے مہندی وغیرہ رکھ لیتے ہیں۔۔۔دادی کہتی ہیں تو سارے مسکراتے ہوے اثبات میں سر ہلاتے ہیں جبکہ سوہا کو اب اپنے کمرے میں بھیج دیا تھا کیونکہ بڑوں نے بات کرنی تھی اور ان کا کہنا تھا کہ شادی کی بات ہو تو لڑکی سامنے نہیں بیٹھتی۔۔۔۔

سوہا کھڑکی کے سامنے کھڑی باہر اوڑتے ہوے پرندوں کو دیکھ رہی تھی جو اب سورج غروب ہونے کے ساتھ اپنے اپنے گھونسلوں میں جارہے تھے وہ انھیں دیکھ کر یہی سوچتی ہے کہ زندگی دوبارہ دخان کے پاس لے کر جارہی ہے مگر اب اسے دکھ نہیں ہورہا تھا لیکن خوشی بھی نہیں ہورہی تھی مگر اس نے فیصلہ کیا تھا کہ ایک بار ابو سے بات ضرور کرے گی کہ یہ کیا ماجرہ ہے وہ دخان سے خلا لینا چاہتی ہے اور وہ لوگ اس کی اسی سے دوبارہ شادی کروا رہے ہیں۔۔۔۔

وہ ابھی یہی سوچ رہی ہوتی ہے کہ اس کی نظر نیچے سڑک پر جاتی ہے جہاں دخان گاڑی سے اترتا اس کے گھر کے سامنے اکر کھڑا ہوتا ہے جبکہ چہرے سے وہ اب بھی بیمار لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کھانا کھا کر جاتے تو ہمیں زیادہ خوشی ہوتی۔۔۔آسیہ سب کو کھڑا ہوتا دیکھ کہتی ہے۔۔۔
ارے نہیں نہیں آپ نے اتنا سب کچھ تو کردیا تھا اب کھانے کی گنجائش بلکل نہیں
ہے۔۔۔آمنہ خوشدلی سے کہتی ہیں۔۔۔۔
دخان جو دروازے کے باہر کھڑا ہوتا ہے دروازہ کھولے دیکھ بغیر دستک دیے ہی اندر آجاتا ہے اور
پھر۔۔۔۔
سوہا۔۔۔سوہا۔۔۔دخان آواز لگا ہی رہا ہوتا کہ اس کی نظر کمرے سے اتے اپنے گھر والوں پر پڑتی
ہے جنھیں دیکھ کر وہ حیرانی ہی ہوجاتا ہے کہ یہ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں کیا یہ لوگ سوہا اور
میری طلاق کے بارے میں بات کرنے آے ہیں دخان سوچتا ہے جبکہ کمرے سے باہر اتے
سارے جو دخان کی آواز سن کر ہی باہر آے تھے اسے یہاں دیکھ کر دادی غصے اسے گھورتی ہیں
جبکہ انور اس کے پاس اتے ہیں جبکہ سوہا بھی اس کی آواز سن کر اپنے کمرے سے باہر آتی
ہے۔۔۔۔۔
آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں کہیں آپ۔۔۔۔۔دخان انور سے حیرت سے پوچھتا ہوا رک جاتا
ہے وجہ انور اسے خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے۔۔۔۔
تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

بابا میں سوہا کو لینے آیا ہوں میں اسے اپنے ساتھ لے کر جاؤ گا اور مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔۔دخان انور کو تھوڑا سخت مگر نرم لہجے میں کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

معاف کرنا غفار ذرا ہمارا بیٹا جذباتی ہے۔۔۔۔۔دادی کہتی دخان کے پاس آتی ہے جبکہ سوہا اب بھی ویسے ہی کھڑی انھیں دیکھتی ہے۔۔۔۔

چل دخان تجھے تو میں گھر جاکر بتاتی ہوں۔۔۔۔دادی اس کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف لے کر جاتی ہے جبکہ دخان معصوم سا منہ بناتا سوہا کی طرف دیکھتا ہے دادی کی کے زبردستی باہر جاتا ہے اب دادی سے اپنا ہاتھ تو نہیں چھوڑواسکتا تھا نہ۔۔۔۔۔

اچھا چلتے ہیں دخان کی غلطی کو معاف کرنا۔۔۔۔رخسانہ کہتی ہیں تو روہان نفی میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں انٹی بس اب جب تک شادی نہیں ہوجاتی اسے یہاں انے سے روکے رکھیے گا۔۔۔۔۔روہان کی بات پر وہ مسکراتی اثبات میں سر ہلاکر باہر جاتی ہیں تبھی ان کی نظر سوہا پر پڑتی ہے۔۔۔۔۔

بیٹا اتنی جلدی لال دوپٹہ اتار دیا تھوڑی دیر پہن کر رکھتی۔۔۔۔۔رخسانہ کہتی ہے سوہا اپنے سوٹ کا ہم رنگ دوپٹہ دیکھتی ہے اور پھر کچھ کہنے ہی والی ہوتی ہے کہ زہرہ اس کے قریب اکر گنگناتی ہے۔۔۔۔۔

لال دوپٹہ اڑ گیا تیرا ہوا کے جھوکے سے

تجھے کو پیا نے دیکھ لئے ہائے رے دھوکے۔۔۔۔۔زہرہ کہتی ہے تو سوہا اسے گھوری سے نوازتی ہے وہ ٹھیک تو کہہ رہی تھی دخان نے اسے دیکھ ہی تو لیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو کیا غلط کہا ہے میں نے دخان بھائی نے اپ کو دیکھ ہی لیا اور آپ کا لال دوپٹہ بھی اڑ گیا۔۔۔۔زہرہ اس کے گھورنے پر کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا چلو بس پھر ملتے ہیں۔۔۔۔۔آمنہ زہرہ کو لئے سب کو خدا حافظ کرے باہر جاتی ہے اور سوہا سب کے جانے پر اپنے گھر والوں کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

دادی مجھے بتاے میں نے کیا غلط کیا وہ بیوی ہے میری میں اسے جب چاہو تب گھر لاسکتا ہوں مگر آپ ہیں کہ۔۔۔۔۔دخان بنگلے میں داخل ہوتے ہوے کب سے یہی کہے جارہا تھا مگر اس کی کوئی سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

دادی۔۔۔۔۔

دخان ابھی میں بہت تھک گئی ہوں صبح بات کرے گے۔۔۔۔۔دادی رک کر اسے کہتی اپنے کمرے میں جاتی ہیں جنھیں دیکھ وہ باقی سب سے بات کرنے کے لئے جیسے ہی پیچھے مڑتا ہے

تو اپنے پیچھے بس سناٹا پاتا ہے سب اپنے اپنے کمرے میں جاچکے ہوتے ہیں جس پر وہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف جاتا ہے-------

پر ابو آپ نے کہا تھا کہ جو میرا فیصلہ ہوگا وہی آپ لوگوں کا فیصلہ ہوگا---سوہا سب کی بات سن کر کہتی ہے----

ہاں کہا تھا مگر مجھے رشتے میں کوئی خرابی نہیں لگی گھر والے بہت اچھے ہیں تو میں نے ہاں کردی-----غفار اسے دیکھ کر کہتے ہیں-----

ابو جو رشتہ میرے لئے آیا ہے وہ میرے شوہر ہیں تو بھلا میں اپنے شوہر سے دوبارہ کیسے شادی کر سکتی ہوں-----وہ چڑ کر کہتی ہے-----

سوہا تم کب سے بیٹھ کر ہمارا دماغ خراب کر رہی ہو ابھی اٹھو اور کمرے میں جاکر آرام کروتمہاری شادی دخان سے ہی ہوگی یہ بات اپنے دماغ اور دل میں بیٹھا لو-----آسیہ جو کب سے اس کی بات آرام سے سن رہی تھی اب غصے سے کہتی ہیں-----

امی----

میری چپل کہاں ہے-----آسیہ اسے دوبارہ بولتی دیکھ نیچے نظر مارتی ہوئی کہتی ہیں جس کا مطلب سمجھ کر سوہا غصے سے پاؤں پٹکتی اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے------

قسم سے یہ ڈرامہ کرنے میں کتنا مزہ آرہا ہے۔۔۔۔کشف ہنستے ہوے کہتی ہے تو غفار آسیہ اور روہان اسے گھورتے ہیں جن کی نظروں کا مطلب سمجھ کر وہ اپنی ہنسی کو بریک لگاتی ہے۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔

○ ○

کیا کرو کیا کرو۔۔۔۔دخان ٹینشن میں کمرے میں ٹہلتا ہوا سوچتا ہے جبکہ ہاتھ میں سگریٹ بھی پکڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

وہ ویسی ہی ٹہلتا کچھ سوچ رہا ہوتا ہے کہ کسی سوچ کے اچانک دماغ پر انے سے وہ سگریٹ کو ایش ٹرے میں پھنکتا اپنا لیپ ٹوپ اٹھا کر بیڈ پر بیٹھتا ہے اور پھر اپنی انگلیاں اس کی کیبورڈ پر چلاتا کچھ نکالتا ہے تو اس کے آنکھوں میں چمک سی آجاتی ہے۔۔۔۔

جب ہے میاں بیوی راضی تو کیا کریں گی دادی۔۔۔۔دخان سامنے سکرین کی طرف دیکھتا مسکراتا ہوا کہتا ہے جہاں سوہا اداس سی بیڈ کی پوشت سے ٹیگ لگا کر بیٹھی ہوتی ہے دخان کا خوفیاں کیمرے ابھی تک اس کے کام آرہا تھا۔۔۔۔

چلو دخان اپنے مشن پر۔۔۔۔دخان خود سے کہتا لیپ ٹوپ رکھتا الماری کے پاس جاکر اس میں سے اپنے کپڑے نکالتا واش روم جاتا ہے اور جب اتا ہے تو وہی بلیک پینٹ شیٹ پر بلیک

ماکس چہرے پر چڑھاے صوفے پر بیٹھ کر شوز پہنتا آئینے کے سامنے اکر اپنا جائزہ لیتا ہے جہاں وہ بلکل کوئی خوبصورت ڈاکو لگ رہا تھا۔۔۔۔

جب کنفوم ہوجاتا ہے کہ کسی کو پتا نہیں چلے گا کہ وہ دخان ہے تو پھر اپنا موبائل اور کی اٹھا کر کمرے سے باہر جاتا ہے اور پھر باہر اکر احتیات سے باہر جاکر خود ہی دروازہ کھول کر گاڑی باہر نکال کر خود ہی دروازہ بند کردیتا ہے یہ سب وہ اتنے آرام سے کرتا ہے کہ باہر سوتے ہوے چوکیدار کو بھی پتا نہیں چلتا کہ کسی نے دروازہ کھولا ہے جبکہ دخان اسے دیکھتا نفی میں سر ہلاتا گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اگے بڑھا لیتا ہے کچھ بھی تھا چوکیدار کا سونا اس کے لئے فائدے مند ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

○ ○

سوہا کمرے میں بیڈ کی پوشت سے ٹیگ لگا کر بیٹھی آج کے بارے میں سوچ رہی تھی اتنا تو اسے پتا چل گیا تھا کہ سب مل کر ان دونوں کی دوبارہ شادی کروانا چاہتے ہیں اور وہ اب چاہ کر بھی کچھ نہیں کرسکتی کیونکہ اب اس کے گھر والے بھی دخان کے ساتھ تھے لیکن اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اگر شادی کرنی ہے تو پھر وہ لوگ رشتہ لے کر کیوں آے اور سب سے زیادہ جو اسے

حیران کر رہی تھی وہ یہ تھی کہ سب اس سے ایسے مل رہے تھے جیسے پہلی بار مل رہے ہوں۔۔۔۔افف۔۔۔۔

صبح امی سے ہی پوچھ لونگی۔۔۔۔۔وہ ساری سوچوں کو جھٹک کر سونے کے لئے لیٹ جاتی ہے مگر نیند تو اسے شاید اب کبھی آے ہی نہ دخان جو اب دوبارہ اس کی زندگی میں شامل ہونے والا ہے وہ یہی سوچتے آنکھیں بند کرتی ہے کہ اسے باہر گاڑی روکن کی آواز آتی ہے جس پر وہ سر اٹھا کر گھڑی کی طرف دیکھتی ہیں جہاں 12 بج رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

اس وقت کون ہوسکتا ہے۔۔۔۔وہ دوبارہ لیٹ کر سوچتی ہے۔۔۔۔۔خیر جو بھی صرف یہاں ہمارا گھر تھوڑی ہے اور پھی گھر ہیں آیا ہوگا کوئی کسی سے ملنے۔۔۔۔۔سوہا سوچ کو جھٹک کر آنکھیں بند کرتی ہے تاکہ نیند جلد آجاے۔۔۔۔مگر ابھی اسے یہ نہیں پتا تھا کہ آج رات تو اس کی نیند حرام ہونے والی ہے۔۔۔۔۔۔

دخان گاڑی بلکل سوہا کے گھر کے پیچھے کی طرف روکتا ہے اور اندر ہی بیٹھے باہر کا جائزہ لیتا ہے جہاں پوری گلی سنسان پڑی تھی اب ظاہر سی بات ہے سب سو ہی رہے ہونگے اس کی طرح کسی کے گھر گودنے کے لئے تھوڑی اٹھے رہے گے۔۔۔۔

دخان کو جب تسلی ہوجاتی ہے کہ کوئی نہیں ہے تو آرام سے گاڑی سے اترتا گاڑی کو لاک کیے سوہا کے گھر کی طرف بڑتا ہے اور وہاں پہنچ کر گردن اوپر کرے سوہا کے کمرے کی کھڑکی کو غور سے دیکھتا ہے جو بند ہوتی ہے وہ گہری سانس لے کر ادھر ادھر نظر گھوماتا ہے مگر اسے سیڑی کہیں نظر آتی جی سے وہ افسردہ سا منہ بنا کر جیسے ہی مڑتا ہے تو نظر اپنے سامنے بیٹھے دوست کتا پر جاتی ہے یہ وہی کتا تھا جو پہلے بھی اسے دیکھا تھا اسے دیکھ دخان کے چہرے پر مسکان آجاتی ہے جس پر وہ تھوڑا چل کر کتے کے سامنے بیٹھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔۔۔

کیسے ہو دوست میں تو بھول ہی گیا تھا تمہیں۔۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو کتا زبان نکالے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔اچھا اچھا تم سوچ رہے ہوگے کہ پہلے بھی میں آیا تھا اسی حالت میں مگر یار وہ وقت اور تھا یہ وقت اور ہے جب میں جاسوسی کرنے آیا تھا اب بیوی کو منانے آیا ہوں۔۔۔۔۔دخان اسے ایسے بتا رہا تھا جیسے سامنے جانور نہیں کوئی انسان بیٹھا ہو اور کتا بھی آرام سے بیٹھا اس کی بات سن رہا تھا کہ تبھی کتے کے چھوٹے چھوٹے بچے اس کے پاس اتے ہیں۔۔۔۔۔

ارے واہ تم باپ بھی بن گئے بہت مبارک ہو دوست۔۔۔۔وہ کہتا اس کے بچوں کو بھی پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔

اب یار ایک پرشانی ہے میرے پاس سیڑی نہیں ہے کہ اوپر چڑسکو۔۔۔۔دخان اداس سا سوہا کی کھڑکی کی طرف دیکھ کر کہتا ہے جبکہ کتا اس اسے دیکھ اٹھ کر اگے جاتا ہے جس پر دخان کھڑا ہوجاتا۔۔۔۔

تھوڑی دیر دخان وہی کھڑا رہتا ہے کہ جب کتے کی بھوکنے کی آواز آتی ہے جس پر وہ مڑ کر دیکھتا ہے تو کتا ایک کونے میں کھڑا بھوکتا ہوا اگے پیچھے ٹہل رہا ہوتا اور اسی کے ساتھ اس کے بچے بھی جس پر وہ جلدی سے اس کے پاس جاتا ہے۔۔۔۔

یار چپ ہوجا کیوں سب کو اٹھانا۔۔۔۔دخان ابھی اسے بول ہی رہا ہوتا ہے کہ اسے کونے میں سیڑی کھڑی نظر آتی ہے یعنی کتا اسے سیڑی دیکھانے کے لئے بھوک رہا تھا دخان سوچتا مسکراتا ہوا اس کے سر پر ہاتھ پھرتا سیڑی اٹھا کر سوہا کے گھر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

شکریہ دوست جب کوئی انے لگے تو بھوک کر بتا دینا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔دخان سیڑی سوہا کی کھڑی کے ساتھ جوڑ کر کہتا ہے جس پر کتا بھاؤ کر کے ہاں کہتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں ایسے ہی گڈ بوائے۔۔۔۔۔دخان مڑکر مسکراتے ہوے اسے کہتا آرام سے سیڑی چڑتا سوہا کی کھڑکی کے پاس پہنچ کر آرام سے کھڑکی کو دھکا دیتا ہے جو کھولنے پہ ہی نہیں آتی۔۔۔۔۔

سوہا جو کب سے آنکھیں بند کرے نیند کا انتظار کر رہی تھی کھڑکی پر کھٹ پٹ ہوتی دیکھ فورا آنکھیں کھولے کھڑکی کی طرف دیکھتی جہاں پردوں کے پیچھے سے ایک مرد کا سایہ نظر اتا ہے جو

مسلسل شاید کھڑکی کھولنے کی کوشش کر رہا تھا جسے دیکھ سوہا کا دل ٹھیک سے دہاڑکتا ہے------

سوہا ڈر کے تھوگ نگلتی اٹھا کر غور سے کھڑکی کے پیچھے سائے کو دیکھتی ہے-----

یااللہ یہ کون ہے کہیں چور ڈاکو تو نہیں----وہ خود ہی سوچ کر کانپ جاتی ہے کہ رات کے اس پہر جب وہ کمرے میں تنہا ہے اور باہر کوئی ڈاکو اندر انے کے لئے مچل رہا ہے-----

وہ گھبراتے ہوے اٹھ کر کمرے سے باہر جانے کی غرض سے اپنا دوپٹہ اٹھاے جیسی دروازے کی طرف پہنچتی ہے تو کھڑکی کا پٹ ایک جھٹکے سے کھولتا ہے جس پر وہ آنکھوں میں خوف لئے ساتھ پڑا خالی گلدان اٹھا کر دبے قدموں سے کھڑکی کی طرف بڑتی ہے جو اب آرام سے باہر کھڑا شخص کھول رہا ہوتا ہے-------

دخان سے جب کھڑکی کا پٹ نہیں کھلتا تو وہ اسے توڑ ہی دیتا ہے اور پھر تھوڑی دیر رک کر آرام سے کھڑکی کو دکھیلے اندر کا جائزہ لیتا ہے جہاں بیڈ خالی پڑا تھا اور سوہا کمرے میں کہیں موجود نہیں تھی------

ابھی تو یہی تھی اب کہاں چلی گئی شاید واش روم وغیرہ گئی ہو-----دخان خود سے ہی سوچتا اندر جانے کے لئے دو سیڑیاں اور اوپر چڑتا ہے------

سوہا جو ڈر کر ہاتھوں میں کس کے گلدان کو پکڑی ہوئی تھی دخان کے اندر انے پر خوف سے گلدان اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرتا ہے کیونکہ اتنے لمبے تڑنگے مرد کا سامنا وہ بیچاری پھول جیسی کیسے کرسکتی ہے-----

جبکہ دخان جو آرام سے آرہا تھا کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز سے چوک کر اپنے برابر میں دیکھتا ہے جہاں سوہا خوف سے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے-----

دیکھوں جیسے آے ہو ویسے چلے جاؤ ورنہ----ورنہ میں تمہیں یہ ماردونگی-----سوہا بولتی کچھ سوچ کر ٹیبل سے خالی شیشے کا جگ اٹھا کر کہتی ہے جس پر دخان کے ہونٹوں پر مسکان آجاتی ہے-------

دخان اس کے ڈرنے پر محفوظ ہوتا پوکیٹوں میں ہاتھ ڈالے اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے جس پر سوہا ڈر کر جگ کو اور مظبوطی سے پکڑ کے پیچھے ہوتی ہے-----

دیکھو میں سچ میں مار دونگی----میں----میں جھوٹ نہیں کہتی----سوہا اس کو اپنے طرف بڑتا دیکھ کہتی ہے جس پر دخان اس کے ہاتھ سے جگ چھین کر صوفے پر پھنکتا ہے اور سوہا اس کے اس طرح کرنے سے ڈر کے پہلے اپنے خالی ہاتھ اور پھر اسے دیکھتی ہے----

وہ----وہی روک جاؤ----ورنہ---میں چیخ کے سب کو بلا لونگی-----سوہا کہتی ہے تو دخان ہاتھ سے دروازے کی طرف اشارہ کرتا کندھے اوچکاتا ہے جیسے کہہ رہا ہو شوق سے چیخو----

سوہا اس کا اشارہ سمجھ کر اور گھبراتی ہے مطلب وہ ڈرنے والا نہیں ہے وہ یہی سوچی ایک نظر اسے دیکھتی فورا دروازے کی طرف بھاگتی ہے جسے دیکھ دخان بھی اس کی طرف جاتا ہے جبکہ سوہا دروازے کے پاس پہنچ کر اسے کھولنے ہی لگتی ہے کہ دخان فورا اس کا ہاتھ پکڑے بیڈ کی طرف لے کر جاتا ہے----

چھوڑو میرا ہاتھ----چھوڑو----سوہا مسلسل اس سے اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کرتی جبکہ دخان بھی ڈھیٹ ہی ثابت ہوا تھا------

یار میں ہو دخان اتنا بھی کیا ڈرنا-----دخان اسے بیڈ کے پاس لاکر اپنا ماکس اتار ہی دیتا ہے جبکہ سوہا جو اس کے یو لانے پر رونے والی تھی اب اپنے سامنے دخان کو دیکھ کر غصے میں آجاتی ہے-----

آپ کی ہمت کیسے ہوئی یہاں انی کی اور کیوں------

ہمت کی بات مت کرو تو بہتر ہے میں ویسے ہی بہت ٹینشن میں ہوں تو پلیز غصہ کرکے مجھے اور ٹینشن میں نہ ڈالو-----دخان اسے غصے میں دیکھ کر کہتا ہے-----

آپ کو جو بھی ٹینشن ہو آپ اپنے گھر جاکر حل کرے یہاں اکر آپ کی ٹینشن اور بڑ جائے گی-----سوہا روکھے پن سے کہتی ہے-----

تم ابھی میرے ساتھ چلو تمہیں پتا بھی ہے میرے اور تمہارے گھر والے مل کر ہمیں الگ کرنا چاہتے ہیں اور تو اور دادی نے میرے لئے لڑکی بھی پسند کرلی ہے۔۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو سوہا اسے حیرانگی سے دیکھتی ہے کہ یہ بول کیا رہا ہے جبکہ دادی تو اسے اپنی بہو بنانے کا کہہ کر گئی ہیں یقینا اس کی کوئی چال ہوگی مجھے اپنے ساتھ لے جانے کی اونہہ۔۔۔۔۔ سوہا اسے غصے سے گھورتے ہوے سوچتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا چلو یہ تو اچھی بات ہے نہ کہ ہمارے گھر والو کو ہی خیال آگیا۔۔۔۔۔

سوہا دیکھوں میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر پلیز میرے ساتھ چلو ہم کہیں دور چلے جائے گے۔۔۔۔۔دخان سوہا کی بات سن کر اس کا ہاتھ پکڑے منت کرتا ہے جو سوہا فورا ہی چھوڑوالیتی ہے۔۔۔۔۔۔

میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤ گی اور اچھا ہے آپ کی شادی ہوجاے تو میری بھی جان چھوٹے گی۔۔۔۔۔سوہا بیزاری سے کہتی جس سے دخان کو بہت دکھ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

تم میرے ساتھ نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔دخان اسے دیکھ ایک آئبرو اٹھا کر پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں میں کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔سوہا بھی سینے پر ہاتھ باندھے اٹل لہجے میں کہتی ہے۔۔۔۔۔

سوچ لو یہ نہ ہو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔۔۔۔۔

ہاں سوچ لیا بھلے مجھے پچھتانا پڑے۔۔۔۔۔

تمہاری مرضی۔۔۔۔دخان سوہا کی بات پر کندھے اوچکا کر کہتا سوہا کے بیڈ پر بیٹھ کر اپنے شوز اتارتا ہے جسے دیکھ سوہا کی آنکھیں حیرت سے پھیل جاتی ہیں۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ شوز کیوں اتار رہے ہیں۔۔۔۔۔۔سوہا شوز کی طرف اشارہ کرے کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

صبح 4 بجے ہم نکلے گے تو ابھی میں تھوڑا سو لوں آجاؤ تم بھی سوجاؤ۔۔۔۔۔دخان کہتا کمفرٹر کو اپنے اوپر تان کر لیٹتا ہے جبکہ سوہا اسے غصے سے دیکھتی ہے جو کوئی نہ کوئی ایسی حرکت کر ہی جاتا ہے جس سے اس کا بی پی ہائی ہو۔۔۔۔۔

اٹھیں۔۔۔۔ابھی اور اسی وقت جائے ورنہ میں بھائی کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔۔۔وہ اس کے اوپر سے کمفرٹر کھینچ کر کہتی ہے جسے دخان دوبارہ کھینچ کر اپنے اوپر تان لیتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں جاؤ بلا کر لاؤ میں کون سا تم سے۔۔۔۔۔وہ بولتا ہوا شرارت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

دخان میں مذاق کے موند میں بلکل نہیں ہوں پلیز یہاں سے جائے۔۔۔۔۔۔سوہا سخت لہجے میں کہتی ہے مگر وہ دھمکی ہی کیا جو دخان پر اثر کر جائے۔۔۔۔۔

سوہا گڈ نائٹ آجاؤ تم بھی سو جاؤ اور ذرا یہ لائٹ بھی اوف کردینا مجھے روشنی میں نیند نہیں آتی۔۔۔۔۔دخان آنکھیں بند کرتا کروٹ لئے کہتا ہے جس پر وہ اسے بھسم کردینے والی نظروں سے دیکھ کر کمرے کی ساری لائٹ ان کر دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

اب سوجائے آرام سے۔۔۔۔۔سوہا چڑ کر کہتی ہے تو دخان کے ہونٹوں پر میٹھی سی مسکان آجاتی ہے مگر آنکھیں ویسی ہی بند تھیں۔۔۔۔۔

سوہا اسے اب بھی آنکھیں بند کرے ہوے لیٹا دیکھ اس کے پاس اکر کمفرٹر کو ایک جھٹکے سے اس کے اوپر سے کھینچ کر نیچے پھنکتی ہے جس پر دخان فورا چوک کر اٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا تم کیسی بیوی ہو شوہر کو سونے نہیں دیتی ادھر دو مجھے نیند آرہی ہے ویسے بھی مجھے بخار بھی ہورہا ہے۔۔۔۔دخان چہرے پر معصومیت سجاے کہتا ہے۔۔۔۔۔

میں نہیں دونگی آپ ابھی کے ابھی یہاں سے جائے اور اپنے گھر جاکر اپنے نرم سے بستر پر سوے۔۔۔۔۔۔سوہا کمفرٹر کو ہاتھ میں لے کر دوسری طرف پھنک کر ضدی لہجے میں کہتی ہے جس پر دخان غور سے اسے دیکھتا ہے اور سوہا اس کے ایسے دیکھنے پر نظروں کا رخ بدل لیتی ہے۔۔۔۔۔

اگر تم نے مجھے یہ کمفرٹر نہیں دیا تو میرے لئے تم سے اچھا کمفرٹر کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔دخان سنجیدگی سے کہتا سوہا کو ٹھیک والا ڈرا گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سوہا ڈر کر منہ بناتی فورا کمفرٹر اٹھاے اس کی طرف پھنکتی ہے جس پر دخان مسکراتا ہوا اسے دیکھ کر دوبارہ لیٹ کر آنکھیں بند کرلیتا ہے اور سوہا رومائسی سی اسے دیکھ کر صوفے پر جاکر بیٹھ جاتی ہے اور نظریں دخان پر جما دیتی ہے وہ بھی غصے والی۔۔۔۔۔۔

نجانے کب اس کی بھی آنکھ لگ جاتی ہے مگر پھر ایکدم ہی آنکھ کھولتی ہے تو پہلی نظر ہی اس دشمنِ جاں پر جاتی ہے جو آرام سے سوہا کی طرف کروٹ لیا خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا وہ اسے دیکھ کر بیزاری سے گھڑی کی طرف دیکھتی ہے جہاں گھڑی رات کے چار بجا رہی تھی وہ ٹائم دیکھے جلدی سے اٹھ کر دخان کے پاس جاتی ہے-----

دخان پلیز چلے جائے-----وہ منت والے لہجے میں اسے اٹھاتی ہے مگر دخان تو شاید نہیں یقینا سو چکا تھا جبکہ سوہا اسے ویسے ہی لیٹا دیکھ ماتھے پر بل ڈالے جھک کر اسے دیکھتی ہے-----

دخان----وہ ہلکی سی آواز سے اسے پکارتی ہے مگر دخان تو واقع میں سورہا تھا جسے دیکھ وہ غور سے اسے دیکھتی ہے جس کے بال بے ترتیب سے ماتھے پر بکھرے پڑے تھے جبکہ ہلکی ہلکی شیو اس کے گوری رنگت پر انتہا کی حسین لگ رہی تھی جو سوتے ہوے اتنا معصوم سا لگ رہا تھا کہ سوہا کا دل چاہ رہا تھے کاش وہ ایسے سوتا رہے اور وہ بس اسے دیکھتی رہے اس نے کہا کبھی اسے سوتا ہوا یا پھر اتنا غور سے دیکھا تھا جیسے آج دیکھ رہی تھی وہ ایک حسین مرد تھا ایک مکمل حسن رکھنے والا جسے اگر کوئی دیکھے تو دوسری نظر ضرور دیکھنے کے لئے مڑتا تھا سوہا یہی سوچتے ہوے بیڈ کے پاس بیٹھ کر مسکراتے ہوے اسے دیکھتی ہے اس نے آج پہلی بار اسے یو سوتا ہوا دیکھا تھا جو جاگنے سے زیادہ پیارا لگ رہا تھا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی دخان ہے جس نے کبھی اسے تکلیف دی تھی اس کی محبّت کا مذاق بنا کر اسے رسوا کیا تھا مگر یہ وہی دخان تھا

جس نے کبھی سوہا کو بدلے کی بھید چڑھایا تھا سوہا جو کچھ دیر پہلے اسے مسکراتے ہوے دیکھ رہی ہوتی ہے اب اپنی اذیت یاد کر کے اس کے چہرے سے مسکان ایکدم غائب ہی ہوجاتی ہے اب نہ تو غصہ تھا اس کے چہرے پر اور نہ ہی مسکان بس وہ اب گہری سانس لے کر اس کے پاس سے اٹھنے ہی لگتی ہے کہ دخان فورا اس کا ہاتھ پکڑلیتا ہے جس پر وہ مڑکر اپنا ہاتھ اور پھر سوتے ہوے دخان کو دیکھتی ہے------

ایسے ہی بیٹھ کر مجھے دیکھتی رہو سکون ملتا ہے تمہاری آنکھوں کی تپش کو اپنے چہرے پر محسوس کر کے-----دخان آنکھیں بند کرے ہی کہتا ہے تو سوہا حیران سی اسے دیکھتی ہے مطلب وہ جب سے اٹھا ہوا تھا اور وہ اسے سوتا ہوا سمجھ کر دیکھتی رہی سوہا یہی سوچ کر شرمنگی سے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس سے چھوڑواتی ہے جس پر دخان فورا آنکھیں کھولتا ہے------

جب اٹھے ہوے تھے تو سونے کا ناٹک کیوں کر رہے تھے----وہ اسے دیکھ کر پوچھتی ہے جس پر وہ مسکرا دیتا ہے-----

مجھے خود نہیں پتا میں کب سوگیا جبکہ میرا سونے کا بلکل ارادہ نہیں تھا ابھی جب تم نے پیار سے دخان کہا تھا نہ تبھی میری نیند اڑی تھی-----وہ کہتا ہے تو سوہا خاموشی سے اسے دیکھتی ہے-----

کیا سوچ رہی تھیں مجھے دیکھ کر یہی نہ کہ کاش میں تم سے تمہاری طرح محبّت کرتا کاش کبھی تمہاری محبّت کو سمجھ سکتا۔۔۔۔دخان کہتا اٹھ کر بیٹھتا ہے اس نے ایک حد تک ٹھیک اندازہ لگایا تھا جس پر سوہا خاموش ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

ادھر بیٹھو۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے سامنے بیٹھاتا ہے جس پر سوہا خاموشی سے بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔

سوہا میں غلط تھا مجھے پتا ہے میں نے تمہیں کتنا دکھ دیا تمہیں بہت تکلیف بھی ہوئی لیکن میں اب شرمندہ ہوں مجھے معاف کردو ہم اپنی دوبارہ سے زندگی شروع کرے گے ہم بھول جائے گے کہ کبھی ہم میں کوئی ناراضی بھی ہوئی تھی یہ پھر کبھی ہمارے بیچ کوئی بدلہ آیا تھا۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو سوہا کچھ بولنے ہی والی ہوتی ہے کہ دخان کا فون رینگ کرتا ہے جسے سوہا دخان سے پہلے فورا ٹیبل سے اٹھا کر دیکھتی ہے تو احد کا فون ہوتا ہے۔۔۔۔

سوہا ادھر دو۔۔۔۔دخان اٹھ کر اس کے اگے اپنا ہاتھ کرتا ہے جس پر سوہا موبائل کو یس کر کے کان سے لگاتی ہے۔۔۔۔۔

ہیلو دخان کہا مرا ہوا ہے دادی انتہا کے غصے میں بیٹھی ہیں اگر اپنی خیر ہے تو چپ کر کے نیچے آجا میں سوہا کے گھر کے باہر کھڑا ہوں مجھے پتا ہے تو سوہا کے پاس ہے۔۔۔۔۔۔احد کہتا ہے تو سوہا حیران سی دخان کو دیکھ کر کھڑکی کی طرف جاکر کھڑکی کھولے نیچے دیکھتی ہے جہاں احد نائٹ

سوٹ میں کھڑا اوپر ہی دیکھ رہا ہوتا ہے جبکہ دخان سوہا کو کھڑکی پر کھڑا دیکھ فورا اس کے پاس جاکر دیکھتا ہے تو نظر نیچے کھڑے احد پر جاتی ہے۔۔۔۔

خدا کا واسطہ ہے دخان کو یہاں سے لے کر جائے۔۔۔۔سوہا دخان کو دیکھ کر فون کان سے لگائے احد کو کہتی ہے۔۔۔۔

ہاں اسے لینے ہی آیا ہوں مجھے پتا تھا یہ کہا جا سکتا ہے اسے فون دو۔۔۔۔احد کہتا ہے تو سوہا فون دخان کی طرف بڑھاتی ہے جسے دخان گھورتا ہوا اس کے ہاتھ سے موبائل لیتا ہے۔۔۔۔

کیا ہے کیوں آیا ہے یہاں۔۔۔۔

دخان شرم کرلے رات کے اس وقت تو چورو کی طرح کسی کے گھر کودتا ہے جلدی سے نیچے آ دادی بہت غصے میں ہیں اور تایا ابو تو آج ڈنڈا لے کر بیٹھے ہیں۔۔۔۔احد اسے ڈراتے ہوے کہتا ہے تو دخان برا سا منہ بنا کر سوہا کی طرف دیکھتا ہے جو نیچے سیڑی کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے یقینا وہ یہی سوچ رہی ہوگی کہ دخان آیا کیسے ہوگا۔۔۔۔۔

اچھا اتا ہوں تو جا۔۔۔۔

نہیں ابھی آ۔۔۔احد بھی ضد کا اپنا پکا تھا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔دخان غصے سے کہہ کر کال کاٹ کر اندر اکر بیڈ پر بیٹھا اپنے شوز پہنتا ہے جبکہ ماتھے پر بل اس کے غصے میں ہونے کی نشاندہی کر رہے تھے۔۔۔۔

تمہیں میں کبھی نہیں چھوڑو گا یہ بات اپنے چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا لینا۔۔۔۔دخان جاتے ہوے سوہا کو انگلی دیکھا کر کہتا کھڑکی سے باہر چلا جاتا ہے جبکہ سوہا اسے غصے سے گھور کر کھڑکی کے پاس آتی ہے۔۔۔۔۔

اب دوبارہ مت آیئے گا ادھر۔۔۔۔سوہا دخان کو اترتا دیکھ کہتی ہے جس پر دخان اوپر منہ کرے اسے دیکھ ہنس دیتا ہے جو کھڑکی سے جھانکے اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

روپینزل تمہارے بال لمبے نہیں تو کیا ہوا ہم بھی تمہارے دیوانے ہیں سیڑی چڑ کر آجاے گے تمہاری کھڑکی سے۔۔۔۔دخان اسے دیکھ کہتا ہے جو واقع روپینزل کی طرح کھڑکی سے جھانک کر اسے غصے سے دیکھ رہی ہوتی ہے جبکہ روپینزل تو ہنستی مسکراتی تھی یہ شاید زپینزل کا دوسرا ورژن ہوگا وہ اسے دیکھتا سوچتا خود ہی اپنی سوچ پر ہنس دیتا ہے جبکہ اوپر کھڑی سوہا اس کے ہنسے پر اچھی خاصی غصے میں آجاتی ہے۔۔۔۔۔

دخان آجا یار۔۔۔۔احد اسے وہی کھڑا دیکھ کہتا ہے جس پر دخان بیزاری سے منہ بناتا سیڑیاں اترتا نیچے پہنچ ہی جاتا ہے اور پھر نظر اٹھا کر اپنی روپینزل کو مسکرا کر دیکھتا ہے جو اسے دیکھ کر ہی کھڑکی زور سے بند کردیتی ہے جس پر دخان برا سا منہ بنا کر احد کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

ہوگئی عزت یہ اور کروانی ہے اگر اور عزت کروانی ہے تو اؤ تمہیں دروازے سے لے کر جاتا ہوں اس کے باپ بھائی بہت اچھی عزت کرے گے۔۔۔۔۔احد کے طنز کو وہ کسی کھاتے میں نہ لاتے ہوے اپنی گاڑی کی طرف بڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

ویسے تمہیں کیسے پتا چلا کہ میں یہاں ہوں۔۔۔۔دخان گاڑی کا دروازہ کھولے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

دادی تہجد پڑنے کے لئے اٹھی تھی کہ دیکھا تمہاری گاڑی غائب ہے بس پھر کیا تھا تمہارے کمرے میں دیکھا تم وہاں پر بھی نہیں تھے تبھی دادی نے سب کو آواز لگا کر اٹھا دیا کے دخان پتا نہیں کہا گیا ہے اور۔۔۔۔

اور تو نے کہا ہوگا سوہا کے گھر ہے نہ؟؟؟۔۔۔۔دخان اس کی بات کاٹ کر دانت پیس کر پوچھتا ہے جس پر احد گاڑی کا دروازہ کھولے بیٹھ کر گاڑی کو اس کے سامنے لگاتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں نے کہا تھا کر لے جو کرنا ہے۔۔۔احد کہتا ہی مسکراتا ہوا گاڑی اگے بڑھا دیتا ہے اور دخان غصے سے جلدی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اس کے پیچھے لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

دخان کہا ہے۔۔۔۔۔۔انور جو ٹینشن سے ٹہل رہے ہوتے ہیں احد کو اکیلے اتا دیکھ پوچھتے ہیں۔۔۔۔۔

میرے پیچھے آرہا ہے۔۔۔احد پیچھے دیکھ کر کہتا ہے جہاں سے دخان سب کو معصوم سی شکل بناتا دیکھ کر اتا ہے۔۔۔۔۔

کہا گیا تھا۔۔۔۔دادی غصے سے اسے دیکھ کر پوچھتی ہیں۔۔۔۔۔۔

دادی وہ ایک دوست کی طبیعت خراب ہوگئی تھی وہاں گیا تھا اس سے ملنے۔۔۔۔وہ سر جھکا کر کہتا ہے۔۔۔۔

دوست نے ذلیل تو نہیں کیا۔۔۔۔انور اسے دیکھ کر پوچھتے ہیں جن کا مطلب سمجھ کر وہ سر اٹھا کر انھیں دیکھ کر ماتھے پر بل لے اتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں گیا تھا سوہا کے پاس اسے لینے جب میری شادی ہوئی ہے تو آپ لوگ کیوں دوبارہ میری شادی کروا رہے ہیں میں کہہ رہا ہوں مجھے نہیں کرنی شادی میں بس سوہا کا ہوں اور کسی لڑکی کے بارے میں تو سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔دخان اتنی غصے سے کہتا ہے کہ سب ہی چپ ہوجاتے ہیں۔۔۔۔

احد اسے لڑکی کی تصویر دیکھا۔۔۔دادی بھی اب ڈرامہ کرتے ہوے تانگ آگئی تھی تبھی کہتی ہے تو احد اسی کا موبائل لیتا ہے۔۔۔۔

مجھے نہیں دیکھنی تصویر اور میرا موبائل کیوں لیا ہے ادھر دو۔۔۔۔دخان احد سے موبائل لینے کے لئے ہاتھ اگے کرتا ہے کہ احد موبائل والا ہاتھ اوپر کرکے جلدی سے

کھول کر اس میں سوہا کی تصویر ڈھونڈ کر اس کے سامنے موبائل کرتا ہے-----

یہ دیکھ یہ ہے وہ لڑکی جس سے تیری شادی ہوگی-----احد دیکھاتا ہے تو دخان کے ماتھے پر پڑے بل ایکدم ہی سیٹ ہوتے ہیں اور وہ موبائل اپنے ہاتھ میں لے کر غور سے سوہا کی تصویر دیکھتا ہے-----

یہ سوہا ہے میری بیوی-----وہ تصویر دیکھ کر احد کو یاد کرواتا ہے-----

ہاں تیری بیوی سے ہی تیری شادی کروا رہے ہیں-----احد ابا سی لیتے ہوے کہتا ہے جبکہ دخان حیران سا کبھی موبائل میں سوہا کو تو کبھی دادی اور انور کو دیکھتا ہے-----

مطلب یہ کیا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا-----دخان کو بلکل سمجھ نہیں اتا کہ ہو کیا رہا ہے سوہا سے اس کی شادی جبکہ دادی اس کی بات سن کر کھڑی ہوجاتیہیں-----

احد اسے بتا کیا ہے جب تک میں جارہی ہوں سونے چل زہرہ اٹھ کمرے میں جاکر سو-----دادی کہتی زہرہ کو ہلاتی ہیں جو منہ کھولے تھوڑی پہ ہاتھ رکھے صوفے سے ٹیگ لگا کر سورہی تھی مگر دادی کی آواز پر فورا اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے-----

دخان صبح بتاؤ گا ابھی نیند آرہی ہے۔۔۔احد بچارگی سے کہتا جانے ہی لگتا ہے کہ دخان اس کا بازو پکڑے لان میں جاتا ہے جبکہ باقی سب نیند سے بوجھل آنکھیں لئے اپنے کمرے میں جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

○ ○

حالم ترچی نظروں سے احد کو دیکھتا ہے جو تھوگ نگل کر اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

دخان گیا۔۔۔وہ اپنی گردن کی طرف ہاتھ کا چاکو بنا کر کہتا مڑتا ہے تو انور آنکھوں میں غصہ لئے انھیں ہی دیکھ رہے ہوتے ہیں ان کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ انہوں نے سب سن لیا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ تایا ابو۔۔۔۔

سوہا ابھی کہاں ہے۔۔۔۔انور غصے سے پوچھتے ہیں جس سے سارے ڈر کر آنکھیں بند کرلیتے ہیں۔۔۔۔۔

د۔۔۔۔دخان کے پاس۔۔۔۔۔حالم ہی بول دیتا ہے۔۔۔۔۔

اور دخان کہا ہے۔۔۔۔۔۔

فیض کے گھر۔۔۔۔۔احد کہتا ہے تو انور کچھ دیر خاموش سے اسے دیکھتے ہیں اور پھر وہی صوفے پر بیٹھ کر انھیں بھی بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہیں جس پر سب ڈرتے ڈرتے بیٹھتے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں کب تک یہ چلتا رہے گا کیوں نہ دونوں کی دوبارہ شادی کروا دی جائے۔۔۔۔انور کی بات پر وہ سب جو ڈر رہے تھے ان کی بات پر فورا ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔

مطلب یہ کہ تمہاری باتیں سن کر مجھے اپنے بیٹے پر ترس آرہا ہے میں چاہتا ہوں اب بہت سزا ہوگئی اس کی اب سوہا کو معاف کردینا چاہیے۔۔۔۔انور کی بات پر جہاں سارے خوش ہوجاتے ہیں وہی حیران بھی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

لیکن انکل یہ ہوگا کیسے۔۔۔۔

میں کل حویلی جاؤ گا اماں سے بات کرنے ان سے بھی بات کرو گا اور غفار صاحب سے بھی۔۔۔۔۔انور کچھ سوچ کر کہتے ہیں۔۔۔۔

لیکن تایا ابو آپ کیا کرے گے۔۔۔۔زہرہ ہی بے صبری سے پوچھتی ہے جو بتانے کا نام ہی نہیں لے رہے ہوتے۔۔۔۔

ہم سوہا اور دخان کو الگ کرے گے مطلب دخان کو ہم اپنے ساتھ یہاں لے آے گے اور سوہا کو غفار صاحب لے جائے گے پھر ہم سوہا کا رشتہ لے کر جائے گے اور اس طرح رشتہ تے پانے پر ہم ان کی دھوم دھام سے شادی کرے گے مجھے یقین ہے سوہا ایسے راضی ہوجاے گی اگر نہیں ہوگی تو میں اس سے بات کرو گا مجھے یقین ہے وہ بچی میری بات کبھی نہیں ٹالے گی ایسا کرنے سے شاید وہ اپنی پرانی زندگی کو بھول جائے اور نئی زندگی کی شروات کرے۔۔۔۔۔انور ساری بات سمجھا کر کہتے ہیں تو سب کو بات سمجھ آتی ہے جس پر وہ سارے خوشی سے مسکرا دیتے ہیں۔۔۔۔۔

یہ آئیڈیا بہت اچھا ہے تایا ابو۔۔۔احد کہتا ہے تو مسکراتے ہوے اثبات میں سر ہلاتے ہیں۔۔۔۔۔

پھر ہم لوگ پہلے حویلی گئے وہاں سے سارے ٹبر ہی ساتھ اگیا اور پھر ہم نے غفار انکل سے بات کی جس پر وہ بھی راضی ہوگیے اور پھر اگلی صبح ہم نے تمہارے گھر دھماکہ کر دیا۔۔۔۔احد ساری بات بتا کر اینڈ میں اپنی انے والی اباسی کو روک کر مسکراتا ہے۔۔۔۔۔

تم لوگ کتنے اچھے ہو نہ کتنا خیال ہے تمہیں میرا۔۔۔۔دخان مسکراتے ہوے کہتا ہے اسے واقع بہت خوشی ہوئی تھی کہ سب اس کی کتنی فکر کرتے ہیں۔۔۔۔۔

ہاں ہم تو ہیں مگر تو بلکل اچھا نہیں ہے دیکھ میں نیند سے نڈھال ہورہا ہوں اور تو ہے کہ جانے ہی نہیں دیتا تجھے پتا ہے صبح کتنا کام ہے شادی شروع ہونے والی ہے تیاری بھی کرنی ہے

اچھا اچھا جا میں بھی جاکر سوتا ہوں۔۔۔۔دخان کی بس کہنے کی دیر تھی احد فورا سے پہلے اٹھ کر اندر جاتا ہے جبکہ دخان مسکراتا ہوا آنکھیں بند کرے سوہا کے بارے میں سوچتا ہے۔۔۔۔۔۔ روپینزل۔۔۔۔وہ کچھ دیر پہلے سوہا کے غصے کو سوچ کر کہتا اندر کی طرف بڑتا ہے آج اسے سکون کی نیند انے والی تھی مگر فائدہ اب تو ہلکی ہلکی روشنی آسمان پر پھیل رہی تھی جسے دیکھ وہ سونے کا ارادہ ترک کرکے جوگینگ کے لئے اپنے کمرے میں جاکر ٹریک صوت پہن کر باہر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا جلدی سے اٹھ جاؤ دیکھو کیا ٹائم ہورہا ہے تمہارے سسرال والے بھی اتے ہی ہونگے۔۔۔۔آسیہ سوہا کے کمرے میں اکر کہتی ہیں جو کمفرٹر میں منہ دیے آرام سے نیند کی وادیوں میں گھوم رہی تھی۔۔۔۔

سوہا اٹھو۔۔۔آسیہ اسے نہ اٹھتا دیکھ اس کے منہ سے کمفرٹر ہٹا کر تھوڑے سخت لہجے میں کہتی جس پر سوہا تھوڑی آنکھیں کھولے انھیں دیکھ کر دوبارہ آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔۔۔

اچھا اٹھتی ہوں۔۔۔وہ کروٹ لئے نیند میں ڈوبی آواز میں کہتی ہے۔۔۔۔

سوہا اٹھ جاؤ ٹائم۔۔۔۔

انٹی دخان کے گھر والے آگئے ہیں سوہا کو جلدی بھیج دیں۔۔۔آسیہ ابھی اسے اٹھا ہی رہی ہوتیں ہیں کہ کشف کمرے میں اکر کہتی ہے جس پر سوہا کشف کی بات سن کر فورا اٹھتی ہے۔۔۔۔۔

کیا مطلب وہ کیوں آے ہیں۔۔۔۔

ارے شوپنگ کروانے جانا ہے نہ تمہیں تبھی آے ہیں اب شادی میں دن ہی کتنے رہ گئے ہیں۔۔۔۔آسیہ کہتی ہی باہر چلی جاتی ہیں اور سوہا کشف کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

چلو جلدی سے ریڈی ہوکر آجاؤ کسی کو انتظار کروانا اچھی بات نہیں ہے۔۔۔کشف مسکراتی ہوئی کہتی کمرے سے باہر جاتی ہے اور سوہا نہ چاہتے ہوے بھی تیار ہونے کی غرض سے اپنی پیاری نیند کو الوداع کہتی اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

چلو یہ اچھا ہوا کہ سب چیزیں سوہا کی پسند کی مل گئی ورنہ اگر ہم کوئی اپنی پسند کی لے لیتے اور سوہا کو پسند نہیں آتی کتنا غلط ہوجاتا نہ۔۔۔۔۔وہ سب شوپنگ کر کے اب پاس ہی ریسٹورنٹ میں لنچ کرنے کی غرض سے آے تھے کہ تبھی فائزہ سوہا کو کہتی ہیں۔۔۔۔

نہیں انٹی ایسی بات نہیں ہے آپ بھی اگر میری شاپنگ کر لیتے تو مجھے وہ بھی پسند آجاتی۔۔۔۔سوہا ان کی بات پر مسکراتے ہوے کہتی ہے۔۔۔۔۔

ویسے بھابھی کے والیمے والی ڈریس زیادہ پیاری ہے نہ۔۔۔۔عینی ٹیبل پر ہاتھ رکھے چمکتی آنکھوں سے کہتی ہے۔۔۔۔

ڈریس تو سبھی اچھی ہیں اور ماشاءاللہ سے سوہا پہنے گی تو اور جچے گی اس پر۔۔۔رخسانہ اپنی بہو کو آنکھوں میں پیار لئے دیکھ کر کہتی ہیں جس پر وہ بھی مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

چلو جی چلی گئی۔۔۔۔زہرہ ایک چپس اٹھا کر منہ میں رکھتے ہوے موبائل دیکھ کر کہتی ہے جس پر سب سوالیاں نظروں سے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہے آپ لوگ۔۔۔وہ سب کو اپنی طرف تکتا دیکھ کہتی ہے۔۔۔۔

کیا چلی گئی۔۔۔زوہا اسے غور سے دیکھ کر پوچھتی ہے۔۔۔۔

وہ دخان بھائی نے کہا تھا کہ سوہا جو بھی چیز لے تو مجھے لازمی تصویر کھیچ کر بھیجنا اسی لئے میں نے ہر ڈریس، سینڈل، جیولری اور یہاں تک کے میک اپ کی بھی تصویر انھیں سینڈ کر

دی-----یہ دیکھیں ان کا میسج بھی آگیا ماشاءاللہ-------وہ کہتی موبائل سب کی طرف کرتی ہے جس پر سوہا بیچاری شرمندہ ہی ہوجاتی ہے دخان کی حرکت پر------

دیکھاؤ ذرا ایک اور میسج آیا ہے-----زوہا اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر دیکھتی ہے اور پھر دخان کے میسج پر مسکرا کر شوک نظروں سے سوہا کو دیکھتی ہے-----

ان کپڑو کی قیمت تو میری بیوی کے پہنے سے ادا ہوگی-----زوہا میسج پڑھتی ہے تو سوہا شرمندہ سا مسکرا دیتی ہے اب وہ بھی کیا بولتی دخان کی چھچھوری حرکت پر-----

سوہا دخان اتنا برا نہیں ہے جتنا وہ لگتا ہے وہ دل کا بہت اچھا ہے بس اپنی بہن کی وجہ سے وہ ایسا ہوگیا تھا مگر اب اسے احساس ہوگیا ہے کہ وہ غلط ہے اگر ہوسکے تو اسے معاف کردینا-----رخسانہ سوہا کے کندھے پر ہاتھ رکھے پیار سے کہتیں ہیں جس پر وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلادیتی ہے وہ تو ماں ہیں وہ تو کرے گی اپنے بیٹے کی تعریف سوہا کو ان کی بات سن کر یہی خیال آیا تھا------

ہاں سوہا دخان تم سے بہت محبّت کرتا ہے ہم نے اس کی محبّت دیکھی جب تم بیمار تھی وہ بہت محبّت کرتا ہے تم سے پلیز سب بھول کر اس کے ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرلو-----زوہا بھی اس کا ہاتھ پکڑ کے امید بھری نظروں سے اسے دیکھتی صرف زوہا ہی نہیں

سب ہی زہرہ عینی آمنہ رخسانہ اور فائزہ بھی اسے امید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں جس پر وہ سب پر ایک نظر مارے مسکرا دیتی ہے----

ٹھیک ہے-----وہ کہتی ہے تو سب کے چہرے کھیل سے جاتے ہیں جنھیں دیکھ وہ سوچتی ہے کہ یہ بھی دخان نے ہی انہیں کہا ہوگا افففف----کیا شخص تھا وہ سب اسے اتنا اچھا کیوں سمجھ رہے تھے وہ سوچتی ان کے ساتھ کھانا کھانے لگتی ہے جو ویٹر ابھی ہی رکھ کر گیا تھا----------

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وقت کا کام ہے چلنا اور چلتے رہنا یہ ایسی چیز ہے جو کبھی نہیں روکتی ابھی ایک سیکنڈ گزرے تو پچھلے وقت تو ہم لا ہی نہیں سکتے جبکہ بس کچھ یادیں اور دکھ ہوتے ہیں وہی رہ جاتے ہیں جبکہ ہم بھول جاتے ہیں کہ انے والا کل پچھلے گزرے ہوے وقت سے زیادہ اچھا ہوگا لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں جو نہیں سمجھ پاتے انہیں میں سوہا بھی تھی جو بیڈ پر بیٹھی اپنے مایو کے سوٹ کو بے دلی دیکھ رہی تھی جبکہ باہر ہر جگہ خوشی کا سما تھا روہان بھاگ بھاگ کر تیاری کروا رہا تھا پورے گھر کو پیلی لڑیوں سے سجایا گیا تھا جبکہ سہن میں لگے پودوں پر پیلی لائٹوں سے سجاوٹ کی گئی تھی اور یہ سب روہان نے اپنی جان سے پیاری بہن کی خوشی کے لئے خود کھڑے ہوکر کروایا تھا-----

چھوٹے وہاں دیکھو وہ لڑی نکل رہی ہے اسے ٹھیک سے لگاؤ۔۔۔ارے آپ نے ابھی تک جھولا نہیں سجایا لڑکے والے اتے ہونگے بس جلدی سے پہلے جھولا سجا دیں اور پلیز پورے جھولے کو پھولوں سے بھر دیے گا کوئی جگہ خالی نہ رہے۔۔۔۔ آپ ادھر اؤ دیکھو جاکر کھانا کہا تک پہنچا جلدی جلدی کرے اور دیکھیں کوئی کمی نہ رہے۔۔۔۔روہان خود کھڑا ہوکر سب کو ہر کام کی ہدایت دے رہا تھا کسی چیز کی کمی نہ ہو تبھی ہر چیز کو نوٹ کرتا جو چیز اسی ٹھیک نہ لگتی فورا اسے درست کروا دیتا تھا۔۔۔۔

روہان پہلے کچھ کھا لیں صبح سے بھوکے لگے ہوے ہیں دیکھیں شام بھی ہوگئی ہے مہمان بھی اتے ہونگے۔۔۔کشف اس کے پاس اکر کہتی ہے۔۔۔۔۔

کشف بس یہ تھوڑا سا رہ گیا ہے پھر اتا ہوں۔۔۔۔وہ مصروف سا کہتا ہے تو کشف زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں ابھی چلے میرے ساتھ صبح سے بھوکے ہیں کچھ کھایا ہی نہیں۔۔۔۔وہ بھی اس کا ہاتھ دائینگ ٹیبل پر ہی لاکر چھوڑتی ہے۔۔۔۔

تم نے کھانا کھایا۔۔۔روہان چاول کا چمچ منہ میں رکھنے سے پہلے پوچھتا ہے۔۔۔۔

جی میں نے کھا لیا تھا سوہا کے ساتھ وہ کھا ہی نہیں رہی تھی تبھی اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا پڑا اچھا آپ کھا کر جلدی سے تیار ہوجانا جب تک میں بھی بچوں کو تیار کرکے خود بھی تیار

ہوجاؤ۔۔۔۔کشف کہتی اس کے پاس سے کھڑی ہوتی ہی ہے کہ روہان اس کا ہاتھ پکڑتا دوبارہ اپنے پاس بیٹھاتا ہے تو کشف اسے نا سمجھی سے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

شکریہ کشف میرے گھر والوں کو اپنا سمجھنے کے لئے ۔۔۔۔۔روہان کی بات پر وہ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

روہان میری تو کوئی فیملی ہی نہیں ہے اب جب مجھے انکل انٹی کی صورت میں ماں باپ اور سوہا سیف کی صورت میں بہن بھائی ملے ہیں تو میں بہت خوش ہوں دن رات اپنے رب کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے اتنا اچھا سسرال اور محبّت کرنے والا شوہر دیا اور سب سے بڑی بات دو چھوٹے پیارے سے پھول بھی دیے۔۔۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی کہتی صفا اور احمر کو دیکھتی ہے جو خوشی سے ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی میری بھی فیملی ہوگی۔۔۔۔وہ کہتی ہے تو اس کی آنکھ نم ہوجاتی ہے اور اس کی آنکھوں کی نمی روہان سے چھپ نہیں پاتی۔۔۔۔۔

کشف اگر خوش ہوتو رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑے پیار سے کہتا ہے تو کشف مسکراتی ہوئی انے والے آنسو کو انگلی کی پور سے صاف کرتی ہے۔۔۔۔

نہیں رو نہیں رہی بس ویسی خوشی کے آنسو تھے۔۔۔اچھا چلے آپ بھی جلدی سے ریڈی ہوجاے جب تک میں بھی بچوں کو تیار کر کے سوہا کو دیکھوں۔۔۔۔۔۔کشف کہتی کھڑی ہوتی ہے تو روہان

مسکراتا ہوا اثبات میں سر ہلاتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ نے اسے اتنی اچھی ہمسفر دی بے شک اللہ کے فیصلے ہماری سوچ سے بھی زیادہ درست ہوتے ہیں بس ہم ہی سمجھ نہیں پاتے ہیں اللہ کے فیصلوں کو----

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کہاں رہ گئے ہو سارے جانا نہیں ہے کیا لڑکیوں آجاؤ اور کتنا تیار ہوگی-----دادی لاونج میں بیٹھے سب کو آواز لگاتی ہے جن کی تیاری ہی نہیں ختم ہورہی تھی----

دادی---دیکھیں میں کیسی لگ رہی ہوں-----زہرہ دادی کے سامنے اکر گھوم کے پوچھتی ہے جبکہ دادی اپنا چشمہ نیچے کرے غور سے اسے دیکھتی ہیں جو پیلے گرارا پر پراندا لگاے بہت پیاری اور معصوم لگ رہی تھی-----

ارے یہ کیا اس کی تو استیں بھٹی ہوئی ہے تو نے خراب سوٹ پہن لی----دادی تھوڑی پہ ہاتھ رکھے کہتی ہیں تو پیچھے سے اتا عدنان کا ایکدم ہی قہقہ چھوٹتا ہے جس پر زہرہ منہ پھولا کر دادی کو دیکھتی ہے-----

دادی یہ پھٹی ہوئی نہیں ہے یہ آج کل کا فیشن ہے-----

ویسے دادی نے کچھ غلط بھی نہیں کہا۔۔۔عدنان اکر اس کے برابر میں کھڑا ہوے شرارت سے کہتا ہے تو زہرہ اپنا سینڈل والا پاؤں زور سے اس کے پاؤں پر مارتی باہر جاتی ہے جبکہ عدنان تکلیف کے مارے اپنا پاؤں پکڑ لیتا ہے۔۔۔۔

دادی دیکھیں اس نے کتنی زور سے مارا ہے میں بھی نہیں چھوڑو گا اسے۔۔۔عدنان دادی سے کہتا فورا اس کے پیچھے جاتا ہے اور دادی بس نفی میں سر ہلاتی ہی رہ جاتی ہیں۔۔۔۔

اماں چلے دیر نہ ہوجاے۔۔۔۔انور اپنے کمرے سے اتے ہیں تو باقی سب بھی باری باری اپنے کمرے سے نکلتے دادی کے پاس اکر کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

میں تو کب سے ادھر بیٹھی تم لوگوں کا انتظار کر رہی ہوں اور ایک تم لوگ ہو اکر مجھے ہی کہہ رہے ہو جلدی چلنے کا اونہہ۔۔۔۔دادی ان کی بات پر منہ بناتی کھڑی ہوتی ہیں تو سب مسکراتے ہوے باہر کی طرف جاتے ہیں کہ تبھی دخان اپنے کمرے سے بھاگتا ہوا انھیں آواز دیتا ہے جس پر سب رک کر اسے دیکھتے ہیں وہ تو بھول ہی گئے تھے اسے جو سفید شلوار قمیض پر کریم کلر کی شال پہنے مسکراتا ہوا سیڑیاں اترتا ان کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا ہوا تم وقت پر اگئے ورنہ ہم تو تمہیں چھوڑ کر ہی جانے والے تھے۔۔۔۔حالم اسے دیکھتا ہنستا ہے۔۔۔۔

ہاں تو چلے جاتے میں اپنی گاڑی پر آجاتا۔۔۔۔دخان جیسے اس کا مذاق بناتا ہے۔۔۔۔

تمہاری گاڑی مہمانوں کے لئے رکھی ہے وہ جائے گے اس پر۔۔۔۔احد اس کے ساتھ چلتا ہوا کہتا ہے تو وہ فورا وہاں دیکھتا ہے جہاں اس کی گاڑی کھڑی تھی جس پر اب اس کے رشتے دار بیٹھ رہے تھے۔۔۔۔۔

یار ان کو کہنا بارات والے دن اپنی اپنی گاڑی پر جائے دولہے کی گاڑی پر نظر دولہا بلکل برداشت نہیں کرے گا۔۔۔۔دخان ماتھے پر بل ڈالے کہتا ہے تو احد ہنستا اثبات میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

یہ والا میں پکڑوں گی کیونکہ میں سب سے چھوٹی ہوں۔۔۔۔دخان بھائی میں آپ کی بہن ہوں نہ۔۔۔زہرہ جو کب سے کھڑی عینی زوہا اور زمیش سے لڑ رہی تھی دخان کے قریب انے پر پوچھتی ہے۔۔۔۔

تم سب میری بہن ہو مگر تم لڑکس بات پر رہی ہو۔۔۔۔

دخان یہ چھوٹی ہے تو یہ بڑی والی مہندی

کی تھال میں پکڑوں گی کیونکہ اسے میں نے سجایا ہے۔۔۔زوہا فورا زہرہ کے ہاتھ سے مہندی کی تھال جسے زوہا نے موم بتی مہندی اور پھولوں سے سجایا ہوا تھا لے کر دخان سے کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں دخان بھائی یہ میں لونگی۔۔۔ عینی بھی زوہا کے ہاتھ سے لے کر کہتی ہے جبکہ دخان کو کچھ سمجھ نہیں اتا کہ یہ ہو کیا رہا ہے اور وہ کیا کرے۔۔۔۔

چھوڑو تم تینو یہ میں لونگی کیوں دخان ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔زمیش جو کب سے چپ کھڑی تھی عینی کے ہاتھ سے تھال لیتی ہے اور پھر بس شروع چھینم چھانی۔۔۔۔۔

جبکہ دخان حالم اور احد بس منہ کھولے حیرت سے انھیں دیکھتے ہیں جو ایک تھال کے لئے لڑرہی تھی)مگر لڑکے کیا جانے اس کی قدر(۔۔۔۔

خاموش۔۔۔۔۔احد ان کی لڑائی سے تنگ اکر فورا ان کے بیچ کھڑا ہوتا کہتا ہے تو سارے ہی خاموش ہوجاتے ہیں۔۔۔۔۔

ادھر دو میں پکڑو گا اسے چلو اب۔۔۔۔احد زمیش کے ہاتھ سے تھال لے کر اگے بڑتا ہے جس پر حالم اور دخان اپنی امڈنے والی ہنسی کو دبا کر گاڑی میں بیٹھتے ہیں جبکہ چاروں لڑکیاں منہ بناتی گاڑی میں بیٹھتی ہیں۔۔۔۔

○ ○

ماشاءاللہ ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو سوہا بلکل کسی ڈول کی جیسی۔۔۔۔کشف جب کمرے میں آتی ہے تو سوہا کو آئینے کے سامنے بیٹھا دیکھ مسکراتے ہوے اس کے پاس آتی ہے جو پتا

نہیں کن خیالوں میں گم اپنے ہاتھوں میں بے دلی سے گجرے چڑھا رہی ہوتی ہے لیکن کشف کی آواز پر آئینے میں سر اٹھا کر اسے دیکھتی مسکرا دیتی ہے------

شکریہ بھابھی-----

تمہارے سسرال والے اور تمہارے وہ آگئے ہیں کہہ رہے ہیں جلدی سے ہماری سوہا کو لے اؤ ہم سے اب انتظار نہیں ہوتا---کشف اس کے پیچھے سے ہگ کرے پیار سے کہتی ہے-----

ماما بابا کہہ رہے ہیں پھپھو کو لے آے جلدی سے---صفا اپنا چھوٹا سا دوپٹہ سمبھالے کمرے میں آتی ہوئی کہتی ہے جسے دیکھ کشف اور سوہا اس دیکھ کر ہنس دیتی ہیں-----

اچھا بڑی اماں لیکن پہلے اپنا دوپٹہ تو سمبھال لیں---سوہا اٹھ کر اس کے پاس بیٹھ کر اس کا دوپٹہ کمر کے ساتھ خوبصورت طریقہ سے باندھ دیتی ہے-----

تھینک یو پھپھو---صفا مسکرا کر کہتی باہر بھاگ جاتی ہے جبکہ کشف سوہا کا گھونگھٹ ڈالے کچھ لڑکیوں کے ہمراہ اس کے اوپر لال دوپٹہ کرے کمرے سے باہر لے جاتی ہیں جہاں دخان بیٹھا بے صبری سے سوہا کا انتظار کر رہا تھا------

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ سوہا کو کب لائے گے آدھا گھنٹہ ہوگیا ہے ہمیں یہاں بیٹھے ہوے-----دخان زبردستی کی مسکان چہرے پر سجاے اپنے برابر بیٹھے حالم کو کہتا ہے------

حد ہے دخان ویسے آتی ہوگی اب لڑکی ہے تمہاری طرح تھوڑی کہ بس شلوار قمیض پہنی اور لو تیار لڑکیوں کی بہت تیاری ہوتی ہے اب اپنی ہی کو دیکھ لو۔۔۔۔۔حالم اسے سامنے زہرہ زمیش اور باقی سب کی طرف اشارہ کرتا ہے جو بیٹھی دھول بجاتے ہوے کوئی گیت گا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔۔۔۔دخان ایک گہری سانس لے کر کہتا اپنے موبائل دیکھتا ہے کہ تبھی حالم اس کے کندھے پر اپنا کندھا مارتا ہے۔۔۔۔۔

آگئی تیری دلہن۔۔۔۔۔حالم کے کہتے ہی دخان گردن موڑے جیسے ہی دیکھتا ہے تو دیکھتا ہی رہ جاتا ہے جہاں سے سوہا کچھ لڑکیوں کے ہمرا لال دوپٹہ کے سایے میں پیلے گرارے میں گھونگھٹ ڈالے دخان کی دھڑکن اچھی خاصی بڑھاتے ہوے اسی کے پاس آرہی تھی۔۔۔۔۔

دخان بھائی تھوڑا اگے ہوں بھابھی نے بھی بیٹھنا ہے۔۔۔۔۔عینی دخان کو سوہا کو تکتا دیکھ کہتی ہے تو دخان فورا چوک کر سوہا پر سے نظر ہٹا کر اسے بیٹھنے کی جگہ دیتا ہے جو بیٹھنے کے لئے کھڑی ہوتی ہے وہ اسے دیکھنے میں اتنا مگن تھا کہ پتا ہی نہیں چلا کہ کب وہ اس کے سامنے آگئی جبکہ دخان کی حرکت پر وہاں سب بھی اپنی ہنسی دباتے ہیں۔۔۔۔۔۔

چلے اماں پہلے آپ رسم کرلیں۔۔۔۔۔آسیہ دادی کے پاس اکر مسکراتی ہوئی کہتی ہے تو دادی اٹھ کر سوہا اور دخان کے پاس بیٹھ کر باری باری دونوں کی رسم کرتی ہیں اور پھر ایسے ہی سب باری باری دونوں کو میٹھائی کھلا کر ہاتھ پر مہندی جبکہ گالوں پر تھوڑا تھوڑا اپٹن لگاتے ہیں۔۔۔۔۔

دخان آج بے انتہا خوش تھا کیونکہ آج اس کی محبّت اسے مل رہی تھی جبکہ سوہا اس کے برعکس تھی اسے نہ خوشی تھی نہ دکھ بس وہ اپنے گھر والوں کی وجہ سے اور حویلی والوں کی خوشی کے آگے ہار گئی تھی لیکن دخان کے پاس بیٹھنے سے اسے پتا نہیں کیوں گھوٹن سی ہورہی تھی۔۔۔۔۔۔

ویسے اپنا چہرہ نہیں دیکھاؤ گی۔۔۔۔۔جب سب رسم کرکے دھول لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور سوہا دخان بس جھولے پر اکیلے بیٹھے ہوتے ہیں تب دخان سوہا کی طرف جھک کر سرگوشی کرتا ہے جس پر سوہا کوئی جواب نہیں دیتی۔۔۔۔۔۔

دخان اسے کوئی جواب نہ دیتا دیکھ کچھ سوچ کر اپنا موبائل نکال کر اس کا فرنٹ کیمرے ان کرے سوہا کے گھونگھٹ کے نیچے کرتا ہے اور پھر کیمرے کی طرف دیکھتا ہے جہاں سوہا اسے غصے سے گھورتے ہوے اس کا ہاتھ پکڑے پیچھے کرتی ہے۔۔۔۔۔

یار ایک پک تو لینے دو رات میں اگر نیند نہیں آے گی تو تمہاری تصویر دیکھ لونگا ویسے بھی کل تو تم میرے ساتھ ہوگی نہ۔۔۔۔۔دخان مسکراتے ہوے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لینی کوئی تصویر۔۔۔۔۔سوہا کہتی اپنا گھونگھٹ اور نیچے کر لیتی ہے جس پر دخان منہ بنا کر بیٹھتا ہے اور پھر۔۔۔۔

اچھا چلو نہیں لو لیکن میں نے تمہیں اپٹن نہیں لگایا ایک منٹ ابھی لگاتا ہوں۔۔۔۔وہ کچھ سوچ کر کہتا سامنے سے اوپٹن اپنی انگلی پر لگا کر سوہا کی طرف کرتا ہے۔۔۔۔

دخان کیا کر رہے ہیں سب دیکھ رہے ہیں اپنی نہیں تو میری ہی عزت کا خیال کرلیں۔۔۔۔۔وہ اس کی حرکت پر چوک کر تھوڑی پیچھے ہوکر اس کا ہاتھ بھی پیچھے کرتی ہے۔۔۔۔۔

چھوڑو لوگوں کو لوگوں کا کام ہے باتیں بنانا مگر اپنی منکوحہ کو اوپٹن لگانے سے کیا شرمانا۔۔۔۔دخان شرارت سے کہتا اس کا گھونگھٹ ہلکا سا اٹھا کر اس کے گالوں پر اوپٹن لگا ہی دیتا ہے جبکہ سوہا اس کے لمس پر اپنی آنکھیں بند کرلیتی ہے اور پھر سر اٹھا کر گھونگھٹ سے ہی سامنے دیکھتی ہے کہ کہیں کسی نے دیکھا تو نہیں جبکہ سب انھیں دیکھنے کے بجاے اپنے میں مگن تھے تو دخان کی کیوٹ سی حرکت کو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

دخان آپ میں بلکل شرم نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ دانت پیس کر سر جھکا کر کہتی ہے جس پر دخان ٹیشو سے اپنا ہاتھ صاف کرتا مسلسل مسکرا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے پتا ہے مائے سوئٹ ہارٹ۔۔۔۔۔دخان اس کی طرف جھک کر کہتا سوہا کے گال شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اچھا ویسے تم خوش تو ہونا اب دیکھو سب ٹھیک ہوگیا مجھے یقین ہے تم نے مجھے معاف بھی کردیا ہوگا تبھی تو تم یہاں میرے پہلو میں میرے لئے سج کر بیٹھی ہو۔۔۔۔دخان پرامید سے کہتا ہے تو سوہا طنزیہ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

دخان میں نے آپ کو معاف کیا مگر آپ کی زندگی میں مجھے زبردستی شامل کیا جارہا ہے میں صرف یہاں آپ کے گھر والوں کے پیار اور اپنے گھر والوں کی عزت کی وجہ سے بیٹھی ہوں ورنہ جیسے میں یہاں بیٹھی ہونا یہ بس میں ہی جان سکتی ہوں۔۔۔۔۔سوہا کی بات دخان کے دل کو لگتی ہے جس پر اس کے ہونٹوں کی مسکان پل بھر میں غائب ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

جیسے کبھی آپ نے میرے ساتھ محبّت کا ڈرامہ کیا تھا ویسے ہی میں بھی آپ کے ساتھ ایک اچھی بیوی ہونے کا ناٹک کروگی سب کے سامنے مگر اکیلے میں آپ میرے لئے وہی ظالم دخان ہی ہونگے۔۔۔۔۔۔سوہا اسے کچھ نہ بولتا دیکھ دوبارہ کہتی ہے جس پر دخان کو چپ ہی لگ جاتی ہے جو کچھ دیر پہلے اتنا خوش تھا اب اس کے چہرے پر صدیوں کی تکلیف آگئی تھی جیسے وہ کبھی مسکرایا ہی نہ ہو۔۔۔۔

کسی نے دخان کو نوٹ کیا تھا یا نہیں مگر کشف نے دیکھ لیا تھا کہ سوہا نے کچھ کہا ہے اور دخان بلکل سنجیدا ہوگیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پہلے میں ظالم ہمسفر تھا اب تم بن جانا۔۔۔۔دخان کہتا ہے تو اس کے چہرے پر زخمی سی مسکراہٹ ہوتی ہے جیسے اس کے اندر بہت کچھ ٹوٹ گیا ہو مگر پھر بھی وہ دنیا والوں کے لئے مسکرا رہا ہو ہاں ٹوٹ تو گیا تھا اس دل سوہا نے۔۔۔۔

کشف کو دخان پر بہت ترس اتا ہے جبکہ سوہا پر غصہ مگر وہ ابھی کر بھی کیا سکتی تھی تبھی رات میں بات کرنے کا سوچ کر وہ مسکراتے ہوے باقی سب کے ساتھ ملے گیت گانے میں مصروف ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔۔

سوہا میں نے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔مایو کا فنکشن کب کا ختم ہوچکا تھا اور سب اپنے گھر بھی جاچکے تھے تبھی کشف بچوں کو سلا کر سوہا کے پاس آئی تھی تاکہ آج اس سے بات کر ہی لے جو سونے کی تیاری کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

جی بھابھی آجاے۔۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی کہتی بیڈ کی طرف اشارہ کرے خود بھی بیٹھ جاتی ہے اور کشف بھی خاموش سی اس کے پاس اکر بیٹھتی ہے۔۔۔۔

سوہا جو میں تم سے پوچھوں گی سچ سچ بتانا۔۔۔۔کشف اسے پہلے ہی کہہ دیتی ہے جبکہ سوہا اس کی بات پر نا سمجھی سے دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

تم نے دخان کو کیا کہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔

مطلب تم اچھی طرح جانتی ہو میں کیا پوچھ رہی ہوں دخان جب آیا تھا اتنا خوش تھا اور اب جب یہاں سے گیا ہے تو کتنا اداس تھا وہ میں نے دیکھا تھا تم اسے کچھ کہہ رہی تھیں تب سے وہ سیڈ ہوگیا کیا کہا تھا تم نے اسے ایسا بولو۔۔۔۔کشف پوچھتی ہے تو سوہا غور سے اسے دیکھتی ہے مگر کچھ کہتی نہیں۔۔۔۔

بھابھی مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونا ہے۔۔۔وہ بات کو ان سنی کرے تکیہ ٹھیک کرتی ہے۔۔۔۔

سوہا کسی کی نیند حرام کرکے تم کیسے سکون سے سو سکتی ہو تمہیں بلکل فکر نہیں کہ دخان کو تمہاری بات سے کتنی تکلیف ہوئی ہوگی پتا نہیں آج وہ سو بھی سکے گا یہ نہیں۔۔۔۔کشف کو غصہ ہی آجاتا ہے اس پر مگر سوہا اس کی بات سن کر چپ ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے میں نے اس کی محبّت کب دیکھی تھی جب ڈاکٹر نے کہا کہ سوہا نہیں رہی یقین کرو ہم سے زیادہ اسے دکھ ہوا تھا وہ پاگلوں کی طرح ڈاکٹر سے کہہ رہا تھا کہ ایک بار اور اسے چیک کرو وہ ٹھیک ہوگی بس ایک بار وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا صرف تمہارے لئے وہ تمہارے لئے سجدے سے نہیں اٹھا تھا جب تک یہ پتا نہیں چلا کہ سوہا ٹھیک ہے وہ مسجد میں سب لوگوں

کے سامنے بچوں کی طرح روتے ہوے اللہ سے تمہیں مانگ رہا تھا اور ایک تم ہو۔۔۔۔کشف کے بھی کہتے کہتے آنسو آجاتے ہیں اور سوہا حیران سی اسے دیکھتی ہے اسے تو یہ سب کسی نے نہیں بتایا تھا اسے تو بس یہ بتایا تھا کہ دخان نے تمہارے لئے بہت دعا کی ہے جبھی تم صحتیاب ہوئی ہو۔۔۔۔۔۔

سوہا مت ٹھوکر مارو بار بار اس کی محبّت کو خوش نصیب ہو جو وہ تمہارے لئے جان بھی دینے کے لئے تیار ہے تمہارے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنے کے لئے نہ جانے وہ کیا کیا کرتا ہے۔۔۔۔کشف آخر میں بے بس سی کہتی ہے اور سوہا بس ایک ٹک اسے تکتی رہتی ہے کشف کی باتیں اسے شرمندہ کر رہی تھیں وہ نظر بھی نہیں ملا پارہی تھی اس سے بس نیچے منہ کرے اپنے ہاتھ دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

غلطی تو آدم کی مٹی میں ملادی گئی ہے انسان تو گناہوں کا پتلا ہے جب اللہ معاف کر دیتا ہے اپنے بندوں کو تو تم کیا چیز ہو تم اسے ایک موقع نہیں دے سکتی تم خود سوچوں تم بھی تو گناہ کر رہی ہو اپنے شوہر کا بار بار دل توڑ کر تمہیں پتا ہے جو عورت اپنے شوہر کو ناراض کرتی ہے تو جو حور اللہ نے اس مرد کے نصیب میں دی ہوتی ہے وہ حور اس عورت کو بدعا دیتی ہے کہ اے عورت تو برباد ہو تو اپنے شوہر کو خوش نہ کرسکی۔۔۔۔۔کشف کی باتوں سے اس کی آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ بھی تو گناہ ہی کر رہی تھی۔۔۔۔

بھابھی جو انہوں نے کیا وہ۔۔۔۔وہ آپ کو نہیں دیکھ رہا۔۔۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کرے کہتی آخر کو خود کو کہا وہ اتنی جلدی غلط ثابت کر سکتی تھی۔۔۔۔

ہاں دیکھا تھا مگر اس نے معافی مانگ لی ہے سوہا اپنے ہر گناہ کی اور جو معافی مانگے شرمندہ ہو تو معاف کردینا چاہیے مجھے ڈر ہے سوہا کہیں وہ تم سے معافی مانگتے مانگتے کہیں تم سے بدگمان نہ ہوجاے اسے بدگمان ہونے سے پہلے معاف کردو سوہا ماضی کو بھول کر اپنے انے والے کل کے بارے میں سوچو ایک خوبصورت زندگی تم دونوں کی منتظر ہے۔۔۔۔۔کشف آخر میں اس کا ہاتھ پکڑے پیار سے سمجھاتی ہے جس پر سوہا نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

میری بات پر غور کرنا۔۔۔۔۔کشف اسے کہتی وہاں سے چلی جاتی ہے سوہا کو ہزار سوچوں میں اکیلا چھوڑ کر اب فیصلہ سوہا کا تھا کہ وہ اپنے لئے خوبصورت زندگی چونتی ہے یہ پھر دخان کی بدگمانی۔۔۔۔۔۔

○ ○

جس دن کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا وہ دن بھی آہی گیا آج دخان اور سوہا کی بارات تھی اور بارات جانی تو دخان کے لاہور والے بنگلے سے تھی مگر سوہا کو پہلا قدم شادی کے بعد حویلی میں رکھنا تھا یعنی سوہا کو رخصت ہوکر حویلی جانا تھا۔۔۔۔۔

دخان اپنے کمرے میں ائینے کے سامنے شیروانی پہنے کھڑا تیار ہورہا تھا جبکہ سوچ اس کی سوہا کے الفاظ پر تھی وہ کل رات سے سوہا کے کہیں گئے الفاظ میں ہی اٹکا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے جبکہ خود کو بھی کوس رہا تھا کہ کیوں اس نے اتنا برا کیا مگر اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ سوہا جیسے چاہے گی ویسا ہی ہوگا اگر وہ چاہتی ہے کہ وہ بھی اس کی طرح ظالم ہمسفر بن جائے تو وہ مسکراتے ہوے اس کے ہر فیصلے پر راضی ہوگا کبھی سوہا بھی تو اس کی طرح تھی بس اب جو سوہا چاہے گی وہی ہوگا۔۔۔دخان خود سے فیصلہ لیتا ائینے میں خود کو دیکھ کر کلا پہنتا مسکراتا ہوا خود کو دیکھتا ہے جو سفید شیروانی پر لال کلا پہنے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا مگر شہزادہ اداس تھا بہت اداس۔۔۔۔

دخان جلدی کر یار دیر۔۔۔۔احد دخان کے کمرے میں اتا جیسے ہی بولتا ہے تو اسے تیار دیکھ مسکرا دیتا ہے اور دخان اسے دیکھ مسکراہٹ لئے اس کی طرف منہ کرتا ہے۔۔۔۔

کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔۔

ماشاءاللہ بہت پیارا لگ رہا ہے اللہ نظر لیے بد سے بچاے۔۔۔۔احد دل سے کہتا ہے تو دخان نفی میں سر ہلاتا اس کے ساتھ کمرے سے باہر جاتا ہے۔۔۔۔۔

○ ○

یہ منظر ہے لاہور کے خوبصورت حال کا جہاں سے آج سوہا رخصت ہوکر ہمیشہ کے لئے اپنے پیا دیس جانے والی تھی اپنے ماں باپ بہن بھائیوں سے دور وہاں جہاں سب غیر تھے مگر یہی دستور ہے لڑکی کو ایک نہ ایک دن اپنا گھر چھوڑنا پڑتا ہے سوہا بھی حال کے برائیڈل روم میں بیٹھی یہی سوچ رہی تھی وہ بھی آج نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی لال جوڑے میں بالوں کا جوڑا بنائے ناک میں باریک سی گول نتھ پہنے کوئی اور ہی جہاں سے آئی ہوے شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔۔

چلو سوہا بارات آگئی ہے۔۔۔۔۔کشف اکر اسے کہتی ہے تو وہ نظر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے جو اسے سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔سوہا کے اثبات میں سر ہلانے پر کشف اسے لئے باہر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ دیکھ سوہا آگئی۔۔۔۔دخان جو حالم سے بات کرنے میں مصروف ہوتا ہے کہ احد سوہا کو اتا دیکھ اسے کندھا مارتا ہے جس پر دخان سوہا کو ایک نظر دیکھ کر نظریں نیچی کر لیتا ہے۔۔۔۔۔

دخان چلو سوہا کا ہاتھ پکڑ کے اوپر لاؤ۔۔۔۔رخسانہ سوہا کو قریب اتا دیکھ دخان سے کہتی ہیں جس پر وہ نظر اٹھا کر انھیں دیکھیں مسکراتا ہوا اٹھ کر اگے کھڑا ہوتا ہے اور سوہا کے قریب انے پر اپنا ہاتھ سوہا کے اگے کرتا ہے جس پر سوہا اسے ایک نظر دیکھ کر اس کا ہاتھ تھام لیتی ہے اور ہاتھ تھامتے ہی دخان اسے سہارا دیے اوپر لاتا ہے۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ چاند سورج کی جوڑی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔دادی دونوں کی بلائے لیتے ہوے کہتی ہے تو دونوں ہی مسکرا دیتے ہیں۔۔۔۔۔

تو فائنیلی آج دخان درانی اپنی دلہن کو لے ہی جائے گے۔۔۔۔۔زمیش دونوں کے پاس بیٹھ کر تھوڑی شرارت سے کہتی ہے تو سوہا اسے دیکھ مسکرا دیتی ہے جبکہ دخان بغیر مسکرائے دوسری طرف منہ کر لیتا ہے جسے سوہا فورا نوٹ کرتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے ڈر ہے سوہا کہیں وہ تم سے معافی مانگتے مانگتے کہیں تم سے بدگمان نہ ہوجاے اسے بدگمان ہونے سے پہلے معاف کردو سوہا۔۔۔۔۔سوہا کو کشف کی باتیں یاد آتیں ہی بے چینی سی ہونے لگتی ہے مگر پھر وہ خود کو سمبھال کر سامنے روہان کو دیکھیں مسکراتی ہے جو اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

چلو دخان اپنے جوتے اتارو ورنہ مجھے زبردستی کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔کشف اس کے سامنے اکر روب سے کہتی ہے جس پر دخان اسے غور سے دیکھتا ہے اب سوہا کی وجہ سے وہ اداس تھا مگر سب کے سامنے تو خوش ہونا تھا نہ اس نے تبھی وہ کشف کی بات پر مسکرا دیتا ہے جس کی مسکراہٹ سے سوہا بھی مطمین ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔اگر ہمت ہے تو اتار کر دیکھاو۔۔۔۔۔احد نفی میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔۔

تم چپ رہو چلو دخان اتارو۔۔۔۔کشف احد کو چپ کرا کر کہتی اس کے سامنے بیٹھی ہے تو صفا بھی اپنی ماں کے ساتھ بیٹھتی ہے۔۔۔۔

ارے آپ پاؤں کیوں پکڑ رہی ہیں میں ویسے ہی دے دیتا ہوں ایسا نہ کرے مجھے شرمندگی ہورہی ہے۔۔۔۔۔دخان اسے دیکھ شرارت سے کہتا ہے۔۔۔۔

میں پاؤں نہیں پکڑ رہی میں تو بس۔۔۔۔وہ کہتی فورا اس کے پاؤں سے خصا اتار لیتی ہے۔۔۔۔یہ جوتا لینے بیٹھی تھی خیر مجھے اب مل گیا ہے۔۔۔۔کشف کہتی جوتا لئے کھڑی ہوتی ہے اور دخان اپنے ایک خالی پاؤں کو حیرت سے دیکھتا ہے۔۔۔۔

یار ایسا نہ کرو میں بغیر جوتوں کے دلہن کو لے جاتا اچھا نہیں لگوں گا۔۔۔۔دخان معصومیت سے کہتا ہے تو سوہا نیچے منہ کرے مسکراتی ہے جبکہ کشف اسے مصنوعی غصے سے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

دخان شرافت سے مجھے میرا نیک دے دو ورنہ جانا بغیر جوتو کے اور بے فکر ہوجاؤ ہماری دلہن کو کوئی پروبلم نہیں ہوگی۔۔۔۔کشف کہتی ہے تو دخان سوہا کی طرف دیکھتا ہے جو مسکرا رہی ہوتی ہے جسے دیکھ دخان بھی مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔

سوہا کو بعد میں دیکھنا پہلے نیک دے دو۔۔۔۔کشف کہتی ہے تو سب کا ہی قہقہ اٹھتا جس پر دخان نفی میں سر ہلاتا جیب سے پیسے نکالتا ہے۔۔۔۔

کتنے چاہیے-----

ہمم-----50 ہزار---کشف کہتی ہے تو دخان کوئی بھی بحث کرے بغیر اسے پیسے دے دیتا ہے جس پر وہ خوش ہوتی دخان کا خصا اسے واپس کر دیتی ہے-----

اسی طرح وقت کا پتا ہی نہیں چلتا رسم وغیرہ کے بعد اب وقت آگیا تھا رخصتی کا جس کے لئے سوہا کو کھڑا کرے بڑی سی چادر پہنا رہے تھے اور پھر سب باری باری مل کر اپنے آنکھوں کو نم کرتے اس سے دور ہورہے تھے-----

سوہا میری باتوں پر غور کرنا-----آخر میں کشف اس سے گلے ملتے ہوے کان میں کہتی ہے جس پر سوہا اس کی بات سن لیتی ہے مگر کوئی جواب نہیں دیتی----

آجاؤ بیٹا-----رخسانہ اور کشف سوہا کا لہنگا پکڑے اسے اسٹیج سے نیچے اتارتی ہیں جبکہ دخان اگے اگے چلتا ہے اور روہان سوہا کے سر پر قرآن پاک کا سایا کئے اس کے پیچھے-----

یو سوہا آج سب کی دعاؤں اور قرآن پاک کے سائے میں رخصت ہوہی گئی تھی جبکہ روہان غفار کشف وغیرہ جب تک حال کے باہر کھڑے رہتے ہیں جب تک سوہا کی گاڑی ان کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوجاتی------

اللہ میری بہن کو خوش رکھے-----روہان دور سے گاڑی کو دیکھیں اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپتا کہتا ہے تو سب ایک زبان ہوکر امین کہتے ہیں-------

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بارات کو حویلی پہنچے کچھ ہی دیر ہوئی تھی اور اتے ہی سب لڑکیوں نے دخان کو گھیر لیا تھا جبکہ دادی کے حکم سے سوہا کو کمرے میں بیٹھ دیتے ہیں۔۔۔۔

دخان راستہ رکائی کے پیسے دے کر جان چھوڑواتا آخر کار اپنے کمرے میں آہی جاتا ہے جہاں سوہا پھولوں سے سجی سیج پر لہنگا پھیلا کر بیٹھ اسی کا انتظار کر رہی تھی لیکن اس نے گھونگھٹ نہیں ڈالا تھا بس اپنے ہاتھ پر لگی مہندی کو غور سے دیکھ رہی تھی جبکہ دخان اسے دیکھ کر اپنی شروانی اتارتا واش روم چلا جاتا ہے اور سوہا دروازہ بند ہونے کی آواز پر جب دیکھتی ہے تو اسے بہت حیرت ہوتی ہے جبکہ اسے اپنے کہیں گئے الفاظ پر بہت پچھتاؤا ہوتا ہے اسے کشف کی باتیں سمجھ آگئی تھی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ دخان کو ایک موقع دیگی جب دخان اس کے پاس اکر بیٹھے گا تب وہ کہہ دیگی کہ دخان میں نے تمہیں معاف کیا مگر یہاں تو دخان اس کے پاس کیا ہی بیٹھتا وہ تو اسے سلام بھی کئے بغیر واش روم چلا گیا۔۔۔۔۔

تقریبا پانچ منٹ بعد دخان نائٹ ڈریس میں باہر اتا ہے تو سوہا اب بھی ویسے ہی بیٹھی کسی گہری سوچ میں گھوم تھی جبکہ دخان کو سمجھ نہیں آتی اگر وہ ڈرامہ کر رہی ہے تو ایسے کیوں بیٹھی جبکہ یہاں ان دونوں کے علاوہ اور ہے ہی کون۔۔۔۔دخان اسے دیکھتا سوچتا ہوا بیڈ کی سائیڈ دراز سے

سگریٹ کا پیکیٹ اور لائٹر نکالتا ایک نظر اسے دیکھ کر بالکونی میں چلا جاتا ہے جبکہ سوہا منہ کھولے اسے حیرت سے جاتا دیکھتی ہے-----

کہیں دخان واقع بدگمان تو نہیں ہوگئے نہیں نہیں ایسے نہیں ہوگا----وہ سوچتی اپنا لہنگا سمبھالے اٹھ کر بالکونی کی طرف جاتی ہے جہاں دخان ٹیرس پر کھڑا ناجانے آسمان پر کیا دیکھتا سگریٹ پھونک رہا ہوتا ہے جبکہ سوہا کو بہت رونا اتا ہے کہ وہ اسے اگنور کرے یہاں کھڑا مزے کر رہا ہے------

وہ کچھ دیر کھڑی اسے دیکھتی رہتی ہے اور پھر اندر اکر بیڈ پر بیٹھے روتے ہوے اپنی چوڑیاں اتار کر نیچے پھنکتی ہے نیچے گرتے ہی چوڑیاں کچھ ٹوٹ جاتی ہیں تو کچھ چٹخ کر بکھر جاتی ہیں جبکہ وہ ان پر دیہان دیے بغیر اپنے کان سے جھمکے اور پھر باری باری ساری جیولری اتار کر دوپٹہ بھی سر سے اتار کے نیچے پھنکتی منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگتی ہے-----

دخان جو سگریٹ ختم کرے سونے کی غرض سے اندر اتا ہے تو سوہا کو روتا اور پورے کمرے میں یو جیولری کو بکھرا دیکھ پرشان سا اس کے سامنے اکر نیچے بیٹھتا ہے-----

کیا ہوا سوہا رو کیوں رہی ہو کیا ہوا ہے بتاؤں مجھے-----اسے سمجھ نہیں اتا کہ اس نے تو کچھ نہیں کیا پھر کیوں وہ رو رہی ہے جبکہ سوہا اس کی آواز پر اپنے منہ سے ہاتھ ہٹاے اسے دیکھتی ہے------

اپ کی وجہ سے رو رہی ہوں آپ ہی مجھے رلاتے ہیں ہر بار مجھے ہرٹ کرتے ہیں----

میں نے کیا کیا ہے سوہا میں تو چپ سا وہاں چلا گیا تھا میں نے تو-----

ہاں کیوں گئے وہاں جب پتا ہے کہ لڑکی دلہن بن کے آپ کے لئے بیٹھی ہے آپ کے لئے سجی ہے آپ کے نام کی مہندی لگا کر بیٹھی اور آپ ہیں کہ مجھے دیکھیں بنا ہی چلے گئے نہ میری تعریف کی نہ منہ دیکھائی دی بس چپ کر کے وہاں چلے گئے آپ کو پتا بھی ہے میں کتنی شدت سے آپ کا انتظار کر رہی تھی-----سوہا روتے ہوے سور سور کرتی کہتی ہے تو دخان اسے حیرت سے دیکھتا ہے------

سوہا تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ-----

ہاں کہا تھا مگر آپ نے کیوں مانی میری بات پہلے جب کوئی بات نہیں مانی تو یہ کیوں مانی-----سوہا کہتی ہے تو دخان کے چہرے پر مسکان آجاتی ہے-----

اب ہنسے نہیں مجھے پتا ہے میرا مذاق بنا رہے ہونگے-----وہ اسے ہنستا دیکھ اپنی ناک صاف کرے کہتی ہے جس پر دخان کو اس پر ٹوٹ کر پیار اتا ہے جو روتے ہوے کوئی معصوم سی گڑیا لگ رہی ہوتی ہے-----

یہ ڈرامہ ہے یہ حقیقت----وہ اسے دیکھ ایک ائبرو اٹھا کر شرارت سے پوچھتا ہے----

حقیقت ہے سوری میں نے آپ کو اس دن اتنا کچھ کہہ دیا تھا۔۔۔۔وہ کہتی نظریں نیچی کرلیتی ہے تو دخان مسکراتا ہوا اٹھ کر اس کے برابر میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔

مطلب بیگم صاحبہ نے مجھے معاف کردیا۔۔۔۔

جی معاف کردیا۔۔۔وہ نیچی نظریں کرے کہتی ہے تو دخان اس کے شرمانے پر ہنس دیتا ہے۔۔۔۔

ہنسے نہیں مجھے میری منہ دیکھائی دیں۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کرے اپنا ہاتھ اگے کرے کہتی ہے۔۔۔۔

مگر میں نے تو تمہیں بہت بار دیکھا ہے تو مجھے نہیں لگتا کہ تمہاری منہ دیکھائی ہونی چاہیے۔۔۔دخان شرارت سے کہتا اس کا چہرہ دیکھتا ہے جو اب حیرت سے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

دخان مگر دلہن تو پہلی بار بنی ہوں نہ تو منہ دیکھائی بنتی ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا یار دیتا ہوں رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔دخان سائیڈ ٹیبل کی دراز کھول کر اس میں سے ایک میرون کلر کی دیبی نکال کر کہتا ہے۔۔۔۔

میں کہا رو رہی ہوں بس آپ کو کہہ رہی ہوں۔۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کرے کہتی ہے جس سے اس کا کاجل پھیل جاتا ہے۔۔۔۔

یہ لو تمہاری منہ دیکھائی جب کہ تم دیکھنے میں چڑیل لگ رہی ہو۔۔۔دخان کہتا ہے تو سوہا اس کی بات کو اگنور کرے اس کے ہاتھ سے دیبی لیتی کھولتی ہے جس میں ایک خوبصورت گولڈ کا برٹیسلیٹ چمک رہا ہوتا ہے جسے دیکھ وہ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

پسند آیا۔۔۔۔دخان اسے مسکراتا ہوا دیکھے کہتا ہے۔۔۔۔

بہت زیادہ۔۔۔۔وہ چمکتی آنکھوں سے کہتی ہے تو دخان مسکراتا ہوا اس کے ہاتھ سے دیبی لے کر ٹیبل پر رکھ دیتا ہے اور پھر اس کا ہاتھ پکڑے پیار سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

یہ صبح دیکھنا ابھی ہم باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔

کیا باتیں کرنی ہے آپ نے۔۔۔وہ آئبرو اٹھا کر پوچھتی ہے جس پر دخان کچھ سوچ کر بات شروع کرتا ہے۔۔۔۔

سوہا تمہیں پتا ہے ہماری پہلی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟؟؟۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑے مسکراتے ہوے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں جب آپ میرا پرس دینے آے تھے اور میں سمجھی تھی کہ آپ نے میرا پرس چوری کیا ہے اور میں نے آپ کو چور کہہ دیا تھا۔۔۔سوہا یاد کر کے کہتی خود ہی اپنی حرکت یاد کرے ہنس دیتی ہے۔۔۔۔

نہیں ہماری ملاقات جب ہوئی تھی جب تم شاید 14,15 سال کی تھی اور میرے پاس اپنی کوئی ٹوٹی ہوئی پایل لے کر آئی تھی اور اتنے پیار اور معصومیت سے مجھے کہا تھا کہ کیا آپ میری یہ پایل جوڑ سکتے ہیں اور تمہیں یاد ہوگا میں نے تمہاری وہ پایل تمہیں جوڑ کر دی تھی۔۔۔۔دخان اسے یاد دلاتے ہوے کہتا ہے تو سوہا کو فورا یاد اتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں یاد ہے اور یہ دیکھیں میرے پاؤں میں ابھی تک ہے یہ۔۔۔۔۔سوہا تھوڑا لہنگا اونچا کرے اپنا پاؤں دیکھاتی ہے جہاں پایل اس کے گورے پاؤں پر جچ رہی تھی۔۔۔۔

ہاں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری ملاقات اس پایل کی وجہ سے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جی ہاں ایسا ہی سمجھ لیں۔۔۔۔۔سوہا کہتی ہے تو دخان مسکراتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑے تھوڑا قریب ہوکر بات شروع کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

سوہا تم نے سچ میں مجھے معاف کردیا ہے نہ۔۔۔۔۔وہ ایک امید سے اسے دیکھ پوچھتا ہے جو اس کے لئے آج سج کر دلہن بنی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

ہاں دخان میں نے سچ میں آپ کو معاف کردیا۔۔۔۔۔وہ بھی اسے دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

دل سے۔۔۔۔وہ تصدیق کرتا ہے۔۔۔۔۔

جی دل سے جان سے اور پورے امان سے میں نے آپ کو معاف کیا اور میں اب آپ کے ساتھ اپنی ساری زندگی گزاروں گی جب تک سانس چلتی رہے گی میری محبّت بڑتی رہے گی آپ ہمیشہ

دل میں رہے گے سوہا دخان کی تھی دخان کی ہے دخان کی رہے گی۔۔۔۔سوہا کے اتنے اچھے اظہار سے دخان کا دل باغ باغ ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔

اب تمہارا ظالم ہمسفر محبّت کرنے والا ہمسفر بنے گا انشااللہ۔۔۔۔دخان کہتا مسکراتے ہوے اسے دیکھتا ہے جس پر وہ بھی انشااللہ کہہ کر مسکراتے ہوے اسے دیکھتی ہے اور دور کھڑکی سے جھانکتا چاند بھی ان دونوں کے اتنے پیار پر شرما کے بادل میں چھپ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

○ ○

(دو سال بعد)

سوہا بیٹا دیکھ ذرا عذرا کہا ہے نظر نہیں آرہی کیا سو رہی ہے؟؟؟۔۔۔۔دادی اپنے تخت پر بیٹھی سوہا کو آواز لگاتی ہیں جو کچن میں کھڑی کھانا بنانے میں مصروف تھی لیکن دادی کی آواز پر کچن سے باہر آتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں دادی وہ تو کب کی اٹھ گئی ہے۔۔۔۔وہ دوپٹے سے اپنے گیلے ہاتھ صاف کرے کہتی ہے۔۔۔۔

عذرا باہر دخان بھائی کے پاس ہے اور جاکر دیکھ لیں وہاں کیا ہورہا ہے۔۔۔۔بس عدنان کا کہنا تھا کہ سوہا کے ساتھ دادی بھی فورا باہر کی طرف جاتی ہیں۔۔۔۔۔

دخان گاڈن میں اپنی ایک سال کی بیٹی کا ہاتھ پکڑے اسے چلنا سکھا رہا ہوتا ہے .جو تھوڑی ہیلدی ہونے کے باعث ابھی چلنا نہیں سیکھی تھی مگر دخان کو بہت خوائش تھی کہ وہ جلدی سے چلنا سیکھے تاکہ اگر وہ آفس سے آے تو وہ بھاگ کر اپنے بابا کے پاس آے جبکہ سب اب عذرا اور اسے اکیلا چھوڑنے میں ڈرتے تھے کہ کہیں دخان اسے گرا نہ دیں-----

گڈ میری شہزادی ایسے ہی چلو اور------دخان مسکراتے ہوے جھک کر اسے تھوڑا سا چلا کر آرام سے اپنی انگلی اس کے ہاتھ سے الگ کرتا اس سے دور ہوکر مسکراتے ہوے اسے دیکھتا ہے .جو عذرا میڈم دو قدم چلتے ہی ڈگمگانے لگتی جس پر دخان جلدی سے اس کے قریب ہوکر اپنے دونوں ہاتھوں کو جیسے ہی اگے کرتا ہے مگر اس سے پہلے ہی عذرا دھم------

ارے دخان ستیاناز ہو تیرا گرا دیا نہ بچی کو-----دادی دور سے ہی آواز لگاتی ان کے پاس آتی ہیں مگر اس سے پہلے ہی دخان اسے اٹھا کر پیار کرتا چپ کروا چکا تھا جو بس رونے والی تھیں-------

دخان ابھی وہ چھوٹی ہے سیکھ جائے گی چلنا دیکھیں گر گئی نہ-----سوہا بھی دخان کے پاس اکر عذرا کو پیار کرتی ہے .جو اپنے باپ سے چپکی ہوئی تھی جیسے اسے ابھی کوئی لے لے گا------

کچھ نہیں ہوتا آپ لوگ ایسی ہی ٹینشن لیتے ہیں یہ دیکھیں آپ کی بات پر یہ بھی ہنس رہی ہے۔۔۔۔دخان مسکراتا ہوا عذرا کو دیکھتا ہے جو دخان کے کندھے سے لگی سب کو مسکرا کر دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ارے بھئی تم لگے رہو باپ بیٹی میں کیا بولوں آجاؤ بہو اندر چلے۔۔۔۔دادی پڑپڑاتی اندر چلی جاتی ہیں جبکہ سوہا مسکراتی ہوئی عذرا کی طرف اپنے ہاتھ کرتی ہے۔۔۔۔

عذرا آجاؤ ماما اپنی بیٹی کا ٹمی فل کرے گی۔۔۔۔سوہا کی بات سنتے ہی وہ پیچھے منہ کرلیتی ہے جس پر دخان ہنس دیتا ہے اور سوہا کا منہ بن جاتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے ہی اپنے باپ کی لاڈلی میں تو جیسے کچھ ہوں ہی نہیں نہ۔۔۔۔سوہا چڑ کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

ارے ناراض نہ ہو بیگم تم بھی تو اس کے باپ کی لاڈلی ہو۔۔۔۔دخان اپنے بازو پھلاے سوہا کو ساتھ لگاتا کہتا ہے جس پر سوہا بلش کھا کر رہ جاتی ہے۔۔۔۔

دخان شرم کرلیں بیٹی بھی آپ کی باتیں سنتی ہے۔۔۔سوہا فورا اس سے پیچھے ہوتی ہے۔۔۔۔

شہزادی ماما بابا کی باتیں سنتی ہے چلو پیچھے منہ کرے لیٹ جاؤ۔۔۔شاباش بری بات ہوتی ہے بیٹا۔۔۔۔دخان اسے کہتا ہے تو وہ بھی اپنے باپ کی بات مان کر اس کے کندھے پر سر کرے

دوسری طرف منہ کرلیتی ہے جس پر دخان مسکراتا سوہا کو دیکھتا ہے جیسے کہہ رہا جو دیکھو مان گئی----

دخان اسے اندر لے آے اپنی چھچھوری باتیں بعد میں کرلئے گا------سوہا دخان کا اشارہ سمجھ کر کہتی اندر کی طرف بڑتی ہے جبکہ دخان اس کے پیچھے چلتے ہوے رک جاتا ہے------

اچھا تم چلو ہم ذرا تھوڑی سی پریکٹس کرکے اتے ہے کیوں شہزادی-----دخان عذرا کو گود سے اتار کر دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑے جھک کر اسے چلاتا ہے جبکہ سوہا جو جا رہی ہوتی ہے دخان کی بات پر جیسے مڑتی ہے تو دخان کو عذرا کا ہاتھ پکڑے چلاتا دیکھ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارے اس کے پاس جاکر عذرا کو گود میں لئے اندر کی طرف جاتی ہے------

سوہا تم اچھا نہیں کر رہی ہم باپ بیٹی کے بیچ اتے ہوے تمہیں اس کی قیمت چکانی ہوگی-----دخان اس کے پیچھے جاتے ہوے دہمکی دیتا ہے جس پر سوہا اسے مڑکر دیکھتی مسکراتی ہوئی نفی میں سر ہلاکر جلدی سے عذرا کو لئے اندر بڑتی ہے جبکہ انور باہر سے اتے ہوے اس منظر کو دیکھ کر مسکرا دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیشہ ان دونوں کو ساتھ رکھیں امین------وہ دل میں کہتے مسکراتے ہوے اندر داخل ہوتے ہیں جہاں دخان اب بھی عذرا کو سوہا کے گود سے زبردستی لینے میں لگا ہوتا ہے اور سوہا بھی اپنی ضد کی پکی تھی جو عذرا کو کسی صورت دخان کو دینے کے لئے تیار نہیں تھی جبکہ نمل مسکرا کر کبھی اپنی ماں کو دیکھتی تو کبھی

اپنے باپ کو دیکھتی جو اسے لینے کے لئے مچل رہا تھا مگر ماں ظالم دے ہی نہیں رہی تھی اسے اپنی ماں باپ کی یہ نوک جوک بہت اچھی لگ رہی تھی جو اس کے لئے لڑ رہے تھے -------

اب پتا نہیں کون جیتے گا اور کون ہارے گا-----زہرہ کمرے سے آتی سوہا اور دخان کو عذرا کے لئے لڑتا دیکھ مسکراتے ہوے صوفے پر انور کے برابر میں بیٹھتی کہتی ہے جس پر انور بھی مسکراتے ہوے ان کو دیکھتے ہیں یہ دیکھنے کے لئے کہ میں سے جیت کس کی ہوتی ہے------

ختم شد